BROWN BOOKS

اسلام چین میں

(History of Islam in China)

中国伊斯兰教史



ڈاکٹر زبیر ظفر خان
DR。祖拜尔扎法尔汗
drzubairzafar@gmail.com
Aligarh Muslim University
阿里格尔穆斯林大学

اسلام چین میں
ڈاکٹر زبیر ظفر خان

B

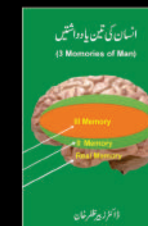
ISLAM CHEEN MEIN

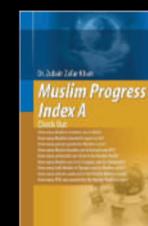
BY

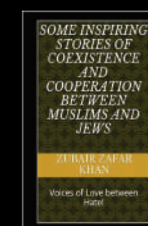
DR. ZUBAIR ZAFAR KHAN

Books by the Author









BROWN BOOKS
Opposite Blind School, Qila Road, Shamshad Market, Aligarh-202001
Mob: +91-9818897975, Ph:0571 2700088
E-mail: bbpublication@gmail.com
Website: www.brownbooks.in
₹ 899/- US$ 45
ISBN: 978-81-19399-61-1

اسلام چین میں

(History of Islam in China)

中国伊斯兰教史

ڈاکٹر زبیر ظفر خان

DR。 祖拜尔扎法尔汗

drzubairzafar@gmail.com

Aligarh Muslim University

阿里格尔穆斯林大学

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نانی مرحومہ بدر جہاں اور نانا مرحوم مھدی حسن کے نام، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Title	اسلام چین میں
Title in English	**Islam Cheen Mein**
Author	**Dr. Zubair Zafar Khan**
Institution	**Department of Islamic Studies, Aligarh Muslim University**
Language	**Urdu**
Year of Publishing	**2025**
ISBN	**9788119399611**
No. of Pages	**531**
Publisher	**Kitab Saray (Publisher & Distributor), Lahore, Pakistan.**
Price	**PKR 1500**
Copyright	**© Author**
To buy please contact:	
Email	**drzubairzafar@gmail.com**
Mobile/Whatsapp	**Mobile: +923008898639**

مقدمہ

زیرِ نظر علمی و تحقیقی تصنیف چین کی تاریخ کے ڈیڑھ ہزار سالہ سفر پر محیط ہے، جس میں تقریباً اڑھائی کروڑ نفوس پر مشتمل مسلم آبادی کے احوال، اور اسلامی تہذیب کے ارتقائی مراحل کو انتہائی باریک بینی سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب محض اسلامی تاریخ ہی نہیں بلکہ چین کے تہذیبی و ثقافتی تنوع، عوامی عادات و خصائل، قبائلی زندگی، روایتی کھیلوں بشمول کشتی اور مارشل آرٹس کے فنون، نیز حکومتوں کے عروج و زوال اور حملہ آور اقوام کی تاریخی داستانوں کا بھی جامع احاطہ کرتی ہے۔ اس میں مختلف مذاہب و عقائد، علاقائی ادبی شاہکار، اور چین میں اسلامی و سیاسی قیادت کی نشو و نما جیسے متنوع موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ مصنف کی عمیق تحقیق کا منہ بولتا ثبوت 200 کتب، 65 جرنل اور میگزین اس کے علاوہ متعدد معتبر ویب سائٹس اور اخبارات سے استفادہ ہے، جس کے ساتھ شامل بصری مواد (تصاویر) اس علمی کاوش کی وسعت اور گہرائی کو مزید نمایاں کرتا ہے۔ جس کا سرسری جائزہ کچھ اس طرح لیا جاسکتا ہے۔

چین میں اسلام کا ظہور پہلی صدی ہجری کے اواخر اور ساتویں صدی عیسوی کے وسط میں ہوا، جب عرب تاجروں اور مبلغین کے ذریعے یہ پاکیزہ دین سرزمینِ چین تک پہنچا۔ یہ وہ مبارک دور تھا جب ٹانگ حکومت کا تیسرا بادشاہ، گاوزونگ، تخت نشین تھا، جو خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہم عصر تھا۔ اسلامی افواج کی ابتدائی فتوحات کا سلسلہ 713 عیسوی میں قتیبہ بن مسلم کی قیادت میں سنکیانگ کے شہر کاشغر تک پہنچا، اگرچہ انہیں جلد ہی واپس طلب کر لیا گیا۔

چنگیز خان کے حملوں اور یوان سلطنت کے قیام نے چین کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا۔ چنگیز خان نے چین کی زمامِ اقتدار اپنے پوتے قبلائی خان کے سپرد کی، جس کے دورِ حکومت میں چین کو 12 صوبوں میں تقسیم کیا گیا۔ حیران کن طور پر، ان میں سے 8 صوبوں میں مسلمان گورنر مقرر کیے گئے جبکہ دیگر 4 صوبوں کے نائب گورنر بھی مسلمان تھے۔ قبلائی خان کے دورِ حکومت کی تفصیلی جھلکیاں مشہور سیاحوں مارکو پولو اور ابن بطوطہ کے سفرناموں میں ملتی ہیں۔ منگ سلطنت (1368 عیسوی تا 1644 عیسوی) کو چین میں اسلام کا سنہری دور قرار دیا جاسکتا ہے، جس میں مسلمانوں نے سماجی، ثقافتی اور سیاسی زندگی میں کلیدی کردار ادا کیا۔

زیر نظر تصنیف؛ چین میں مسلمانوں کی جدوجہد کے تلخ حقائق کو بھی بے نقاب کرتی ہے۔ شیعہ سنی فسادات اور خفیہ و جہریہ (صوفی تحریکوں) کی باہمی کشمکش کے علاوہ، اس میں چین کے مسلمان جرنیلوں اور سپاہیوں کی وطن کی حفاظت کے

لیے جاپان سے ہونے والی جنگ میں شجاعت و بہادری کی داستانیں بھی شامل ہیں۔ ان جانفشانیوں کو مسلمان علماء نے جہاد قرار دیا، جس کے نتیجے میں چین و جاپان جنگ کے دوران مسلمانوں کے قتلِ عام، خواتین کی عصمت دری اور ان کے وحشیانہ قتل کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی اور لرزہ خیز تصاویر اس تصنیف کا حصہ ہیں۔

کمیونسٹ رہنما ماؤ زے تنگ کی کامیابیوں اور کمیونزم کی شدید مخالفت میں مسلمانوں کی بغاوتوں کا تفصیلی تذکرہ بھی موجود ہے۔ ماؤ کی بے پناہ مقبولیت اور ان کے دیوتا کا درجہ حاصل کر لینے کا عہد ایک ایسا دور تھا جس میں تمام مذہبی اقدار پر سخت پابندیاں عائد کی گئیں۔ نماز، قرآن، اور اذان پر پابندی اور مساجد پر تالے لگا دیے جانے جیسی تفصیلات قاری کو ایک مشکل اور اذیت ناک دور کی یاد دلاتی ہیں۔ تاہم، ماؤ کے انتقال کے بعد ڈینگ شیاؤ پنگ کے دورِ اقتدار میں ان واقعات پر معافی مانگی گئی اور مذہبی اقدار و رسومات کی آزادی دوبارہ بحال کی گئی۔ یہ دور مسلمانوں کے آپسی اختلافات کے نتیجے میں پہلی اور دوسری مشرقی ترکستان کی جمہوری حکومتوں (1932-1934 اور 1944-1946) کے خاتمے کے بعد ایک نئی صبح کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ آج چین میں اسلام پانچ منظور شدہ مذاہب (بدھ مت، تاؤ مت، اسلام، پروٹسٹنٹ اور کیتھولک) میں سے ایک ہے۔ مذہبی آزادی کی بحالی کے بعد لوگوں نے مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنا شروع کی، ٹوپی، داڑھی، برقعہ اور مدارس کی تعلیم کا احیاء ہوا۔ چین میں کل 56 نسلی گروہ ہیں جن میں سے 10 نسلی گروہ مسلمانوں کے ہیں، جن میں ہوئی، اویغور، قازق، ڈونگ شیانگ، کرغیز، سالار، تاجک، ازبک، بونان اور تاتار شامل ہیں۔

زیر نظر تصنیف نہ صرف ماضی کی داستان ہے بلکہ مستقبل کے لائحہ عمل کی جانب بھی متوجہ کرتی ہے۔ "ون روڈ ون بیلٹ" منصوبے کے ذریعے ڈیڑھ سو سے زائد ممالک کو باہم مربوط کرنے اور اپنی مصنوعات کے ذریعے عالمی منڈیوں پر چھا جانے والے ملک چین میں، قرونِ اولیٰ کے مسلمان تاجروں اور سیاحوں کی طرز پر اسلامی تعلیمات کو اجاگر کیا جانا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا چینی، انگریزی اور عربی زبانوں میں ترجمہ اور اشاعت یقیناً ایک احسن اقدام ہو گا۔ آخر میں، میں مصنف: ڈاکٹر زبیر ظفر خان کے لیے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب میں نہایت خلوص اور محبت کے ساتھ میرا تذکرہ کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن
چیئرمین: ڈیپارٹمنٹ آف قرآنک اسٹڈیز
دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

اظہارِ تشکر

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے یہ کائنات بنائی اور ہم انسانوں کو اس میں سب سے افضل مخلوق بنایا۔ اسی کے کرم اور عطاء سے یہ کام پورا ہو پایا اور آپکے ہاتھ میں جو کتاب ہے "اسلام چین میں" یہ اللہ کے کرم ہی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ زندگی اسی کی دی ہوئی ہے اگر زندگی ہی ساتھ نہ دے تو انسان ایک لفظ نہیں لکھ سکتا۔ اسکے بعد اسکے رسول حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر درود و سلام ہو جن کے ذریعہ اللہ نے ہم تک اپنی ہدایت بھیجی اور ان کو ہمارے لئے نمونہ بنایا۔ اسکے بعد اپنے والدین جناب ظفر احمد خاں صاحب اور ناظمہ پروین صاحبہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے بے پناہ شفقت و کرم سے پالا اور تعلیم و تربیت کی۔ اسکے بعد اپنی نانی مرحومہ بدر جہاں صاحبہ کا مشکور ہوں جن کے سایہ عاطفت میں بچپن گزارا اور نرسری سے پی ایچ ڈی تک کی تعلیم مکمل کی۔ مسلم یونیورسٹی جو میری مادرِ علمی ہے اس کے بانی سر سید احمد خاں بھی اس شکریے کے اول درجے میں مستحق ہیں جنہوں نے قربانیاں دے کر ایسا عظیم ادارہ قائم کیا جس میں لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا اور یونیورسٹی منتظمین جو اس ادارے کو خیر و خوب کے ساتھ چلا رہے ہیں جیسے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ گلریز صاحبہ، ڈین سوشل سائنسز پروفیسر اکرام حسین صاحب، چیئر مین شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر عبد الحمید فاضلی صاحب وغیرہ۔ اسکے بعد اپنے اساتذہ و ہمکار کا احسان مند ہوں جن کی تعلیم و تربیت سے علمی میدان سے شناسائی ہوئی اور علمی خدمت کا موقع ملا۔ جیسے پروفیسر اختر الواسع صاحب، یاسین مظہر صدیقی صاحب، عبد العلی صاحب، اعظم قاسمی صاحب، سید احسن صاحب، ظفر الاسلام صاحب، اسماعیل صاحب، عبید اللہ فہد صاحب، احسان الحق صاحب، آدم ملک خاں صاحب، عبد المجید خاں صاحب، مرحوم توقیر صاحب، ضیا الدین ملک صاحب، اعجاز احمد صاحب، نگہت رشید صاحبہ، بلال کٹی صاحب، امتیاز الہدیٰ صاحب، محمد مسلم صاحب، عرشی صاحبہ، لبنیٰ ناز صاحبہ، عبد الباری، رحمۃ اللہ، عائشہ صدیقہ وغیرہ۔

اس موقع پر میں اپنے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے رفقائے کار کو بھی نہیں بھول سکتا، جناب رضی کمال صاحب، اقتدار محمد خاں صاحب، اسحاق صاحب، سید شاہد علی صاحب، جنید حارث صاحب، ارشد صاحب، مفتی مشتاق صاحب، محمد خالد خاں صاحب، عمر فاروق صاحب، خورشید آفاق صاحب وغیرہ۔

اس کے علاوہ ہمارے ڈپارٹمنٹ کا غیر تدریسی عملہ جو ہر وقت اعانت کو تیار رہتا ہے جیسے ڈاکٹر محمد پرویز صاحب، علی صادق نقوی ، محمد عارف، شاہ نواز اور لائبریری اسٹاف انوار الدین بلخی صاحب، سید انیس صاحب، محمد انیس صاحب، بدر الزماں صاحب، ناضر صاحب، کلّو وغیرہ۔

میرے دادا؛ حاجی عبد الباسط خاں، نانا ; مھدی حسن ، ماموں؛ انور مھدی، اختر مھدی، خالائیں: نجمہ ، انجم تبسم، مُمانیاں؛ شگفتہ، کہکشاں، تایا؛ رئیس احمد خاں، پھوپھیاں؛ کوثر، رانی، پروین صاحبان بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

اس موقع پر میں اپنے بہن بھائیوں کو بھی نہیں بھولنا چاہتا جن کے نام بتدریج ہیں فاطمہ ، جنید، صفیہ ، آسیہ ،عبید، خبیب، صادقہ ، فضیل اور ماموں زاد بہن بھائی جن کے ساتھ بچپن گزارا، عمیر، رقیہ، عزیر ، حلیمہ ،سعید، اسید، جویریہ، اویس، ولیہ، لبیبہ، اریبہ وغیرہ۔

ان سینکڑوں مصنفین اور مقالہ نگاروں کا بھی شکریہ واجب ہے جن کی تحریروں سے اس کتاب میں استفادہ کیا گیا ہے۔

اسکے علاوہ انٹرنیٹ کے ماہرین کا بھی ممنون ہوں خاص کر گوگل ،مائیکروسوفٹ، آرکائوس ،وکی پیڈیا اور www.chinaknowledge.de جیسی ویب سائیٹیں جنھوں نے جدید مواصلاتی نظام کو ترقی دی اور راقم نے مضمون سے متعلق سینکڑوں مقالے، کتابیں اور علمی مواد ڈاؤن لوڈ کیا۔ پروفیسر ضیاء الرحمن صاحب (چیئرمین، شعبہ قرآنک اسٹڈیز، اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان) کا بھی شکریہ لازمی ہے جنہوں نے بیرون ملک اس کتاب کو چھپوانے میں معاونت کی۔ بہت سے افراد و ادارے جن کی معاونت اس کتاب کی تکمیل میں میری شاملِ حال رہی لیکن ان کے نام نہیں لئے جاسکے ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنی رفیقہ حیات حمیرہ خاتون اور بچے سعد، عمر اور سندس کا شکریہ ادا کئے بغیر یہ تحریر نامکمل رہے گی جنہوں نے میری حتٰی الوُسع معاونت کی ۔ ان قارئین کا بھی پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کو پڑھیں گے۔ کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ قارئین کو مضمون سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی جائے تاکہ چین میں مسلمانوں کی تاریخ کی تصویر واضح ہو سکے۔ حتٰی الوُسع کوشش کی گئی ہے کہ املا کی غلطیاں نہ ہوں لیکن اسکے باوجود اگر قارئین کو کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ مطلع فرمائیں، ناچیز آپکا احسان مند ہو گا۔ آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اسے مقبولیتِ عام سے نوازے اور اپنی رضا کے لئے قبول فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

زبیر ظفر خان

پیشِ لفظ

چین، ہندوستان کے بعد دوسرا سب سے بڑی آبادی والا ملک ہے جہاں کی تہذیب و ثقافت نرالی ہے۔ چین سب سے پرانی تہذیبوں میں شمار ہوتا ہے جس کی نشاندہی اس کی زبان کرتی ہے۔ چینی زبان کو مندرن کہا جاتا ہے اور یہ قدیم زبانوں میں سے ایک ہے اس میں دیگر زبانوں کی طرح حروفِ تہجی نہیں ہیں بلکہ ہر چیز کے لئے الگ شکل کا نشان ہے۔ یہ اس وقت کی زبانوں میں سے ہے جب انسان نے لکھنے کی ابتدا کی تھی اور وہ ہر چیز کے لئے الگ نشان بنایا کرتا تھا۔ اسکے علاوہ چین میں کئی بڑی ایجادات اور دریافتیں بھی ہوئیں جن سے پوری دنیا نے فائدہ اٹھایا جیسے کاغذ، ریشم، چھپائی، بارود، پہیا، چائے، فٹ بال وغیرہ۔ لیکن چین کی تاریخ و ثقافت باہری لوگوں کے لئے اجنبی رہی کیونکہ باہری دنیا سے اسکا بہت کم رابطہ رہا۔ تاہم اسلام چین میں اپنے شروعاتی دور میں ہی داخل ہو گیا تھا جب چین پر ٹانگ خاندان کی حکومت تھی۔ اسکے بعد مختلف حکومتیں آئیں جیسے سونگ، یوان، منگ، چنگ، جمہوری حکومت اور اخیر میں کمیونسٹ حکومت جو اب بھی چین پر حکومت کرتی ہے۔ ان سارے ادوار میں مسلمان مختلف مرحلو
ں سے گزرے کبھی وہ حکومت کے بہت قریب رہے اور حکومت میں بڑے بڑے عہدوں پر فائض ہوئے اور کبھی حکومت کے امتیازی سلوک اور سرزنش کا نشانہ بنے۔ اس کتاب یعنی 'اسلام چین میں' مسلمانوں کی تاریخ کو قلم بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ چین میں اسلامی تاریخ پر پہلے بھی کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں لیکن اس کتاب میں زیادہ گہرائی سے اس کو قلم بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور کتاب کو عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہے۔

زبیر ظفر خان
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی
انڈیا

前言

中国是仅次于印度的第二人口大国，拥有独特的文化。从语言上可以看出，中国是最古老的文明之一。汉语被称为普通话，它是最古老的语言之一，它不像其他语言那样有字母表，而是有不同的形状符号。它是人类开始书写时的语言之一，他曾经为一切事物制作不同的符号。除此之外，中国还做出了许多伟大的发明和发现，造纸、丝绸、印刷、火药、车轮、茶叶、足球等，使全世界受益。但中国的历史文化对外界来说仍然是陌生的，因为它与外界的接触很少。然而，伊斯兰教在中国唐朝统治初期就进入了中国。 随后是宋、元、明、清等各个政府，以及民主政府，最后是仍然统治中国的共产主义政府。在这些时期，穆斯林经历了不同的阶段，有时与政府关系密切，在政府中担任要职，有时又受到政府的歧视和训斥。 《伊斯兰教在中国》一书试图记录穆斯林的历史。虽然以前也有关于中国伊斯兰历史的书籍，但本书试图更深入地介绍它，并用通用语言来呈现。

祖拜尔· 扎法尔· 汗
阿里格尔穆斯林大学
印度

ضروری وضاحت

- سب حواشی انگریزی زبان میں ہیں۔ کتابوں اور مقالوں کی پوری تفصیل، فہرستِ کتب (Bibliography) میں دی گئی ہے۔ فہرست کتب انگریزی حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔ فہرستِ کتب میں مصنف کے نام کے پہلے لفظ کے اعتبار سے کسی بھی تصنیف کی تفصیل معلوم کی جا سکتی ہے۔
- کہیں پر بریکٹ میں 'd.' ہے اس سے مراد تاریخ وفات ہے۔
- کہیں پر بریکٹ میں 'r.' ہے اس سے مراد دورِ حکومت ہے۔
- کہیں پر بریکٹ میں 'ح' ہے اس سے بھی دورِ حکومت مراد ہے۔
- کہیں پر بریکٹ میں 'L.' ہے اس سے مراد دورِ حیات ہے۔

فہرست



چین میں مسلم آبادی کا تناسب

中国穆斯林人口比例

باب ۱
اسلام چین میں
第一章
伊斯兰教在中国

Chapter One
Islam in China

چینی تاریخ کا اجمالی خاکہ
中國歷史綱要

چینی تاریخ کی شروعات ہزاروں سال پہلے پیلی ندی Yellow river کے کنارے ہوئی۔ قدیم چینی تاریخ کو کئی ادوار میں بانٹا جاتا ہے جیسے پتھروں کا قدیم دور Paleolithic Period، پتھروں کا نیا دور Neolithic age اور کانسے کا دور Bronze Age وغیرہ۔ اس میں کئی تہذیبیں گزری ہیں جیسے یانگ شاؤ تہذیب، بانپو، لیانگ زو اور لونگ شان تہذیبیں وغیرہ Banpo, Liangzhu and Longshan cultures etc. Yangshao۔ ان کے بعد چینی بادشاہت کا دور شروع ہوتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے تین حکمراں اور پانچ شہنشاہوں Three Sovereigns and Five Emperors کا دور آتا ہے۔ جن میں سب سے مشہور پیلا شہنشاہ Yellow Emperor ہے جو چینی تہذیب کا باوائے آدم مانا جاتا ہے۔ بعد کے زیادہ تر بادشاہ اسی سے اپنا نسب جوڑتے تھے اور اسی کے طرز پر پیلے کپڑے پہنتے تھے۔ لیکن ان بادشاہوں (تین حکمراں اور پانچ شہنشاہ) کے وجود کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دیومالائی یا خیالی کردار ہیں اور بعض کا کہنا ہے کہ ان کا وجود اصلی ہے۔ یاد رہے چین میں بادشاہ پیلے کپڑے پہنتا تھا اور اس کے اعلیٰ اہلکار جامنی Purple کپڑے پہنتے تھے۔ لیکن سب سے پہلی خاندانی حکومت جو چین میں قائم ہوئی وہ شیا حکومت (2070–1600 BC) Xia Dynasty ہے۔ شیا حکومت کے بعد شانگ حکومت (1600–1046 BC) Shang Dynasty میں قائم ہوئی جس کے وجود کو زیادہ تر مؤرخین نے اصلی مانا ہے اور اس کے باقیات بھی دریافت ہوئے ہیں۔ اس کے بعد زاو حکومت Zhou dynasty قائم ہوئی۔ زاو حکومت سب سے لمبا عرصہ چلنے والی حکومت ہے جس کا زمانہ 1046 BC – 256 BC تک ہے یعنی 790 سال۔ پہلی زاو حکومت 1046–771 BC تک رہی اس کو مغربی زاو Western Zhou کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسری زاو حکومت قائم ہوئی جس کو مشرقی زاو Eastern Zhou کہا جاتا ہے اس کا زمانہ 770–256 BC تک مانا جاتا ہے۔ لیکن اپنے پورے دور میں زاو حکومت بااختیار نہیں رہی بلکہ ایک وقت میں اس کی ریاستیں اس سے زیادہ طاقتور ہو گئیں جس کو بہار و خزاں کا دور Spring and Autumn period (770 to 476 BC) کہا جاتا ہے۔ اس دور میں زاو حکومت 100 سے زیادہ چھوٹی بڑی ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔ جن میں جن ریاست Jin State (11th century BC–369 BC) سب سے طاقتور ریاست بن کر ابھری لیکن کچھ وقت بعد اس کا بھی زوال شروع ہو گیا اور اخیر میں وہ 403 BC میں تین ریاستوں میں بٹ گئی جن کے نام ہیں ہان، زاو

اور وی Han, Zhao and Wei۔ جن ریاست کی تقسیم کو بہار و خزاں دور کا خاتمہ اور بر سرِ پیکار ریاستوں کے دور Warring States period (475–221 BC) کا آغاز مانا جاتا ہے۔ ان دونوں ادوار میں یہ چیز فرق پیدا کرتی ہے کہ بہار و خزاں میں ساری ریاستیں زاو کو اپنا سرپرست مانتی تھیں اور زاو حکومت کو مرکزی حیثیت حاصل تھی حالانکہ طاقت اُس وقت بھی زاو کے پاس نہیں تھی۔ لیکن بر سرِ پیکار ریاستوں کے دور میں ریاستوں نے زاو کی ماتحتی سے آزادی حاصل کر لی اور اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ بر سرِ پیکار ریاستوں کے دور میں بڑی ریاستوں نے چھوٹی ریاستوں کو فتح کر کے اپنے میں ملانا شروع کر دیا۔ اس لئے اخیر میں ساری چھوٹی ریاستیں ختم ہو گئیں اور صرف 7 بڑی ریاستیں بچیں جن کو 7 بر سرِ پیکار ریاستیں Seven (475 to 221 BC) Warring States کہا جاتا ہے۔ لیکن ان میں زاو Zhao اور چن Qin دو سب سے طاقتور ریاستیں تھیں، جن میں بالا دستی کی لڑائی شروع ہو گئی بالآخر 260 BC میں چن نے زاو کو چانگ پنگ کی جنگ Battle of Changping میں فیصلہ کن شکست دی۔ اس لئے چانگ پنگ کی جنگ اس دور کا سنگ میل مانی جاتی ہے جس میں چن نے زاو کو شکست دی اور چن سب سے طاقتور ریاست بن کر ابھری اور اس نے ایک ایک کر کے باقی ریاستوں کو بھی فتح کر کے اپنی حکومت میں ملا لیا۔ اس طرح پورا چین پہلی بار 221 BC میں ایک حکومت کے جھنڈے تلے متحد ہو ا، اور وہ چن سلطنت Qin dynasty (221 BC–206 BC) کہلائی۔ چن کے بادشاہ نے چن شی ہوانگ Qin Shi Huang کا لقب اختیار کیا جس کا مطلب ہو تا ہے چن کا پہلا شہنشاہ، اس کو ہوانگ ڈی Huangdi بھی کہا جاتا ہے۔ اسی نسبت سے ایرانی لوگ اس ملک کو چین کہتے ہیں اور عربی میں 'چ' حرف نہیں ہوتا اس لئے عرب اس کو 'الصین' کہتے ہیں۔ لیکن بحیثیت سلطنت چن صرف 15 سال قائم رہی۔ اسی کے دور میں چین کی عظیم دیوار کا بڑا حصہ تعمیر ہوا۔ ہوانگ ڈی کے بعد ملک افرا تفری کا شکار ہو گیا جس کے بعد ہان سلطنت Han Empire (202 BC–9 CE) قائم ہوئی۔ ہان حکومت چین کی سب سے مقبول حکومت مانی جاتی ہے اس لئے چینی لوگ اپنے آپ کو فخر سے 'ہان' کہتے ہیں۔ ہان حکومت نے کنفیوشس مذہب کو فروغ دیا، اسی لئے ہان نسل کے لوگ زیادہ تر کنفیوشس مذہب Confucianism یا اس کی ایک شاخ ڈاو یا ٹاؤ مذہب Daoism کے پیروکار ہیں۔ لیکن بعد میں ہان حکومت بھی زوال پذیر ہوئی اور وانگ مانگ Wang Mang نام کے ایک ہان افسر نے ہان تخت پر قبضہ کر لیا اور اپنی نئی شن حکومت Xin Dynasty (9 CE–23 CE) قائم کی۔ لیکن لوگ اس کو پسند نہیں کرتے تھے اس لئے اس کو ختم کر کے دوبارہ ہان حکومت قائم کی مگر اس کو مشرقی ہان (25–220 CE) Eastern Han کہا گیا جب کہ پہلی کو مغربی ہان Western Han کہا گیا۔ مشرقی ہان بھی بعد میں بد عنوانی کا شکار ہو کر ختم ہو گئی اور اس کے بعد پھر سے ملک میں افرا تفری پھیل گئی جس میں تین حکومتیں قائم ہوئیں کاؤ وی، شو ہان اور مشرقی وو Shu Han, Cao Wei

and Eastern Wu ۔ ان میں سب سے طاقتور کاؤ کاؤ Cao Cao کی وی حکومت تھی لیکن وی حکومت کے ایک وزیر سیما یان Sima Yan نے بعد میں وی حکومت کا تختہ پلٹ کر اپنی حکومت قائم کی جس کو جن حکومت Jin Dynasty (266–316 CE) کا نام دیا۔ اس کے بعد دوبارہ جن حکومت قائم ہوئی جس کو مشرقی جن Eastern Jin (317–420 CE) کہا جاتا ہے۔ مشرقی جن کے بعد پھر سے چین کا اتحاد بکھر گیا اور چین 16 چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں بٹ گیا۔ ان کو ۱۶ بادشاہتیں (Sixteen Kingdoms) کہا جاتا ہے۔ ان کا زمانہ 304 to 439 CE ہے۔ بعد میں یہ حکومتیں دو حصوں میں بٹ گئیں جن کو شمالی اور جنوبی حکومتیں Northern and Southern dynasties (386–589 CE) کہا جاتا ہے ۔ اخیر میں ان میں سے 6 حکومتیں باقی رہ گئیں اس لئے اس دور کو ۶ حکومتوں (6 dynasties) کا دور کہا جاتا ہے۔ ان کا زمانہ 220–589 CE or 222–589 CE تک مانا جاتا ہے۔ ان میں سب سے اخیر میں چین حکومت Chen Dynasty (557–589 CE) بچی تھی جس کو بعد میں قائم ہونے والی سوئی حکومت نے 589 CE میں فتح کر کے اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ سوئی حکومت (581–618 CE) بھی بہت کم عرصہ قائم رہی اس کے بعد ٹانگ حکومت Tang Empire قائم ہوئی۔ ٹانگ حکومت بھی چین کی سب سے عظیم الشان حکومتوں میں شمار ہوتی ہے جس کا زمانہ 618 to 907 CE تک ہے یعنی 289 سال ۔ ٹانگ حکومت کے تیسرے بادشاہ گاو زونگ (Emperor Gaozong of Tang (628 683 کے دور میں اسلام سب سے پہلے چین میں داخل ہوا۔ گاوزونگ کے بعد اس کی بیوی وو زیٹیان Wu Zetian بھی حکمراں ہوئی جس نے اپنی حکومت کا نام زاو رکھا لیکن پہچان کے لئے اس کو وو زاو Wu Zhou dynasty کہا جاتا ہے جس کا زمانہ 690-705 CE ہے۔ لیکن وو زیٹیان کے بعد ٹانگ سلطنت دوبارہ بحال ہو گئی اور 907 CE تک قائم رہی۔ ٹانگ کے خاتمے کے بعد پھر ملک میں بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں جس کو پانچ خاندانوں اور دس سلطنتوں کا دور Five Dynasties and Ten Kingdoms period کہا جاتا ہے جس کا زمانہ 907-979 CE ہے ۔ ان میں سے ایک بعد کی زاو Later Zhou dynasty (951–960 CE) بھی تھی جس کے ایک اہلکار زاو کوانگ ین Zhao Kuangyin نے تخت پر قبضہ کر لیا اور اپنی نئی حکومت کا نام سونگ رکھا۔ بعد میں سونگ سلطنت Song Empire (960–1279 CE) نے ساری حکومتوں کو فتح کر کے اپنی حکومت میں ملا لیا اور پھر سے چین کو ایک بار متحد کر لیا۔ لیکن یہ حکومت بھی ختم ہو گئی اور نئی سونگ حکومت قائم ہوئی جس کو جنوبی سونگ Southern Song (1127–1279 CE) کہا گیا جب کہ پہلی کو شمالی سونگ Northern Song کہا گیا۔ اس کے بعد جلدی جلدی حکومتیں تبدیل ہوتی رہیں یہاں تک کہ چنگیز خاں نے چین پر حملہ کر کے اپنی حکومت قائم کی اور اپنے پوتے قبلائی خاں کو سونپ دی اس کو یوان حکومت

جس کو شمالی یوان Northern Yuan (1368-1635 CE) کہا جاتا ہے۔ شمالی یوان کے بعد منگ حکومت Ming Dynasty (1368–1644 CE) قائم ہوئی جب کہ منچوریا کے علاقے میں بعد کی جن حکومت Later Jin (1616–1636 CE) قائم ہوئی، جس نے بعد میں منگ حکومت کو بھی فتح کر لیا اور اپنا نام بدل کر چنگ حکومت کر دیا۔ منگ سلطنت میں مسلمان حکومت میں بہت اثر و رسوخ رکھتے تھے، اس لئے منگ دور کو چین میں اسلام کا سنہری دور کہا جا سکتا ہے۔ اسی کے یو نگلے بادشاہ نے ایک مسلمان افسر زینگ ہا Zheng He کو دوسرے ملکوں سے اچھے تعلقات بنانے بحری جہازوں کا بیڑا دے کر بھیجا جو بہت کامیاب رہا اور اس کو زینگ ہا کے اسفار یا مہم Expeditions of Zheng He کے نام سے جانا جاتا ہے۔ چنگ حکومت Qing Dynasty (1636–1912 CE) چین کی آخری سلطنت مانی جاتی ہے جو 1912 CE میں ختم ہوئی ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ 1911 CE میں چین میں سن یات سین Sun Yat-sen کی قیادت میں جمہوری انقلاب آیا جس کے بعد 1912 CE میں چنگ بادشاہ کو تخت سے بے دخل کر دیا گیا اور نئی جمہوری حکومت قائم ہوئی جس کو بے یانگ حکومت Beiyang government (1912–1928 CE) کہا گیا اور اس کا قائد یوان شکائی Yuan Shikai تھا لیکن بے یانگ حکومت کے خاتمے کے بعد چین پھر سے چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں بٹ گیا جن کو کلیق clique کہا جاتا ہے۔ کلیق کا مطلب ہوتا ہے 'منڈلی'۔ اس دور کو جنگی سرداروں کا دور (1916-1949) Warlord Era کہا جاتا ہے ۔ اسی دوران 1937 CE میں جاپان نے چین پر حملہ کر دیا جس کو دوسری چین و جاپان جنگ Second Sino-Japanese War (1937–1945) کہا جاتا ہے۔ اس دور میں چین میں دو پارٹیاں اقتدار کی کشمکش میں مصروف تھیں ایک تو جمہوریت پسند پارٹی جو چین پر جمہوریت قائم کرنا چاہتی تھی اس پارٹی کا نام کیو منٹانگ Kuomintang (KMT, alternatively known as the Chinese Nationalist Party) تھا اور دوسری کمیونسٹ پارٹی Chinese Communist Party (CCP) ۔ شروع میں کیو منٹانگ زیادہ طاقتور تھی جس کی قیادت پہلے سن یات سین (1866-1925 CE) کر رہے تھے اور ان کے بعد چیانگ کائی شیک Chiang Kai-shek (31 October 1887 – 5 April 1975) اس کے قائد بنے جب کہ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت ماؤ زیڈونگ Mao Zedong (26 December 1893 – 9 September 1976) کر رہے تھے ۔ لیکن October 1934 – 22 October 161935 کے درمیان کمیونسٹ پارٹی نے پورے ملک کا دورہ کیا جس کو لانگ مارچ Long March کہا جاتا ہے جس کی قیادت پہلے زانگ گوٹاؤ Zhang Guotao کر رہے تھے بعد میں ماؤ اس کے قائد بنے۔ جس کی

وجہ سے ماؤ کی مقبولیت چین میں بہت زیادہ بڑھ گئی اور وہ جمہوریت پسندوں پر غالب آ گئے اور ان کو شکست دے کر 1949 CE میں چین پر کمیونسٹ پارٹی نے حکومت قائم کی جب کہ شکست خوردہ کیومنٹانگ نے چین کے ایک جزیرے، فورموسا Formosa میں پناہ لے کر وہاں اپنی حکومت قائم کی جس کو بعد میں ٹائیوان Taiwan کہا گیا۔ تب سے آج تک کمیونسٹ پارٹی کی حکومت چین پر قائم ہے۔

اسلام چین میں: مختصر تعارف

چین میں اسلام کی تاریخ بہت لمبی اور گنجلک ہے جس کو مکمل یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم یہاں اجمالی طور پر مسلمانوں کے حالات بیان کئے جا رہے ہیں۔

چین میں اسلام سب سے پہلے ٹانگ حکومت کے زمانے میں پہنچا۔ اس وقت عرب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا۔ ٹانگ حکومت سوئی حکومت Sui Dynasty کے بعد قائم ہوئی۔ اس کا شمار چین کی سب سے عظیم الشان حکومتوں میں ہوتا ہے۔ اس کا دور 618-907 CE تک مانا جاتا ہے۔ اس کا بانی لی یوان Li Yuan تھا جو بادشاہ گاوزو Emperor Gaozu of Tang کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس کا پہلا دار الخلافہ چانغان Chang'an تھا بعد میں لویانگ Luoyang ہو گیا۔ ٹانگ حکومت کے تیسرے بادشاہ گاوزونگ Emperor Gaozong of Tang کے دور میں اسلام چین پہنچا۔ حالانکہ گاوزونگ سے پہلے اس کا والد تائیزونگ Emperor Taizong of Tang حضرت محمد ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا ہم عصر حکمراں تھا۔ لیکن اس کے دور میں چین میں اسلام نہیں پہنچ پایا، تاہم حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جب ایران فتح ہوا تو ایران کے شکست خوردہ بادشاہ یزد گرد سوم Yazdegerd III نے تائیزونگ سے مسلمانوں کے خلاف مدد مانگنے اپنے سفیروں کو بھیجا، تو تائیزونگ نے ان سے مسلمانوں سے متعلق بہت سے سوالات کئے، جن کا ذکر آگے آئیگا۔

اسلام سے متعلق چینی مؤرخ کی پہلی تحریر

اسلام کے بارے میں کسی چینی مؤرخ کی سب سے پرانی تحریر جو ملتی ہے وہ ڈوہوان Du Huan کی ہے۔ یہ ڈوہوان اپنے ساتھیوں کے ساتھ تلاس کی دوسری جنگ میں چین کی جانب سے شریک ہوا۔ لیکن جب چین کو شکست ہوئی تو یہ بھی عربوں کی قید میں آنے والے چینی قیدیوں میں شامل تھا اور 751 CE [غالباً یہ پہلے عباسی خلیفہ ابو العباس السفّاح کا دورِ حکومت (25 January 750– 8 June 754) ہو گا] میں بغداد لے جایا گیا جہاں کچھ سال قید میں رہنے اور سیر کرنے کے بعد وہ 762 CE میں چین واپس ہوا اور اپنے حالات قلم بند کئے۔ اسکے ساتھ فنکار فان شو Fan Shu اور لیو کی Liu Ci بھی تھے اور کپڑا بننے والے لیووی Le Wei اور لو لی

Lu Li بھی تھے۔ غالباً انہیں فنکاروں نے عربوں کو کاغذ بنانا اور ریشم بننا سکھایا۔ کیونکہ ڈوہوان نے اپنے سفر سے واپسی پر ٹانگ بادشاہ کو لکھا کہ میں نے عربوں کو کاغذ بنانا اور کپڑا بننا سکھا دیا ہے۔ حالانکہ ڈوہوان کی پوری تحریر باقی نہیں رہ سکی تاہم اس کی تحریر کے کچھ اقتباسات دریافت ہوئے ہیں، جو چینی اداروں کی تاریخ ٹونگ ڈیان Tongdian کی 192اور 193 جلدوں میں محفوظ ہیں۔ یہ ٹونگ ڈیان، ڈوہوان کے چچا ڈوہو (735-812 CE) نے تحریر کی تھی۔ اس کو چین یُن رونگ Chen Yunrong نے 1911 CE میں دوبارہ ترتیب دیا۔ اس میں ڈوہوان نے، ان الفاظ میں عربوں کے مذہب کے بارے میں بتایا ہے۔ 'عرب اور ایرانی آپس میں مل جل کر رہتے ہیں大食波斯參雜居止 dashi bosi canza juzhi۔ ہم مولن Molin پہنچے جو یروشلم کے جنوب مغرب (غالباً شمال مشرقی افریقہ) میں ہے۔ یہاں پر کسی کو پہنچنے کے لئے صحرائے سینا Sinai Desert پار کرنا پڑتا ہے۔ یہ سفر تقریباً 2,000 li (1000 کلومیٹر) طویل ہے۔ یہاں کے لوگ کالے ہیں اور انکے رواج الگ ہیں۔ یہاں چاول اور دال بہت کم ہیں اور گھاس اور پیڑ نہیں ہیں۔ یہاں گھوڑوں کو سوکھی مچھلیاں کھلائی جاتی ہیں اور لوگ گمانگ Gumang (ایرانی کھجور) کھاتے ہیں۔ یہاں پر ملیریا بہت عام ہے۔ کچھ شہر پار کر کے یہاں ایک ملک ہے جہاں پر کئی مذہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک عرب (مسلمان) دوسرے بازنطینی (عیسائی) اور تیسرے زِم زِم Zimzim (یہودی)۔ یہودی حرام رشتے قائم Incest کرتے ہیں (یعنی قریبی رشتے کی عورتوں سے شادی کرتے ہیں)۔ اس معاملے میں وہ سب سے خراب وحشی (غیر ملکی) ہیں۔ عرب لوگ قانون (شریعت) کی پاس داری کرتے ہیں اور مظلوموں کی مدد کرتے ہیں۔ وہ خنزیر، کتّے، گدھے اور گھوڑے کا گوشت نہیں کھاتے۔ وہ اپنے بادشاہ اور آباء واجداد کی عزت نہیں کرتے (یاد رہے چینی لوگ اپنے بادشاہوں اور آباء واجداد کی عبادت کرتے ہیں اسی کو وہ عزت کرنا سمجھتے ہیں)، وہ توہمات پر عقیدہ نہیں رکھتے، اور صرف آسمان (اللہ) کے لئے قربانی کرتے ہیں، یاد رہے چین میں آسمان اور اللہ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ہفتے میں جمعہ کے دن وہ کوئی کاروباری معاملہ نہیں کرتے[1]۔ بازنطینی آبادیوں میں بہت اچھے طبیب پائے جاتے ہیں جو اسہال (Diarrhoea) کا بہت اچھا علاج جانتے ہیں، وہ بیماری ہونے سے پہلے اس کے بارے میں آگاہ کر دیتے ہیں اور وہ دماغ کھول کر جراثیم کو نکال دیتے ہیں[2]۔ اس کے علاوہ اس نے کوفہ کے حالات بہت تفصیل سے بیان کئے ہیں جبکہ بغداد ابھی آباد نہیں ہوا تھا۔

ایک دوسرے اقتباس میں ڈوہوان لکھتا ہے 'یہاں کے مرد اور عورتیں بہت لمبے اور خوبصورت ہیں۔ وہ صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں اور انکے طور طریقے نرم اور دل نشین ہیں۔ جب عورتیں گھر سے باہر جاتی ہیں تو اپنے چہرے کو حجاب سے ڈھانکتی ہیں۔ وہ لوگ غریب ہوں یا امیر، دن میں پانچ بار آسمان (اللہ) کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ اپنے تیوہاروں پر گوشت کھاتے ہیں اور جانوروں کی قربانی کرنا عزت سمجھتے ہیں۔ وہ چاندی کی بیلٹ (کمربند) پہنتے ہیں جس

میں چاندی کی چھری سجی ہوتی ہے۔ وہ موسیقی اور شراب سے پرہیز کرتے ہیں۔ جب وہ جھگڑا کرتے ہیں تو ہاتھا پائی نہیں کرتے۔ وہاں عبادت کے لئے ایک ہال (مسجد) ہوتا ہے جہاں ہزاروں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ ہر ہفتے بادشاہ عبادت میں شریک ہوتا ہے اور ایک اونچی کرسی پر بیٹھتا ہے اور لوگوں کے سامنے مذہبی اصول بیان کرتا ہے اور کہتا ہے [انسان کی زندگی مشقت سے بھری ہے اور یہی جنت کا راستہ ہے جو نہیں بدلے گا۔ اگر تم ان میں سے کوئی جرم کروگے جیسے بد کاری، اغوا، ڈاکہ، اوچھی حرکت، گالی دینا، اپنی تعریف، غریب کو دھوکہ دینا، کمزور پر ظلم کرنا تو یہ بہت گھناؤنے جرم ہیں۔ جو جنگ میں دشمن کے ہاتھ سے مارے جائیں گے وہ جنت میں دوبارہ زندہ ہونگے اور جو دشمن کو ماریں گے وہ لامتناہی خوشی حاصل کریں گے][3]۔

مؤرخ جیاڈان کا اسلامی تاریخ کے بارے میں بیان

ٹانگ دور کا مشہور مؤرخ جیاڈان Jia Dan جو بادشاہ ڈیزونگ (r. June 12, 779 – February 25, 805 CE) Dezong کا چانسلر بھی تھا، اس نے اپنی کتاب میں عرب کی مختصر تاریخ ذِکر کی ہے۔ وہ لکھتا ہے

''سوئی حکومت کے کائی ہوانگ دور[4] Kaihuang reign میں عرب میں قریش قبیلے کے ایک شخص نے پرانی حکومت کو بے دخل کر کے اپنی حکومت قائم کرلی۔ اس کے قبیلے میں دو خاندان تھے۔ ایک کا نام بنو مروان (بنو امیہ) اور دوسرے کا نام ہاشم (بنو ہاشم) تھا۔ اس خاندان میں بعد میں محمد ﷺ نام کا ایک بہادر اور دانا شخص ہوا جس نے لوگوں میں بیداری پیدا کی۔ مشرق و مغرب میں اس نے اپنی فوجیں بھیجیں اور 3000 لی[5] Li کی زمین پر حکومت قائم کی۔ شام اور دمشق پر قبضہ کیا۔ اسکی 14ویں نسل میں مروان (مروان بن الحکم، بنو امیہ کا آخری بادشاہ) نام کا ایک بادشاہ ہوا جس نے اپنے بھائی یزید (یزید بن الولید) کو قتل کر کے اپنی حکومت قائم کی۔ وہ بہت ظالم جابر آدمی تھا اس لئے عوام اسے ناپسند کرتے تھے۔ اس لئے خراسان کے ایک آدمی، ابو مسلم خراسانی نے نیک لوگوں کی ایک فوج تیار کی۔ جن لوگوں نے اس کی اطاعت کی انہوں نے کالے کپڑے پہنے۔ اس کے بعد وہ طبلے بجاتے ہوئے مغرب کی طرف نکلے اور مروان کو زاب کی جنگ میں قتل کر دیا اور ابو العباس عبد اللہ السفّاح کو بادشاہ بنا دیا، جو ہاشمی خاندان سے تھا۔ بنو امیہ کے دور تک وہ سفید پوش ڈاشی کہلاتے تھے لیکن ابوالعباس کے دور میں وہ سیاہ پوش ڈاشی کہلانے لگے۔ اس کے بعد اس کا چھوٹا بھائی ابو جعفر المنصور بادشاہ بنا۔ زیڈے دور 至德 Zhide reign (ٹانگ بادشاہ سوزونگ کا دور 756–758 BC) میں المنصور نے چین اپنی سفارت بھیجی۔ جس نے شاہی دربار میں تحفے پیش کئے۔ باؤینگ دور 寶應 Baoying (ٹانگ بادشاہ ڈائی زونگ کا دور 762–763) میں بھی ایک

اور سفارت عرب سے آئی۔ المنصور کے بعد اس کا بیٹا المہدی بادشاہ بنا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا الھادی اس کے بعد اسکے بیٹا ہارون الرشید بادشاہ بنا''[6]۔

ایک عرب طبیب اور جغرافیہ داں ''شرف الزماں المرزاوی'' 1129 CE نے بیان کیا ہے کہ بنو امیہ کے آخری دور 740 CE میں خراسان کے بہت سے شیعہ بنو امیہ کے عتاب سے بچنے کے لئے چین میں آکر آباد ہوئے۔ حالانکہ اس کی تصدیق کسی تاریخی حوالے سے نہیں ہوتی۔

کہا جاتا ہے کہ ایک عربی وفد نے بادشاہ سے اس طرح اپنی تاریخ بیان کی کہ، 'تاشی (عرب) لوگ قبیلوں کی شکل میں رہتے تھے۔ جن میں سب سے بڑے قبیلے کا نام کو لی Ku lie (قریش) تھا جس پر خاندانی سردار حکومت کرتے تھے۔ جن کو بائی یی ڈا شی Baiyi da shi (سفید پوش عرب) کہا جاتا تھا۔ اس کے بعد کولی قبیلہ دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ ایک پین نی مو ہوان Pen ni mo huan (بنو امیہ) اور دوسرا پین نی سی شین Pen ni si shen (بنو ہاشم) کہلایا۔ اس کے بعد اس میں ایک بہت ہوشیار شخص پیدا ہوا جس کا نام مو ہو مو Mo ho mo (محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) تھا۔ لوگوں نے اس کو اپنا حکمراں بنالیا۔ تو اس نے اپنی حکومت 3000لی تک پھیلا دی اور ہیالا (حرا[7]) Hia la تک فتح کرلیا۔ اسکی 14ویں نسل میں بادشاہ موہوان (مروان دوم) Mo huan نے اپنے بھائی جی کی (یزید ثالث) Ji ki کو قتل کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ وہ بہت ہی ظالم آدمی تھا اور لوگ اس سے ناخوش تھے۔ چنانچہ ہو لوشان (خراسان) Hu lo san نام کے مقام سے مولو Mu lu نام کے ایک شخص نے پو سی لین (ابو مسلم خراسانی) Po si lin کے ساتھ مل کر مو ہوان کا تختہ الٹ دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو بھی ہمارے ساتھ ہے وہ کالے کپڑے پہنے اس لئے ان کا نام ہی یی تا شی (سیاہ پوش عرب) Hei yi ta shi پڑ گیا۔ انہوں نے بہت جلدی 20 ہزار فوج جمع کر لی اور مو ہوان کو قتل کر دیا۔ اسکے بعد سی شین si shen (ہاشمی) خاندان کا اپو لو پا (ابوالعباس السفّاح) A po lo pa نام کا ایک شخص انکا بادشاہ بنا۔ اس کی موت کے بعد اس کا بھائی اپو چا فو (ابو جعفر المنصور) Apu cha fo بادشاہ بنا۔ 756 CE میں اس نے اپنا وفد چین بھیجا۔ بادشاہ [ٹانگ بادشاہ سوزونگ Emperor Suzong of Tang (r. 756 – 762)] نے اس کی فوج کی مدد سے اپنے دونوں دارالخلافہ دوبارہ (انلوشان بغاوت کے بعد) فتح کر لئے'[8]۔ اپو چافو کے سفیر جب چینی بادشاہ سے ملنے پہنچے تو محل کے دروازے پر ان کی ملاقات ہوئی ہو سرداروں (اویغور) (Hui ho/ Uighur) سے ہوئی، وہ بھی بادشاہ سے ملنے آئے تھے۔ دونوں میں کافی دیر تک اس بات پر بحث ہوتی رہی کہ کون پہلے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گا۔ بالآخر تقریبات کے وزیر نے یہ طے کیا کہ دونوں ایک ہی وقت میں دربار میں داخل ہونگے مگر الگ الگ دروازوں سے۔ یہ واقعہ بھی بادشاہ سوزونگ کے دور کا ہے۔ یاد رہے انلوشان بغاوت کے دوران بادشاہ سوزونگ نے بہت سے بادشاہوں سے مدد مانگی تھی جن میں عباسی خلیفہ اور اویغور قبیلہ بھی شامل تھا۔

دونوں نے اپنی اپنی فوجیں بادشاہ کی مدد کے لئے بھیجیں لیکن اتفاق سے دونوں ایک ہی وقت میں محل کے باہر پہنچیں۔ تو دونوں میں جھگڑا ہو گیا کہ کون پہلے بادشاہ کے دربار میں پہنچے گا۔ یہ واقعہ اسی سے متعلق ہے۔ اپو چافو کے بعد می ٹی Mi ti(مہدی بن المنصور) اس کا جانشین ہوا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا آلُن A lun (ہارون الرشید) بادشاہ بنا۔

تائیزونگ کے مسلمانوں کے بارے میں سوالات

جب ساسانی حکومت کے آخری بادشاہ یزدگرد سوم Yazdegerd III نے مسلمانوں کے ہاتھوں شکست کھا کر شاہِ چین سے مدد حاصل کرنے کے لئے اپنے وفد کو چین کے بادشاہ کے پاس بھیجا۔ غالباً اس وقت تائیزونگ بادشاہ رہا ہو گا کیونکہ تائیزونگ کا دورِ حکومت CE 649-626تک ہے اور علامہ ابن جریر الطبری نے تاریخ طبری میں اسے سنہ22ہجری یعنی CE 642 کے واقعات میں نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں

''جب خاقان نے دریا عبور کیا اور اس کے ساتھ شاہ ایران کے ملازمین اور ساتھی بھی تھے تو ان کی ملاقات شاہ یزدگرد کے سفیر سے ہوئی جس کو یزدگرد سوم نے شاہ چین کے پاس بھیجا تھا اور وہ شاہِ چین کا جوابی خط لے کر واپس آرہا تھا۔ سفیر نے بتایا کہ جب میں خط اور تحفے لے کر شاہِ چین (تائیزونگEmperor Taizong of Tang) کے پاس پہنچا، تو اس نے اچھا بدلہ دیا اور یزدگرد سوم کو جوابی خط لکھنے سے پہلے مجھ سے گفتگو کی۔ اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ بادشاہوں پر دشمن کے مقابلے میں دوسرے بادشاہوں کی مدد کرنا ضروری ہے تاہم تم مجھے اس قوم کے حالات بتاؤ جس نے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیا ہے۔ کیونکہ تم یہ بتاتے ہو کہ ان کی تعداد کم اور تمہاری تعداد کثیر ہے۔ لہٰذا یہ قلیل تعداد تمہاری کثیر تعداد کے باوجود اس لئے غالب آگئی ہو گی کہ ان میں خوبیاں موجود ہو نگی اور تم میں برائیاں موجود ہو نگی'۔ میں نے کہا 'جو آپ مناسب سمجھیں دریافت کریں'۔ شہنشاہ چین نے دریافت کیا 'کیا یہ لوگ عہدو پیمان کی پابندی کرتے ہیں؟' میں نے کہا'ہاں' پھر پوچھا 'وہ تم سے جنگ کرنے سے پہلے کیا کہتے ہیں؟' میں نے کہا 'وہ ہمیں تین شرطوں میں سے ایک شرط کو قبول کرنے کی پیشکش کرتے ہیں۔ وہ تین شرطیں یہ ہیں:

ا۔ یاتو ہم ان کا دین و مذہب قبول کرلیں اور اگر ہم ان کا دین قبول کرلیں گے تو وہ ہمیں اپنا بھائی سمجھیں گے۔

۲۔ یا پھر انکو جزیہ ادا کریں تو وہ ہماری حفاظت کریں گے۔

۳۔ یا پھر وہ ہم سے جنگ کریں گے۔

اس نے پھر دریافت کیا 'یہ لوگ اپنے حکام کی(لیڈروں کی) کیسی اطاعت کرتے ہیں؟' میں نے کہا وہ ان کی اس قوم سے زیادہ اطاعت کرتے ہیں جو قوم اپنے کسی مرشد کی اطاعت کرتی ہے۔ اس نے پھر پوچھا وہ کن چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں اور کن چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں۔ اس پر میں نے تفصیلات بتائیں۔ پھر پوچھا، کیا وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال میں تبدیل کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ اس پر وہ بولا یہ قوم کبھی تباہ نہیں ہو گی۔ جب تک کہ وہ حرام کو حلال اور

حلال کو حرام نہ قرار دیں۔ پھر پوچھا، مجھے ان کے لباس کے بارے میں بتاؤ، تو میں نے ان کے لباس کے بارے میں بتایا۔ اس نے ان کی سواریوں کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا 'وہ عربی گھوڑے ہیں'۔ پھر میں نے انکا حال بیان کیا اس پر اس نے کہا 'وہ نہایت عمدہ قلعہ ہیں'۔ پھر میں نے ان کے اٹھنے، بیٹھنے اور چلنے کا حال بیان کیا۔ اس پر اس نے کہا یہ لمبی گردن والے مویشیوں کی خصوصیات ہیں۔ اس کے بعد اس نے شاہ یزدگرد کو خط لکھا۔ مجھے آپ کی طرف ایک ایسے عظیم الشان لشکر کو بھیجنے سے جس کا ایک حصہ مرو میں ہو اور دوسرا حصہ چین میں ہو۔ صرف اس بات نے روک رکھا تھا کہ میں اس قوم کے حالات سے ناواقف تھا مگر جیسا کہ آپ کے سفیر نے بیان کیا ہے، کہ یہ قوم ایسی ہے کہ اگر وہ پہاڑوں کا مقابلہ کرے تو وہ ان کو بھی پاش پاش کر دے۔ اگر ان کے لشکر کو آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ مجھے بھی ہٹا سکتے ہیں۔ بشرط یہ کہ ان میں یہ خصوصیات باقی رہ گئی ہوں۔ آپ ان سے مصالحت کر لیں اور مصالحت کرنے کو عزت سمجھیں اور جب تک وہ برسرِ پیکار نہ ہوں آپ ان سے ہرگز جنگ نہ کریں"[9]۔

چین میں صحابہ کی آمد کے واقعات



مسجد اصحاب کا صدر دروازہ

چینی مسلمانوں میں صحابہ کی آمد کے کچھ واقعات مشہور ہیں جن کی قبروں کی موجودگی کا بھی دعویٰ کیا جاتا ہے لیکن اسلامی تاریخ سے ان میں سے کسی بھی واقعے کی تصدیق نہیں ہوتی۔ کہا جاتا ہے کی ان کی قبریں گوانگزو، یانگ زو اور قوانزو Guangzhou, Yangzhou and Quanzhou میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ منگ حکومت کے آخری دور میں 1619 CE میں من شو Min Shu نام کے ایک دستاویز میں چھپا تھا جس کو فوجیان گزیٹر Fujian Gazetteer بھی کہا جاتا ہے۔ اس دستاویز کا مؤلف ہی چیاو یوان He Qiaoyuan ہے جس نے مسجد اصحاب Qingjing si کے ایک ساکن سے انٹرویو لیا تھا اور اس سے ماخوذ معلومات کو چھاپا تھا۔ یاد رہے مسجد اصحاب چین کی ایک قدیم مسجد ہے جو گوانگزو شہر کے جنوب میں تقریباً693

کلومیٹر دور، لنگ شان (بابرکت) نام کے پہاڑ کی جڑ میں واقع ہے۔ مانا جاتا ہے کہ یہ مسجد صحابہؓ نے قائم کی تھی۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے 'مدینہ شہر میں ایک شینگ رین Shengren (نبی) حکومت کرتا ہے جس کا نام محمد ﷺ تھا۔ وہ سوئی حکومت Sui dynasty کے کائی ہوانگ دور Kaihuang reign کے پہلے سال میں پیدا ہوا۔ اس کی روحانی طاقت اور حسن کی بنا پر بادشاہ نے اس کو اپنا اہلکار بنالیا۔ عہدہ سنبھالنے کے 20 سال بعد اس کے اوپر ایک آسمانی کتاب نازل ہوئی جو لوگوں کو نیکی کرنے اور برائی چھوڑنے کی تعلیم دیتی ہے۔ اس نے آسمانی تائید سے ایک حکومت قائم کی تاکہ وہ ان تعلیمات کو پھیلا سکے۔ اس کو سورج نہیں جلاتا، نہ ہی بارش اس کو بھگوتی ہے۔ اگر وہ آگ میں داخل ہو تو آگ اس کو نہیں جلاتی نہ پانی اس کو ڈبوتا ہے۔ اس کے پکارنے پر پیڑ اس کے پاس آجاتے ہیں۔ کچھ ہی دنوں میں اس کا قانون پورے ملک میں لاگو ہو گیا۔ اس کے ماننے والوں میں چار بڑے بابا (خلفائے راشدین) ہوئے۔ ٹانگ حکومت کے وو ڈے دور Wude reign of the Tang dynasty (618-626 CE) میں اس کے ماننے والے چین آئے تاکہ اس کے مذہب کی تبلیغ کریں۔ پہلا بابا گوانگزو Guangzhou میں سکونت پذیر ہوا دوسرا یانگ زو Yangzhou میں اور تیسرا اور چوتھا قوانزو Quanzhou میں ٹھہرے جہاں بعد میں وہ لوگ دفن کئے گئے۔ جس پہاڑ پر وہ لوگ دفن ہوئے وہاں سے روشنی نکلتی ہے جس کو دیکھ کر لوگ اس کو مقدس مانتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ کو بزرگوں کا مقبرہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مغربی بزرگوں کی آخری آرام گاہ ہے'[10]۔

یاد رہے اس کہانی میں محمد ﷺ کے حالات کو کنفیوشس Confucius کے حالات سے خلط ملط کر دیا گیا ہے کیونکہ محمد ﷺ نے کسی بادشاہ کی ملازمت نہیں کی بلکہ کنفیوشس نے کی تھی۔ دوسری بات یہ کہ یہاں پر نبی کے لئے شینگ رین کا لفظ استعمال کیا گیا جس کے معنی بزرگ کے ہوتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سونگ حکومت کے زمانے میں لی شو مقرر Lixue scholars کنفیوشس کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اس میں محمد ﷺ کی پیدائش کا جو سال بتایا گیا ہے وہ کائی ہوانگ دور کا پہلا سال ہے یعنی 590 CE جب کہ اسلامی تاریخ میں ولادتِ نبوی 571 CE مانی جاتی ہے۔

یاد رہے جس وقت محمد ﷺ پیدا ہوئے (571 CE میں)، اس وقت چین میں شمالی اور جنوبی حکومتوں Northern and Southern dynasties (386–589) کا دور تھا اور چین میں 4 حکومتیں قائم تھیں۔ جن کے نام ہیں شمالی زاؤ Northern Zhou (557-581)، شمالی چی Northern Qi (550-577)، چین Chen (557-589)، اور جنوبی لیانگ Western Liang (555–587)۔ شمالی زاؤ کا راجہ وو Emperor Wu of Northern Zhou (r. 560–578) تھا اور شمالی چی کا

راجہ گاؤ وی (Gao Wei (r. 565-577 تھا، چین کا راجہ بادشاہ شوانEmperor Xuan of Chen (r. 569–582) تھااور جنوبی لیانگ کاراجہ شیاؤ کوئی (Xiao Kui (r. 562–585 تھا۔

یاد رہے یہ سارے معجزات قصیدہ بردہ میں مذکور ہیں اور چین میں قصیدہ بردہ کافی مقبول ہے اور کئی لوگوں نے اس کا چینی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ شاید مسجد اصحاب کے اس شخص نے جو معلومات ہی جیاویوان کو فراہم کی وہ زیادہ تر قصیدۂ بردہ سے لی گئی ہیں۔ تیسرا مسئلہ اس اقتباس میں یہ ہے کہ ہی جیاویوان کو چونکہ پوری اسلامی تاریخ کا علم نہیں تھا اس لئے اس نے خلفائے راشدین کو چین میں آنے والے چار مسلمان بزرگ سمجھا۔ حالانکہ چین میں آنے والے بزرگ کوئی دوسرے تھے جن کے صحیح ناموں کا علم نہیں ہے۔ جب کہ خلفائے راشدین میں سے کوئی بھی چین نہیں گیا۔ تاہم شروع کے مسلمانوں میں و قاص نام کے کوئی بزرگ چین آئے جن کا مقبرہ ہوائی شینگ مسجد Huaisheng Mosque میں موجود ہے جنہیں لوگ سعد بن ابی و قاصؓ سمجھتے ہیں لیکن سعد بن ابی و قاصؓ کا چین آنا کسی بھی اسلامی تاریخ میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے علاوہ دو اور جگہوں پر حضرت سعد بن ابی و قاصؓ کے قبریں موجود ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے ایک ترفان میں اور ایک مدینے میں[11]۔

لیکن ٹانگ خاندان کے دور میں چین میں خاص طور پر بندرگاہی شہروں میں مسلمان تاجروں کے وجود کے واضح ثبوت موجود ہیں۔ اس دور کا چینی تجزیہ نگار (713-742 CE) کہتا ہے کہ "مغرب کے وحشی سیلاب کی طرح ہجوم کے ساتھ، کم از کم 1000 لی کے فاصلے سے اور 100 سے زیادہ سلطنتوں سے مشرق کی بادشاہت(چین) میں آئے۔ ان کی مقدس کتابیں، جو شاہی محل میں مقدس اور روایتی کتابوں کے ترجمے کے لیے الگ الگ ہال میں وصول کی گئیں اور جمع کی گئیں۔ اس دور سے ان مختلف ممالک کے مذہبی عقائد کو ٹانگ سلطنت میں پھیلایا گیا اور کھلے عام رواج دیا گیا۔ ایک عرب جغرافیہ داں(d.851) ، ان بستیوں اور مساجد کو بیان کرتا ہے جو ان تاجروں کو اپنی مذہبی رسومات کے لیے تعمیر کرنے کی اجازت دی گئی تھی[12]۔

چین میں اسلام کی آمد
伊斯蘭教傳入中國

چین سے عربوں کے تجارتی تعلقات اسلام سے پہلے سے تھے اور شاہراہِ ریشم Silk Road اور سمندر کے راستے بہت سے لوگ چین آیا جایا کرتے تھے۔ چین میں کاغذ بنتا تھا اور وہ عرب میں بکنے آتا تھا۔ لیکن یہ بہت مہنگا ہوتا تھا، اس لئے بہت رئیس لوگ ہی اسے خرید پاتے تھے۔ اسی لئے عام طور پر عرب لکھنے کے لئے جانوروں کی کھال یا دیگر

چیزیں استعمال کرتے تھے۔ چینی مسلمانوں کا ماننا ہے کہ چین میں سب سے پہلے اسلام کا تعارف کرانے والے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ[13] (Sahaba Saadi Gangesi 撒哈八撒阿的乾葛思) صحابیِ رسول ہیں جو خلیفہِ ثالث حضرت عثمانؓ غنی کے دور میں چین آئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ وہب بن ابی کبشہؓ بھی تھے۔ شاید یہ حارث بن عبد العزی کے بیٹے تھے کیونکہ حارث بن عبد العزی کا لقب بھی ابو کبشہ تھا اور یہ دائی حلیمہ کے شوہر تھے۔ اس طرح وہب بن ابی کبشہ حضور ﷺ کے دودھ شریک بھائی ہو سکتے ہیں۔ یہ حضرات 629 CE میں بحیثیت اسلامی سفیر چین پہنچے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے ساتھ حضرت اویس قرنیؒ اور حضرت حسان بن ثابتؓ بھی تھے، جو 637 CE میں منی پور(ہندوستان)، چٹا گونگ (بنگلہ دیش) اور یُنان Yunnan (چین) کے راستے چین پہنچے اور چینی فرماں روا ینگ ویئ Yung-Wei کو اسلام کی دعوت دی۔ ینگ ویئ کو گاوزونگ Emperor Gaozong بھی کہا جاتا ہے[14]۔ گو چینی بادشاہ نے اسلام تو قبول نہیں کیا لیکن ان کا پر جوش خیر مقدم کیا اور ان کے اعزاز میں کینٹن Canton (گوانگ زو Guangzhou) میں ایک مسجد تعمیر کی جو چین کی سب سے پرانی مسجد مانی جاتی ہے، اس کا نام ہوائی شینگ مسجد Huaisheng Mosque ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ چینی بادشاہ کو اسلامی تعلیمات پسند تو آئیں لیکن شراب چھوڑنا اسے مشکل لگا۔ اس لئے اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔

بدرالدین چینی لکھتا ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ کے بعد دوسرا مبلغ جو چین پہنچا اس نے یانگ چاؤ(یانگ زو) میں سکونت اختیار کر لی تھی، اسوقت یہ شہر بہت غیر معروف تھا لیکن بعد میں وہ ایک بڑی تجارتی بندرگاہ بن گئی اور پوری دنیا سے تجارتی جہاز وہاں آنے جانے لگے۔ یہاں اتنے تاجروں کے جہاز آتے تھے کہ یہاں کی چنگی کی امدنی کئی گناہ بڑھ گئی تھی۔ یہ شہر یانگسی ندی (Yangtze River) کے کنارے تھا۔ چنانچہ یہاں بہت تیزی سے اسلام پھیلا۔ تیسرا اور چوتھا مبلغ چوان چاؤ (Chuan Chow/ گوانگزو) میں آباد ہوئے۔ یہ بھی سب سے پہلے اسلام سے متعارف ہونے والے شہروں میں سے ہے۔ آج جو لوگ چین میں اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے آتے ہیں وہ اسی شہر کا دورہ کرتے ہیں تاکہ انہیں کوئی پرانی یادگار مل جائے۔ یہاں عربوں کی بہت سی یادگاریں پائی جاتی ہیں من جملہ ان کے وہ پتھر بھی ہیں جو دیواروں اور بازاروں پر لگے ہیں جن میں سے کچھ پر عربی کندہ ہے[15]۔

جو مسلمان سمندری راستے سے چین آئے ان کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یاد رہے بدرالدین چینی نے جو نام استعمال کئے ہیں وہ ہماری کتاب کے ناموں سے الگ ہیں اس لئے بریکٹ میں ہم نے اپنا تلفظ بھی لکھ دیا ہے۔ ایک جماعت شہر کنتن (Canton) میں رہی اور وہاں سے صوبے کوانگ سی (Kuang Si) (غالباً جیانگشی) ہو پہ (Hupeh) (Hubei) اور ہونان (Hunan) (Henan) میں توحید کی آواز پہنچائی۔ اور جو لوگ وسط ایشیا عبور کر کے شمال چین پہنچے، صوبہ کانسو (Kansu/Gansu) شنسی (Shansi) اور مغربی منچوریہ میں بس

گئے، شمالی چین میں یہی اسلام کا مرکز بنا جہاں سے اسلامی تعلیم کا صوبہ ہانان (Honan) چیلی (Chili) شانتانگ (Shan Tung) (شانڈونگ) منچوریہ اور منغولیہ (Mongolia) میں نفوذ ہوا۔ ان مقامات میں مسلمانوں کا خاص اثر باقی ہے، اور ان کی قوت زائل نہیں ہوئی ہے۔[16]

چین کا مؤرخ پروفیسر چین یوان (Chinyuan) کہتا ہے کہ مسلمانوں نے سرکاری طور پر 651 CE میں اپنے وفد شاہِ چین کے پاس بھیجے اور وہ چین کے پیہ تخت چانگ آن (Changan) میں حاضر ہوئے۔ اگر ہم 651 کو ہجری سنہ کے ساتھ مقابلہ کریں تو ہجری کا29 واں سال پائیں گے۔ اس قول کے مطابق ہمارا قیاس غالباً غلط نہیں ہو گا، کہ مسلمان بحیثیت مبلغ 651 CE سے قبل ہی چین میں پہنچ چکے تھے، اور بحیثیت سرکاری سفیر کے سال مذکور میں چین میں حاضر ہوئے۔ مسلمانوں کے پہلے وفد کے رئیس حضرت سعد بن ابی و قاصؓ[17] ہی تھے کیونکہ پہلے وہ ایک عرصہ تک شہر کنتن میں رہ چکے تھے اور چین کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث نے ان کو وفد کا رئیس بنایا ہو گا اور دربار چین میں حاضر ہونے کے بعد وہ کنتن میں واپس آئے اور بادشاہ سے اجازت لے کر انہوں نے "یاد گار نبی" مسجد بنائی تا کہ اسلام کے معتقدین صبح و شام اس میں اللہ کی حمد و ثنا کر سکیں، یہ مسجد اسلامی تمدن کی یاد گار تھی جس کو سعد بن ابی و قاصؓ نے بنایا تھا اور اس وقت سے چینی مسلمان حضرت سعد بن ابی و قاصؓ کا نام احترام کے ساتھ لیتے ہیں۔[18]

تھامس آرنلڈ کی کتاب میں

حضرت عثمانؓ کے زمانے میں چین کی طرف سفارت بھیجنے کا ذکر تھامس آرنلڈ کی کتاب میں بھی ملتا ہے، تاہم سفارت کاروں کے نام کا تذکرہ نہیں ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ چین اور مسلمانوں کے تعلقات سے متعلق قدیم ترین ریکارڈ جس پر ہم بھروسہ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب فارس کا آخری ساسانی بادشاہ یزد گرد ہلاک ہوا تو اس کے بیٹے فیروز نے چین سے عرب حملہ آوروں کے خلاف مدد کی اپیل کی۔ لیکن شہنشاہ نے جواب دیا کہ وہ اتنی دور فارس کے لیے مطلوبہ فوج بھیجنے سے قاصر ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ پھر بھی اس نے مفرور شہزادے کی سفارش کے لئے اور غالباً مغرب میں پیدا ہونے والی نئی بادشاہت کی وسعت اور طاقت کا پتہ لگانے کے لیے بھی، اپنا ایک سفیر عرب عدالت میں بھیجا۔ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ عثمانؓ نے 651 CE میں چین کے سفیر کی واپسی پر اس کے ساتھ عرب جرنیل کو بطور سفیر چین بھیجا اور اس پہلے مسلمان ایلچی کا شہنشاہ نے شاندار استقبال کیا[19]۔ لیکن اس ایلچی کا نام تھامس آرنلڈ کی کتاب میں مذکور نہیں ہے۔

تاہم حضرت سعدؓ بن ابی و قاص کا چین کے سفر پر جانا کسی بھی تاریخی حوالے سے ثابت نہیں ہوتا۔ راقم کا ماننا ہے کہ یہ حضرت سعد بن ابی و قاصؓ نہیں تھے بلکہ کوئی دوسرے صاحب تھے جن کا نام بھی' وقاص' تھا لیکن بعد میں لوگوں نے ان کو سعد بن ابی و قاصؓ سمجھا۔

ایک چینی مؤرخ لکھتا ہے کہ CE 651 میں تاشی کا بادشاہ جس کا نام ہان می مومونی Han mi mom o ni (غالباً یہ لفظ 'امیرالمومنین' ہے) تھانے ایک وفد چین کے بادشاہ کے پاس بھیجا۔ اس وفد کے پاس بادشاہ کے نام ایک خط تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ 'ہماری حکومت قائم ہوئے 34 سال ہو چکے ہیں اور 3 بادشاہ ہوئے ہیں'۔

اس کے بعد مؤرخ لکھتا ہے کہ جب تاشی Ta Shi لوگوں نے آس پاس کی ساری حکومتوں کو فتح کر لیا تو ان کے سالار مویی Mo yi (حضرت معاویہؓ) نے Fo lin فولن (بازنطینی حکومت) کا محاصرہ کر لیا۔ ین یو Yin yo نام کا شخص جو دونوں کے درمیان مصالحت کرا رہا تھا اس نے طے کروایا کہ فولن (بازنطینی حکومت) تاشی حکومت کو سالانہ خراج ادا کیا کرے گی جو سونے اور ریشم کی شکل میں ہو گا۔

اسکے بعد CE 713 میں (غالباً یہ ولید بن عبد الملک کا زمانہ ہو گا کیونکہ اس کا دورِ حکومت CE 705-713 تک ہے) ایک اور تاشی وفد آیا جو اپنے بادشاہ کی طرف سے چینی بادشاہ کے لئے بہت سے تحفے تحائف لایا تھا جن میں حسین گھوڑے اور قیمتی کمر بند تھے۔ جب یہ وفد بادشاہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے رواج کے مطابق بادشاہ کو جھک کر سلام (kowtow) کرنے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ ہم اپنے خدا کے علاوہ کسی کے آگے نہیں جھکتے۔ جس کی وجہ سے بادشاہ طیش میں آ گیا اور انکے قتل کے درپے ہو گیا لیکن اس کے ایک وزیر نے یہ کہتے ہوئے اسے روک لیا کہ آدابِ شاہی میں فرق کو جرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اسکے بعد CE 726 میں ایک اور عرب سفیر چین آیا جس کا نام سولی پو Su li pu (یہ کسی عربی نام کا چینی تلفظ ہے) تھا۔ اس نے بادشاہ کو آدابِ شاہی کے مطابق سلام کیا اور بادشاہ سے خلعت میں ایک بینگنی خرقہ Purple robesاور کمر بند حاصل کیا۔

حضرت معاویہؓ کے نمائندوں کی شاہی تہوار میں شرکت

的代表參加皇家節日

دوسرا ذکر جو عربوں کا چین کی تاریخ میں ملتا ہے وہ حضرت معاویہؓ کے نمائندوں کی شاہِ چین کے تہوار میں شرکت کا ملتا ہے۔ چنانچہ CE 665میں گاوزونگ، لویانگ Luoyang گیا تاکہ تائی پہاڑ Mount Tai پر آسمان اور زمین کے لئے قربانیاں پیش کرے۔ یہ ایک بہت بڑی مذہبی رسم ہوتی تھی جس کو فنگ شان قربانیاں

Fengshan Sacrifices کہا جاتا تھا۔ اس میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوتے تھے اور بہت بھاری خرچہ کیا جاتا تھا اور غیر ملکی مہمانوں کو بھی اس میں مدعو کیا جاتا تھا۔ اس موقع پر غیر ملکی مہمانوں میں ان حکومتوں کے نمائندے بھی موجود تھے جاپان، بھارت، ایران کی جلاوطن حکومت Persian court in exile، گوگوریو Goguryeo، بے کجے Baekje، سلا Silla، ترک، کھو تان Khotan، کھ میر Khmer اور خلافتِ بنو امیہ کے حضرت امیر معاویہؓ کے نمائندے[20]۔

مؤرخین کی رائے

تاہم مؤرخین کے مطابق چین میں سب سے پہلے مسلمان بطورِ تاجر پہنچے۔ جو عام طور سے شاہراہ ریشم silk route کے راستے جایا کرتے تھے اور کچھ لوگ پانی کے راستے بھی گئے۔ سب سے پہلی مسلم آبادیاں چین میں ٹانگ خاندان کی حکمرانی کے زمانے میں ملتی ہیں۔ اس زمانے میں چین میں مسلمانوں کو ڈا شی Dashi یا تاشی[21] کہا جاتا تھا جو غالباً تازی کی بگڑی ہوئی شکل ہے، کیونکہ ایرانی لوگ عربوں کو تازی کہا کرتے تھے۔ شروع کے مسلمانوں میں عرب اور ایرانی دونوں لوگ چین پہنچے اور چین کے ساحلی شہروں میں اپنی آبادیاں اور مساجد قائم کیں۔ کہا جاتا ہے کہ زیادہ تر ایرانی لوگ ایران کے شہر ہرمز اور سیراف Hormuz and Siraf سے آئے تھے[22]۔ چنانچہ ٹانگ خاندان کے اواخر تک کینٹن Canton (گوانگزو) اور قوانزو Quanzhou میں کئی مسلم آبادیاں قائم ہو چکی تھیں۔ عرب لوگ قوانزو کو خان فو کہا کرتے تھے۔ ٹانگ حکومت کے خلاف 755 CE میں انلوشان نامی ایک بغاوت ہوئی اس وقت سو سنگ Su-Tsung (Emperor Suzong of Tang) ٹانگ کا حکمراں تھا۔ اس موقع پر چین کے فرماں روانے خلافت عباسیہ سے مدد کی بھی درخواست کی تو ابو جعفر المنصور نے ایک مہم مدد کے لئے بھیجی جو ٹانگ حکومت کے دارالخلافہ چانغان Chang'an پہنچی[23]۔ اسکا ذکر آگے آئیگا۔

پہلی مسلم آبادیاں

第一個穆斯林定居點

ٹانگ دور میں جو غیر ملکی چین آتے تھے انکو ایک خاص طرح کے محلّوں یا کوارٹروں میں رہنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ ان غیر ملکیوں کو فان کے fanke کہا جاتا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر تو واپس چلے جاتے تھے لیکن کچھ حالات سے مجبور ہو کر وہیں رک جاتے تھے اور سکونت اختیار کر لیتے تھے، وہیں شادیاں کرتے تھے ان کو زو ٹانگ Zhu Tang 住唐 کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہوتا ہے ٹانگ میں رہنے والے غیر ملکی۔ ان غیر ملکی کوارٹروں کی دو قسمیں ہوتی تھیں۔ ایک کہلاتی تھی فانفانگ اور دوسری جی میزو 羈縻州 jimizhou جس کا مطلب ہوتا ہے

ڈھیلی راس ''loose-rein'' ۔ جی میزو اُن آبادیوں کو کہا جاتا تھا جن میں غیر ملکی لوگ آباد ہوتے تھے اور جن پر بادشاہ براہِ راست (Direct) حکومت نہیں کرتا تھا بلکہ بالواسطہ (Indirect) حکومت کرتا تھا۔ بادشاہ ان غیر ملکیوں میں سے کسی کو اپنا افسر مقرر کر دیتا تھا اور اسے کچھ اختیارات دے دیئے جاتے تھے تا کہ وہ اپنی آبادی کو کنٹرول کر سکے اور ٹانگ حکومت کے خلاف کسی سرگرمی کو نہ ہونے دے۔ اس افسر کو جیمی فو jimifu یا ڈوڈو فو dudufu کہا جاتا تھا۔ ان آبادیوں میں زیادہ تر ترک قبائل رہتے تھے۔ ان کو اس نظریے پر قائم کیا گیا تھا کہ وحشیوں کے خلاف وحشیوں کو استعمال کرو "to check the barbarians by barbarian [methods]" (yi yi zhi yi 以夷治夷)۔ کبھی کبھی ان ترکوں کے الگ پریفیکچر بھی ہوتے تھے جنہیں فان زو fanzhou 蕃州 "barbarian prefectures یا بیان زو bianzhou 邊州 "border prefectures" کہا جاتا تھا۔ جب کہ ہان (چینی) پریفیکچر وں کو زینگ زو Zhengzhou 正州 "regular prefectures" کہا جاتا تھا[24]۔اور جن آبادیوں میں عرب اور ایرانی رہا کرتے تھے انکو فانفانگ fanfang 坊 (番) 蕃 کہا جاتا تھا۔ فان fan کا مطلب ہوتا ہے غیر ملکی اور فانگ fang کا مطلب ہوتا ہے رہنے کی جگہ اس طرح فان فانگ fanfang کا مطلب ہوا غیر ملکیوں کے رہنے کی جگہ۔ ان فان کے لوگوں میں بڑی تعداد عرب اور ایرانی مسلمانوں کی ہوتی تھی، حالانکہ قلیل تعداد میں عیسائی، یہودی، مجوسی اور مانی مذہب کے ماننے والے بھی پائے جاتے تھے۔ یہ فان فانگ عام طور سے ریشمی شاہراہ سے منسلک بازاروں میں واقع ہوتے تھے جہاں غیر ملکی تاجر ٹھہرا کرتے تھے۔ فانفانگ کا سب سے پہلا ذکر چینی تاریخ میں فانگ چیانلی Fang Qianli کی کتاب ٹوہوانگلو Touhuanglu میں ملتا ہے۔ فانگ چیانلی ایک سرکاری اہلکار تھا جس کو کسی جرم میں ڈیموٹ Demote کر کے گوانگزو بھیج دیا گیا تھا جہاں وہ 827-835 CE کے درمیان رہا تھا۔ یہ فانفانگ بعد کی سونگ حکومت Song Empire کے دور میں بھی قائم رہے۔ حکومت انہیں لوگوں میں سے کسی کو اپنا افسر مقرر کر دیتی تھی جس کو فانزانگ fanzhang کہا جاتا تھا۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ پہلے یہ لوگ اپنے میں سے کسی کا نام فانزانگ کے لئے پیش کرتے تھے جس کو بادشاہ منظور کر لیتا تھا۔ یہ حکومتی لباس پہنتا تھا اور اس کو ایک سرکاری عہدیدار مانا جاتا تھا۔ فانزانگ کی حیثیت ایک حکومتی افسر اور مذہبی اور سماجی لیڈر کی ہوتی تھی جو آپس کے چھوٹے چھوٹے مقدموں کا فیصلہ دیتا تھا، عید کے چاند کا اعلان کرتا تھا اور عید کی نماز پڑھاتا تھا، اس لئے سماج میں اس کو قدرے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ کتاب 'اخبار الصین والھند' میں بھی سلیمان تاجر کے حوالے سے اس کا ذکر ہے۔ ان مقدموں میں اگر دونوں فریق غیر ملکیوں کے ہوتے تو فیصلہ فانزانگ کرتا اور اگر ایک فریق ہان ہوتا تو فیصلہ بادشاہ کرتا۔ چین میں سزا کے 5 درجے ہوتے تھے۔ پہلا چی chi (ڈنڈے سے ہلکی پٹائی)، دوسرا زانگ zhang (ڈنڈے سے سخت پٹائی)، تیسرا ٹو tu (قید)، چوتھا لیو liu (جلاوطنی) اور

پانچواں سی si (سزائے موت)۔ فانزانگ پہلے دو درجے (چی اور زانگ) کی سزائیں دے سکتا تھا باقی بڑے 3 درجوں کی سزائیں بادشاہ دے سکتا تھا۔ اسکے علاوہ وہ تجارتی معاملات بھی طے کرتا تھا اور غیر ملکیوں کو چین سے تجارت کرنے پر آمادہ کرنا بھی اس کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ مؤرخ زو یو Zhu Yu نے 1110 CE میں لکھی اپنی کتاب پنگزو سے گفتگو Pingzhou ketan 萍洲可談 میں ذکر کیا ہے کہ پو شی می Pu Ximi (یہ کسی عربی نام کا چینی تلفظ ہے) نام کے ایک عرب جہازراں کو گوانگزو کے فانزانگ نے 933 CE میں گوانگزو مدعو کیا[25]۔ ماہرین کی رائے ہے کہ چین میں سب سے پہلے اسلام کی آبیاری انہیں فانفانگ آبادیوں سے ہوئی۔ سب سے بڑا فانفانگ گوانگزو شہر Guangzhou میں تھا۔ جیو ٹانگ شو کے بیانیے Jiu Tang shu accounts کے مطابق جب لی میان Li Mian کو 769 CE میں گوانگزو کا گورنر بنایا گیا تو سال بھر میں 4 یا 5 عرب تاجر گوانگ زو آتے تھے لیکن لی میان کی بہتر حکومت کی وجہ سے یہ نمبر بڑھ کر 4000 ہو گئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ 8 ویں صدی عیسوی میں گوانگزو میں کتنی تیزی سے مسلم آبادی بڑھی تھی۔

باب ۲
چین کے شاہی دور میں مسلمانوں کے حالات

第二章
中国帝国穆斯林的条件
Chapter Two
Conditions of Muslims in Imperial China

چینی سلطنتوں کے ماتحت مسلمانوں کے سماجی و مذہبی حالات
Socio-religious conditions of Muslim under Chinese empires

ہو Hu بھی غیر ملکیوں کے لئے استعمال ہوتا تھا جو بعد میں بدل کر ہوئی Hui ہو گیا چنانچہ آج چین میں مسلمانوں کو ہوئی کہا جاتا ہے جبکہ شروع میں عربوں کو ڈاشی Dashi 大食 اور ایرانیوں کو بوسی 波斯 Bosi کہا جاتا تھا۔ چینی تاریخ میں بنو امیہ کو سفید پوش ڈاشی Baiyi Dashi 白衣大食 کہا گیا کیونکہ بنو امیہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے اور عباسیوں کو سیاہ پوش ڈاشی Heiyi Dashi 黑衣大食 کہا گیا کیونکہ وہ کالے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

"فان کے" کا رہن سہن 凡客的生活方式

چینی مؤرخ پنگ زو کی کتاب میں فان کے کی عادات و اطوار کا بھی تھوڑا تذکرہ ملتا ہے۔ اسکے مطابق فان کے اسلام کی حلال کی ہوئی چیزیں ہی کھاتے ہیں۔ خاص کر وہ خنزیر کے گوشت سے بہت پرہیز کرتے ہیں جبکہ دوسرے چینی اسکا بہت استعمال کرتے ہیں۔ تاہم وہ مچھلی اور کچھوا کھاتے ہیں۔ اسکے علاوہ وہ مولاسس Molasses (راب)، کھجور اور اریکا areca (چھالی یا سپاری) بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ وہ شطرنج کھیلتے ہیں اور پرندے پالتے ہیں۔ حالانکہ فان کے لوگوں میں تعلیم حاصل کرنے کا رواج نہیں ہے نہ ہی وہ چینی زبان و تہذیب میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تاہم کچھ لوگوں نے چینی زبان سیکھی اور سول سروس امتحان پاس کر کے سرکاری نوکریاں بھی حاصل کیں۔ مثال کے طور پر لی یان شینگ Li Yansheng 李彦升 نام کے ایک ڈاشی (عرب) نے سول سروس امتحان پاس کیا، اور 848 CE میں جن شی Jinshi کی ڈگری حاصل کی۔ شمالی سونگ کے مؤرخ کائی ٹاؤ نے اپنی کتاب ٹیویشان کونگٹان Tieweishan Congtan 鐵圍山叢談 کی دوسری جلد میں تحریر کیا ہے کہ ڈاگوان اور زینگ ڈے دور 1107-1117 CE میں یی yi لوگوں نے چینی زبان سیکھنی شروع کر دی اور انہوں نے گوانگزو اور قوانزو میں بچوں کے لئے فانشو نام کے تعلیمی ادارے کھولنے کی درخواست دی۔ زونگوو جیوین Zhongwu jiwen نام کی کتاب میں گونگ منگزی Gong Mingzhi نے تحریر کیا ہے کہ جنوبی سونگ کے زمانے میں جب چینگ شی مینگ Cheng Shimeng گوانگزو کا انچارج تھا تو اس نے وہاں بہت سے اسکول بنائے کیونکہ فان کے کے سارے بچے تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے۔

قتیبہ بن مسلمؒ کا چین میں داخلہ

庫提巴本穆 斯林進入中國

چین میں سب سے پہلی مسلم فوج بنو امیہ کے زمانے میں پہنچی جس کی قیادت قتیبہ بن مسلمؒ کر رہے تھے، چنانچہ - 713 714 CE کے درمیان قتیبہ بن مسلم[26] مشرق کی طرف فتوحات کرتے کرتے چین کے شہر کاشغر تک پہنچ گئے۔ ان کا ارادہ مزید آگے جانے کا تھا لیکن اسی دوران انہیں حجاج بن یوسف کے انتقال کی خبر ملی اس وجہ سے وہ واپس لوٹ گئے کیونکہ حجاج نے ہی انہیں بھیجا تھا اور حجاج کے آقا ولید بن عبد الملک کے بعد جب سلیمان بن عبد الملک بادشاہ بنا تو حالات قتیبہؒ کے موافق نہیں رہے چنانچہ انکے ساتھیوں نے ہی انہیں قتل کر دیا۔ یہ مسلم فوج کا چینی سرزمین پر پہلا قدم تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ 713میں قتیبہ بن مسلم نے جب چین تک کا علاقہ فتح کر لیا تو اس نے اپنا سفیر چین کے بادشاہ کے پاس بھیجا جس نے اس کو بیش بہا تحفے دیکر واپس کیا۔ 726میں ہشام بن عبد الملک نے سلیمان نام کا ایک سفیر چین بھیجا ،شاید یہ شوان زونگ (712-756 CE)کا دورِ حکومت ہوگا[27]۔

ادھر رفیق خان اپنی کتاب ''Islam in China'' میں لکھتے ہیں کہ 713 CE میں قتیبہ بن مسلم نے چین پر حملہ کیا۔ اس وقت کے بادشاہ شوانزونگ نے اپنے بھتیجے کو 200,000 کا لشکر دے کر ان کے مقابلے کے لئے بھیجا لیکن اس کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد دونوں فریق میں خطوط کا تبادلہ ہوا۔ بالآخر چینی بادشاہ نے قتیبہ کے پاس اپنے چار شہزادے، ایک ڈھیر مٹی کا اور قیمتی پتھروں کا ایک بڑا تحفہ بھیجا[28]۔ قتیبہ نے انہیں قبول کر لیا اور حملے کو ملتوی کر دیا۔ شہزادوں کو اس لئے بھیجا تھا تاکہ وہ شہزادوں کو اپنے سامنے جھکا کر اپنی قسم پوری کر سکے اور مٹی کا تودہ اس لئے بھیجا تھا تاکہ وہ چینی سرزمین کو اپنے پیروں تلے روندنے کی قسم پوری کر سکے۔ لیکن زیادہ تر مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ ولید بن عبد الملک کی وفات کی وجہ سے وہ واپس لوٹنے پر مجبور ہو گیا تھا[29]۔

بدر الدین چینی جو 1930 کی دہائی میں ہندوستان آئے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پھر ندوۃ العلماء سے تعلیم حاصل کی، اس کے بعد جامعہ الاظہر کا رخ کیا۔ وہ اپنی کتاب "چینی مسلمان" میں لکھتے ہیں "چین کا ایک قبیلہ قتیبہ بن مسلمؒ کے زمانے میں مسلمان ہوا، اس کا نام 'ہوئی چھی' تھا۔ آج چینی زبان میں مسلمانوں کو 'ہوئی ہوئی' کہتے ہیں اس کی اصلیت ہوئی چھی ہے۔ اور یہ نام غیر مسلموں نے ان کے لئے تجویز کیا تھا، جو عہد ٹانگ میں اسلام لائے تھے۔ لیکن عہد یوان میں مسلمانوں نے ہوئی چھی کے نام سے اجتناب کیا اور اسے ہوئی ہوئی کر دیا کیونکہ یہ لفظ ان کے نزدیک بالکل اسلام کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قبیلہ ہوئی چھی جب مسلمانوں کے گروہ میں داخل ہوا تو انہوں نے اپنی نقل و حرکت مغربی چین تک محدود رکھی تھی اور سپاہی یا مبلغ کی شان سے وسط چین جانے کی کوشش نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا حلقہ اس

وقت تک زیادہ وسیع نہیں ہوا جب تک کہ آٹھویں صدی کا پہلا نصف نہیں گزرا۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ قتیبہؒ نے ایک وفد شاہِ چین کے پاس روانہ کیا تھا 713 CE میں اور اس سے مطالبہ کیا، کہ یا تو اسلام قبول کرے یا جزیہ ادا کرے۔ اگر ولید بن عبد الملک اموی کی موت اور سلیمان کی خلافت، مسلم فوجوں اور جنرلوں کے دلوں میں تشویش پیدا نہ کرتی تو بہت ممکن تھا کہ قتیبہؒ، چین کے اندر بڑھتا۔ لیکن واقعہ ایسا نہیں ہوا، کیونکہ جب ممالک اسلام میں ولید بن عبد الملک کی موت کی خبر پھیل گئی تو اسلامی فوجوں نے جو چین کے پھاٹک پر پہنچ چکی تھیں، شاہ چین سے صلح کر لی، اور شاہ چین کے بے شمار تحفے اور ہدیے قبول کر کے خوش خوش ماوراء النہر واپس ہو گئیں۔"[30]

تلاس کی جنگیں

怛羅斯戰役

اس کے بعد تلاس کی جنگیں ہوئیں، تلاس کی جنگیں بھی چین میں اسلامی تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔ یہ جنگیں تلاس نہر کے کنارے ہوئیں۔ تلاس نہر موجودہ کرغزستان Kyrgyzstan میں واقع ہے۔ اس زمانے میں چین پر ٹانگ خاندان کی حکمرانی تھی۔ شاہراہِ ریشم Silk Road ایک ایسا راستہ تھا جس پر چین اپنا قبضہ جمائے رکھنا چاہتا تھا اور اسکے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار رہتا تھا۔ چنانچہ 97 BC میں چین کے جنرل بان چاو Ban Chao نے 70 ہزار فوج کے ساتھ مرو تک، شاہراہِ ریشم پر لوٹ مار کرنے والے قبیلوں کا پیچھا کیا۔ چینی حکومت کی ایک بڑی رقیب تبتی حکومت تھی جو سونگٹسان گامپو Songtsan Gampo نے قائم کی تھی۔ اسکے علاوہ چین کو اویغور اور ترفان قبیلوں کی جارحیت کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا[31]۔ چین کا بہت زمانے پہلے سے وسطی ایشیا کے اس علاقے میں دخل رہا تھا۔ چنانچہ ساسانی بادشاہوں Sassanid Emperors اور ان سے پہلے کے پارتھین Parthians بادشاہوں سے بھی چین کے درباری تعلقات رہے تھے۔ چین کے تعلقات اس وقت کی سغد سلطنت Sogdian Empire سے بھی تھے جو آج کے ازبکستان Uzbekistan کے علاقے میں تھی۔ لیکن اسلام کی آمد کے بعد ایشیا کی سیاست میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ چنانچہ امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کے زمانے میں ساسانی سلطنت ختم ہو گئی اور آخری ساسانی بادشاہ یزدگرد سوم 651 CE میں مرو میں مارا گیا۔ اسکے دو بیٹے فیروز ثالث اور بہرام ہفتم اپنے بہت سے آدمیوں کے ساتھ چین کے شہنشاہ گاوزونگ کی پناہ میں چلے گئے۔ فیروز ثالث چین کے زیر حکومت، زرنج کے علاقے میں 670- 674 CE تک چینی گورنر رہا اور چینی شہنشاہ نے اسے زووی وی جیانگ جُن Zuoweiwei Jiangjun کا لقب بھی دیا تھا۔

تلاس کی پہلی جنگ

715 CE میں عربوں اور چینیوں کے درمیان تلاس کی پہلی جنگ ہوئی۔ جنگ کی وجہ یہ بنی، کہ وادیِ فرغانہ کا حاکم جس کا لقب اخشید Ikhshid تھا، اسکو 715 CE میں عربوں اور تبتیوں نے مل کر بید خل کر دیا اور الو تار Alutar نام کے ایک شخص کو تخت نشین کرا دیا۔ اخشید نے بھاگ کر چین کے کوچا Kucha علاقے میں پناہ لی جو آج کے زمانے میں چین کے سنکیانگ علاقے میں ہے۔ اور چینی فرماں روا سے مدد کی گہار لگائی۔ چینی بادشاہ شوانزونگ Emperor Xuanzong of Tang (r. 8 September 712– 12 August 756) نے جنرل زانگ شیاو سونگ Zhang Xiaosong کی سرکردگی میں 10 ہزار کا لشکر اخشید کی مدد کے لئے بھیجا جس نے الو تار کو نامنگان Namangan کے مقام پر جو آج کے ازبکستان میں واقع ہے شکست دی اور اخشید کو دوبارہ تخت نشین کرادیا، اسی کے ساتھ ہی اس علاقے کے تین شہروں کو تباہ کر دیا۔

اکسو کی جنگ Battle of Aksu (717 CE)

دوسرا مقابلہ 717 CE میں ہوا جب عربوں نے ترغیش Turgesh اور تبتی اتحادیوں کے ساتھ مل کر سنکیانگ کے اکسو Aksu کے علاقے کے 4 چینی فوجی قلعوں پر قبضہ کرلیا، یہ قلعے تھے Qiuci (Kucha), Yutian (Khotan), Shule (Kashgar) and Yanqi (Karashahr)۔ انکے مقابلے کے لئے چینی کمانڈر ٹانگ جیا ہوئی Tang Jiahui 10,000 فوج کے ساتھ نکلا[32] اور ترغیش قبیلے کی مدد سے جس کی قیادت اشینا شن Ashina Xin کر رہا تھا اور چینی فوج کی قیادت ٹانگ جیا ہوئی خود کر رہا تھا، مخالف فوجوں کو شکست دی[33]۔ یہ جنگ غالباً سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں ہوئی ہو گی کیونکہ اسکا دورِ 23 February 715-24 September 717 CE تک ہے۔ یا پھر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دورِ حکومت میں۔

جنگ کے بعد عرب فوج شمالی مَاوَراءَالنَّهر Northern Transoxiana سے نکل گئی اور ان کے بہت سے فوجی قیدی بنا لئے گئے جن کو بعد میں بطور تاوان سونا دے کر چھڑایا گیا[34]۔ یہ جنگ بھی راجہ شوانزونگ Emperor Xuanzong of Tang (r. 8 September 712– 12 August 756) کے زمانے میں ہوئی۔ ترغیش قبیلے نے ٹانگ کی اطاعت قبول کرلی اور ٹانگ کی شہ پر فرغانہ میں عربوں کے خلاف حملے شروع کر دیئے۔ اس کے عوض ٹانگ نے ترغیش کے سردار کو ترغیش خاقان سلوک Turgesh khagan Suluk کے لقب سے نوازا اور سویاب Suyab نام کا شہر اسے دیا۔

تلاس کی دوسری جنگ

750 CE میں پھر سے ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا، جب فرغانہ کے حاکم کا اپنے پڑوسی چاش کے حکمراں سے سرحدوں کو لیکر کچھ تنازعہ ہو گیا۔ فرغانہ کے حکمراں نے چینی حکمراں ٹانگ بادشاہ شوانزونگ سے مدد طلب کی اس لئے چینی حکمراں نے جنرل کاؤ General Kao کی سرکردگی میں فرغانہ کے حکمراں کی مدد کے لئے ایک فوج بھیجی[35]۔ جنرل کاؤ نے پہلے تو چاش کے حکمراں کو بچ نکلنے کا موقع دیا بعد میں دھوکے سے اس کو پکڑ لیا اور سر قلم کر دیا۔ چاش کے حکمراں کے بیٹے نے اس کی شکایت خراسان کے عبّاسی گورنر ابو مسلم خراسانی سے کی اور مدد کی درخواست کی۔ اس لئے ابو مسلم نے چینیوں کے مقابلے کے لئے ایک فوج روانہ کی جو دوسرے عبّاسی کمانڈر زیاد بن صالح کی فوج سے آملی اور دونوں فوجیں مل کر جنرل کاؤ کے مقابلے کے لئے روانہ ہوئیں۔ جولائی 751 CEمیں دونوں فوجوں کا سامنا نہر تلاس کے کنارے ہوا[36]۔ دونوں فوجوں کی تعداد تقریباً ایک ایک لاکھ تھی۔ چینی فوج کا بڑا حصہ کارلوک قبیلے کے رضاکاروں Karluk mercenaries پر مشتمل تھا۔ لیکن عین لڑائی کے وقت یا لڑائی سے کچھ پہلے یہ کارلوک رضاکار چینی فوج کا ساتھ چھوڑ کر عباسیوں سے آملے جس کی وجہ سے چینی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور چینی فوج کو شکست ہوئی۔ جنرل کاؤ اپنی شکست کو یقینی دیکھ کر اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے فرار ہو گیا اور بہت بڑی تعداد میں چینی فوجی مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے جو سمرقند میں لا کر رکھے گئے۔ ان قیدیوں میں بہت سے ایسے لوگ تھے جو کاغذ بنانے کے فن سے واقف تھے جن میں ڈوہوان Du Huan بھی تھا جو کچھ سال بغداد میں بھی رہا اور جب وہ چین واپس لوٹا تو اس نے چینی بادشاہ کو لکھا کہ میں نے اور میرے کچھ ساتھیوں نے عربوں کو کاغذ بنانے، کپڑا (ریشم) بننے اور سونے کا کام کرنے کی ترکیبیں سکھا دی ہیں۔ اس کا تفصیلی ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ اسی کے بعد سب سے پہلے سمرقند میں کاغذ بنانے کی فیکٹریاں قائم ہوئیں جو دھیرے دھیرے پورے عرب میں پھیل گئیں اور بعد میں وہیں سے اندلس (اسپین) گئیں اور پھر یورپ میں پھیلیں۔ عرب میں چینی مٹی porcelain بھی برآمد import کی جاتی تھی جو وہاں بہت مہنگے داموں پر بکتی تھی۔

تاہم تلاس کی جنگوں کے بعد بھی عباسیوں اور ٹانگ حکومت کے بیچ سفارتوں کی آمد و رفت کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ مشہور مؤرخ چیفو یوان گوئی Cefu Yuanguiنے کچھ عرب سفیروں کا چینی حکومت کے پاس آنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے مطابق 753 CEمیں 4 عرب سفارتی وفود چینی حکومت کے پاس آئے۔ اس لئے جاپانی مؤرخ کوڈو ٹساکا Kodo Tasaka نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ تلاس کی جنگوں کے بعد بھی چین و عرب کے بیچ تعلقات بہت خراب نہیں ہوئے تھے بلکہ اور خوشگوار ہوئے تھے[37]۔

انلوشان بغاوت کے زمانے میں عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور کی چین کو مدد

安祿山時期阿拔斯王朝哈里發曼蘇爾對中國的援助

انلوشان بغاوت شوانزونگ کے آخری دور میں رونما ہوئی۔بغاوت ٹانگ کے ایک جنرل نے کی تھی جس کا نام انلوشان تھا اس لئے اسے انلوشان بغاوت یا انشی بغاوت کہا جاتا ہے، کیونکہ انشی ایک سرکٹ(علاقہ) تھا جو 661 CE میں قائم ہوا تھا، اسی علاقے سے یہ بغاوت شروع ہوئی تھی۔اسکا آغاز 16 December 755 CE کو ہوا اور اختتام 17 February 763 CE کو ہوا۔ یعنی تلاس کی دوسری جنگ کے پانچ سال بعد اس بغاوت کا آغاز ہوا۔ ایک اندازے کے مطابق، اس بغاوت میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ سے لیکر ۳ کروڑ ٦۰ لاکھ (13,000,000-36,000,000) لوگ مارے گئے۔ اس بغاوت نے پوری حکومت کو زیروزبر کر کے رکھ دیا اور شوانزونگ کو اپنا دار الخلافہ چانغان چھوڑ کر چینگ ڈو Chengdu بھاگنا پڑا بعد میں اسی حالتِ سفر میں شوانزونگ کا بیٹا لی ہینگ Li Heng بادشاہ سوزونگ Emperor Suzong کے لقب سے تخت نشیں ہوا۔ سوزونگ نے انلوشان بغاوت کے دوران عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور Abu Jafar al-Mansur (r. 10 June 754 – 6 October 775) کو لکھا کہ ہماری مدد کرو چنانچہ المنصور نے 756 CE میں 4000 فوجیوں پر مشتمل فوج سوزونگ کی مدد کے لئے بھیجی[38]۔ جس کے عوض سوزونگ نے بغاوت کے بعد مسلمانوں کو چین میں آباد ہونے کی اجازت دے دی اس طرح پہلی بار مسلمان چین میں آباد ہوئے اور بہت سے عرب فوجیوں نے وہاں کی مقامی خواتین سے شادیاں کیں جس کی وجہ سے ایک نئی نسل وجود میں آئی جس کو بعد میں ہوئی Hui کہا گیا[39]۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عربوں اور اویغور میں لڑائی ہوگئی اس بات پر کہ کون پہلے بادشاہ کے دربار میں داخل ہو اور بادشاہ کا قریبی بنے[40]۔اب ہم ساتھ ہی سوزونگ کی اس مہم کا ذکر کر دیتے ہیں جس میں سوزونگ نے انلوشان کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے بیٹے لی چو کو جو گوانگ پنگ کا شہزادہ تھا اور بعد میں ڈائی زونگ کے نام سے بادشاہ بنا، کی قیادت میں چانغان فوج بھیجی اس وقت چانغان انلوشان کے قبضے میں تھا۔لی چو کی اس فوج میں کئی جگہوں کے لوگ تھے جس میں ڈاشی Dashi (عرب) بھی تھے۔ چنانچہ مشہور مؤرخ زانگ چینگ زی Zhang Chengzi اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ بغاوت کو کچلنے کے لئے ٹانگ حکومت نے عربوں اور دیگر غیر ملکیوں سے مدد مانگی۔بغاوت کے بعد ٹانگ حکومت نے عربوں کو چانغان کے جنوب میں ایک علاقہ رہنے کے لئے دے دیا جس کو شایوان Shayuan کہا جاتا تھا۔جب سے آج تک ہوئی لوگ(مسلمان)شایوان میں آباد ہیں[41]۔

ایک روایت میں ہے کہ جب سوزونگ نے مسلمانوں کی مدد سے اپنے دونوں دار الخلافہ پر قبضہ کر لیا تو وہ مسلمانوں کی مدد کا اتنا احسان مند ہوا کہ کئی دن تک مسلمانوں کی دعوت چلتی رہی بادشاہ کی طرف سے۔اور ان کو پیشکش کی گئی کہ وہ

چینی خواتین سے شادیاں کر سکتے ہیں جب میں سے کئی نے شادیاں کیں۔ان کو چینی فوج میں بڑے بڑے عہدے دیئے گئے اور شاہی مہمان خانے میں ایک بڑا ہال انکے لئے مختص کیا گیا تا کہ وہ اپنی عبادت کر سکیں اور بعد مین ان کو چین مین بسنے کی اجازت دی گئی[42]۔

چینی مؤرخ تونگ جیان Tong Jian اپنی کتاب History of the T'ang Dynasty میں لکھتا ہے کہ "ٹانگ دور میں ہزاروں مسلمان چانغان میں بطور مہمان رہتے تھے۔وہ غیر ملکی کپڑے پہنتے تھے اور چینیوں کے ساتھ بہت احترام سے پیش آتے تھے۔جتنے مہمان تھے اس سے دوگنی تعداد میں عرب تاجر تھے چانغان میں۔شاہِ چین نے ان کے لئے خصوصی سرائے بنائی تھی۔اس مہمان خانے کی شان وشوکت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔وہ اتنی پر شکوہ عمارت تھی کہ شہر کی عظمت اور بازاروں کی شان میں چار چاند لگا دیے تھے۔اس عمارت میں مسلم مہمان رہا کرتے تھے اور اس کا پورا خرچ بادشاہ کے خزانے سے آتا تھا۔"[43]

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فتح کے بعد بادشاہ سوزونگ نے چانغان شہر میں مسلمان فوج کے لئے ایک خاص دار الضیافہ تعمیر کرایا اور عمارت کے مکمل ہونے کے بعد تمام شہروں اور بازاروں میں منادی کرادی کہ وہ مسلمان جنہوں نے جنگ میں بہادری کے جوہر دکھائے ہیں وہ بادشاہِ چین کے مہمان ہیں، وہ مہمان خانے میں رہیں گے۔اس میں ان کے لئے عبادت خانہ بھی ہے جس میں وہ عبادت کر سکتے ہیں"۔[44]

یہ لوگ واپس عرب کیوں نہیں گئے

اس بارے میں بھی مؤرخین نے مختلف رائے پیش کی ہیں کہ یہ لوگ واپس عرب کیوں نہیں گئے۔ایک روایت میں یہ ہے کہ ان کے لوگوں نے ان کو اپنے یہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی کیونکہ وہ ایسی سرزمین میں لمبے عرصے رہے تھے جہاں خنزیر کا گوشت کھایا جاتا ہے اس لئے ان کو واپس کر دیا گیا۔دوسری روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ کینٹن میں اپنے جہاز پر سوار ہونے کی تیاری کر رہے تھے تو ان پر لوگوں نے فقرہ کسا کہ اس مہم کے دوران انہوں نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے۔تو انہوں نے سوچا کہ ہم اگر اپنے وطن واپس جائیں گے تو اور زیادہ لوگ ہمیں خنزیر کا گوشت کھانے کے طعنہ دیں گے اس لئے انہوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا اور وہیں رُک گئے اور عرب اور ایرانی تاجروں کے ساتھ رہنے لگے۔جب کینٹن کے گورنر کو یہ پتہ چلا تو اس نے ان پر واپس جانے کے لئے دباؤ ڈالا اس لئے انہوں نے ایرانی اور عرب تاجروں کے ساتھ مل کر اسکے خلاف بغاوت کر دی اور شہر کے اہم تجارتی مراکز کو لوٹا۔گورنر نے شہر کی فصیل میں پناہ لے کر خود کو بچایا۔اور جب اس نے بادشاہ سے ان کے شہر میں رُکنے کی اجازت لے لی تب لوٹ سکا۔ انہیں ملک میں مختلف شہروں میں رہنے کے لئے زمینیں دی گئیں جہاں وہ آباد ہو گئے اور مقامی عورتوں سے بیاہ رچا لئے[45]۔

دوسرے مؤرخ یانگ ہوائی زونگ Yang Huaizhong نے تحریر کیا ہے کہ ٹیان باؤ دور (شوانزونگ کا آخری دور) کے 14 ویں سال میں انلوشان نے بغاوت کی اور دونوں دار الخلافہ (لویانگ اور چانغان) پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ زیڈے دور (سوزونگ کا دورِ حکومت) کے پہلے سال عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور نے چینی بادشاہ کے مطالبے پر اپنی فوج بھیجی تاکہ بادشاہ سوزونگ مشرقی دارالخلافہ لویانگ اور مغربی دار الخلافہ چانغان سے باغیوں کو نکال سکے۔ یہ فوج بغاوت کے بعد وہیں سکونت پذیر ہو گئی اور وہاں کی عورتوں سے انہوں نے شادیاں کیں[46]۔ چین کی مشہور تاریخ زیزی ٹونگ جیان Zizhi Tongjian میں ایک دلچسپ اقتباس اس طرح ہے، 'حالانکہ اس (سوزونگ) نے شوفانگ میں اپنی فوج مضبوط کر لی تھی لیکن سوزونگ چاہتا تھا کہ باہری ممالک سے بھی مدد حاصل کی جائے چنانچہ اس نے شولی، جو بن کا شہزادہ Prince of Bin تھا کے بیٹے چینگ کائی Chengcai جو ڈنہوانگ کا شہزادہ Prince of Dunhuang تھا کو پوگو ہوائین Pugu Huaien کے ساتھ ایک سفارتی وفد ہوئی (مسلمانوں) کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے کمک کی درخواست کرے۔ چنانچہ فرغانہ اور دیگر علاقوں سے مسلم فوج اکٹھی کی گئی اور اسکو چین بھیجا گیا'۔[47] بادشاہ سوزونگ کو خبر دی گئی کہ غیر ملکی فوجیں، انشی Anxi، بیڈنگ Beiding، فرغانہ Ferghana اور ڈاشی Dashi (عرب) سے، لیانگ زو Liangzhou اور شان شان Shanshan میں پہنچ چکی ہیں[48]۔ کچھ مؤرخین کا ماننا ہے کہ یہ فوج ابو جعفر المنصور نے نہیں بھیجی تھی بلکہ خراسان کے گورنر نے خلیفہ کے ایما پر بھیجی تھی۔ دوسرے مؤرخین کا ماننا ہے کہ یہ فوج المقنّہ کی باغی فوج نے بھیجی تھی کیونکہ یہ لوگ سفید کپڑے پہنتے تھے اس لئے انہیں سفید جامہ گان sepid jamegan کہا جاتا تھا اور چینی زبان میں انہیں بائی یی baiyi کہا گیا۔ یاد رہے سفید جامہ گان، اُن لوگوں کو کہا گیا جو ابو مسلم خراسانی کے ماننے والے تھے اور جب ابو جعفر المنصور نے ابو مسلم کو قتل کر دیا تو ان لوگوں نے عباسی حکومت کے خلاف المقنّہ کی قیادت میں علمِ بغاوت بلند کیا۔ یہ لوگ ابو مسلم کی ولایت کے قائل تھے اور خراسان کے علاقے میں آباد تھے جو چین سے قریب تھا۔ چنانچہ ڈائی زونگ نے اپنے باپ سوزونگ کے دورِ حکومت میں 757 CE میں مسلم اور اویغور فوج کی مدد سے ،انلوشان کے بیٹے ان چنگ شو کی فوج کو چانغان سے مار بھگایا اور چانغان پر دوبارہ قبضہ کر لیا[49]۔

عرب قزاقوں کا گوانگریزوں پر حملہ

چینی ذرائع کے مطابق 758 CE میں کچھ عرب اور ایرانی قزاقوں نے گوانگزو کی بندرگاہ پر حملہ کر دیا۔ گوداموں کو لوٹ لیا، شہروں کو آگ لگا دی۔ دوسری روایت کے مطابق یہ لوگ عرب اور ایرانی فوجی تھے جنہوں نے شہر کو لوٹا وہاں کا پری فیکٹ وی لی جیان Wei Lijian شہر سے فرار ہو کر روپوش ہو گیا۔ مؤرخین نے اس کی تحقیق کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ کون لوگ تھے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عرب اور ایرانی قزاق تھے، بعض کا کہنا ہے یہ فوجی

تھے اور کچھ مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ یہ لوگ ہائی نان کے جنگی سردار Hainanese warlord فنگ روفانگ Feng Ruofang کے آدمی تھے کیونکہ روفانگ ہر سال کچھ ایرانی جہازوں پر حملہ کر کے ان کو اپنا غلام بنالیا کرتا تھا۔ چنانچہ چینی بدھ بھکشو گانجن Ganjin نے اپنے سفر کی ڈائری میں تحریر کیا کہ 748 CE میں جنوبی ہائی نان Southern Hainan میں اسکا جہاز ٹوٹ گیا تو وہ ہائی نان میں ٹھہرنے پر مجبور ہو گیا جہاں اسے پتہ چلا کہ یہاں کا سردار ہر سال 2 یا 3، ایرانی جہازوں پر حملہ کر کے مسافروں کو غلام بنالیتا ہے[50]۔

یانگ زو میں مسلمانوں کا قتلِ عام 760 CE

760 CE میں ہوائی نان Huainan سرکٹ میں لی زان Liu Zhan نام کے ایک شخص نے اپنے بھائی لیو ین Liu Yin کے ساتھ مل کر بغاوت کر دی۔ شروع میں تو انہوں نے گورنر ڈینگ جنگ شان Deng Jingshan کی فوج کو شو چینگ کاؤنٹی Xucheng County میں شکست دی۔ لیکن بعد میں گو زی یی Guo Ziyi کے مشورے پر ڈینگ جنگ شان نے پنگلو Pinglu کے ایک جنرل ٹیان شین گونگ Tian Shengong کو بھرتی کر لیا تاکہ وہ بغاوت کو کچل سکے۔ ٹیان شینگ گونگ کی فوج نے ہانگ زو کھاڑی Hangzhou Bay کے جن شان Jinshan مقام پر پڑاؤ ڈالا اور باغیوں کے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں۔ شروع میں اسے شکست ہوئی لیکن بعد میں اس نے گوانگ لنگ Guangling کے مقام پر لیو کی 8000 فوج کو شکست دی۔ لیو زان کی آنکھ میں ایک تیر لگا جس سے وہ زخمی ہو گیا اور اس کو پکڑ کر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ اب ٹیان شینگ گونگ اس علاقے کا سب سے طاقتور آدمی بن گیا۔ یاد رہے انشی بغاوت کے دوران وہ ان لوشان کی طرف سے ٹانگ کے خلاف لڑا تھا، اس وجہ سے وہ ٹانگ کا ایک مجرم بن چکا تھا اور وہ اس موقع کو استعمال کر کے ٹانگ بادشاہ کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے یانگ زو کو اپنا نیا مرکز بنانے کے لئے چنا جو یانگ سی ندی اور بڑی نہر کے سنگم Yangtze River and the Grand Canal پر تھا۔ یانگ زو میں متمول عرب اور ایرانی تاجروں کی بڑی تعداد رہتی تھی جن کے پاس غیر ملکی قیمتی سامان ہوتا تھا اور ٹیان شینگ گونگ یہ سامان لوٹ کر ٹانگ بادشاہ کو تحفے میں دینا چاہتا تھا، اس لئے ٹیان نے اپنی فوج کے ساتھ یانگ زو پر حملہ کر دیا اور ہزاروں عرب اور ایرانی تاجروں کو مار کر ان کا مال لوٹ لیا۔ ایک وجہ یہ بھی بتائی کہ دو سال پہلے 758 CE میں عرب اور ایرانی تاجروں نے گوانگ زو میں لوٹ مار کی تھی جس کا انتقام لینے کے لئے یہ کارروائی کی گئی۔ چنانچہ ٹیان نے وہ لوٹا ہوا قیمتی سامان جس میں سونا چاندی بھی تھا، چانغان جا کر ٹانگ بادشاہ کو بطور تحفہ پیش کر دیا۔ اس کو ہم چین میں مسلمانوں کے خلاف پہلا فساد کہہ سکتے ہیں جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے۔

بادشاہ ووزونگ کے زمانے میں

بادشاہ وو زونگ Emperor Wuzong of Tang (r. July 2, 814-April 22, 846) کے زمانے میں ہزاروں مسلمان مغربی سرحدوں سے چین میں داخل ہوئے اور بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں اپنی رعایا بنانا قبول کرلے۔ بادشاہ نے قبول کرلیا اور ان کو گانسو اور شانکسی Shaanxi کے علاقوں میں بسنے کی اجازت دے دی[51]۔

گوانگزو میں مسلمانوں کا قتلِ عام 878 CE

بعد میں جب ٹانگ حکومت زوال پذیر ہوئی تو بہت سی بغاوتیں ٹانگ حکومت کے خلاف رونما ہوئیں ان میں سب سے مشہور بغاوت ہوانگ چاو نام کے آدمی کی زیرِ قیادت ہوئی اس لئے اسے ہوانگ چاو بغاوت Huang Chao Rebellion کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ہوانگ چاو کی فوج 878/879 CE میں گوانگزو شہر میں داخل ہوئی اور وہاں مسلمانوں کا بھی قتلِ عام کیا[52]۔ گوانگزو میں اس وقت مسلمانوں کی بڑی آبادی تھی جو سب تجارت پیشہ اور خوشحال تھے[53] لیکن وہاں کی چینی آبادی کے ذہن میں یہ بیٹھ گیا تھا کہ ان غیر ملکی تاجروں نے ہمارے ملک کی تجارت پر قبضہ کرلیا ہے اور ایک غصہ یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کو ٹانگ حکمرانوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ اس وجہ سے بھی باغی جو کہ حکومت کے دشمن تھے وہ مسلمانوں کو بھی اپنا دشمن سمجھنے لگے۔ چنانچہ باغیوں نے غیر ملکیوں کا بے دریغ قتلِ عام کیا جس میں بڑی تعداد عرب (dashi) اور ایرانی (bosi)[54] مسلمانوں کی تھی کچھ قلیل تعداد میں عیسائی اور پارسی بھی نشانہ بنے[55]۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ۱لاکھ ۲۰ ہزار[56] سے دو لاکھ کے درمیان (120,000-200,000) متمول عرب اور ایرانی تاجر مارے گئے۔ اسکو کینٹن قتلِ Canton Massacre عام کہا جاتا ہے۔

بادشاہ شوانزونگ (دوم) کے دور میں

ٹانگ حکومت میں شوانزونگ نام کے دو بادشاہ ہوئے ہیں پہلا لی لونگ جی Li Longji ہے جو روئی زونگ کے بعد بادشاہ بنا، وہ ٹانگ خاندان کا 6واں بادشاہ تھا، جس کی حکومت کا زمانہ 713-756 CE تک ہے اسی کے زمانے میں انشی یا انلوشان بغاوت ہوئی۔ دوسرا شوانزونگ (r. 810 –859 CE) وہ ہے جس کا اصلی نام لی چین Li Chen تھا جو ووزونگ کے بعد بادشاہ بنا، یہ ٹانگ خاندان کا 14واں بادشاہ تھا۔ لیکن چینی زبان میں دونوں کے لئے الگ الفاظ ہیں لی لونگ جی کا لقب 玄宗 (Mysterious Zong/xuán zōng) ہے جب کہ لی چین کا لقب 宣宗 (Declare Zong/xuān zōng) ہے۔



مقامات حریری میں مسلم جہاز رانی کی ایک تصویر

لی چین کے دور میں سلیمان تاجر Sulaiman al-Tajir چین آیا اور گوانگزو شہر Guangzhou میں ٹھہرا۔ اس نے دیکھا کہ چینی لوگ باہر سے آئے لوگوں کی پہچان کے لئے انگوٹھے کا نشان بطورِ شناخت استعمال کرتے تھے۔ باہر سے آئے لوگوں سے انکے سامان پر ٹیکس بھی لیا جاتا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ چین جانے کا بحری راستہ غیر محفوظ ہے کیونکہ وہاں سمندری لٹیرے ہوتے ہیں اور بارش بھی خوب ہوتی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ مقامی مسلمانوں کی گوانگزو شہر میں مسجدیں بھی ہیں اور بازار بھی اور انکے اپنے جج اور امام ہیں۔ اس نے وہاں چینی مٹی کے کارخانے دیکھے، اناج محفوظ کرنے کا نظام، چائے کا استعمال اور وہاں کی میونسپلٹی کے نظام کا بھی ذکر کیا ہے۔

مشہور مؤرخ اوٹو فرینک لکھتا ہے کہ CE 798 میں ہارون الرشید نے ٹانگ دربار میں اپنی ایک سفارت بھیجی لیکن سوائے اسکے اور کوئی بات درج نہیں ہے کہ ان قاصدوں نے بادشاہ کو جھک کر سلام نہیں کیا جس کو چینی زبان میں کوٹو Kowtow کہتے ہیں[57]۔

CE 966 میں سونگ حکومت نے بھی اپنا ایک وفد عرب بھیجا۔ CE 924-1207 کے دوران 55 عرب وفود کے چین آنے کا ذکر بھی چین کی تاریخ میں ملتا ہے[58]۔

بغداد سے گوانگزو تک سمندری راستے

کئی سیاحوں اور مؤرخین نے اپنی کتابوں میں چین و عرب کے مابین سمندری راستوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جارج ہورانی George Hourani نے اپنی کتاب 'Arab Seafaring ' میں تحریر کیا ہے کہ خلیجِ فارس سے موتی ندی ہوتا ہوا جو راستہ تھا وہ عرب و چین کے مابین سفر کے لئے سب سے زیادہ استعمال ہوتا تھا۔ ۱۶ ویں صدی عیسوی (16 century CE) تک سب سے زیادہ آمد و رفت جہازوں کی اسی راستے پر تھی اسکے بعد یوروپی لوگوں نے جہاز رانی میں ترقی کی۔ چینی مؤرخ جیاڈان نے اپنی کتاب میں دو راستوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک راستہ جنوبی ہندوستان کے ساحل کے قریب سے ہوتا ہوا، الأبلة al-Ubullah (Apologus) تک (جو خلیجِ فارس کی ایک بندر گاہ

تھی) جاتا تھا، اور دوسرا راستہ افریقہ کے مشرقی ساحل سے ہوتے ہوئے الأبلة تک جاتا تھا۔ اسکا مطلب الأبلة پر دونوں راستے مل جاتے تھے۔

ایک اور ذکر چین کے راستے کا ابن خور داد بے (d.912 CE) کی کتاب 'کتاب **المسالک و الممالک**' میں ملتا ہے۔ یہ ابن خور داد بے عباسی خلیفہ المعتمد کا انٹیلی جنس افسر تھا۔ اسکے مطابق یہ راستہ بصرہ سے شروع ہو کر خلیج فارس ہوتا ہوا، عمان، عدن، ہندوستان کے ساحل، سیلون، کمبوڈیا، ملیشیا ہوتا ہوا خان فو (آج کا قوانزو) پہنچتا تھا۔ اسکے مطابق بغداد سے قوانزو تک پہنچنے میں 90 دن لگتے تھے۔

قابلِ ذکر جہازوں کے ملبے
Major Shipwrecks

چین میں کئی جگہ سمندر کے کنارے جہازوں کے ملبے ملے ہیں جن میں دریافت ہونے والے آثار سے بھی چین و عرب کے مابین تجارتی تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ جب عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور نے دجلہ کے کنارے اپنے نئے دارالخلافہ بغداد کی بنیاد رکھی تو کہا کہ 'اب ہمیں چین سے کوئی جدا نہیں کر سکتا' اور اسکے بعد عرب و چین کے مابین تجارتی آمد و رفت کئی گنا بڑھ گئی۔ اسی دوران بے شمار جہاز حادثات کے بھی شکار ہوئے جن میں سے کئی کے ملبے حال ہی میں دریافت ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے مشہور بیلی ٹنگ Belitung جزیرے کا ملبہ ہے جو 1998 CE میں دریافت ہوا۔ یاد رہے بیلی ٹنگ Belitung ، انڈونیشیا کا ایک جزیرہ ہے جو سماترا Sumatra اور بورنیو Borneo جزائر کے درمیان واقع ہے[59]۔ یہ ملبہ بیلی ٹنگ جزیرہ سے ایک سمندری میل nautical mile کی دوری پر ملا ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک مال بردار جہاز تھا جو لکڑی کے تختوں سے بنا ہوا تھا جن کو آپس میں باندھا گیا تھا[60]۔ اس کے ملبے سے تقریباً 60 ہزار چینی مٹی کے برتن یا انکے ٹکڑے دریافت ہوئے ہیں جن سے چین و عرب کے درمیان بڑے پیمانے پر تجارتی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔

دوسرا ملبہ موتی ندی Pearl River کی ایک نہر میں دریافت ہوا ہے اس میں بھی بڑی تعداد میں چینی ساخت کے برتن ملے ہیں۔ اس کو انتان ملبہ Intan Wreck کہا جاتا ہے۔ یہ ملبہ سماترا سے 40 سمندری میل کی دوری پر واقع ہے۔ کاربن ڈیٹنگ سے اسکا زمانہ ۱۰ ویں صدی عیسوی (10^{th} century CE) کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں چینی مٹی کے برتن، سکّے، چاندی کی اینٹیں silver ingots، آئینے، لوہے کے سامان، ٹِن کی اینٹیں، ملائی جزیرے کے سکّے اور پیسٹ رکھنے کے برتن اور بوتلیں Fine-paste-ware kendis and bottles ملی ہیں۔

نتیجہ

ٹانگ دورِ حکومت میں مسلمانوں کے حالات دونوں طرح کے رہے موافق بھی اور مخالف بھی۔ کبھی مسلمانوں کا خیر مقدم ہوا۔ انکو چین میں مدعو کیا گیا اور رہنے کے لئے جگہیں دی گئیں اور کبھی انکے خلاف فسادات ہوئے۔ اسی دور میں مسلمانوں اور چینیوں کے درمیان تلاس کی جنگیں ہوئیں۔ اس دور میں چینی مسلمان، ٹانگ حکمرانوں سے بہت قریب تھے اور انکو خصوصی مراعات حاصل تھیں۔ حالانکہ مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دوستانہ رویہ مِنگ حکومت نے اپنایا اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے منگ حکومت کے بعد مسلمان سب سے زیادہ خوشحال ٹانگ دور میں رہے۔

باب ۳
سونگ حکومت کے زمانے میں مسلمانوں کے حالات

第三章
宋代回民状况

Chapter Three
Conditions of Muslims during the Song Dynasty

سونگ حکومت (960–1279 CE) کے زمانے میں مسلمان چینی تجارت پر چھائے ہوئے تھے، خاص کر درآمد برآمد import and export میں ان کو خاص مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ سونگ حکومت کے زمانے میں گوانگزو کی بندر گاہ جو اس وقت چین کے سب سے بڑی بندر گاہ تھی اس کا ڈائریکٹر جنرل Director General of Shipping ہمیشہ کوئی مسلمان ہوا کرتا تھا۔ اس دور میں بڑی تعداد میں عرب اور چین کے درمیان تجارت ہوتی اور جہاز آیا جایا کرتے۔ کچھ عرب تاجر عرب واپس جا کر چین کے سفر کی دلچسپ داستانیں سنایا کرتے جن میں سے کچھ عرب داستان گو، لوگوں نے اپنی داستانوں میں شامل کیں جیسے قمر الزماں اور بدور کی داستاں Tale of Qamar al-Zaman and Budur، الف لیلہ و لیلہ One Thousand and One Nights (Arabian Nights) میں بیان کی گئی۔ اسی طرح شہزادے سیف الملوک کی داستاں Story of Prince Sayf al-Muluk اور کبڑے کی داستان The Hunchback's Tale [61]

بقراخاں

سونگ خاندان کے دوسرے حاکم تائی چونگ (Taichong/Taizhong r. 976–997) کے زمانے میں کاشغریہ کا حاکم بقراخاں تھا وہ اس زمانے میں والی خراسان کے ماتحت تھا۔ اس نے چینی ترکستان پر حملہ کر کے اس کو اپنے ماتحت کر لیا۔ وہاں کے باشندوں کو غلام بنایا اور "تیان شان پہاڑ" کے شمال و جنوب کو ان کی سکونت کے لئے مقرر کر دیا۔ چونکہ ان میں سے اکثر مسلمان تھے، اس لئے ان کو آزاد کر دیا اور ان کو یہ اختیار دیا گیا کہ جہاں ان کا جی چاہے رہ سکتے ہیں۔ آج چینی ترکستان اور گانسو میں ایک مسلم قبیلہ جو تون گان دل (دونغان)(ڈنگن یا ٹنگن) کے نام سے مشہور ہے۔ موجودہ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ ان لوگوں کی اولاد ہے جن کو بقراخاں نے قید کیا تھا۔[62]

چین کی طرف مسلمانوں کی ہجرت

سونگ دور میں 1031 CE میں عباسی حکومت کا ایک سفیر اور تاجر ابو علی، سونگ کے بادشاہ رین زونگ Emperor Renzong of Song (L. 30 May 1010 – 30 April 1063) کے دربار میں پہنچا اور اس کو تحفے پیش کئے۔ اس کے بدلے بادشاہ رین زونگ نے اسکو 50,000 چاندی کے اونس silver ounce دیئے۔ اس کے بعد ابو علی گوانگ زو میں سکونت پذیر ہو گیا اور ایک چینی جنرل کی بیٹی سے شادی کی۔ بعد میں علی کی اولاد کا خاندانی نام پو Pu ہوا، ان کو سونگ اور یوان حکومتوں میں اونچے عہدے دیئے گئے، جیسے وزیر، قانون داں، ملٹری جنرل، کنفیوشس عالم اور سوداگر وغیرہ[63]۔

صفر خاں کا خاندان

1028 میں صفر خاں حاکم بخارا جو غز ترک کے قبیلے سے تھا، چین کے دارُ السّلطنَت میں آیا اور شاہِ چین سے ملا جس کی وجہ سے بادشاہِ چین اور مسلمانوں کے تعلقات اور مضبوط ہو گئے۔ رین زونگ (Renzong r. 1022 – 1063) جو کہ خاندانِ سونگ کا چوتھا حکمراں تھا، اس نے صفر خاں کا شاندار استقبال کیا اور دربار میں اس کو خاص مہمان کے طور پر رکھا۔ ان کی دوستی و تعلقات ایسے بندھ گئے کہ بعد میں کبھی نہیں ٹوٹے۔ صفر خاں کے دو لڑکے تھے ایک کا نام میسری اور دوسرے کا سیف الدین۔ بادشاہ رین زونگ نے میسری کو ریاست "لو" (Lu) کا حاکم مقرر کر دیا [ریاست لو آج کا صوبہ شانڈونگ (Shandong) ہے] اور اس کو "لو کوا کون" (یعنی امیر ریاست لو) کا خطاب دیا اور سیف الدین کو چو جھنگ (یعنی صاحب البرکہ والکرامہ) کے خطاب سے مشرف کیا۔ سیف الدین کا ایک لڑکا شمس شاہ کے نام سے موسوم تھا، اس کو "تاتاریوں کا محافظ" کا خطاب دیا گیا۔ شمس شاہ کی اولاد میں سے ایک کا نام کمال الدین تھا، خاندانِ سونگ کے دسویں حکمراں گاو زونگ (Gaozong) (r. 1127–1162) نے اس کو 'امیر الفوج' بنایا اور کمال الدین کے بیٹے محمود کو ریاست جیون چونگ (جو آجکل صوبہ سی چوان ہے) کا حاکم مقرر کیا۔ محمود کو اس ریاست کا حاکم بنانے کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں جنوبی مغربی چین میں ایک قبیلہ "کن" کا ظہور ہوا۔ یہ قبیلہ چین کی مغربی سرحد پر برابر یورش کرتا رہتا۔ بادشاہ کو خوب معلوم تھا کہ صرف مسلمان ہی ان سرکشوں کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے محمود کو ریاست جیون چونگ کا حاکم بنادیا، اور اس کو حکم دیا کہ ان سرکشوں کی قوت توڑنے کی تدبیر کرے۔ محمود نے یہ حکم پاتے ہی ایک ہزار سوار تیار کئے اور قبیلہ "کن" کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔ یہ اپنا لشکر مغربی چین کی جانب لے گیا اور قبیلہ کن پر حملہ کر دیا۔ فتح یاب ہو کر وہ دار السلطنت آیا اور دربار میں حاضر ہوا اور خود بادشاہِ چین گاو زونگ سے وہ جنگی واقعات بیان کئے۔ گاو زونگ نے اس کے کارناموں سے خوش ہو کر اس کو حاکمِ ہان یان (صوبہ شانسی) کے منصب سے سرفراز کیا۔ محمود کے دو لڑکے تھے ایک کا نام ناصر الدین اور دوسرے کا حسین تھا۔ پہلے کو "حافظ الامن" اور دوسرے کو "دافع الملک" کے خطاب سے نوازا۔ ناصر کے دو لڑکے ہوئے "بیان" اور "نثار"۔ بیان "ویان وانگ" یعنی امین الملک کے لقب سے مشہور تھا اور دوسرا "فان یوان وانگ" یعنی خادم الملک کے خطاب سے۔ بیان کا لڑکا "سیدل" (یہ شاید سید اجل شمس الدین کا نام ہے) تھا، وہ ریاست تیان یا (موجودہ ینان) پر حاکم مامور ہوا۔[64]

غرض کہ خاندانِ محمود کی ہر پشت کو سلاطینِ سونگ کی طرف سے بڑا اعزاز و اکرام ملتا رہا، ان کو بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کیا جاتا اور وہ سلطنت کے ارکان اور بادشاہوں کے دست و بازو ہوتے تھے۔

جب یہ خبر چینی ترکستان کے مسلمانوں کے کانوں میں پڑی کہ سلاطین چین مسلمانوں کے ساتھ بے حد لطف و کرم کے ساتھ پیش آتے ہیں تو ان میں سے اکثر نے دار السلطنت کا قصد کیا، تا کہ وہ شاہی فوج میں داخل ہو جائیں اور بادشاہ سے اعزاز واکرام حاصل کریں۔ اس طرح سے بہت سے مسلمان چینی ترکستان سے ہجرت کر کے شمال مغربی چین آئے اور وہاں کے مسلمانوں کی حیثیت کو مضبوط کیا۔[65]

بادشاہ شینزونگ کے زمانے میں

1070 CE میں بادشاہ شینزونگ Emperor Shenzong of Song (25 May 1048 – 1 April 1085) کے زمانے میں تقریباً 5300 مسلمان بخارا سے ہجرت کر کے چین پہنچے۔ شاید سونگ بادشاہ نے ان کو اپنی دشمن لیاو حکومت کے خلاف لڑنے کے لئے بلوایا تھا[66]۔ بعد میں یہ لوگ سونگ دار الخلافہ کائی فنگ اور یے نچنگ Yenching (Later Yanjing and then Beijing) کے بیچ سکونت پذیر ہو گئے[67]۔ کہا جاتا ہے کہ سونگ نے ان کو اپنے اور لیاو حکومت کے بیچ ایک آڑ buffer zone کے طور پر بسایا تھا۔ بعد میں 1080 CE میں بھی 10,000 لوگ جن میں مسلمان مرد اور عورتیں شامل تھے چین آئے اور شمال اور شمال مشرق کے صوبوں میں ٹھہرے جیسے ننگ شیا، گانسو چنگ ہائی وغیرہ[68]۔ ان بخارا کے لوگوں کے امیر، شہزادہ سید سوفیر Prince Amir Sayyid "So-fei-er" تھے[69]۔ ان کو چین میں مسلمانوں کا سردار مانا جاتا تھا۔ ان سے پہلے اسلام کو ٹانگ اور سونگ دور میں ڈاشی فا Dashi fa 大食 法 کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہے عربوں کا قانون Law of the Arabs لیکن سید سوفیر نے اسے بدل کر ہوئی ہوئی جیاو 回回 Huihui-jiao 教 کر دیا جس کا مطلب ہے ہوئی ہوئی کا مذہب the religion of the Huihui اسی لئے بعد میں مسلمانوں کو ہوئی کہا جانے لگا[70]۔ کہا جاتا ہے کہ اس زمانے میں کچھ سونگ اہلکاروں نے عرب عورتوں سے شادیاں بھی کیں[71]۔

سونگ دور میں ایک مسلم طبیب تھا جس کا نام لیانگ جی گو Liang Jie Gu تھا، وہ اپنی طبی مہارت کے لئے مشہور تھا۔ اس کا خاندانی نام لیانگ تھا اس کے آباءواجداد سونگ دور میں عرب سے چین آئے تھے اور کائی فنگ میں سکونت پذیر ہوئے[72]۔

خاندان سونگ کے زمانے میں بہت سے اقوال عربوں کے متعلق پائے جاتے تھے جیسے "مسلمانوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو فلاں ابنِ فلاں کے نام سے پکارتے ہیں اور اپنی بیٹیوں کو فلاں بنتِ فلاں کے نام سے۔"[73]

باب ۴
یوان حکومت کے زمانے میں اسلام

第四章
元代伊斯兰教

Chapter Four
Islam during the Yuan Dynasty

خاندانِ سونگ کے زوال کے بعد جب مغل لوگ تخت چین پر متمکن ہوئے تو مسلمانوں کی تعداد زیادہ بڑھنے کی وجہ سے ان کا اثر بھی بڑھ گیا۔ چنگیز خاں کے چین میں داخل ہوتے وقت اس کے ماتحت جو فوج تھی ان میں سے اکثر قبیلہ ڈنگن کے مسلمان تھے اور اس کے جانشین اوگدائی خان(Ögedei Khan) کے فوجی تقریباً سب مسلمان تھے۔ یہ لوگ مشرقی چینی ترکستان آکر بس گئے، تیان شان کے شمال مغرب میں جن فرزندانِ اسلام نے سکونت اختیار کی وہ چغتائی خاندان سے تھے جس کی اصلیت مغل تھی۔

عہد یوان کے امراء میں مسلمانوں کے تعداد کافی تھی، تاریخ یوان میں درج ہے کہ بادشاہ ریزونگ Buyantu Khan (Emperor Renzong) نے 1312 CE میں ایک شخص "حسن" نامی کو اپنا وزیر بنانا چاہا، مگر اس نے پہلے قبول نہیں کیا، کیونکہ حسن مغل دستور سے واقف تھا کہ دربار میں عموماً دو وزیر ہوتے تھے، ایک وزیر ایمن(دائیں ہاتھ والا) اور دوسرا وزیر ایسر (بائیں ہاتھ والا)۔ وزیر ایمن کا رتبہ وزیر ایسر سے چھوٹا تھا، چونکہ بادشاہ کو اسرار تھا کہ حسن کو وزیر بنایا جائے اس لئے حسن نے صرف وزیر ایسر کا عہدہ قبول کیا، وزیر ایمن کے لئے بادشاہ نے ایک دوسرے شخص "بطاش" نامی ترک کو منتخب کیا۔

تاریخِ یوان میں یہ بھی لکھا ہے کہ مجلسِ شوریٰ جو صوبائی حکومت سے متعلق تھی، بادشاہ عموماً اس میں مغل مسلمانوں کو مقرر کرتا تھا، اگر ان میں کوئی قابل اور لائق آدمی نہ ملتا تو ترک مسلمان منتخب کئے جاتے تھے، اور اگر ان میں بھی نہ ملتا تو ہان کو شامل کیا جاتا۔ عام طور پر ہان کو چینی کہتے ہیں۔ 1258 CE میں خلافتِ عباسیہ کا خاتمہ ہو چکا تھا، اور بغداد ہلاکو کے ہاتھوں تباہ ہو چکا تھا۔ دار الخلافہ اور دولتِ اسلامیہ میں علمی زندگی بالکل ختم ہو چکی تھی ایسی حالت میں کسی کے گمان میں بھی یہ نہیں آسکتا تھا کہ عربی علوم اور فنون جیسے علمِ طب، علم نجوم اور فن سپہ گری وغیرہ کی تربیت کے لئے کہاں جایا جائے۔

عہد یوان کی کتاب "تذکرۃ الامراء" میں لکھا ہے کہ "بادشاہ شی جو" کی تخت نشینی کے پہلے سال 1227 میں "تاریخ کا محکمہ" قائم ہوا۔ بعد میں جب اس محکمے کا کام بڑھ گیا تو بادشاہ نے چینیوں اور مسلمانوں میں سے پانچ افسر منتخب کرکے اس میں مقرر کئے تا کہ تاریخ نویسی میں مدد کریں۔ محکمہ فوج میں بھی ہزاروں مسلمانوں کے لئے دار الاستفتاء کی بنیاد ڈالی جس میں قابل مسلمان مقرر ہوتے۔ محکمہ فوج میں ہزاروں مسلمان کام کرتے تھے، جو فنِ سپہ گری سے واقف تھے۔

1346 CE میں توپچی کا عہدہ مسلمانوں کے سپرد کیا گیا، 1353 CE میں محکمۂ فوج والبحر قایم کیا گیا، اس میں تمام فوجیوں کے لئے خاص خاص بستیاں ہوتی تھیں۔ درجۂ اول کی بستی وہ تھی جس میں فوجی آدمیوں کے دس ہزار گھر ہوتے تھے، درجۂ دوم کی بستی وہ تھی جس میں ہزار گھر ہوتے تھے اور درجہ سوم میں کی بستی میں صرف 300 گھر

ہوتے تھے۔ مسلمان فوجوں کے لئے درجۂ اول کی ایک پستی اور درجۂ دوم کی بھی ایک پستی اور درجۂ سوم کی آٹھ پستیاں تھیں۔

ان محکموں کے علاوہ علم الہئیہ کا ادارہ بھی تھا، شاہ شی چو نے علم نجوم کے ماہر جمال الدین کو 1258 CE میں اپنے دار السلطنت میں بلایا اور اس کو ادارۂ علم الہئیہ کا ناظم مقرر کیا۔ جمال الدین نے دار السلطنت میں ایک رصد گاہ بھی قائم کی جس میں حرکتِ سیارار اور گردش افلاک کا مطالعہ کیا جاتا تھا۔

شاہی شفاخانہ میں "صاحب الشفاء والعطاء" کا عہدہ تھا جو مریضوں کے علاج اور دوا تقسیم کرنے کا عام ناظم تھا۔ دوائیں عموماً فوجیوں، بیکسوں، غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کی جاتی تھیں۔ 1284 CE میں دو مسلم افسر بھی شاہی شفاخانہ میں مقرر ہوئے جو دار العلاج کے ذمہ دار تھے۔ دار العلاج دو شعبوں میں منقسم تھا۔ شعبۂ ترتیب الادویہ اور شعبۂ تقسیم الادویہ، ان دونوں مسلم افسروں میں سے ایک شعبہ اول کا نگراں تھا اور دوسرا شعبۂ دوم کا۔

جہاں تک عدالت کا تعلق ہے "تاریخ یوان" سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے خاص عدالت تھی، چنانچہ یہ ذکر ملتا ہے کہ،

"شیخ الہادی کا کام یہ ہے کہ مذہبی رسوم قائم کرے، دعا و صلوۃ میں مشغول رہے اور قران لوگوں کو سنائے اور قاضی مقدمات کا فیصلہ کرے"۔

ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یوان حکومت میں بادشاہ اہم اور ضروری معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کرتا اور ان کو بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کرتا تھا۔

پوشوگینگ

یوان حکومت (1271–1368 AD) نے جب سونگ حکومت کو فتح کر کے چین پر اپنی حکومت قائم کی تو کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان جس کا نام پوشوگینگ[74] (蒲寿庚) Pu Shougeng تھا۔ اس کا خاندان وسطی ایشیا سے آکر سی چوان میں آباد ہوا تھا۔ اس کا خاندانی نام پو تھا شاید یہ عربی کا 'ابو' ہے۔ چنانچہ 1250 CE میں اس کو سونگ حکومت نے گو انگزو میں بحری تجارت کا نگراں بنا دیا Superintendent of Shipping Trade in Quanzhou۔ اس عہدے پر وہ 30 سال فائز رہا اور بہت مالدار ہو گیا[75]۔ لیکن جب منگولوں نے سونگ حکومت پر حملہ کیا تو سونگ حکومت نے جب اس کی دولت ضبط کرنا چاہی تا کہ جنگ میں اسے استعمال کر سکے تو وہ پالا بدل کر منگولوں سے جا ملا، جب کہ منگول ابھی اس علاقے میں داخل بھی نہیں ہوئے تھے۔ اور اس نے جیانگشی کے

اسسٹنٹ سول کونسلر Assistant Civil Councilor پر حملہ کر دیا جس میں سونگ حکومت کو شکست ہوئی اور اس کی جیانگشی میں آخری چوکی بھی یوان حکومت کے قبضے میں چلی گئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس نے عرب اور ایرانی تاجروں کی ایک فوج کے ساتھ سونگ شاہی خاندان پر حملہ کر دیا اور سونگ بادشاہ کے بہت سے رشتے داروں کو قتل کر دیا[76]۔ بعد میں جب منگولوں نے اپنی حکومت قائم کی جس کو یوان حکومت کہا جاتا ہے تو انہوں نے پو شوگینگ کو اس کا صلہ دیا اور اس کو فوجیان Fujian کے دو میں سے ایک صوبائی سیکرٹریٹ کا ایگزیکٹو معاون Executive assistants to the provincial secretariat بنا دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس کو فوجیان اور گوانگ ڈونگ Guangdong کا ملٹری کمشنر بنا دیا۔ اس کا خاندان مشہور خاندانوں میں تھا جس کو بعد میں اسپاہ بغاوت Ispah rebellion کے دوران تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا اور منگ حکومت نے بھی اس کے خاندان والوں کو کوئی عہدہ نہیں دیا کیونکہ انہوں نے سونگ حکومت کو دھوکہ دیا تھا[77]۔



"Muslim trebuchet" in China (Huihui Pao) ہوئی ہوئی پاو

یوان حکومت کے دوران مسلمان بڑی تعداد میں چین پہنچے اور اونچے عہدوں پر فائض ہوئے۔ چنانچہ یوان دور میں ہوئی مسلمانوں کی تعداد 50,000 سے بڑھ کر 400,000 ہو گئی تھی۔

یوان حکومت کے دور میں مسلمانوں کا سیاسی مقام

چنگیز خاں کی حکومت جب چین میں قائم ہوئی تو اس نے اپنے پوتے قبلائی خان کو چین کا حکمران بنا دیا اور خود واپس لوٹ گیا۔ چونکہ منگولوں کا تعلق چین سے نہیں تھا اس لئے وہ ہان اکثریتی طبقے سے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ ہمارے خلاف بغاوت نہ کر دیں اس لئے وہ ہان لوگوں کو اونچے عہدے دینا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے منگولوں نے وسطی ایشیا سے

اپنے مفتوحہ علاقوں جیسے بخارا، سمر قند، نیشاپور سے بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں کو چین بلایا تا کہ انہیں سرکاری عہدے دے سکیں۔ چنانچہ یوان دور میں چین کو 12 صوبوں میں بانٹا گیا۔ ایرانی مؤرخ راشد الدین ہمدانی کے مطابق قبلائی خان کے زمانے میں 12 میں سے 8 کے گورنر مسلمان تھے اور باقی 4 کے نائب گورنر مسلمان تھے۔ یوان حکومت کے زمانے کے تاریخی دستاویزات میں 10,000 مسلمانوں کے نام پائے جاتے ہیں۔ اس زمانے میں مسلمانوں کو ہوئی ہوئی کہا جاتا تھا۔ اس زمانے میں مسلمانوں کے سردار کا نام امیر الدین تھا جس کو چینی زبان میں Yeheidie'erding (Amir al-Din) کہتے تھے، ان کو خان بلیق بھی کہا جاتا ہے۔ 1244 میں عبد الرحمٰن نام کے شخص کو شاہی مالیات کا سربراہ مقرر کیا گیا اور اسے چینی عوام پر عائد ٹیکس کو وصول کرنے کی اجازت دی گئی۔

چنانچہ قبلائی خان کے زمانے کے ایک چینی مؤرخ نے اس بات کی شکایت کی کہ قبلائی خان صرف عربوں، ترکوں اور ایرانیوں کو اونچے عہدے دیتا ہے، جبکہ ہان لوگوں کو وہ اونچے عہدے نہیں دیتا۔ مارکو پولو جو قبلائی خاں کے زمانے میں 1275 سے 1292 تک چین میں رہا، اس نے لکھا ہے کہ ینان کے مختلف علاقوں میں مسلم آبادیاں موجود تھیں۔ اسی طرح 14 ویں صدی کے ایک مؤرخ نے لکھا ہے کہ ینان کے دار الحکومت تالیفو Talifu کے سارے باشندے مسلمان تھے۔ ابن بطوطہ جس نے 14 ویں صدی کے وسط میں چین کا دورہ کیا، وہ لکھتا ہے کہ ساحلی شہروں میں اس کے ہم مذہبوں نے اس کا پر جوش استقبال کیا اور ہر قصبے میں مسلمانوں کے خاص کوارٹر یا آبادیاں ہوتی تھیں جہاں ان کی مسجدیں بھی ہوتی تھیں۔ اور چینی لوگ انکا بہت احترام کرتے تھے۔

ایک تیمور شہزادے کا چین کے بادشاہ کو اسلام کی دعوت دینا

تھامس آرنلڈ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یوان حکومت کے شہنشاہوں نے آس پاس کی سلطنتوں سے دوستانہ تعلقات بھی استوار کئے جن میں تیموری حکمراں بھی تھے جو چین کی مغربی سرحدوں پر تھے۔ ان میں سے ایک دفعہ جب 1412 میں چینی سفارت تیمور شہزادے شاہ رخ بہادر کی طرف گئی جو سمر قند کا حاکم تھا، تو اس نے سفارت کی واپسی پر ٹانگ بادشاہ کو خط لکھا جس میں اس کو اسلام کی دعوت دی اور اپنا ایلچی بھی ساتھ بھیجا۔ لیکن راقم کی تحقیق کے مطابق 1412 میں یوان حکومت نہیں تھی حالانکہ تھامس ارنالڈ نے یوان حکومت لکھی ہے۔ بلکہ چین میں اس وقت دو حکومتیں قائم تھیں۔ ایک تو شمالی یوان Northern Yuan جس میں 1412 میں دو بادشاہ ہوئے ایک تو اولجے تیمور خان Öljei Temür Khan (r. 1408- 1412) اور دوسرا تھا اسکا جانشین دلبیگ خان Delbeg Khan (r. 1412-1415) اور دوسری حکومت تھی منگ سلطنت Ming dynasty جس کا حاکم تھا یونگلے شہنشاہ (r.1402-1424). اب یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ ان تینوں میں سے کس بادشاہ کے

پاس یہ خط گیا تھا لیکن غالب گمان یہ ہے کہ یونگلے بادشاہ کے پاس ہی گیا ہو گا کیونکہ وہ ہی زیادہ تر آس پاس کے بادشاہوں کے پاس سفارتیں بھیجا کرتا تھا خاص کر مسلم حکمرانوں کے پاس اور اسی نے زینگ ہا Zheng He کو بھی اسی مقصد سے سمندری اسفار پر بھیجا تھا جس کا ذکر تفصیل سے بعد میں دیا جائیگا۔

یاد رہے یہ شہزادہ شاہ رخ مرزا (r. 1405-1447) سلطنت تیمور یہ کا بادشاہ تھا اور الغ بیگ جو مشہور ماہر فلکیات تھا اس کا والد تھا۔

یہ دو خط تھے جن میں سے ایک عربی میں تھا اور ایک فارسی میں تھا، جن کو ہم یہاں نقل کر دیتے ہیں جو تھامس ارنالڈ نے اپنی کتاب میں ذکر کئے ہیں۔

''شروع خدا کے نام سے، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں۔ خدا کے پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا: 'میری مسجد میں خدا کے احکام پر قائم رہنے والے لوگ رہیں گے۔ جو کوئی ان کی مدد کرنے میں ناکام رہے یا ان کی مخالفت کرے وہ کبھی فلاح نہیں پائے گا جب تک کہ خداوند کا حکم نہ آجائے'۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور اس کی نسل کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا کہ 'میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، لیکن یہ میری خوشنودی تھی کہ میں نے انسان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ مجھے پہچانے'۔ (اس کی قدرت عظیم ہے اور اس کا کلام بلند ہے!)انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ کو پہچاننا اور صحیح ھدایت اور ایمان کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ اس لیے اس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ سب پر غالب ہو۔ حالانکہ مشرکین اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ رسول کا مقصد یہ ہے کہ وہ شریعت کے احکام بتائے اور حلال و حرام کی پابندیوں کو بتائے ۔اور اس نے اسے قرآن مجید معجزانہ طور پر عطا کیا ، تاکہ اس کے ذریعے کافروں کو خاموش کر دے۔ اور جب وہ اس کے ساتھ بحث و مباحثہ کریں تو ان کا منہ بند کر دے۔ اور اپنے کامل فضل اور اپنی ہمہ گیر رہنمائی سے اس نے رسول کو اپنی قدرت سے ہر زمانے میں قائم رکھا ہے۔ دنیا کے کچھ حصوں، مشرق اور مغرب میں، اور چین میں، ایک طاقتور بادشاہ، عظیم فوجوں اور اختیارات کا مالک، انصاف اور رحم کا انتظام کرنے اور امن و سلامتی کے پروں کو انسانوں کے سروں پر پھیلانے کے لیے؛ ان کو نیکی کی تلقین کرنا اور انہیں برائی اور نافرمانی سے ڈرانا اور ان کے درمیان عظیم دین کے جھنڈے اٹھانا اس کا مقصد تھا۔ اور وہ خدا کی وحدانیت پر یقین کے ذریعے ان میں سے بت پرستی اور کفر کو دور کرتا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر اس طرح ہمارے دلوں کو اپنی رحمتوں اور فضل سے خالص دین کے قوانین کے استحکام اور روشن راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔ وہ ہمیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات اور مقدمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور برگزیدہ احکام کے مطابق انصاف کریں، اور مساجد، درس گاہیں، خانقاہیں اور عبادت گاہیں بنائیں ۔

تاکہ نہ ہی درس گاہیں ختم ہوں اور نہ ہی دین کی یادداشتیں ختم ہوں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ دنیاوی خوشحالی اور تسلط کا تسلسل اور حاکمیت و حکومت کی بقا کا دارو مدار حق و صداقت کی مدد اور بت پرستی اور کفر کی وجہ سے زمین میں پیدا ہونے والی برائیوں کے خاتمے پر ہے۔ ہم برکت اور اجر کی امید رکھتے ہیں۔ اس لیے امید ہے کہ آپ کی عظمت اور آپ کے ملک کے رئیس ان معاملات میں ہم سے اتفاق کریں گے اور قائم شدہ قانون کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں ہمارا ساتھ دیں گے۔"[78]

دوسرا خط، فارسی میں لکھا گیا ہے، بغیر کسی القاب و آداب کے براہِ راست اپیل کرتا ہے۔:-" خدائے بزرگ و برتر نے اپنی حکمت کی گہرائیوں اور اپنی قدرت کے کمالات کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، ان کے بعض بیٹوں کو انبیاء اور رسول بنایا اور انہیں لوگوں کی طرف اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ ان میں سے بعض انبیاء کو، جیسے کہ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، داؤدؑ اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کو اس نے کتاب دی اور ایک قانون سکھایا، اور اس نے اپنے زمانے کے لوگوں کو ان میں سے ہر ایک کے قانون اور مذہب کی پیروی کرنے کا حکم دیا۔ ان تمام رسولوں نے انسانوں کو وحدانیت اور خدا کی عبادت کی طرف دعوت دی اور سورج، چاند اور ستاروں، بادشاہوں اور بتوں کی پرستش سے منع کیا۔ اور اگرچہ ان رسولوں میں سے ہر ایک کا الگ الگ قانون تھا، پھر بھی وہ سب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اصول پر متفق تھے۔ لیکن جب رسالت کا عہدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر منتقل ہوا تو باقی تمام نبیوں کے قوانین کو منسوخ کر دیا گیا۔ وہ آخری زمانے کے رسول اور نبی تھے، اور تمام دنیا کے آقا و بادشاہ اور وزیر، امیر و غریب، چھوٹے اور بڑے، کو اس کی شریعت پر عمل کرنا اور تمام سابقہ عقائد اور قوانین کو ترک کرنا واجب ہے۔ یہی سچا اور کامل ایمان ہے اور اسی کو اسلام کہتے ہیں"۔

کچھ سال پہلے، چنگیز خان نے ہتھیار اٹھائے اور اپنے بیٹوں کو مختلف ممالک اور سلطنتوں میں بھیج دیا۔ جوچی Jochi کو سرائے Saray ، قرم Qrim اور دشت قف چاق Dasht Qafchaq کے حدود میں، جہاں کچھ بادشاہ، جیسے ازبیک خان، چانی خان اور عروس خان Uzbek Khan, Chani Khan and Urus Khan ،مسلمان ہو گئے،اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون کے پابند ہوگئے۔ ہلاکو خان کو خراسان، عراق اور ہمسایہ ممالک پر مسلط کیا اور ان کے بعد آنے والے کچھ بیٹوں نے اپنے دلوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کی روشنی پائی، اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد بادشاہ، غازان خان Ghazan Khan ، اور اولجی تو Öljeitü سلطان اور خوش نصیب بادشاہ ابو سعید بہادر خان Abu Sa'id Bahadur Khan اسلام کی برکات سے سرفراز ہوئے، ، یہاں تک کہ میرے والد محترم امیر تیمور گرگان Temur Gurganتخت نشین ہوئے۔ انہوں نے بھی اپنے دور

حکومت میں تمام ممالک میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون کی پابندی کی اور ان کے دور حکومت میں اسلام کے ماننے والوں کو مکمل خوشحالی حاصل رہی۔ اب جب کہ خدا کے فضل و کرم سے خراسان، عراق، ماوراء النہر وغیرہ کی یہ سلطنت میرے ہاتھ میں آگئی ہے، پوری مملکت میں نظم و نسق خالص اسلام کے قانون کے مطابق چل رہا ہے۔ میری حکومت میں نیکی کا حکم کیا گیا اور برائیوں سے منع کیا گیا۔ اور یرغو Yarghu اور چنگیز خان کے اداروں کو ختم کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد سے یہ بات یقینی ہے کہ قیامت کے دن نجات اور موجودہ دنیا میں بادشاہت اور سعادت کا دارو مدار سچے ایمان اور اسلام اور خدائے بزرگ و برتر کے فضل پر ہے۔ یہ ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنی رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کے ساتھ پیش آئیں۔ مجھے امید ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے آپ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے اور دین اسلام کو مضبوط کریں گے، تاکہ آپ اس دنیا کی عارضی حاکمیت کے بدلے آخرت کی ہمیشہ کی حاکمیت حاصل کر لیں'' ۔

مؤرخین کا خیال ہے کہ شاید اسی وجہ سے چین میں یہ افواہ پھیلی کہ چینی بادشاہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ایک مسلمان تاجر سید علی اکبر جو 15 ویں صدی کے آخر اور 16 ویں صدی کے شروع میں پیکنگ میں رہا، اس نے لکھا ہے کہ چینی شہر کین جان فو Kenjanfu میں 30,000 مسلم خاندان رہا کرتے تھے۔ جن کو بادشاہ کی بھرپور سرپرستی حاصل تھی اور ٹیکس سے پوری چھوٹ تھی۔ اس کے علاوہ بادشاہ ان کو جاگیریں بھی دیتا تھا۔ ان کو اپنے مذہب پر چلنے کی پوری طرح آزادی تھی اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے کی پوری آزادی تھی۔ راجدھانی میں چار بڑی مسجدیں تھیں اور باقی سارے صوبوں میں کل ملا کر 90 سے زیادہ مسجدیں تھیں، یہ سب بادشاہ کے خرچے پر بنی تھیں[79]۔

سائنسی علوم

14 ویں صدی عیسوی میں ایک ایرانی ماہر فلکیات جمال الدین نے قبلائی خان کو 7 ایرانی فلکی آلات Seven Persian astronomical instruments تحفے میں پیش کئے ۔ قبلائی خاں جسے بادشاہ شی زو Emperor Shizu بھی کہا جاتا ہے اس نے ایران سے کچھ ماہرینِ فلکیات کو بیجنگ مدعو کیا تاکہ وہ وہاں ایک رصد گاہ observatory تعمیر کریں۔ اسی دور میں ایک مسلم جغرافیہ داں کی کتاب چین پہنچی جس کی مدد سے بعد میں منگ حکومت کے دور میں دنیا کا پہلا نقشہ بنایا گیا جس کو ڈا منگ ہن یی ٹو Da Ming Hun Yi Tu کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی طب کی کتابیں بھی اس دور میں چین پہنچیں جیسے تشریح الاعضاء anatomy، دوا سازی pharmacology اور امراض چشم ophthalmology سے متعلق[80]۔ ابن سینا کی طب کی شاہکار کتاب 'القانون فی الطب' Al-Qanun fi'l-tibb (The Canon of Medicine) بھی اسی

دور میں چین میں متعارف ہوئی اور اس کا بہت بڑا حصہ چینی زبان میں ترجمہ کر کے چینی طب کی کتاب ہوئی ہوئی یاو فانگ Hui Hui Yao Fang میں شامل کیا گیا۔ اس کے ترجمے کے لئے قبلائی خان نے شام کے نستوری عیسائی مترجم 'عیسیٰ ترجمان' کو متعین کیا[81]۔ اسی دور میں گوانگزو چین کی سب سے بڑی تجارتی بندرگاہ بن گئی کیونکہ وہاں مسلم ممالک سے بحری تجارتی جہاز بڑی تعداد میں آیا جایا کرتے تھے۔

فنونِ حرب

قبلائی خان نے وسطی ایشیا کے مسلم علاقوں سے نئے ہتھیار چین منگوائے جن میں سب سے مشہور فنونِ حرب کے ماہرین اسماعیل اور علاء الدین کی تیار کی ہوئی منجنیق منگوائی جس کو چین میں ہوئی ہوئی پیاو "Muslim trebuchet" in China (Huihui Pao) کہا گیا، چنانچہ اس کا استعمال منگول فوج نے 1273 CE میں شیانگ یانگ کی جنگ Battle of Xiangyang میں کیا۔

خان بلیق

ان کا اصلی نام امیر الدین (Amir al-Din) ہے جس کا چینی تلفظ 'یہی دردنگYeheidie'erding ' ہے ، لیکن ان کو عام طور پر 'خان بلیق' Khanbaliq کہا جاتا ہے، ان کا انتقال 1312 CE میں ہوا[82]۔ خان بلیق، ہان فنِ تعمیر کے ماہر مانے جاتے تھے۔ جب یوان حکومت قائم ہوئی تو قبلائی خان نے اپنا نیا دار الخلافہ بنانے کا منصوبہ بنایا جس کا نام زونگدو Zhongdu رکھا گیا، اس کو دادو Dadu بھی کہا جاتا ہے، زونگدو کا مطلب ہوتا ہے مرکزی دار الخلافہ۔ اس شہر کا اصل مصور architect لیو بنگ زونگ Liu Bingzhong تھا لیکن معاون معمار کے طور پر امیر الدین نے اس کا ڈیزائن بنایا اور اس کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا[83]۔ اس شہر کی تعمیر کی شروعات 1274 CE میں ہوئی۔ اس کا ڈیزائن قدیم کنفیوشس نظریے پر رکھا گیا تھا جس کو زولی کہا جاتا ہے۔ اس کے مطابق محلات کو سامنے بنایا جاتا تھا اور دوکانوں کو پیچھے بنایا جاتا تھا۔ سیدھے ہاتھ پر خداؤں کی عبادت گاہیں بنائی جاتی تھیں اور الٹے ہاتھ پر آباء واجداد کی عبادت گاہیں بنائی جاتی تھیں۔ بعد میں قبلائی خان نے اس شہر کا نام بھی خان بلیق کر دیا حالانکہ اس کی تعمیر 1293 CE تک مکمل نہیں ہوئی تھی۔ تاہم جب منگ حکومت کے پہلے بادشاہ زو یوان زانگ نے 1368 CE میں خان بلیق پر حملہ کیا تو آخری یوان بادشاہ، شانگ ڈو کی طرف بھاگ گیا اور شہر کو مسمار کر کے زمین دوز کر دیا گیا اس کے بعد منگ کے ہونگ وو بادشاہ نے اس کا نام بدل کر بی پنگ کر دیا۔

ہونگ وو شہنشاہ کے بعد اس کی جگہ اس کے نوجوان پوتے جیان وین شہنشاہ نے سنبھالی تھی۔ اپنے طاقتور چچاؤں کی جاگیروں پر لگام لگانے کی اس کی کوششوں نے جنگ نان بغاوت Jingnan Campaign کو بھڑکا دیا اور بالآخر

اس کے چچا، یان کے شہزادے Prince of Yan نے اس کو شکست دے کر بی پنگ پر قبضہ کر لیا اور یونگلے بادشاہ Yongle Emperor کے لقب سے تخت نشین ہو گیا۔ اس نے فوری طور پر اپنا دارالحکومت ینگ ٹیان (نانجنگ) Yingtian (Nanjing) سے بی پنگ Beiping منتقل کر دیا۔ اس نے بی پنگ شہر کے شمالی حدود کو مختصر کیا اور ایک نیا اور علیحدہ دیواروں والا جنوبی شہر بنایا۔ جس میں تائی یے جھیل (موجودہ نان ہائی) Taiye Lake (the present Nanhai) کے اوپر شہر ممنوعہ Forbidden city کی تعمیر کی گئی۔ اس نے اس نئے شہر کو اپنا شمالی دارالحکومت بیجنگ Beijing 北京 قرار دیا جس کا مطلب ہوتا ہے جنوبی دار الخلافہ۔

بیجنگ میں ایک بی ہائی پارک

ہے جس کے بیچ میں مصنوعی چیونگ ہوا جزیرہ Qionghua island ہے اس کا معمار بھی خان بلیق کو مانا جاتا ہے[84]۔

مسلمانوں کے سیاسی حالات اور بغاوتیں



پگوڈا طرزِ کی تعمیر

جیسا کہ اور بیان کیا گیا کہ قبلائی خان نے بڑی تعداد میں وسطی ایشیا سے مسلمانوں کو چین بلایا اور ان کو بڑے بڑے عہدے دیئے اس لئے چین میں مسلمانوں کی بڑی آبادیاں وجود میں آئیں جن میں ینان Yunnan کی مسلم آبادی قابلِ ذکر ہے۔ بعد میں چنگیز خان نے مسلمانوں کے کچھ رسوم رواج پر پابندی لگا دی، جیسے حلال ذبیحہ اور ختنہ کرانے پر اور ان کو حکم دیا کہ وہ منگول طریقے پر جانور ذبح کریں [85]۔ ان پابندیوں سے مسلمانوں میں منگول حکومت کے خلاف کافی غم و غصہ پیدا ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں نے ہان لوگوں کے ساتھ مل کر یوان حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ چنانچہ منگ حکومت کے بانی زویوان زانگ کے ساتھ ایک مسلمان جنرل لان یو نے منگول حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اور ان کو شکست دی۔ یہی زویوان زانگ بعد میں ہونگ وو بادشاہ کہلایا جس نے منگ حکومت کی بنیاد رکھی۔

لان یو اور مو ینگ

لان یو ایک مسلمان جنرل تھا جس نے زو یوان زانگ کے ساتھ مل کر منگ حکومت کی بنیاد رکھی۔ بعد میں زو یوان زانگ ، بادشاہ ہونگ وو Hongwu Emperor کے نام سے تخت نشین ہوا۔ منگ تاریخ کے مطابق لان یو ، یوان حکومت کے آخری دور میں باغی سردار چانگ یوچن Chang Yuchun کی فوج میں تھا۔ لان یو، چانگ یوچن کی بیوی کا چھوٹا بھائی بھی تھا۔ لیکن لان یو کی صلاحیتوں سے چانگ یوچن بہت متأثر تھا اور اکثر اس کی تعریف اپنے دوست باغی سردار زو یوان زانگ سے کیا کرتا تھا۔ اس لئے زو یوان زانگ نے اس کو اپنی فوج میں شامل کر کے کمانڈر ان چیف کے دفتر commander-in-chief's office کا انتظامی افسر administrative officer بنا دیا جس کو گوان جن زین فو (管軍鎮撫) Guanjun zhenfu کہا جاتا تھا۔ 1371 CE میں لان یو نے فو یوڈے کے ساتھ مل کر میان زو Mianzhou فتح کیا جو آج کے میانیانگ Mianyang کے پاس کہیں تھا۔ 1372 CE میں اس نے شوڈا Xu Da کے ساتھ شمالی یوان حکومت Northern Yuan کے خلاف مہم میں حصہ لیا اور یوان فوج کو لوان پہاڑی Mount Luan کے پاس شکست دی۔ 7 سال بعد اس نے مو ینگ Mu Ying کے ساتھ تبت پر حملہ کیا، اس دوران اس نے کئی قبیلوں کے سرداروں کو گرفتار کیا اور ہزاروں عام لوگوں کو پکڑا۔ ان کارناموں کے عوض اسے یونگ چانگ کا مارکس Marquis of Yongchang بنادیا گیا اور ۲۵۰۰ ڈان [(石) 2500 dan] اناج اور ایک شی چوان Shiquan ملا جو ایک طرح کا تمغہ ہوتا تھا۔

ینان کی فتح

1381 CE میں لان یو کو جنوب فتح کرنے والا بائیں بازو کا ڈپٹی جنرل بنا دیا گیا Left Deputy General Who Conquers the South ۔ اس کے بعد لان یو، فو یوڈے اور مو ینگ Mu Ying کی قیادت میں 250,000 سے 300,000 فوج کو جنوب کی طرف ینان فتح کرنے بھیجا گیا[86]۔ ینان میں اس فوج کا مقابلہ یوان اور ہوئی مسلمانوں کی مشترکہ فوج سے ہوا جو شمالی یوان Northern Yuan کی وفادار تھی لیکن لان یو اور فو یوڈے Fu Youde نے اس کو شکست دی۔ اس کے نتیجے میں یوان شہزادہ باسلورمی Basalawarmi جو لیانگ کا شہزادہ Prince of Liang تھا اس نے 6 جنوری 1382 کو خودکشی کرلی[87]۔ ینان فتح ہونے کے بعد ہونگ وو بادشاہ نے مو ینگ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا اور اس کو اعزازات بھی دیئے اور اس کو نئے فتح شدہ ینان صوبے کا گورنر بنا دیا، یہ عہدہ موروثی تھا جو اس کی اولاد میں منتقل ہوتا رہا منگ حکومت کے خاتمے تک۔ چنانچہ 1650 CE میں جب منگ حکومت کا خاتمہ ہوا تو مو ینگ کی اولاد کا سردار موٹیان باؤ Mu Tianbao تھا جو منگ کے آخری

فرماں روا، یونگلی بادشاہ Yongli Emperor کا قریبی معاون تھا اور جب یونگلی بادشاہ نے فرار ہو کر برما میں پناہ لی ،تو موٹیان باؤ بھی اس کے ساتھ تھا۔

ڈالی حکومت کا خاتمہ

ینان کی مہم کے دوران منگ فوج نے ینان کی ڈالی حکومتDali Kingdom (937-1253 CE) [88] کے فرماں رواڈوان گونگDuan Gong سے بھی ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا۔یاد رہے ڈالی حکومت الگ ہے اور ڈالی سلطنت (1864-1873 CE) الگ ہے جس کو پنگ نان گوPingnan Guo بھی کہا جاتا ہے جو مسلمانوں کی حکومت تھی۔لیکن یہاں پرڈالی حکومت کا ذکر چل رہاہے ،جو ایک ہان حکومت تھی۔ چنانچہ ڈوان گونگ نے ہتھیار ڈالنے سے صاف انکار کر دیااور کہہ دیا کہ ڈالی صرف منگ کی لگان داری بن سکتی ہے۔چنانچہ ایک زبردست جنگ کے بعد منگ فوج نے ڈوان گونگ کو شکست دی اور ڈوان بھائیوں کو گرفتار کر کے منگ دار الخلافہ لایا گیا۔ ڈوان گونگ کی فوج میں بہت سے مسلمان بھی تھے وہ بھی گرفتار کر کے لائے گئے۔ڈوان گونگ کی فوج میں سے لان یو اور فو یوڈے نے 380 آدمیوں کو زنخاeunuch بنادیا،جن میں سے بہت سے بعد میں منگ حکومت کے درباری خواجہ سرا خادم eunuch servant بنے جن میں زینگ ہا Zheng He بھی تھا[89]۔

ینان فتح کے بعد لان یو کے حالات

اب ہم لان یو کی طرف لوٹتے ہیں۔ینان فتح کرنے کے عوض لان یو کو 500ڈان اناج دیا گیااور اس کی بیٹی کو شو کی رانی شہزادی Princess Consort of Shu کا لقب دیا گیا۔ 1387 CE میں شمالی یوان حکومت کے جنرل ناہاچو Nahachuنے لیاوڈونگ پر چڑھائی کر دی،ہونگ وو بادشاہ نے فنگ شینگ کی قیادت میں لان یو اور فو یوڈے کو 200,000 فوج دے کر بھیجا۔ چنانچہ ناہاچو کو شکست ہوئی اور اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ لان یو نے جی زو Jizhou کے فوجی قلعے میں اپنی فوج کو ٹھہرایا[90]۔

1388 CE میں ہونگ وو بادشاہ نے لان یو کو کمانڈر ان چیف بنا کر 150,000 فوج دے کر شمالی یوان حکومت کے حاکم اشکال خان Uskhal Khanسے لڑنے بھیجا۔ چنانچہ بوئر جھیلBuir Lake کے پاس لان یو نے اشکال کو شکست دے کر اس کو اور اس کے خاندان کو گرفتار کر لیا جن کی تعداد 100 سے زیادہ تھی اس کے علاوہ 77,000 عام لوگ اور 150,000 مویشی ہاتھ آئے اس کے علاوہ سینکڑوں قیمتی چیزیں بھی ہاتھ آئیں جن میں اشکال کی شاہی مہر بھی شامل تھی۔ اشکال خان نے منگولوں کے پرانے دار الخلافہ قراقرمKarakorum کی طرف فرار ہونے کی کوشش کی لیکن مارا گیا۔ہونگ وو اس کامیابی سے بہت خوش ہوا اور لان یو کو لیانگ کا ڈیوک بنانے کا ارادہ کر لیا لیکن اس کو جب پتہ چلا کہ لان یو نے منگول کی ایک معزز خاتون کو اپنے نکاح میں لے لیا ہے تو وہ اندرونی

طور پر ناراض ہو گیا، اور اس نے ارادہ ترک کر دیا اور اس کا لقب لیانگ گو گونگ (梁國公) سے بدل کر ڈیوک لیانگ(涼國公) کر دیا جس سے رتبہ بھی چھوٹا ہو گیا اور جاگیر بھی تھوڑی چھوٹی کر دی تاہم لان یو کی تعریف کی اور اس کو ہان حکومت کے وی چنگ Wei Qing سے تشبیہ دی۔ یاد رہے وی چنگ نے بھی ہان بادشاہ وو کے زمانے میں شیونگ نو کے خلاف بڑی کامیابیاں حاصل کی تھیں۔

لان یو کا قتل

1392 CE میں ایک یوان جنرل یولٹے مورYuelutiemu'er نے منگ کے خلاف جیان چانگ Jianchangمیں بغاوت کر دی، منگ نے لان یو کو فوج دے کر بھیجا جس نے بغاوت کو کچل دیا، اس کے انعام میں لان یو کو ولی عہد کا استاد مقرر کر دیا گیا۔ لیکن لان یو کو یہ عہدہ چھوٹا لگا کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ اس کو سونگ کے ڈیوک اور ینگ کے ڈیوک کے برابر عہدہ ملنا چاہئے تھا اس لئے اس نے عہدہ قبول کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ شہزادے کا استاد بننے کے قابل نہیں ہے چنانچہ اس سے ہونگ وو بادشاہ ناراض ہو گیا۔ چونکہ لان یو ولی عہد زو بیاوZhu Biao کا وفادار تھا، ایک دفعہ جب لان یو، منگولوں کے خلاف کسی مہم سے واپس آیا تو اس نے ولی عہد زو بیاو کو آگاہ کیا کہ زوڈی Zhu Diاس کی تخت نشینی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے (بعد میں یہی ہوا کہ زوڈی جس کو شہزادہ یان بھی کہا جاتا تھا، نے تخت پر قبضہ کر لیا اور یونگلے بادشاہ Yongle Emperor کے لقب سے تخت نشین ہوا)۔ چنانچہ جب یہ بات زوڈی کو پتہ چلی تو وہ لان یو کا دشمن ہو گیا اور اس کو راستے سے ہٹانے کے منصوبے بنانے لگا۔ چنانچہ 1392 CE میں زو بیاو کا انتقال ہو گیا تو زوڈی نے لان یو کے خلاف ہونگ وو بادشاہ کے کان بھرنے شروع کر دیئے اس نے بادشاہ سے کہا کہ جتنے جنرلوں نے منگ حکومت کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ آگے چل کر منگ حکومت کے لئے خطرہ بن جائیں گے اس لئے ان کو خطرہ بننے سے پہلے ہی راستے سے ہٹا دینا چاہئے۔ چنانچہ ہونگ وو بادشاہ نے سب کو ہٹانے کے منصوبے بنانے شروع کر دیئے۔ اسی دوران اس نے زو بیاو کے بیٹے زوین وین Zhu Yunwen کو ولی عہد بنا دیا جو بعد میں جیان وین بادشاہ Jianwen Emperor کے لقب سے تخت نشین ہوا اور لان یو کو اس کا استاد Crown Prince's Tutor مقرر کر دیا۔

چنانچہ 1393 CE میں جن یی وی خفیہ پولیس Jinyiwei (secret police) کے ایک افسر جیانگ ہوان Jiang Huanنے لان یو پر بغاوت کا منصوبہ بنانے کا الزام لگایا اور اس کے گھر کی تلاشی لی جہاں سے اسے 10,000 جاپانی تلواریں ملیں۔ چنانچہ ہونگ وو بادشاہ نے اسے فوراً سزائے موت دے دی اور اس کا مال و دولت ضبط کر لیا[91]۔ اور اس کے خاندان کو بھی تیسرے درجے تک ختم exterminated to the third degree کر دیا گیا (یاد رہے اس سزا میں ملزم کے 9 رشتے داروں کو بھی قتل کیا جاتا ہے اس کو میزو miezu بھی کہا

جاتا ہے۔ اس میں ملزم کے ساتھ اس کے والدین، اس کے بچے اگر جوان ہوں تو ان کے ساتھ اس کی بیوی یا شوہر کو بھی اور اگر بچے ہوں تو ان کو غلام بنالیا جاتا، اس کے نواسے پوتے اگر جوان ہوں تو، بھائی، بہن، بہو، داماد، چچا، چچی، خالہ، خالو، کزن اور ملزم کی بیوی یا شوہر Spouse اور ان کے ماں باپ)[92]۔ اس کو لان یو کیس کہا جاتا ہے یہ ان 4 کیسوں میں سے ایک ہے جو منگ حکومت کے ابتدائی دور میں پیش آئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہونگ وو بادشاہ نے لان یو کو مجرم ٹھہرانے کے لئے خود ہی یہ کروایا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے خلاف بھی اسی طرح الزامات لگا کر قتل کر دیا گیا۔ اس دوران 15,000 لوگوں کو اسی طرح الزامات لگا کر قتل کیا گیا جن میں 12 مارکس marquisesاور 2 کاؤنٹ count تھے[93]۔

اسپاہ بغاوت

اس کو اسپاہ بغاوت Ispah Rebellion کہا جاتا ہے شاید یہ فارسی لفظ 'سپاہ' کی بدلی ہوئی شکل ہے کیونکہ اس میں زیادہ تر ایرانی لوگ شریک تھے۔ یہ بغاوت 1357-1368 CE تک چلی۔ کہا جاتا ہے کہ منگول حکومت نے اپنے آخری دور میں غیر ملکی لوگوں پر بہت سی پابندیاں لگادی تھیں۔ چنانچہ 1311 CE میں قاضیوں کی تعداد بہت کم کر دی گئی اور 1368 CE میں قاضی کا عہدہ بالکل ختم کر دیا گیا جو مسلمانوں کا سردار مانا جاتا تھا۔ 1329 CE میں یہ حکم جاری کیا کہ کوئی بھی مذہبی شخصیت اب ٹیکس سے مستثنٰی (exempted) نہیں ہوگی جب کہ پہلے مذہبی شخصیات ٹیکس سے مستثنٰی ہوتی تھیں۔ 1340 CE میں یوان حکومت نے حکم جاری کیا تھا کہ تمام شادیاں کنفیوشس رواج کے مطابق ہونگی۔ اس سے مسلمان یوان حکومت سے بد دل ہوگئے اور انہوں نے باغی سرداروں سے اتحاد کر لیا جنہوں نے بعد میں یوان حکومت کو ختم کر کے اپنی منگ حکومت کی بنیاد رکھی۔ کہا جاتا ہے کہ قوان زو Quanzhou میں اس زمانے میں غیر ملکی لوگوں کی بڑی آبادی رہا کرتی تھی جن میں مسلمان، یہودی، ترک، مجوسی لوگ آباد تھے۔ ان کو سیمو Semu کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہوتا ہے رنگین آنکھوں والے۔ یہ لوگ زیادہ تر بحری تجارت سے وابستہ تھے اور قوانزو میں تجارت پر چھائے ہوئے تھے اور کافی خوش حال تھے۔ چنانچہ ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامے میں قوانزو میں بڑی تعداد میں مسلمانوں کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے، جب وہ اسپاہ بغاوت سے پہلے چین گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ قوانزو کی آبادی اس وقت 20 لاکھ سے تجاوز کر چکی تھی۔ اس شہر کی لمبائی 30 میل ہو چکی تھی۔ اس کی بندرگاہ جن جیانگ Jinjiang ندی پر بنی ہوئی تھی جو بہت بڑی تھی اور عام طور سے وہاں 10,000 سے زیادہ بحری جہاز لنگر انداز ہوتے تھے۔ قوانزو سے قیمتی اشیاء درآمد کی جاتی تھیں جیسے ریشم، سیرامکس ceramics، تانبا، لوہا اور ساٹن satin جبکہ برآمد ہونے والی اشیاء تھیں موتی، ہاتھی دانت، گینڈے کے سینگ، لوبان، مصالحے اور جڑی بوٹیاں[94]۔

چنانچہ اس بغاوت کی قیادت امیر الدین (Amiliding) 阿迷里丁 اور سیف الدین 賽甫丁 (Saifuding) نام کے دو شیعہ کر رہے تھے۔ انہوں نے قوانزو میں ایک فوجی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اسپاہ فوج اصل میں شیعہ مسلمانوں کی فوج تھی جو انہوں نے سنی مسلمانوں کے خلاف بنائی تھی کیونکہ قوانزو میں شیعہ لوگوں کی تعداد بہت کم تھی اور وہ لوگ سنیوں کے خلاف مزاحمت کرنا چاہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ شیعہ لوگ جو زیادہ تر ایرانی تھے، اس بات سے نالاں تھے کہ قوانزو پر سنی لوگوں کا قبضہ ہے ، یوان حکومت نے سنی اہلکار پو شو گینگ Pu Shougeng(蒲寿庚) کو قوانزو کا حاکم بنا رکھا تھا۔ اس کے علاوہ سنی لوگوں کی آبادی بھی زیادہ تھی اور تجارت میں بھی ان کا کافی دخل تھا۔ حالانکہ 1282 میں یوان حکومت نے شیعہ لوگوں کی 3000 فوج کو قوانزو میں ٹھہرایا تھا لیکن پھر بھی ان کی تعداد کم تھی۔

چنانچہ باغیوں نے قوانزو اور پوتیان Putian شہروں پر قبضہ کر لیا اس کے بعد وہ صوبائی دار الخلافہ فوزو Fuzhou تک پہنچ گئے۔ لیکن اسپاہ باغی فوج 1362 CE میں آپسی خلفشار کا شکار ہو کر کمزور ہو گئی ، بالآخر 1362 CE میں ان دونوں کو نوونا Nawuna نام کے ایک آدمی نے قتل کر دیا اور قوانزو کے فوجی قلعے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد جن جیا Jin Jia نام کے ایک شیعہ کمانڈر نے ان کا ساتھ چھوڑ کر یوان کمانڈر چین یوڈنگ Chen Youding سے اتحاد کر لیا، جس کی وجہ سے اسپاہ باغیوں کو شکست ہوئی چنانچہ 1366 CE میں یوان جنرل چین یوڈنگ Chen Youding نے اس بغاوت کو کچل دیا[95]۔ دوسری روایت میں اس کا نام یاوونا Yawuna بتایا گیا ہے جو پو خاندان کا داماد تھا۔ اس نے امیر الدین اور سیف الدین کو قتل کر کے قوانزو کی حکومت سنبھال لی لیکن 1368 CE میں یوان فوج نے اسے شکست دی ۔ اس کے بعد یوان حکومت نے قوانزو میں مسلمانوں کا قتلِ عام کیا خاص کر پو شوگینگ کے پورے خاندان کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد بہت سے مسلمان اور دیگر غیر ملکی تاجر قوان زو سے فرار ہوئے اور دوسری جگہوں میں پناہ لی جیسے یو گانگ Yuegang اور جن جیانگ Jinjiang ۔ کچھ لوگ اپنی شناخت چھپانے کے لئے ہوکیئن کمیونٹی Hokkien community میں شامل ہو گئے۔ قوان زو بندر گاہ کئی سال کے لئے بند کر دی گئی، اس کے علاوہ غیر ملکیوں کا چین میں داخلہ بھی تقریباً بند ہو گیا۔ قوانزو بندر گاہ کو بند کر کے ریوکیو Ryukyu اور گوانگ زو Guangzhou بندر گاہوں پر تجارتی جہازوں کی آمدورفت کی اجازت دی گئی۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ تجارت بھی 16 ویں صدی عیسوی تک بند کر دی گئی[96]۔

یہاں تک کہ 1407 CE میں منگ حکومت کے یونگلے بادشاہ Yongle Emperor نے اسلام کے ساتھ رواداری پر قوانین بنائے اور وہاں کے مقامی لوگوں سے استدعا کی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ روادارانہ سلوک کریں،

کیونکہ یونگلے بادشاہ کی حکومت قائم کرنے میں کچھ مسلمان جنرلوں نے اس کی مدد کی تھی۔ اور یہ قوانین مسجدوں کی دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔

لن نو کا واقعہ

سیمو لوگوں کے خلاف ہان لوگوں کے غصے کی ایک وجہ 'لن نو' کا واقعہ بھی تھا جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر سیمو لوگوں کا قتل کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ لن لو Lin Lu نام کا ایک تاجر تھا جس کا 30 سالہ بیٹا لن نو Lin Nu 1376 میں کسی کام سے ایران کے شہر ہرمز Hormuz گیا اور وہاں پر اس نے ایک مسجد میں اسلام قبول کر لیا اور ایک ایرانی لڑکی سے شادی کر لی جس کو وہ واپس قوانزو لے آیا[97]۔ لیکن اس کا خاندان اور ہان نسل کے لوگ اس سے بہت غصہ ہو گئے کیونکہ وہ کسی بھی ہان شخص کے مذہب بدلنے اور دوسری نسل میں شادی کرنے کو سخت ناپسند کرتے تھے[98]۔ ان لوگوں پر اتنا دباؤ بڑھا کہ خاندان والوں نے ان کو اپنے خاندان سے نکال دیا اور لن نو کے گھر والوں نے اپنا خاندانی نام لن سے بدل کر لی Li کر لیا۔ ان مخالفت کرنے والوں میں لن نو کا بھتیجا لی گوانگ چی Li Guangqi سب سے آگے تھا جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیمو لوگوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اس کا کہنا تھا کہ اسلام اور دیگر غیر ملکی مذاہب چینی ثقافت سے مطابقت نہیں رکھتے اور ان کی زبان الو کے چیخنے جیسی ہے اور ان کا رسم الخط کیچوؤں Worms جیسا ہے۔ اس نے وحشیوں کے بارے میں قدیم چینی تحریروں کا حوالہ دیا اور کہا کہ اس کے چچا کو سیمو ثقافت Culture نے "عجیب اور غیر ملکی" بنا دیا ہے۔ اس نے کہا کہ اس واقعے کو خاندانی شجرہ نسب میں شامل کیا جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ خاندان میں سے کوئی بھی اس بات کو نہ دہرائے کہ سیمو خاندان میں شادی کرے۔ کہا جاتا ہے کہ منگ دور کا مشہور فلسفی لی زی Li Zhi اسی لن نو کی اولاد میں تھا لیکن وہ مسلمان نہیں تھا کیونکہ اس کے دادا کے زمانے سے اس کا خاندان اسلام چھوڑ چکا تھا[99]۔

مسلمانوں کا قتلِ عام

مسلم فوج جس قلعہ میں چھپی ہوئی تھی اس کے گیٹ بند کر دیئے گئے اور تین دن تک ان کا قتلِ عام ہوا۔ ایک چینی مؤرخ لکھتا ہے کہ 'تمام مغربی لوگوں کو قتل کر دیا گیا ان میں کچھ لمبی ناک والے بے گناہ بھی مارے گئے۔ تین دن تک دروازے بند رکھے گئے اور قتلِ عام جاری رہا۔ پو شو گینگ خاندان کی لاشیں یوں ہی بے کپڑوں کے پڑی ہوئی تھیں اور ان کے منہ مغرب کی طرف تھے۔ ان کو 5 مسخ کرنے والی سزائیں Five mutilating punishments دی گئیں اور ان کو قتل کر کے ان کی لاشوں کو خنزیروں کے باڑے میں پھینک دیا گیا۔ یاد

رہے 5 مسخ کرنے والی سزا، اس کو کہتے تھے جس میں ملزم کو داغا جاتا تھا، ناک کاٹی جاتی تھی، ایک یا دونوں پیر کاٹے جاتے تھے، زنخا بنایا جاتا تھا اور قتل کیا جاتا تھا

Involved tattooing, cutting off the nose, Amputation of one or both feet, castration and death[100].

اسپاہ بغاوت کے بعد بہت سے مسلمان قوانزو سے مختلف علاقوں کی طرف فرار ہو گئے ان میں سے کچھ مسلمان انڈونیشیا کے جاوا Java کی طرف فرار ہو گئے جہاں انہوں نے اسلام پھیلایا۔ کچھ مسلمانوں نے مسجدوں میں چھپ کر جان بچائی[101]۔ اسی طرح گوانگ ڈونگ کے علاقے میں بہت سے مسلمان آباد ہو گئے جنہوں نے ایک نیا گاؤں بسایا جس کا نام شن چن Xin Cun تھا۔ یہ خبر ماہوان نے دی جو زینگ ہا کے ساتھ 15 ویں صدی میں جاوا کی طرف سفر پر گیا تھا۔ کچھ مسلمان منیلا بے Manila Bay ، برونائی Brunei ، سماترا Sumatra اور چمپا Champa کی طرف بھی فرار ہوئے۔ چنانچہ انڈونیشیا کے ۹ ولی سانگا (Nine Wali Sanga) انہیں قوانزو کے مفرور مسلمانوں کی اولاد میں تھے اور چینی بولا کرتے تھے جنہوں نے بڑے پیمانے پر انڈونیشیا میں اسلام پھیلایا۔ اسپاہ بغاوت کے بعد جب منگ حکومت قائم ہوئی تب مسلمانوں کے لئے حالات کچھ سازگار ہوئے کیونکہ منگ حکومت، مسلمانوں سے کافی دوستانہ تعلق رکھتی تھی۔

باب ۵
منگ حکومت کے زمانے میں اسلام

第五章
明代伊斯兰教

Chapter Five
Islam during the Ming Dynasty

منگ سلطنت میں مسلمانوں کے اَثَر و رُسُوخ کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ 1333 CE میں چین شی (Chinshee/Civil Service) کا امتحان ہوا جس میں کامیاب ہونے والوں میں سے دس مسلمان تھے۔ 1368 CE میں عبد اللہ نام کے ایک شخص کو منگ بادشاہ ٹائی چو (ہونگ وو) نے ادارہ علم الھیہ کا ناظم مقرر کیا۔ اس کے ساتھی الیاس اور 14 لوگوں نے سال کی جنتری ترتیب دینے کا کام کیا۔ جب بادشاہ نے چن یوان (Chin Yuan) کے مقام پر ایک آبزرویٹری (Observatory) بنائی تو علی نام کے ایک شخص کو اس کا ڈائریکٹر مقرر کیا۔ 1369 CE میں بادشاہ نے علی اور اس کے دس ساتھیوں کو دار الخلافہ بلایا اور ان سے جنتری کے بارے میں مشورہ لیا اور ان کو سیاروں کی تحقیق کا حکم دیا۔ 1371 CE میں اس ادارے کا نام 'المشاہدہ' کر دیا گیا، اس کے چار شعبے تھے (۱) علم نجوم (۲) الساعۃ المائنۃ (۳) عالمی کلینڈر (Universal Calander) اور (۴) ہجری کلینڈر۔ 1383 CE میں بادشاہِ چین مین ٹائی نے ہوپہ چونگ (Hei Peh Chong) جو ایک بہت بڑا عالم تھا اور اس کا ساتھی لی زن، کو یہ حکم دیا کہ عربی کی جو کتابیں کرۂ ارض کی پیمائش اور ہجری کلینڈر سے متعلق ہیں ان کا چینی زبان میں ترجمہ کر دے۔ بات یہ تھی کہ جب ہونگ وو بادشاہ نے یوان حکومت کا تختہ الٹ کر اپنی حکومت قائم کی تو یوان حکومت کے کتب خانے میں بہت سی کتابیں ملیں جو غیر ملکی زبان میں تھیں اور لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ یہ قدیم علماء کی کتابیں ہیں جن میں علم وحکمت بھری ہوئی ہے لیکن کوئی چینی ان کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے بادشاہ چوٹائی نے ان کے ترجمے کا حکم دیا۔ یہ ساری کتابیں عربی میں تھیں۔ یہ واقعہ تاریخِ منگ کے 37ویں حصے میں درج ہے۔ لیکن اب ان میں سے کوئی کتاب نہیں پائی جاتی[102]۔

منگ دور کا ایک خط اور دیباچہ

منگ کے دار السلطنت چانغان (Changan) کے شاہی کتب خانہ میں عربی کتابوں کا ذخیرہ تھا، جس کی اکثر کتابیں علم نجوم سے متعلق تھیں۔ چنانچہ منگ سلطنت کا پہلا فرماں رواتائی زو (Taizu) (r. 1368-1399) جب تخت نشین ہوا تو اس نے عربی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لئے، مسلمانوں کے شیخ المشائخ کو ایک فرمان لکھا اور ترجمہ ہونے کے بعد وزیر معارف وو چونگ پہ (Wuchongpeh) نے اس پر ایک مقدمہ لکھا۔ ہم دونوں کو یہاں پر نقل کئے دیتے ہیں۔

تائی زو کا فرمان شیخ المشائخ کے نام

"مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ عقلمند کی طریقت جب کامیاب ہوتی ہے تو وہ خوش نصیب سمجھے جاتے ہیں ورنہ بدنصیب۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ فی نفسہ طریقت میں کوئی خرابی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب طریقت کی لیاقت ناقص ہے یہاں تک کہ ان کے خیالات کسی معمولی وجہ سے رُک جاتے ہیں اور اشاعت نہیں پاتے۔ ہمارے ملک کی لغت عقوو اشارات سے شروع ہوئی تھی، پھر پاکوائی نے ان کی جگہ لی۔ پاکوائی سے چیان مین اور چیان مین سے دفتر کی صورت میں تبدیل ہوئی۔ دفتر کے ذریعہ سے قدیم حکماء اور علماء کے اقوال محفوظ کر لئے گئے۔ پھر رفتہ رفتہ حکمت کا ذخیرہ جمع ہو گیا اور علوم وفنون کی اشاعت ہوئی۔ منگ سلطنت کی ابتدا میں میر اجنرل جب دارالسلطنت میں داخل ہوا تو شاہی کتب خانے میں بہت سی کتابیں جن کی تحقیق کی ضرورت تھی پائی گئیں، خبر مشہور تھی کہ وہ حکماء اور علماء کی یادگار ہیں، جن میں حکمت اور عقل کی باتیں مدفون ہیں، مگر سب اجنبی زبان میں ہیں۔ دربار میں ان کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ میں نے سنا تھا کہ تم اس زبان سے واقف ہو، اور ان کتابوں سے تمہیں خاص دلچسپی ہے اس لیے تم کو حکم دیا تھا کہ ترجمہ کر ڈالو۔ اب کئی مہینے ہو گئے ہیں جو کچھ ترجمہ ہو چکا ہے اس سے معلوم ہوا کہ فوق السماء اور تحت الثریٰ کی باتیں سب اس میں موجود ہیں، بارز اور عمیق افکار ان میں مستور ہیں۔ افلاک اور سیارات کے ادوار سب اس میں مندرج ہیں۔ ادارہ نجوم کا ناظم تمہارے بغیر کیسے ان کو سمجھ سکے اور تم کو بغیر کمال دکھائے کیوں کر استاد زمانہ کہلائے؟ اس واسطے تمہیں "ہنلین" کا خطاب دیا جاتا ہے اور تم کو ادارہ ترجمہ کا مدیر مقرر کیا جاتا ہے، امید ہے قبول کرو گے (1383 CE)"[103]۔

جب شیخ المشائخ نے شاہی فرمان کے مطابق ان کتابوں کا ترجمہ کر دیا تو وزیر معارف وو چونگ پہ نے اپنے ہاتھ سے جو مقدمہ لکھا وہ یہ ہے:

"بادشاہِ زمانہ، آسمانی حکم کے مطابق چین کی نگرانی کرتا ہے اور اخوت کی تبلیغ کرتا ہے، اس لئے اہل السیف والقلم اس کے گرویدہ ہوتے ہیں، ہونگ وو کے شروع کے دور میں جب فوجی جنرل نے دار السلطنت پر قبضہ کیا، تو بہت سی کتابیں برآمد ہوئیں، جو حکمائے سلف کے افکار ہیں، یہ کئی ہزار کتابوں کا ایک ذخیرہ تھا، جو عہد یوان کے شاہی کتب خانہ میں محفوظ تھا۔ سنا ہے کہ فرصت کے وقت علماء اور حکماء جمع ہو کر ان کا مطالعہ کرتے تھے، اور ان پر بحث کرتے تھے، ان کا ارادہ تھا کہ ان میں سے مواد لیکر حکومت کا دستور العمل تیار کیا جائے، ان کتابوں میں سے جو دار السلطنت میں برآمد ہوئیں، کئی سو عربی کتابیں بھی تھیں، حروف اجنبی اور زبان غیر تھی، یہاں ان کا کوئی جاننے والا نہیں تھا۔ 1383 CE کے موسمِ خزاں میں بادشاہ ٹائی چو (تائی زو) نے ایک دربار کیا جس میں "ہنلین" (عمرانی عہدوں میں دوسرے درجے کا خطاب ہے Second Class Rank in Civil Service) لی چن (Lee Chun) اور مجھ

کو خاص طور پر بلایا، اور ہم سے فرمایا: "آسمانی طریقہ پوشیدہ اور پر اسرار ہے، وہ انسانوں کو بتلاتا ہے کہ حاکمِ وقت آسمانی حکم سے حکومت کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے کامیاب ہوتا ہے"۔ قدیم زمانہ کے حکمراں، نجوم کی حرکات و سکنات کا مطالعہ کرتے تھے، اور موسموں کی تبدیلی کی حقیقت دریافت کرتے تھے، تاکہ ان سے سبق سیکھیں اور انسانیت کی تربیت کریں، اشیاء میں ہم آہنگی اور تناسب پیدا کریں، ان کی بدولت علمِ نجوم کا عروج ہوا۔ موجودہ زمانے میں عرب علمِ نجوم کے ماہرین، افلاک کی گردش اور سیارات کی حرکات کے متعلق صمیم رائے رکھتے ہیں، ان کے تجربات اور مشاہدات بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کتابوں میں کواکب اور نجوم کے متعلق جو معلومات مل سکتی ہے اور کتابوں سے نہیں مل سکتی۔ یہ ایک اہم علم ہے جس میں انسانی اور آسمانی تعلقات کا راز مضمر ہے۔ ان کتابوں کا ترجمہ ہونا چاہئے، تاکہ آسانی سے ان کا مطالعہ کیا جاسکے اور ہم ان کی مدد سے علامات نجوم کا مشاہدہ کر سکیں، ان علامات کے مطابق آفات و بلیلات سے مدافعت، اعمالِ حسنہ کی اشاعت اور آسمانی حکم کی اطاعت کریں، اور اسمانی جذبات کا لحاظ رکھیں"۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے، بادشاہ نے ایک فرمان لکھا اور لین ٹائی (اس مقام کا نام جہاں رصد گاہ تھی) کے ادارہِ نجوم کے ناظم حیدر عطف الدین قاضی المسلمین و شیخ المشائخ محمود وغیرہ کو دربار میں بلایا، شاہی کتب خانہ سے کتابوں کا ذخیرہ نکالا اور ان کتابوں کا ترجمہ کرنے پر مامور کیا، جو علمِ نجوم اور نظامِ شمسی و قمری سے متعلق تھیں اور یہ فرمایا: تم لوگ مسلمان ہو، ممالکِ مغرب کے باشندے ہو، عربی زبان سے واقف ہو، چینی زبان بھی سمجھ سکتے ہو، زبان سے لوگوں کو سمجھاسکتے ہو، قلم سے معانی بیان کرسکتے ہو، تیار ہو جاؤ، ان کا ترجمہ کر ڈالو، ناغہ نہ کرو، غفلت میں نہ پڑو، مجھ پر تمہارا احسان ہو گا۔ تمہارے لیے میری طرف سے انعام ہے۔۔۔۔ انہوں نے فرمان کے مطابق "یون شون من" (نان جنگ شہر کا ایک دروازہ) کے دہانے پر ایک ادارہ قائم کیا، اور ترجمہ کا کام شروع کر دیا، کتابوں کا مغز نچوڑ کر ایک جگہ جمع کر دیا، یہاں تک کہ ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا۔ مسودہ صاف کرنے کے بعد شاہ ٹائی چو کی خدمت میں پیش کیا گیا، پھر ووچونگ یہ کو یہ حکم ہوا کہ اس کتاب کا مقدمہ لکھو میں نے یوں لکھنا شروع کیا: "روایت ہے کہ فونی (یافث کا بگڑا ہوانام) نے پاکوائی بنایا، ٹانگ اور یو (Tan-Yoo) نے جنتری بنائی، شُن (Shun) اعظم نے سات ریاستوں کو متحد کیا، اور مقدس یو (Yu) نے نہریں کھدوائیں۔ عہد بعد کی روایتیں اور ہر ہر زمانہ کی حکمتیں، سب دفتروں میں درج کی گئیں جن میں زمین و آسمان کی تبدیلیاں، شمس و قمر اور کواکب کی گردش، عناصر ذکوری و اناثی کے تطابق، سردی و گرمی کی ترکیب، دن اور رات کی ترتیب، انسان کی سعادت و شقاوت اور اشیاء کے بقاو فناء کے متعلق کافی روشنی ڈالی گئی۔ اب عربوں کے علمِ نجوم کا مطالعہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس میں جو باتیں ہیں اگر ان کا چینی روایات سے مقابلہ کیا جائے تو ہماری رائے یہ ہے کہ ان کی اصل ایک ہے اور شاخیں مختلف ہیں کیوں کہ دنیا کا ہر گوشہ حقائق سے لبریز ہے، اور حق کی باریکیاں اشیاء میں جلوہ افروز ہیں، ان میں نہ مشرق و مغرب کی خصوصیت ہے، نہ چین و عرب کی۔ خدا کرے ہمارے بادشاہ کا دل مسرور ہو، اس کا سینہ علم و حکمت کی شراب سے لبریز ہو، نیت میں خلوص ہو،

عمل میں جوش ہو، قول میں صداقت اور فعل میں سچائی ہو، یہ بات سب پر روشن ہے کہ وہ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتا ہے اور آسمانی حکم کے مطابق جو سراپا دانش و حکمت ہے، حکومت کرتا ہے، اب بادشاہ کو حکومت کا ایک خزانہ ملا ہے، یہ خزانہ کیا ہے؟ عرب کی حکمتِ نجوم ہے، جس کے ذریعہ سے انسان اور آسمان کے تعلقات معلوم ہو سکتے ہیں، خدا ہمارے بادشاہ کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے، آمین۔"

ازووچونگ یہ، وزیر معارف

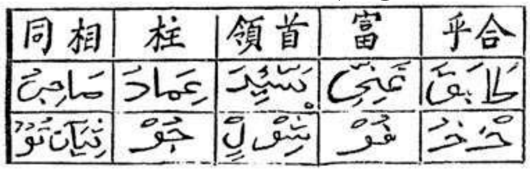
منگ دور میں مسلمانوں کا آنا کیوں بند ہوا

تاہم منگ دور (1368–1644 AD) میں چین میں باہر سے مسلمانوں کا آنا بند ہو گیا کیونکہ اسپاہ بغاوت Ispah rebellion کے بعد قوانزو بندر گاہ بند کر دی گئی تھی اور قوانزو بندر گاہ ہی چین میں مسلمانوں کی آمد کا سب سے بڑا ذریعہ تھی۔ منگ حکومت میں یہ بھی فرمان جاری کیا گیا کہ مانی مذہب اور عیسائیت پر پابندی لگائی جاتی ہے کیونکہ یہ دونوں گمراہ کن اور غیر قانونی مذاہب ہیں جب کہ اسلام اور یہودیت کو قانونی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں کنفیوشس نظریات سے مماثلت رکھتے ہیں[104]۔ اسی کے ساتھ ہی منگ حکومت نے بحری تجارت پر کوئی توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے بحری تجارت بھی برائے نام رہ گئی۔ چونکہ زیادہ تر مسلم آبادی بحری تجارت سے وابستہ تھی اسی لئے، مسلمانوں کی زیادہ تر آبادی بندر گاہوں کے قریب رہتی تھی لیکن منگ دور میں اس آبادی میں بھاری کمی آئی کیونکہ بحری تجارت کے بند ہونے کے بعد مسلمانوں کو دوسرے ذرائعِ معاش ڈھونڈنے پڑے۔ اس دور میں نانجنگ اسلامی ثقافت کا مرکز بن گیا۔ چونکہ اسپاہ بغاوت کے بعد مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا اس وجہ سے مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لئے خود کو چینی سماج میں ڈھالنا Sinicize شروع کر دیا تھا[105]۔ چینی زبان بولنی شروع کر دی، پہناوا، رہن سہن یہاں تک کہ چینی طرز کے نام بھی اپنانے شروع کر دیئے تھے اور بہت سے اسلامی ناموں کے چینی مخفف استعمال کرنے شروع کر دیئے جیسے مصطفیٰ کو مو Mo، مسعود کو مائی Mai، محمد کو ما (Ma)، حسن کو ہا، حسین کو ہو، سعید کو سا وغیرہ Ma for Muhammad, Ha for Hasan, Hu for Hussain and Sa'i for Said and so on۔

کہا جاتا ہے کہ سید اجل شمس الدین عمر (1211-1269) Sayyid Ajjal Shams al-Din Omar جو ینان کے پہلے مسلم گورنر تھے ان کے بڑے بیٹے تھے نصر الدین (Nasr-uddin) جن کو چینی زبان میں Na-su-la-ding کہا جاتا تھا۔ تو ان کی اولاد میں چار خاندان ہوئے سب نے ان کے نام کے ایک ایک

ٹکڑے کو اپنا خاندانی نام بنالیا ایک نے نا Nai ، دوسرے نے سو su ، تیسرے نے لا la اور چوتھے نے ڈنگ ding [106]۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یوان حکومت نے اپنے آخری دور میں غیر ملکی لوگوں پر بہت سی پابندیاں لگادی تھیں جس کی وجہ سے انہیں اپنا طرزِ زندگی بدلنا پڑا، اس کا ذکر اوپر بھی آچکا ہے۔ اسی دور میں چینی مسلمان، باہری دنیا کے مسلمانوں سے الگ لگنے لگے تھے۔ جو ہان لوگ مسلمان ہوئے تھے انہوں نے بھی اپنے خاندانی نام رکھ لئے تھے جیسے کونگ، زانگ وغیرہ۔ چینی طرز کے کھانے بھی اپنائے گئے جس میں بالکل چینی انداز میں کھانے بنائے جاتے تھے صرف گوشت میں حلال گوشت ڈالا جاتا تھا۔ اسی لئے اسلامی کھانوں کو بھی اکثر بیجنگ کے کھانوں Beijing cuisine میں شامل کیا جاتا ہے[107]۔ اسی طرح مسلمانوں نے چینی زبان کو عربی رسم الخط میں لکھنا شروع کیا جس کو شیاوجنگ xiaojing یاشیاوارجنگ Xiao'erjing 小儿经 کہاجاتاہے۔

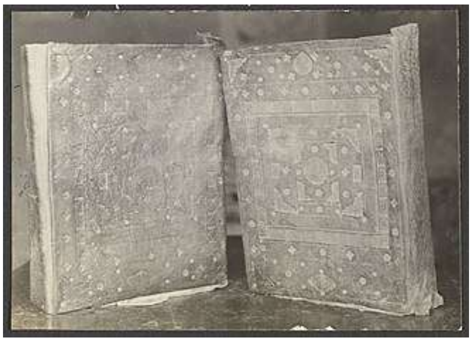


سب سے آخری لائن میں شیاوارجنگ لکھائی موجود ہے

اسی طرح عربی خطاطی کو بھی ترقی دی اور اپنا منفرد رسم الخط بنایا جس سے مسجدوں اور دیگر مذہبی مقامات پر عربی عبارتوں کی نقاشی کی جاتی ہے اس کو 'صینی رسم الخط' کہاجاتاہے۔ آجکل اس کے سب سے مشہور خطاط حاجی نور دین می گوانگ جیانگ Noor Deen Mi Guangjiang Hajji ہیں۔ اسی طرح مسجدوں اور دیگر عمارتیں بنانے میں چینی طرز تعمیر کو اپنایا گیا جس کو پگوڈا pagoda طرز تعمیر کہاجاتاہے[108]۔

سالار مسلمان
Salar Muslims

سالار مسلمانوں کے اجداد 1370 CE میں منگ حکومت کے زمانے میں سمرقند کے علاقے سے چین پہنچے۔ کہاجاتا ہے کہ یہ دو بھائی تھے جو مقامی حاکم کے ظلم سے بچنے کے لئے تیان شان پہاڑ کے جیایو گوان درّے Jiayuguan pass, کے راستے سوزو، گان زو، ننگ شیا، چن زو، گانگو Ganzhou Suzhou District District, Ningxia, Qinzhou District, Gangu County ہوتے ہوئے شیا ہی کاؤنٹی Xiahe County میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ اس کے بعد کچھ اور لوگ سمرقند سے تیان شان Tian Shan کے راستے ہوتے ہوئے چنگ ہائی Qinghai میں آکر مقیم ہوئے، ان کی تعداد 12 تھی۔ کہاجاتاہے کہ وہ اپنے ساتھ ایک قران بھی لائے تھے جو ابھی تک شن ہوا Xunhua شہر کی جی زی مسجد Jiezi Mosque



قرآن جو سالار 1371 میں سمرقند سے لائے تھے

میں محفوظ ہے۔ ان آنے والوں نے منگ حکومت کی اطاعت قبول کی، ان کے سردار کا نام ہان باؤیوان Han Baoyuan یا ہان پاؤ یوان Han Pao-yuan تھا۔ منگ نے ہان باؤ یوان کو سین ٹورین کے دفتر office of centurion کا انچارج بنادیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے خاندان کی 4 شاخیں ہوئیں۔ اس کی اولاد نے اپنا خاندانی نام ہان Han رکھا[109]۔ دوسرا سالار گروپ جس کا سردار ہان شان با Han Shanba تھا اس کے خاندان کی بھی 4 شاخیں ہوئیں، انہوں نے اپنا خاندانی نام ما Ma رکھا۔ منگ حکومت نے اس کو بھی وہی عہدہ دیا جو ہان باؤیوان کو دیا تھا[110]۔ کہا جاتا ہے کہ ہان باؤیوان کے والد کا نام عمر Omar تھا اور عمر کے والد کا نام ہر مان Haraman تھا۔ یہی ہر مان سالار قافلے کا سردار تھا، جب وہ لوگ وسطی ایشیا سے نقل مکانی کر کے چین آئے[111]۔

شادیوں کا نظام

منگ حکومت نے یہ قانون لاگو کیا تھا کہ ہان نسل کے مرد یا عورت کسی دوسری نسل کے مرد یا عورت سے شادی نہیں کر سکتے، جب کہ ہوئی اور سالار مسلمان اپنی نسل میں شادی نہیں کر سکتے بلکہ دوسری نسل میں شادی کرنی پڑے گی[112]۔ اس کا مقصد شاید یہ تھا کہ غیر چینی لوگوں کو شادیوں کے ذریعہ چینی تہذیب میں ڈھالا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ہوئی اور سالار لوگ آپس میں شادیاں کر لیتے ہیں کیونکہ دونوں کا مذہب ایک ہے۔ شروع میں جو بڑے سالار تھے انہوں نے تبتی عورتوں سے شادیاں کیں، جب کہ جو جوان تھے انہوں نے سالار عورتوں سے ہی شادیاں کیں۔ ہان اور سالار لوگوں کے بیچ شادیاں نہیں ہوتیں لیکن تبتی اور سالار لوگوں کے بیچ شادیاں ہو جاتی ہیں، حالانکہ سالار لوگ اپنا خاندانی نام 'ہان' رکھتے ہیں۔ سالار لوگ دوسری نسل کی عورتوں سے شادیاں کر لیتے ہیں جیسے تبتی عورتوں سے لیکن اپنی عورتوں کی شادی دوسری نسل کے مردوں سے نہیں کرتے۔ تاہم وہ ہوئی مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کر دیتے ہیں۔

اس لئے پہلے جو سالار لوگ شن ہوا Xunhua پہنچے جو تبت کے پاس ہے تو انہوں نے تبتی خواتین سے شادیاں کیں۔ شروع میں 2000 تبتی خواتین سے سالار لوگوں نے شادیاں کیں۔ یہ شادیاں وِمڈو گھاٹی Wimdo valley میں رہنے والے تبتی قبائلی سرداروں اور سالار مہاجروں کے درمیان ایک معاہدے کے بعد ہوئیں۔

معاہدے میں تبتی بدھ لوگوں نے سالار لوگوں سے 4 شرطیں رکھیں۔ پہلی یہ کہ اپنی چھتوں پر چاروں کونوں پر بدھ عبادت کے جھنڈے لگائیں گے دوسری یہ کہ بدھ عبادت کے پہیے Tibetan Buddhist prayer wheels کے ساتھ وہ عبادت کریں گے، عبادت کے دوران وہ بدھ منتر پڑھیں گے جس کی شروعات اوم منی پدما ہم om mani padma hum سے ہوتی ہے، اور چوتھی یہ کہ وہ بدھ کی مورتی کے آگے جھک کر عبادت کریں گے۔ لیکن سالار لوگوں نے ان کی تینوں شرطوں کو ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ وہ مسلمان ہیں اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں تاہم وہ جھنڈے کی جگہ چاروں کونوں پر پتھر رکھ سکتے ہیں[113]۔

ایسا بھی ملتا ہے کہ مشرقی چنگ ہائی اور گانسو کے علاقے میں کچھ تبتی عورتوں نے مسلمان مردوں سے شادیاں کیں لیکن اپنے بدھ مذہب پر قائم رہیں۔ ان کے کچھ بچے بدھ ہو گئے اور کچھ مسلمان ہوئے[114]۔ اس علاقے میں آفاق خوجہ کے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

1996 CE تک وڈو وادی میں سالار کا صرف ایک گھر بچا تھا[115]۔ اسی لئے بہت سے تبتی رواج سالار لوگوں میں بھی داخل ہو گئے جیسے شادی کے موقع پر دلہن گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں میں دودھ اور اناج بانٹتی ہے یہ رسم تبتی لوگوں سے آئی ہے[116]۔ چنانچہ چنگ دور کا سالار جنرل ہان یووین Han Youwen کی ماں زی لی ہا Ziliha تبتی تھی اور اس کا باپ ائے ما Aema سالار تھا۔ سالار لوگوں نے چنگ ہائی میں پرانے ہوئی لوگوں کا سنی طرز کا اسلام اپنایا جس کو گے دی مو Gedimu (Gedem) کہا جاتا ہے شاید یہ قدیم کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے لئے ہوئی لوگوں کا طریقہ اپنایا جسے جنگ ٹانگ جیاؤیو Jingtang Jiaoyu طرزِ تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سالار لوگوں کی اپنی بھی کچھ کتابیں تھیں جن میں سے سب سے مشہور زاشو بین بین 雜學本本 Zaxue Benben تھی جو چینی زبان میں لکھی ہوئی تھی۔ اس کا ترجمہ مختلف تعلیمات کی کتاب Book of Diverse Studies کیا جا سکتا ہے۔ بہت سے سالار لوگوں نے ہوئی خاندانوں میں بھی شادیاں کیں اس وجہ سے ہوئی اور سالار کا رہن سہن بہت ملتا جلتا ہے۔ چنانچہ ہوئی لوگوں نے نقش بندی صوفی سلسلے کی دو شاخیں وہاں متعارف کرائیں جن کے نام ہیں جہریہ Jahriyya اور خفیہ Khafiyya صوفی سلسلے۔ ان دونوں میں سالار لوگ بھی کافی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ مالاچی Ma Laichi وہ شخص ہیں جنہوں نے سالار لوگوں میں خفیہ صوفی سلسلہ شروع کیا[117]۔ سالار لوگوں کے رابطے میں آ کر تبتی کارگان Kargan Tibetans لوگ بڑی تعداد میں مسلمان ہوئے۔

مسلمانوں سے منگ بادشاہوں کا سلوک

ہونگ وو بادشاہ کے دور میں

ہونگ وو بادشاہ (1368-1398 AD) منگ حکومت کا پہلا بادشاہ تھا جس نے منگ حکومت کی بنیاد رکھی۔ چونکہ ہونگ وو بادشاہ کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ بہت دوستانہ تھا، اس لئے بہت سے مسلمان اسلام کی دعوت دینے عرب سے چین آئے جن میں سب سے مشہور محمد اور جمال الدین ہیں جن کو بتدریج چین میں مہامودے Mahamode اور زن مالو دنگ Zhanmaluding کہتے ہیں[118]۔ ہونگ وو بادشاہ نے مسلمانوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ ان کو بڑے بڑے عہدے دیئے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ حکومت قائم کرنے میں بہت سے مسلم جنرلوں نے اس کی مدد کی تھی جیسے لان یو، ہو ڈھائی Hu Dahai ، چانگ یو چن Chang Yuchun، فنگ شینگ Feng Sheng، ڈنگ ڈی شنگ Ding Dexing، مو ینگ Mu Ying ، چین یو Chen You وغیرہ۔ ترپان کے ایک مسلم اویغور جنرل ہالا باشی Hala Bashi نے میاو بغاوت Miao Rebellions کے خلاف منگ حکومت کی حمایت میں باغیوں سے جنگ کی اور بغاوت ختم کرنے کے بعد ہونان Hunan کے چانگ ڈے کی ٹاؤیو آن کاؤنٹی Taoyuan County میں سکونت پذیر ہو گیا[119]۔ اسی طرح یوان حکومت کے خلاف لڑائی میں ہونگ وو بادشاہ کا سب سے قریبی کمانڈر ایک مسلم جنرل فنگ شینگ Feng Sheng تھا جس نے یوان حکومت کے خلاف لڑائی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تاہم بعد میں ہونگ وو نے ان میں سے کچھ کو مروا بھی دیا جیسے لان یو، حالانکہ اس کی کوئی بڑی غلطی نہیں تھی۔ 1384 CE میں اس نے مسلمانوں کی طبی کتاب کا چینی ترجمہ کروایا جس کو چینی زبان میں ہوئی ہوئی لیفا Huihui Lifa (Muslim System of Calendrical Astronomy) کہا جاتا ہے۔ اس کا ترجمہ کرنے والوں میں ایک مسلمان مترجم ماشائی ہی Mashayihei اور چینی مترجم وو بوزونگ Wu Bozong تھے جن کو ہونگ وو نے یہ کام سونپا تھا۔ 1800 CE تک اس کتاب کے کئی شمارے چھپے[120]۔ ہونگ وو نے ہی یہ قانون لاگو کیا تھا کہ ہان نسل کے مرد یا عورت کسی دوسری نسل کے مرد یا عورت سے شادی نہیں کر سکتے جب کہ ہوئی اور سالار مسلمان اپنی نسل میں شادی نہیں کر سکتے بلکہ دوسری نسل میں شادی کرنی پڑے گی[121]۔ اس کا مقصد شاید یہ تھا کہ غیر چینی لوگوں کو شادیوں کے ذریعہ چینی تہذیب میں ڈھالا جائے۔ اس نے کئی مسجدیں بھی تعمیر کروائیں جیسے نانجنگ، ینان، گوانگ ڈونگ اور فوجیان صوبوں میں[122]۔ ان مسجدوں میں نقاشی بھی کروائی جن میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف کی تھی۔ اس نے نانجنگ میں جن جو مسجد کو دوبارہ تعمیر کرایا جس کا مطلب ہو تا ہے 'خالص روشن خیالی' کی مسجد۔ اس لئے بہت سے مسلمان نانجنگ میں منتقل ہو گئے[123]۔ ہونگ وو بادشاہ نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں 100 چینی الفاظ پر مشتمل ایک نظم بھی لکھی جس کو

100 الفاظ کی تعریف 100 Character praise (百字讃 baizizan) کہا جاتا ہے۔ اس کا ذکر منگ حکومت کے عنوان میں اگلی جلدوں میں سے کسی میں آئے گا۔ اس کی چین میں بہت سی مسجدوں میں نمائش کی جاتی ہے[124]۔

کہا جاتا ہے کہ ہونگ وو نے مسلمانوں کے حق میں ایک فرمان بھی جاری کیا تھا جس کو پتھر کے کتبوں پر نقش کرا کر کئی مسجدوں میں نصب کیا گیا۔ چنانچہ فوزو اور قوانزو کی مسجدوں میں جو کتبے لگے ہیں ان میں یہ تحریر ہے 'میں آپکے گھروں کی حفاظت کا فرمان جاری کرتا ہوں۔ کوئی بھی اہلکار خواہ وہ فوجی ہو یا سرکاری، آپ کو پریشان نہیں کر سکتا، اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کو مجرم کی طرح سزا دی جائے گی[125]۔

ہونگ زی بادشاہ کے دور میں

علی اکبر خطائی نے اپنی کتاب خطائی نامہ میں لکھا ہے کہ ہونگ زی بادشاہ Hongzhi Emperor (r.1487-1505) نے نہ صرف بہت سے مسلمانوں کو اپنے یہاں ملازم رکھا بلکہ اس نے مسلم اہلکاروں کو اپنے محل میں پوری طرح اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی اسی لئے لوگوں کا خیال تھا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے یا مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ علی اکبر نے ہونگ زی بادشاہ کو خان لکھا ہے[126]۔ تاہم اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے 1200 مسلمانوں کو جو سمرقند سے آئے تھے اور گانسو میں مقیم تھے، تو گانسو کے گورنر کو حکم دے کر انہیں واپس سمرقند بھجوا دیا[127]۔

یونگلے بادشاہ کے دور میں

یونگلے بادشاہ کے دور میں مسلمان سب سے زیادہ حکومت میں اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ اسی نے زینگ ہا Zheng He کو بطور سفیر سمندری سفر پر بھیجا تھا جو چین میں اسلامی تاریخ کا ایک اہم باب ہے، اس کا ذکر الگ کیا جائیگا۔ یونگلے نے بہت سی نئی مسجدیں تعمیر کرائیں اور پرانی مسجدوں کی توسیع کی۔ ایک مسجد نانجنگ میں اور ایک شیان میں تعمیر کرائی جو ابھی تک قائم ہیں[128]۔ اس نے یہ بھی فرمان جاری کیا کہ مسجدوں کو کسی اور استعمال میں نہیں لیا جا سکتا[129]۔

زینگ ڈے بادشاہ کے دور میں

زینگ ڈے بادشاہ Zhengde Emperor (1505 to 1521 CE) کے دور میں بھی مسلمان حکومت کے بہت قریب تھے، اس کو بادشاہ وو زونگ Wuzong بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا دربار مسلم اہلکاروں، مشیروں اور مسلمان زنخے اہلکاروں اور مسلمان سفیروں سے بھرا رہتا تھا[130]۔ اس کے علاوہ اس کے دربار میں جو قالین بچھائے جاتے تھے وہ زیادہ تر مسلم کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوتے تھے جن میں سفید اور نیلے رنگوں میں عربی، فارسی اور اسلامی نقاشی ہوتی تھی[131]۔ وہ کبھی کبار مسلم لباس بھی پہنتا جیسے عمامہ اور جبہ وغیرہ۔ خطائی نامہ، جو وسطی

ایشیائی تاجر علی اکبر خطائی کا لکھا ہوا سفر نامہ ہے، اس میں درج ہے کہ بیجنگ میں ایک عظیم الشان مسجد تھی اور شہنشاہ وہاں جا کر نماز ادا کیا کرتا تھا[132]۔ جس سے لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ بادشاہ مسلمان ہو گیا ہے یا ہونا چاہتا ہے۔ اس کے سرکاری کام کاج زیادہ تر مسلمان زنخے چلاتے تھے[133]۔
اس نے خنزیر کے گوشت کی ممانعت کا فرمان بھی جاری کیا[134]، اس کے دربار کے کچھ مسلم زنخوں نے آپس میں چندہ کر کے 1496 CE میں نئی جو مسجد کی مرمت کرائی[135]۔

زینگ ڈے بادشاہ کی مسلم عورتوں میں دلچسپی

لیکن زینگ ڈے بادشاہ ایک نہایت عیش پرست آدمی بھی تھا اور وہ شراب اور عورتوں کا شوقین تھا۔ اس نے سرور کی محفلیں سجانے کے لئے ایک الگ ہال بنایا تھا جہاں اکثر رقص و سرور کی محفلیں لگتیں اور بادشاہ ان میں منہمک رہتا اور حکومتی کام کاج اپنے زنخے اہلکاروں پر چھوڑ دیئے تھے جن میں سے زیادہ تر مسلمان تھے، اس کی وجہ سے زنخے بہت طاقتور ہو گئے تھے۔ اس ہال کو باؤ فانگ Baofang کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہوتا ہے لیوپارڈ کا کمرہ[136]The Leopard's Chamber۔
ایک مسلمان گارڈ جس کا نام سید حسین تھا جس کو یو یونگ Yu Yong بھی کہا جاتا ہے اس کا تعلق ہامی Hami سے تھا اس نے کئی مسلم اویغور کنیزیں بھی بادشاہ کو پیش کیں جن کو بادشاہ نے اپنے حرم میں داخل کر لیا[137]۔ کہا جاتا ہے کہ اسی وجہ سے اس نے خنزیر کے گوشت پر پابندی لگائی تھی[138]۔ جون ڈارڈیس John W. Dardess لکھتا ہے جس طرح شوانڈے بادشاہ کو کورین خواتین پسند تھیں اسی طرح زینگ ڈے بادشاہ کو وسطی ایشیا کی مسلمان عورتیں پسند تھیں[139]۔ شاید اسی وجہ سے زینگ ڈے بادشاہ نے فارسی زبان بھی سیکھی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ زینگ ڈے کا کمانڈر ان چیف ایک سیمو مسلمان تھا جس کا نام چانگ زو Chang Zuo تھا۔ یو یونگ نے ایک غیر سرکاری حکم جاری کیا جس میں اس نے چانگ زو سے مطالبہ کیا کہ وہ زینگ ڈے بادشاہ کے لئے اپنے خاندان کی 12 عورتیں بھیجے۔ اس نے زینگ ڈے سے یہ بھی درخواست کی کہ وہ اپنے سیمو مارکسوں Marquess اور ارل Earl کو حکم دے کہ وہ اپنے خاندان کی خواتین کو محل میں رقص کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجیں۔ اس نے ان عورتوں کو رقص کی تعلیم دی جس کی وجہ سے لوگ محل کے اندر اور باہر اس سے نفرت کرنے لگے۔ بعد میں زینگ ڈے بادشاہ نے یو یونگ کی بیٹی کو بھی پیش کرنے کا حکم دیا تو یو یونگ نے اپنے پڑوسی کی بیٹی کو اپنی بیٹی کے نام سے پیش کر دیا۔ لیکن بعد میں اسے ڈر ہوا کہ کہیں بادشاہ کو اس کا علم نہ ہو جائے اس لئے اس نے استعفیٰ دے دیا۔ کہا جاتا ہے کہ زینگ ڈے کی ایک مسلم باندی کا نام نیر گان Ni'ergan 你兒干 تھا[140]۔ لیکن جیسے ہی زینگ ڈے بادشاہ کا انتقال ہوا تو 8 مسلمان عورتوں کو آزاد کر کے گوانگزو بھیج دیا گیا، جن کو زینگ ڈے نے اپنی باندی بنا کر محل میں قید کیا ہوا تھا ان

میں نیر گان بھی تھی جو ان سب کی سردار تھی۔ اس کے علاوہ زینگ ڈے کی ایک اور سیمو مسلم باندی کا نام ماجی Majiتھا جو ما انگ Ma ang کی چھوٹی بہن تھی۔ ما انگ پچھلی فوج کا اسسٹنٹ کمشنر Assistant Commissioner of Rear Army تھا۔ ماجی کی شادی پہلے بی چن Bi Chun سے ہوئی تھی اور وہ حاملہ بھی ہو گئی تھی بعد میں اس کے بھائی نے اسے زینگ ڈے کو پیش کر دیا۔ وہ گھڑ سواری اور تیر اندازی میں بھی کافی مہارت رکھتی تھی اور موسیقی بھی جانتی تھی اور منگولین زبان بھی بول سکتی تھی۔ 25 July 1521 CE کو ایک فرمان جاری کیا گیا جس میں یو یونگ کا بیجنگ میں عوام کے سامنے سر قلم کر دیا گیا اور اس کی ملکیت ضبط کر لی گئی۔

زینگ ڈے کا دورہ

زینگ ڈے کو سیاسی معاملات میں بالکل دلچسپی نہیں تھی اس کو شکار کرنے اور گھومنے پھرنے کا شوق تھا اس لئے وہ جولائی 1518 CE میں ایک دورے پر نکل گیا۔ اس نے حکم دیا کہ اس کا اہلکار زوشو فوج اکٹھی کر کے اس کے دشمنوں کے خلاف حملہ کرنے جائے۔ اس نے زوشو کو ایک جاگیر بھی دی اور اس کو جنگی کارناموں کے عوض تائی شی Taishi کا لقب دیا اور سالانہ تنخواہ بھی مقرر کی۔ ووزونگ کے اس دورے کو جنوب کا دورہ کہا جاتا ہے۔ جس نے بھی اس کی مخالفت کی اس کو اتنے کوڑے مارے جاتے کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ اس دورے کے دوران اس نے اپنے بہت سے اہلکاروں کی عورتوں کو اپنی دل جوئی کے لئے حاصل کیا۔ 1521 CE میں وہ بیجنگ واپس لوٹا لیکن فوراً اس کا انتقال ہو گیا۔

زینگ ڈے کے ذریعہ اسلام کی تعریف

ووزونگ نے کئی تحریروں میں اسلام کی تعریف کی ہے۔ ایک مسلم عالم وانگ ڈائی یو Wag Daiyuنے اپنی کتاب زینگ جیاؤ زین چوان Zhengjiao Zhenquan میں ایک اقتباس نقل کیا ہے جس میں زینگ ڈے نے اسلام کے بارے میں اچھے تاثر ات کا اظہار کیا ہے۔ یاد رہے وانگ ڈایو کے آباءواجداد کا تعلق وسطی ایشیا سے تھا جن کو نانجنگ میں قائم کی گئی فلکی رسد گاہ Astronomical Observatory سے متعلق خدمات حاصل کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس اقتباس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے[بادشاہ ووزونگ نے اپنے اہلکاروں سے ایک دفعہ کہا، کنفیوشس مذہب حالانکہ ایک ملکی نظام قائم کرنے کے لئے مددگار ہے لیکن اس میں روحانی تعلیم ناکافی ہے۔ بدھ مذہب اور ٹاؤ مذہب میں حالانکہ روحانی تعلیم کافی مقدار میں ہے لیکن وہ کسی شخص کی روح جب واپس قدرت کے پاس جاتی ہے اس بارے میں رہنمائی نہیں کرتے۔ صرف اسلام کی سچی تعلیمات ہی مضبوط عقلی دلائل پر قائم کی گئی ہیں۔ اس لئے اسلام کی تعلیمات ہی ہمیشہ قائم رہنے والی ہیں۔ ووزونگ نے اس بارے میں ایک نظم بھی لکھی جس کا ترجمہ یہ

ہے کہ ایک ہی تعلیم (اسلام کی تعلیم) درست ہے اور کئی تعلیمات (کئی مذاہب کی تعلیمات) گمراہی کی طرف لے جانے والی ہیں۔ اگر تم اپنے سچے خالق کی عزت نہیں کروگے تو کس کی کروگے] [141]۔

وو زونگ نے چین یو کے پڑ پوتے چین ڈیس Chen Dace کو ایک جاگیر بھی دی تھی اور اس کو میان کا ڈیوک Duke of Mian کا لقب بھی دیا تھا کیونکہ چین یو Chen You نے میاو لوگوں کی بغاوت کے خلاف منگ فوج کی قیادت کی تھی اور بغاوت کو کچلا تھا۔

سید حسین کا واقعہ

اس کے دور میں ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ ہامی کا چیف ملٹری کمشنر سید حسین Saiyid Husain تھا، جو ہامی کا پوری طرح دفاع نہیں کر پایا۔ اس لئے حامی ترفان حکومت کے قبضے میں چلا گیا۔ اس لئے وو زونگ نے سید حسین کو سازش کرنے کے الزام میں سزائے موت سنا دی لیکن سید حسین، وو زونگ کے اہلکار چیان ننگ Qian Ning کو رشوت دے کر سزا سے بچ گیا۔ چنانچہ سید حسین، اس کے بیٹے محمود (Maheimu) اور بھتیجی کے شوہر میر محمد (Mi'er Maheima) کو ہوئی ٹونگ گوان Huitong Guan نام کے ایک مہمان خانے میں رکھ دیا گیا جو غیر ملکی لوگوں کے لئے بنوایا گیا تھا۔ 1519 CE میں وو زونگ نے سید حسین اور میر محمد کو زو Zhu کا خاندانی نام دیا۔

باب ٦
زینگ ہا

第六章
郑和

Chapter Six
Zheng He

زینگ ہا

یونگلے بادشاہ کے دور میں زینگ ہا Zheng He نے بطور سرکاری سفیر مشرقی ایشیا کا دورہ کیا۔ اس کا تفصیلی ذکر کیا جارہا ہے۔

زینگ ہا(1371-1435 CE) منگ بادشاہ یونگلے کے زمانے میں ایک چینی اہلکار، سفیر، درباری زنخا، بحری فوج کا ایڈمرل تھا۔ یونگلے بادشاہ نے زینگ ہا کو جنوب مشرقی ایشیا، جنوبی ایشیا، مغربی ایشیا اور مشرقی افریقہ کی حکومتوں کی طرف (1405-1433 CE) کے درمیان بطور سفیر بھیجا تھا تاکہ وہ ان حکومتوں سے منگ حکومت کے تعلقات بہتر بنا سکے۔ چونکہ اس وقت زیادہ تر حکومتیں ان علاقوں میں مسلمانوں کی تھیں اس وجہ سے یونگلے بادشاہ نے زینگ ہا کا بطور سفیر انتخاب کیا کیونکہ زینگ ہا بھی مسلمان تھا۔ وہ یونگلے بادشاہ کا سب سے معتمد اہلکار تھا جس نے جیان وین بادشاہ کا تختہ الٹنے میں یونگلے کی مدد کی تھی۔ یاد رہے جیان وین بادشاہ کا تختہ الٹ کر ہی یونگلے تخت نشین ہوا تھا۔ اس کے بعد زینگ ہا کو یونگلے بادشاہ نے جنوبی دار الخلافہ نانجنگ Nanjing کا کمانڈر بنا دیا تھا۔

زینگ ہا کا اصلی نام ما ہا (馬和 Ma He) تھا۔ یاد رہے 'ما' مخفف abbreviation ہے 'محمد' کا اور 'ہا' مطلب ہوتا ہے 'اور'۔ اور 'زینگ' عزت دینے کے لئے ایک لقب ہے۔ اس کا خاندان ینان کے کنیانگ Kunyang اور کن منگ Kunming میں آباد تھا۔ اس کا ایک بڑا بھائی اور 4 بہنیں تھیں۔ زینگ ہا ایک طویل القامت شخص تھا جس کا قد 7 چی chi تھا اور اس کی کمر کی گولائی 5 چی تھی اور ماتھا اور گال ابھرے ہوئے تھے، چھوٹی ناک، چمکدار آنکھیں اور دانت سیپ کی طرح چمکدار اور آواز گھنٹی کی طرح تیز تھی۔ ایک چی تقریباً 13.1 انچ کی ہوتی ہے اس طرح اس کا قد 7 فٹ 6 انچ ہوا۔ وہ فنونِ حربیہ میں کافی مہارت رکھتا تھا[142]۔ حالانکہ وہ ایک مسلمان تھا لیکن اس کے عقائد ملے جلے تھے وہ تیان فی Tianfei دیوی کا بھی پیروکار تھا جو ملاحوں اور جہاز رانوں کی دیوی مانی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ سفر پر نکلا تو اس نے اس دیوی سے اپنی حفاظت کی دعا مانگی۔ اس کے علاوہ وہ اپنے سفر کے دوران مسلم صوفیوں کے مزاروں پر بھی گیا جیسے لن شان پہاڑ اور قوانزو کے مزاروں پر۔ زینگ کے پر دادا کے باپ مشہور بزرگ سید اجل شمس الدین عمر (1211-1279) Sayyid Ajjal Shams al-Din Omar تھے جو منگول حکومت کے شروعاتی دور میں ینان کے گورنر Governor of Yunnan رہے تھے۔ اور اس کے پر دادا بایان Bayan شاید ینان کے منگول فوجی قلعہ کے انچارج رہے تھے۔ اس کے دادا کو حاجی کہا جاتا تھا جبکہ اس کے باپ کو 'ماحاجی' Ma Hajji کہا جاتا تھا۔

1381 CE میں جب منگ فوج نے ینان پر حملہ کیا جہاں کا حکمراں یوان شہزادہ بسل ورمی Basalawarmi تھا جس کو شہزادہ لیانگ بھی کہا جاتا تھا۔ 1381 CE کی اس لڑائی میں زینگ کے والد ما حاجی، یوان اور منگ کی لڑائی میں مارے گئے، اس وقت ان کی عمر 37 یا 39 سال تھی لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ منگول حکومت کی طرف سے لڑ رہے تھے یا حادثاتی طور پر مارے گئے۔ زینگ کے بڑے بھائی وین منگ نے ان کو کن منگ سے باہر دفنایا۔ جب زینگ ہا ایڈمرل بنا تو، یونگلے بادشاہ کے تیسرے سال ڈوان وو کے تہوار Duanwu Festival کے موقع پر اس نے اپنے والد کی قبر پر ایک کتبہ لگوایا جس پر رسومات کے منسٹر لی زی گانگ Minister of Rites Li Zhigang نے کھدائی کی تھی۔

زینگ ہا کی گرفتاری

اسی سال 1381 CE میں منگ فوج نے زینگ ہا کو گرفتار کر لیا۔ ہوا یہ کہ منگ جنرل فو یوڈے Fu Youde نے ماہا کو ایک سڑک کے کنارے کھڑا پایا تو اس سے ایک منگول مفرور شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا تم نے اس کو دیکھا ہے، تو ماہا نے مشکوک انداز میں اس سے کہا کہ وہ جھیل میں کود گیا ہے۔ جس کے بعد فو یوڈے نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کو 10 سے 14 سال کی عمر کے بیچ زنخا بنا دیا گیا اور سرکاری ملازم کے طور پر شہزادے یان کی خدمت میں لگا دیا گیا۔ یہی شہزادہ یان جس کو زوڈی Zhu Di بھی کہا جاتا تھا بعد میں یونگلے بادشاہ کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ شہزادہ یان، ماہا سے 11 سال بڑا تھا۔ ماہا اپنی ایمانداری کی وجہ سے شہزادہ یان کا سب سے معتمد آدمی بن گیا۔ چونکہ 1380 CE سے شہزادہ یان بی پنگ Beiping (later Beijing) کے گورنر کے طور پر کام کر رہا تھا جو منگ حکومت کی شمالی سرحد پر واقع تھا اور اکثر منگول اس پر حملہ کرتے رہتے تھے۔ اس لئے ماہا نے شروع میں شمالی سرحد پر بطور فوجی کام کیا اور منگول حکومت کے خلاف کئی لڑائیاں لڑیں۔ 2 March 1390 CE کو وہ شہزادے یان کے ساتھ اپنی پہلی مہم پر نکلا جس میں منگول کمانڈر ناگاچو Naghachu نے شہزادے یان کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ ماہا شہزادے یان کے اتنے قریب ہو گیا تھا کہ لوگ اس کو سان باؤ Sanbao کہا کرتے تھے جس کا مطلب ہوتا ہے 3 رتن۔ چونکہ ماہا بی پنگ میں رہا تھا جو بعد میں بیجنگ بن گیا اس لئے اس نے وہاں تعلیم حاصل کی لیکن اگر وہ دار الخلافہ نانجنگ میں ہوتا تو تعلیم حاصل نہیں کر پاتا کیونکہ ہونگ وو بادشاہ، زنخوں کو تعلیم دینا پسند نہیں کرتا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ زنخوں کو تعلیم دینے سے وہ حکومت کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ بلکہ اس نے اپنے بہت سے طاقتور جنرلوں اور اہلکاروں کو مروا بھی دیا تھا جن کو وہ اپنی حکومت کے لئے خطرہ سمجھتا تھا۔ اس نے اپنے اہلکاروں کے بجائے اپنے بیٹوں کو زیادہ اختیارات دیئے اور بڑی بڑی جاگیریں بھی دیں، خاص کر شمال کے شہزادوں کو جن میں شہزادہ یان بھی تھا جو بعد میں یونگلے بادشاہ کے لقب سے تخت نشین ہوا۔

زینگ ہا کی خدمات

جنگ نان مہم Jingnan campaign کے دوران بھی زینگ ہا نے شہزادے یان کی بے پناہ مدد کی ۔ جنگ نان مہم کے دوران زینگ ہا نے شاہی فوج کے خلاف بی پنگ شہر کے زینگ لنبا ذخیرے (شاید یہ پانی کا ذخیرہ تھا) کا کامیابی کے ساتھ دفاع کیا۔ جب 1402 CE میں شہزادہ یان نے نانجنگ کے خلاف جنگ نان مہم شروع کی تو زینگ ہا نے شہزادہ یان کی فوج میں کمانڈر کے طور پر کام کیا۔ جب شہزادہ یان، یونگلے بادشاہ کے لقب سے تخت نشین ہوا تو زینگ ہا کو ترقی دے کر محل کے نوکروں کا نگراں بنا دیا جس کو تائی جیان taijian کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہوتا ہے گرانڈ ڈائریکٹرGrand Director ، یہ سب سے بڑا عہدہ تھا بادشاہ کے بعد۔ 11 February 1404 CE میں یونگلے بادشاہ نے ماہا کو 'زینگ' کا لقب دیا۔ یاد رہے زینگ تعظیم کے لئے بولا جاتا ہے جیسے انگریزی میں لارڈ بولا جاتا ہے۔ کیونکہ ما ہانے 1399 CE میں بی پنگ کے زینگ لنبا Zhenglunba (بی پنگ شہر کا پانی کا ذخیرہ) کا بخوبی دفاع کیا تھا، شاہی فوج کے خلاف۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ اس نے 1402 CE میں نانجنگ پر فتح پانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

زینگ ہا کی بحری مہمیں

زینگ ہا کی بحری مہمیں(Naval campaigns)اصل میں سفارتی مہمیں تھیں جو 1405-1435 CE کے درمیان وقوع پذیر ہوئیں۔ یہ مہمیں یونگلے بادشاہ نے بھیجی تھیں تاکہ منگ حکومت کے تعلقات دوسری آس پاس کی حکومتوں سے بہتر ہو سکیں۔ ان کو منگ خزانوں کی مہمیں Ming treasure voyages بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان مہموں میں خاص قسم کے پانی کے جہازوں کا استعمال ہوا تھا جن کو خزانے کے جہاز treasure ships کہا جاتا ہے، دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ منگ حکومت نے دوسرے بادشاہوں کو بہت سے تحفے یا خزانے بھیجے تھے جس کے جواب میں ان بادشاہوں نے بھی منگ حکومت کو تحفے دیئے جن میں کئی بیش قیمتی خزانے بھی تھے۔ یہ مہمیں جنوبی چینی سمندر South China Sea ، اور بحر ہند Indian Ocean میں بھیجی گئی تھیں۔ یہ کل سات اسفار تھے جن میں 6 اسفار یونگلے بادشاہ کے دور(1402-1424 CE) میں ہوئے اور 1 سفر، شوانڈے بادشاہ کے دور میں 1425-1435 CE کے درمیان ہوا۔ یہ اسفار زینگ ہا کی قیادت میں ہوئے تھے ۔ پہلی تین مہموں میں وہ ہندوستان کے مالابار علاقے کی کالی کٹ بندر گاہ تک آیا اور چوتھی مہم میں وہ خلیج فارس کے ہرمز شہر تک گیا۔ اور آخری تین اسفار میں اس نے جزیرہ نما عرب اور مشرقی افریقہ کا دورہ کیا۔

جہازوں کی تیاری

جب یونگلے بادشاہ CE 1402 میں جیان وین بادشاہ کو شکست دے کر تخت نشین ہوا تو اس نے چین کو بین الاقوامی تجارت کا مرکز بنانے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے لئے اس کو دوسرے ممالک سے بہتر تعلقات بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے اس نے 1403 میں، ایک شاہی حکم جاری کیا کہ خزانے کے بیڑے کے بہت بڑے تعمیراتی منصوبے کو شروع کیا جائے[143]۔ چینی ذرائع میں اس خزانے کے بیڑے کو Xiafan Guanjun 下番官軍 (غیر ملکی مہم جو آرماڈا) ('foreign expeditionary armada') کے نام سے ذکر کیا گیا ہے جو اس مہم کا سرکاری نام تھا[144] اس بیڑے میں مرکزی طور پر جو جہاز استعمال ہوئے وہ ایک خاص قسم کے جہاز ہوتے تھے جن کو خزانے کا جہاز Treasure Ship کہا جاتا تھا اور ان جہازوں کے مجموعے کو خزانے کا بیڑا treasure fleet کہا جاتا ہے۔ تاریخی ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ چین میں CE 1403-1419 کے درمیان 2,868 جہاز بنائے گئے۔ یونگلے بادشاہ نے فوجیان، جیانگ شی، زی جیانگ اور ہوگوانگ کی صوبائی حکومتوں کو حکم دیا کہ وہ جہاز بنائیں۔ اس کے علاوہ نانجنگ اور سوزو Suzhou کے فوجی افسران کو بھی جہاز بنانے کا حکم دیا[145]۔

جہازوں کی تفصیلات

عام طور پر ایک جہاز کی لمبائی 232 فٹ اور چوڑائی 50 فٹ ہوتی تھی جن پر 6 یا 7 بادبان بندھے ہوتے تھے اور 24 توپیں ہوتی تھیں۔ ایک جہاز پر 500 سے 600 لوگ سوار ہو سکتے تھے۔ سب سے بڑے جہاز جو ملے ہیں ان کی لمبائی 440 فٹ اور چوڑائی 180 فٹ ناپی گئی ہے۔ زینگ ہا کے جہازوں کے سائز کے بارے میں کئی روایات ملتی ہیں، ایک روایت کے مطابق، زینگ ہا کے جہازوں کی لمبائی بھی 450 فٹ اور چوڑائی 200 سے 250 فٹ تھی۔

زینگ ہا کے زیادہ تر جہاز لونگ جیانگ شپ یارڈ Longjiang shipyard میں بنائے گئے۔ یہ بندر گاہ نانجنگ کے قریب چن ہوائی ندی Qinhuai River پر واقع تھی۔ چن ہوائی ندی، یانگ سی ندی میں گرتی تھی۔ جہازوں کی تعمیر کے لئے من ندی Min River کے کنارے سینکڑوں پیڑ کاٹے گئے تاکہ لکڑی حاصل کی جا سکے اور کچھ دوسرے جہازوں کو بھی خزانے کے جہاز بنایا گیا۔

اس بیڑے میں کئی قسم کے جہاز تھے جن میں سے کچھ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. خزانے کے جہاز: Treasure Ship), Bao Chuan) اس پر کمانڈر اور بیڑے کے قائدین سوار ہوتے تھے۔ اس پر 9 بادبان ہوتے تھے، لمبائی 127 میٹر(417 فٹ) اور چوڑائی 52 میٹر(171 فٹ)۔ اس پر 4 ڈیک ہوتے تھے[146]۔
2. گھوڑے کے جہاز Equine Ship) Ma Chuan,) : ان جہازوں پر گھوڑے لے جائے جاتے تھے، اس کے علاوہ بادشاہ کے تحفے، جہازوں کی مرمت کا سامان۔ اس پر 8 بادبان ہوتے تھے۔ لمبائی 338 فٹ اور چوڑائی 138 فٹ ہوتی تھی۔
3. سپلائی جہاز Supply Ship) Liang Chuan,) : اس میں عملے کا کھانے پینے کا راشن ہوتا تھا۔ 7 بادبان ہوتے تھے۔ 256 فٹ لمبائی اور 115، فٹ چوڑائی ہوتی تھی۔
4. فوج کے جہاز Troop Ship) Bing Chuan,) : ان پر فوج سوار ہوتی تھی، 6 بادبان ہوتے تھے۔ لمبائی 220 فٹ اور چوڑائی 82 فٹ۔
5. فوچوان جنگی جہاز Warship) Fu Chuan) : یہ جنگ کے لئے استعمال ہوتے تھے، جن پر 5 بادبان ہوتے تھے۔ لمبائی 160فٹ۔
6. گشتی کشتی Petrol Boat) Zuo Chuan,) : اس کی لمبائی 121فٹ ہوتی تھی۔
7. پانی کے ٹینک والی کشتی، Water tanker), Shui Chuan) : اس میں ایک مہینے کا پینے کا پانی ہوتا تھا۔

بیڑے کا نظام

زینگ ہا کے بیڑے میں کئی سائز کے جہاز شامل تھے۔ اس بیڑے میں سب سے بڑے جہاز جو تھے وہ خزانے کے جہاز treasure ships کہلاتے تھے، شاید یہ وہ جہاز تھے جو تجارتی مال ڈھونے کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ مؤرخ فن لے Finlay[147] کے مطابق ایک جہاز پر تقریباً 500 لوگ سوار ہو سکتے تھے جبکہ ملس Mills کے مطابق 600 لوگ[148]۔ اس کے علاوہ چھوٹی کشتیاں بھی ہوتی تھیں، ماہوان کے مطابق لوگ چھوٹی کشتیوں میں سوار ہو کر اندرونی علاقے گھومنے جاتے تھے جبکہ بڑے جہاز دور سمندر میں ٹھہرتے تھے۔ پہلے سفر میں اس بیڑے میں 27,800لوگ تھے جو 317 جہازوں پر سوار تھے ، جس میں 62 خزانے کے جہازTreasure ships تھے۔ ساتویں سفر میں تقریباً 100 خزانے کے جہاز تھے[149]۔ شیاشیانگ نے ان میں سے کئی جہازوں کے نام بھی ذکر کئے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں چنگ ہی Qinghe، ہوئی کانگHuikang، چانگ ننگ Changning، انجی Anjiاور چنگ یوان Qingyuanوغیرہ۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ کچھ جہازوں کو نمبر دیئے گئے تھے[150]۔

اس کے عملے میں 7 گرانڈ ڈائریکٹر Grand Directors (taijian) تھے جو بیڑے کے کمانڈر اور سفیر کے فرائض انجام دیتے تھے اور 10 جونئیر ڈائریکٹر Junior Directors (shaojian) تھے، یہ سب بڑے چھوٹے ڈائریکٹر زنخے تھے۔ کل ملا کر 70 زنخے بیڑے کے کمانڈر تھے۔ 2 بریگیڈیئر brigadiers (du zhihuishi) تھے، 93 کپتان captains (zhihuishi) تھے، 104 لفٹنٹ lieutenants (qianhu) اور 103 سب لفٹنٹ sub-lieutenants (bohu) تھے (حالانکہ ان سب عہدوں کا صحیح ترجمہ کرنا بہت مشکل ہے لیکن یہاں پر ملس کی کتاب کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے)[151]۔ 180 طبی اہلکار، اس کے علاوہ ایک وزارت خزانہ کا بیورو ڈائریکٹر Ministry of Finance bureau director، دو سیکریٹری، 2 درباری رسومات اور پروٹوکول افسر Court of State Ceremonial protocol officers، ایک نجومی افسر astrological officer اور 4 نجومی۔ اس کے علاوہ گارڈوں کے منصف guard judges (wei zhenfu)، بٹالین کا افسر battalion judges (suo zhenfu)، چھوٹے افسر ان petty officers (qixiao or quanxiao)، بہادر فوجی brave corps (yongshi)، طاقتور فوجی power corps (lishi) (ملس کا خیال ہے کہ یہ بھاری جنگی ہتھیار چلانے والے فوجی تھی) وغیرہ۔ زمینی فوج جن میں عام فوجی اور جھنڈا اٹھانے والے فوجی شامل تھے، دیگر خدمات کرنے والے، کشتی بان، خریدنے والے اور کلرک تھے۔ اس کے علاوہ بدھ، ہندو اور مسلمان مذہبی قائدین بھی شامل تھے[152]۔

زو ین منگ Zhu Yunming کی شیاشیانگ کتاب Xia Xiyang کے مطابق جہاز کے عملے میں یہ لوگ تھے بڑے افسران، چھوٹے افسران، فوجی، باورچی، پتوار چلانے والے، لنگر ڈالنے والے، مترجم، تاجر، اکاؤنٹنٹ، طبیب، مکینک، کالکر caulkers (جہاز کے تختوں کے بیچ درجوں کو بھرنے والے)، جہاز بنانے والے یا بادبان بنانے والے، جہاز چلانے والے اور کشتیاں چلانے والے وغیرہ[153]۔

سفر کی تیاری

یونگلے بادشاہ نے اس مہم کا کمانڈر اعلیٰ زینگ ہا کو بنایا کیونکہ زینگ ہا یونگلے بادشاہ کا بہت معتمد افسر تھا۔ اس نے زینگ ہا کو اپنی مہر والی خالی اسکرول Scrolls (لپٹے ہوئے کاغذ) بھی دیں تاکہ سفر کے دوران وہ بادشاہ کے ایما Behalf پر احکامات جاری کر سکے۔ زینگ ہا کے علاوہ دوسرے زنخے اہلکار تھے وانگ جنگ ہونگ، ہو شیان، لی شنگ، زو لیانگ، زو مان، ہونگ باؤ، یانگ زین، زانگڈا اور وو زونگ وغیرہ Wang Jinghong, Hou Xian, Li Xing, Zhu Liang, Zhou Man, Hong Bao, Yang Zhen, Zhang Da, and Wu Zhong۔ اس کے علاوہ باقی عملہ منگ فوج سے تھا جن میں سے زیادہ تر لوگ فوجیان Fujian سے تھے۔

اسفار کا اجمالی خاکہ

پہلے تین اسفار میں جو 1405-1411 CE کے دوران ہوئے تھے ان میں اس بیڑے نے بنیادی سمندری راستہ اختیار کیا جو فوجیان سے چمپا ہوتا ہوا جنوبی چینی سمندر پار کر کے جاوا ساترا ہوتا ہوا بحر ہند میں سری لنکا تک جاتا تھا اور پھر ہندوستان کے مالابار ساحل پر کالی کٹ بندر گاہ پہنچتا تھا۔ لیکن چوتھے سفر کے دوران وہ کالی کٹ سے آگے ہرمز تک گئے۔ پانچویں ویں اور چھٹے سفر کے دوران وہ اور آگے بڑھ کر عرب اور مشرقی افریقہ تک پہنچے۔ اور ساتویں سفر میں وہ بیڑا ہرمز پہنچ کر کئی گروپ میں بٹ گیا جو عرب اور افریقہ کی الگ الگ حکومتوں کے پاس گئے[154]۔

پہلا سفر

چینی کیلنڈر کے تیسرے قمری مہینے میں 11 July1405 CE کو یونگلے بادشاہ نے ایک فرمان جاری کیا جس میں زینگ ہا اور وانگ جنگ ہونگ Wang Jinghong اور ان کے دیگر ساتھیوں کو مخاطب کیا گیا تھا کہ وہ لوگ 30 March-28 April 1405 CE کے درمیان اپنے 27,000 عملے کے ساتھ مغربی سمندر Western Ocean کی طرف روانہ ہو جائیں۔ بادشاہ نے ان کے سفر پر روانہ ہونے سے ایک دن پہلے شام کو عملے کے اہم ارکان کی دعوت کی اور افسران کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کو تحفے اور اعزازات دیئے۔ یہ سارا عملہ نانجنگ میں جمع ہوا اور 11 July 1405 CE کو یہ قافلہ روانہ ہوا۔ ان کو مغربی سمندر کے بادشاہوں کے لئے خطوط اور بہت سے قیمتی تحفے دیئے جیسے سونے کی خلعتیں ceremonial robes جنہیں گولڈ بروکیڈ gold brocade کہا جاتا ہے، نمونہ دار ریشم patterned silk، اور رنگین ریشمی گوج[155] colored silk gauze ۔

چنانچہ لونگ جیانگ شپ یارڈ Longjiang shipyard سے روانہ ہو کر یہ جہازوں کا بیڑا یانگ سی ندی سے لیو جیا گانگ Liujiagang پہنچا یہاں پر انہوں نے اپنا لشکر ترتیب دیا اور تیان فی Tianfei دیوی کے لئے قربانی کی ، یہ سمندر کی دیوی مانی جاتی تھی حالانکہ زینگ ہا مسلمان تھا۔ 4 سے 8 ہفتے کے بیچ یہ قافلہ من ندی کے پاس چانگلے Changle میں لنگر انداز ہوا۔ یہاں پر انہوں نے کچھ وقت شمال مشرقی موسم سرما کے مانسون کی ہوا کا انتظار کیا، کیونکہ ان کے پاس بادبانی جہاز تھے جو ہوا کے رخ پر چلتے تھے اور شمال مشرق کی ہواؤں سے ان کو آگے بڑھنے میں مدد ملتی تھی۔ اس کے بعد وہ فوجیان Fujian کے ساحل کی طرف روانہ ہوئے۔

وہ فوجیان میں من ندی کے ووہومین Wuhumen کے مقام سے سمندر میں داخل ہوئے جو آج کا جنوبی چینی سمندر اور بحرِ ہند ہے، ان دونوں کو منگ دور میں مغربی سمندر کہا جاتا تھا۔ سمندر میں داخل ہو کر انہوں نے چمپا Champa کی چوئی نون Qui Nhon بندر گاہ پر پہلا لنگر کیا۔ اس کے بعد وہ ان علاقوں کی طرف بڑھے

جیسے جاوا، ملکہ، ارو، سمدرا ، لمبری، سیلون (سری لنکا)، کوئی لون، اور اخیر میں کالی کٹ پہنچے[156]۔ Java, Malacca, Aru, Samudera, Lambri, Ceylon,

Quilon, and Calicut.

لمبری سے یہ بیڑا بحر ہند ہوتے ہوئے بنگال کی کھاڑی کے راستے سیلون پہنچا۔ لمبری سے روانہ ہونے کے تین دن بعد ایک جہاز بیڑے سے الگ ہو گیا اور انڈمان اور نکوبار جزائرAndaman and Nicobar Islands پہنچ گیا۔ 6 دن بعد ان لوگوں کو سیلون (سری لنکا) کے پہاڑ دکھائی دیئے اور وہ سیلون کے مغربی ساحل پر پہنچ گئے لیکن یہاں پر ان کو مقامی حاکم الگ کوّنارا Alagakkonara کے لوگوں کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لئے اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گئے[157]۔ مؤرخ ڈریئر Dreyer لکھتا ہے کہ ممکن ہے ان لوگوں نے کوئی لون Quilon بندر گاہ پر پڑاؤ کیا ہو، حالانکہ اس کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن بعد میں چوئی لون کا بادشاہ 1407 CE کے سفر میں ان کے ساتھ تھا[158]۔ یاد رہے چوئی لون کو اب کولم Kollam کہا جاتا ہے۔ ملس لکھتا ہے کہ انہوں نے شاید 4 مہینے کالی کٹ میں قیام کیا ہو گا، دسمبر 1406 سے اپریل 1407 CE کے درمیان۔ ہندوستان کی کیپ کومورن Cape Comorin (آج کی کنیا کماری) پہنچ کر ان لوگوں نے واپسی کا سفر شروع کر دیا اور واپسی کے دوران یہ لوگ ملکہ میں رکے۔ اسی دوران ان کی لڑائی پالمبانگ کے چین زوئی Chen Zuyi سمندری قزاقوں سے ہوئی[159]۔ اس لڑائی میں انہوں نے قزاقوں کو شکست دی۔ ان کا سردار چین زوئی گرفتار ہوا، اور اسکو اسکے ایک ساتھی کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور وہ لوگ 2 October 1407 CE میں نانجنگ واپس پہنچے۔ ان کی خبر پر بادشاہ نے شی جن چنگShi Jinqing کو پالمبانگ کی نگرانی کا افسر بنا دیا تاکہ وہاں پر جہازوں کے ساتھ کوئی لوٹ مار نہ کر سکے۔ اس بیڑے کے ساتھ واپسی میں ان دوسرے بادشاہوں کے ایلچی بھی تھے تاکہ وہ بادشاہ کو خراج تحسین پیش کریں اور اپنی مقامی مصنوعات تحفے میں دیں۔ یہ بادشاہ ان حکومتوں کے تھے، کالی کٹ، کوئی لون، سمدرا، ارو، ملکہ وغیرہ Calicut, Quilon, Samudera, Aru, Malacca, and other unspecified nations۔ یونگلے بادشاہ نے وزارتِ رسومات Ministry of Rites کو حکم دیا، جس کے فرائض میں غیر ملکی سفیروں کو پروٹوکول دینا شامل تھا، کہ ان غیر ملکی بادشاہوں کے لیے تحائف تیار کریں جنہوں نے دربار میں ایلچی بھیجے تھے[160]۔

دوسرا سفر

بادشاہ نے دوسرے سفر کا حکم نامہ، October 1407 CE کو جاری کیا۔ اس بار بھی زینگ ہا کو کمانڈر بنایا گیا اور اس کے ساتھ وانگ جنگ ہونگ اور ہوشیان بھی تھے[161]۔ 30 اکتوبر 1407 CE کو بڑے ڈائریکٹر (زینگ ہا)

کو ایک چھوٹی فوج کے ساتھ چمپا کی طرف روانہ کیا اس کے بعد جہاز کا اصل بیڑا اس کے پیچھے بڑھا۔ یہ بیڑا نانجنگ سے لیو جیا گانگ Liujiagang ہوتا ہوا چانگلے پہنچا۔ اس کے بعد یہ چمپا، سیام، جاوا، ملکہ، سمدرا، ارو، لمبی، سماترا، جیائی لے، ابو بادان، گان بالی، کوئی لون، کوچین ہوتا ہوا کالی کٹ پہنچا۔

Champa; Siam; Java; Malacca; Samudera, Aru, and Lambri on Sumatra; Jiayile, Abobadan, Ganbali, Quilon, Cochin, and Calicut.

اس سفر کے دوران وہ سیلون میں نہیں رکے۔ اس بار بادشاہ نے اس قافلے کو یہ کام دیا تھا کہ وہ کالی کٹ کے زمورین بادشاہ مانا وکران Mana Vikraan جس کو مانا پی چیالا مان Mana Piehchialaman بھی کہا جاتا ہے اس کے ساتھ "باضابطہ سرمایہ کاری" formal investiture کا معاہدہ کرے۔ اس سرمایہ کاری معاہدے کی یاد میں کالی کٹ میں ایک یادگار نوشتہ بھی نصب memorial inscription was erected کیا گیا۔ اس کے علاوہ چینی وفد نے اپنے بادشاہ کی طرف سے کالی کٹ کے بادشاہ اور اس کے خاص اہلکاروں کو بروکیڈ اور گوز کی خلعتیں(gifts (brocades and gauzes بھی پیش کیں۔ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس دوران ان لوگوں نے 4 مہینے کالی کٹ میں قیام کیا ہو گا December 1408-April 1409 CE تک۔ واپسی میں کالی کٹ کے بادشاہ نے بھی چینی بادشاہ کو تحفے بھیجے جن میں گھوڑے اور کالی مرچ شامل تھیں۔[162] آج بھی کالی کٹ میں چینی تعلقات کے کچھ آثار ملتے ہیں جیسے چائنا کوٹا("Chinese Fort ("Chinakotta ، کاپڑ میں چائنا چیری Chinese Settlement ("Chinachery" in Kappad) اور رکولم کے پن تھالیانی میں چینا پلی مسجد[163](Chinese Mosque ("Chinapalli" in Panthalayini Kollam ۔

اسی سفر کے دوران اس قافلے نے منگ حکومت اور جاوا حکومت کے درمیان ایک تنازعہ بھی سلجھایا۔ ہوا یہ تھا کہ 1401 CE میں منگ حکومت کے کچھ سفیر تجارت کرنے کی غرض سے مشرقی جاوا گئے تھے لیکن مشرقی جاوا کی حریف حکومت مغربی جاوا نے غلط فہمی میں ان پر حملہ کر دیا جس میں 170 منگ فوجی مارے گئے۔ اس وجہ سے منگ اور مغربی جاوا کے درمیان 1401-1406 CE کے درمیان حالات کشیدہ ہو گئے کیونکہ منگ حکومت نے مغربی جاوا سے اس کے تاوان کے طور پر 60,000 سونے کے لیانگ کا مطالبہ کیا تھا اور نہ دینے کی صورت میں اس کو حملے کی دھمکی دی تھی جیسے انام Annam (ویتنام) پر چڑھائی کی گئی تھی۔ یاد رہے ایک لیانگ تقریباً 50 گرام کا مانا جاتا ہے۔ چنانچہ زینگ ہا نے وہ رقم وصول کی، اس کے بعد دونوں حکومتوں کے سفارتی تعلقات پھر سے بحال ہو گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے جب یہ دیکھا کہ مغربی جاوا کا حکمران اپنی غلطی پر پشیمان ہے تو اس نے 50,000 لیانگ معاف کر دیئے[164]۔ اس کے بعد چینی حکومت نے مستقل اس علاقے کی نگرانی شروع کر دی تاکہ مستقبل میں اس طرح کا واقعہ پیش نہ آئے۔ مؤرخ فی شن Fei Xin نے لکھا ہے کہ اسی سفر کے دوران یہ لوگ آبنائے ملکہ کے

پلاو سم بی لان Pulau Sembilan نام کے جزیرے پر رکے اور وہاں کچھ اہلکاروں کو خوشبو دار لکڑی کاٹنے کے لئے بھیجا، چنانچہ اہلکاروں نے 6 بڑے تنے کاٹے جن کا قطر (diameter) 8 یا 9 چی chi تھا اور لمبائی 6 یا 7 زانگ Zhang تھی۔ یاد رہے ایک چی 13.1 انچ کے قریب ہوتا ہے اور ایک زانگ 10 چی کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی کی خوشبو خالص تھی اور دور تک جاتی تھی۔ یہ کالے رنگ کی لکڑی تھی جس پر دھاریاں پڑی تھیں۔ اس جزیرے کے لوگوں نے جب اس قافلے کو دیکھا تو ان کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں اور زبانیں باہر نکلی رہ گئیں۔ ان سفیروں نے ان کو بتایا کہ ہم آسمانی دربار کے سپاہی ہیں اور ہماری خوفناک طاقت دیوتاؤں جیسی ہے 'We are the soldiers of the Heavenly Court, and our awe-inspiring power is like that of the Gods۔ یہ بیڑا 1409 CE کی گرمیوں میں نانجنگ واپس ہوا[165]۔ لیکن کچھ اتہاس کاروں کا ماننا ہے کہ دوسری یاترا میں زینگ ہا موجود نہیں تھا کیونکہ تیسری یاترا، دوسری یاترا کے پورا ہونے سے پہلے ہی شروع ہی گئی تھی[166]۔

تیسرا سفر

یونگلے بادشاہ نے 16 January- 14 February 1409 CE کے درمیان تیسرے سفر کا حکم دیا۔ اس حکم نامے میں زینگ ہا، وانگ جنگ ہونگ اور ہو شیان Zheng He, Wang Jinghong, and Hou Xian کو مخاطب کیا گیا تھا[167]۔ چنانچہ یہ بیڑا 9، اکتوبر سے 6 نومبر 1409 CE کے درمیان کسی تاریخ کو روانہ ہوا اور 7 November- 6 December 1409 CE کے درمیان چانگلے پہنچا۔ اس کے بعد وہ وو ہو مین Wuhumen ہوتے ہوئے چمپا، جاوا، ملکہ، سمدرا، سیلون، چوئی لون، کوچین اور پھر کالی کٹ پہنچا۔ چمپا میں انہوں نے 10 دن قیام کیا۔ وانگ جنگ ہونگ اور ہو شیان نے سیام، ملکہ، سمدرا اور سیلون میں مختصر دورے کئے۔ یہ قافلہ 1401 CE میں گلے Galle میں لنگر انداز ہوا[168]۔ واپس آتے ہوئے ان کا مقابلہ سیلون کے بادشاہ الکیشورا سے ہوا جس کو الگ کوّنارا بھی کہتے تھے King Alakeshvara (Alagakkonara) of Ceylon[169]۔ الکیش ورا، سیلون اور ہندوستان کی دوسری حکومتوں کے لئے خطرہ بن گیا تھا۔ جب یہ لوگ سیلون پہنچے تو انکو سنہالیوں کا طرزِ زندگی بہت برا لگا کیونکہ وہ بد تمیز اور اکھڑ تھے۔ اس کے علاوہ وہ سمندری لوٹ مار بھی کرتے تھے۔ اس میں ان لوگوں کو بھی لوٹ لیا کرتے تھے جن کے منگ حکومت سے دوستانہ تعلقات ہوتے تھے اس لئے وہ سنہالیوں سے اور زیادہ بے زار تھے۔ زینگ ہا نے اپنے 2000 فوجیوں کو کوٹے Kotte بھیجا کیونکہ، الکیشورا نے ان کو دھوکے سے اس علاقے میں بلایا تھا تاکہ زینگ ہا کا قافلہ دو حصوں میں بٹ جائے اور وہ ان کے بیڑے پر اچانک حملہ کر دیں جو کولمبو Colombo میں لنگر انداز تھا۔ لیکن اس کے جواب میں زینگ ہا اور اس کے لشکر نے دار الخلافہ کوٹے Kotte پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ حالانکہ 50,000 سن ہالی فوج Sinhalese army

(سری لنکا کی فوج) نے کوٹے کا دفاع کیا لیکن زینگ ہا کے لشکر نے اسے شکست دی۔ انہوں نے الکیشورا کو اس کے بیوی بچوں اور اہم اہلکاروں کے ساتھ گرفتار کر لیا[170]۔ اس کے بعد 6 July 1411 CE کو زینگ ہا اپنے بیڑے کے ساتھ نانجنگ واپس ہوا اور یونگلے بادشاہ کے سامنے ان قیدیوں کو پیش کیا۔ چینی حکومت نے الکیشورا کو بے دخل کر کے اس کی جگہ اپنے اتحادی بادشاہ پراکراماباہو چہارم Parakramabahu VI کو تخت نشین کرا دیا۔ اس کے بعد سے اس بیڑے کو سیلون میں کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

چوتھا سفر

18 December 1412 CE کو یونگلے بادشاہ نے چوتھے سفر کا حکم نامہ جاری کیا جس میں زینگ ہا اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو سفر کا حکم دیا گیا تھا۔ 1413 CE میں بادشاہ نے نصف-موسم سرما کا تہوار Archery contest for the Midsummer Festival منعقد کیا جس میں تیر اندازی کے مقابلے کئے جاتے تھے۔ اس موقع پر بڑے اہلکاروں اور غیر ملکی مہمانوں کو مدعو کیا جاتا تھا۔ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس موقع پر بہت سے وہ غیر ملکی مہمان بھی موجود ہوں گے جو زینگ ہا کے چوتھے سفر میں اس کے ساتھ آئے تھے۔ چنانچہ زینگ ہا اپنے اس سفر میں مسلم ممالک کا دورہ کرنے نکلا۔ اس لئے کچھ ترجمہ کرنے والوں کی بھی ضرورت تھی۔ چنانچہ ماہوان Ma Huan نام کا ایک مترجم پہلی دفعہ اس سفر میں ساتھ ہوا۔ شیان Xian مسجد کے نوشتوں Inscriptions سے پتہ چلتا ہے کہ زینگ ہا، یونگلے بادشاہ کے 11 ویں سال کے چوتھے مہینے میں شیان میں تھا اور کسی قابل مترجم کی تلاش میں تھا۔ بالآخر حسن نامی ایک مترجم اسے مل گیا[171]۔ چنانچہ زینگ ہا 1413 CE کے موسم خزاں میں نانجنگ سے اپنے بیڑے کے ساتھ روانہ ہوا۔ یہ بیڑا فوجیان ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ پچھلے اسفار میں یہ بیڑا اسب سے دور کالی کٹ تک گیا تھا لیکن اب اس سے بھی آگے کا ارادہ تھا۔ یہ بیڑا ان جگہوں سے ہوتا ہوا گزرا، چمپا، کیلانٹان، پاھانگ، ملکہ، پالمبانگ، جاوا، لمبری، لیڈے، ارو، سمدرا، سیلون، جیائی لے جو سیلون کی مخالف سمت میں تھا (شاید یہ آج کے کنیا کماری کے آس پاس کا علاقہ ہو گا)، کوچین، کالی کٹ، لیوشان (مال دیپ اور لکش دیپ جزیرے)، بیلا (بترا، اٹول)، سنلا (چیٹ لاٹ اٹول) اور ہرمز۔ یاد رہے اٹول کہتے ہیں حلقہ نما مونگے کی چٹانیں جو مرجانی جھیل کو گھیرے ہوں۔

Champa, Kelantan, Pahang, Malacca, Palembang, Java, Lambri, Aru, Lide, Samudera, Ceylon, Jiayile (opposite Ceylon), Cochin; and Calicut. They proceeded to Liushan (Maldives and Laccadive Islands), Bila (Bitra Atoll), Sunla (Chetlat Atoll), and Hormuz[172].

جاوا میں رک کر ان لوگوں نے وہاں کے بادشاہ کو یونگلے بادشاہ کے تحفے پیش کئے۔ اس کے جواب میں جاوا کا وفد 29 April 1415 CE کو چین پہنچا اور یونگلے بادشاہ کو تحفے پیش کئے جن میں مغربی گھوڑے اور دیگر مقامی چیزیں

شامل تھیں۔ 1415 CE میں یہ وفد شمالی ساترا میں رکا، یہاں پر سکندر Sekandar نام کے آدمی نے زین العابدین Zain al-'Abidin نام کے سمدرا Samudera کے بادشاہ کے تخت پر قبضہ کر لیا تھا، اس وفد نے سکندر کو ہی سمدرا کا بادشاہ تسلیم کیا۔ لیکن چینی حکومت اس کو بادشاہ نہیں مانتی تھی۔ اس لئے چینی حکومت نے زینگ ہا کو حکم دیا کہ وہ سکندر کے خلاف فوجی کارروائی کرے اور زین العابدین کو تخت واپس دلائے[173]۔ چنانچہ ان لوگوں نے سکندر کو شکست دی، حالانکہ سکندر ان کے خلاف ہزاروں کی فوج لایا تھا۔ ان لوگوں نے سکندر کا لمبری Lambri تک پیچھا کیا اور اس کو مع اس کے بیوی بچوں کے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد زین العابدین کو تخت نشین کرایا۔ زین العابدین نے چینی بادشاہ کے پاس شکریہ ادا کرنے کے لئے ایک وفد بھیجا۔ اس سے چینی حکومت کی اس علاقے میں دھاک بیٹھ گئی جس سے اس کے تجارتی تعلقات اور مضبوط ہو گئے۔ 12 August 1415 CE کو زینگ ہا کا بیڑا نانجنگ واپس لوٹا، اس وقت یونگلے بادشاہ منگولوں کے خلاف اپنی دوسری مہم پر گیا ہوا تھا۔ اپنی واپسی پر یہ بیڑا 18 حکومتوں کے تحفے اپنے ساتھ لایا تھا جو ان ممالک نے یونگلے بادشاہ کو دیے تھے۔ سکندر کو چینی بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا جس کو اس نے قتل کرا دیا۔ منگ شیلو Ming Shilu نامی کتاب کے مطابق سکندر پچھلے بادشاہ کا بھائی تھا جس نے بدعنوانی سے تخت پر قبضہ کر لیا تھا۔

پانچواں سفر


زینگ ہا کے ذریعہ لایا گیا چین میں پہلا زرافہ جو ایک مسلم بادشاہ نے ہدیہ میں دیا تھا

14 November 1416 CE کو یونگلے بادشاہ نانجنگ لوٹا۔ 19 نومبر کو ایک بڑی شاہی تقریب منعقد کی گئی جس میں بادشاہ نے 18 ملکوں کے سفیروں اور اہلکاروں کو تحفوں اور اعزازات سے نوازا، یہ سفیر دوسرے ملکوں کے نمائندے تھے جو زینگ ہا کے ساتھ واپس آئے تھے۔ اس کے بعد 19 نومبر کو یہ لوگ بادشاہ سے ملنے دربار میں پہنچے اور 28 دسمبر کو یہ لوگ بادشاہ کو الوداعی سلام کرنے پہنچے۔ بادشاہ نے انہیں خلعتوں ceremonial robes سے نوازا، اسی دن بادشاہ نے پانچویں سفر کا حکم جاری کیا۔ اس کا مقصد شاید یہ تھا کہ یہ بیڑا، ان سفیروں کو ان کے ممالک واپس چھوڑ کر آ سکے اور ان کے بادشاہوں تک یونگلے بادشاہ کے تحفے پہنچا سکے[174]۔ اسی لئے زینگ ہا کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ان سفیروں کو ان کے ممالک واپس پہنچا کر آئے۔ چنانچہ زینگ ہا کئی بادشاہوں کے لئے یونگلے بادشاہ کے خطوط اور تحفے لے کر ان سفیروں کے ساتھ روانہ ہوا۔ ان بادشاہوں میں کالی کٹ کے بادشاہ کا خاص خیال کیا گیا تھا کیونکہ وہ 1411

CE سے زینگ ہا کے قافلے کی مہمان نوازی کر رہا تھا اور اس نے یہ درخواست بھی بھیجی تھی کہ بادشاہ اس کو سرمایہ کاری کی اجازت دے اور اپنی مہر مرحمت فرمائے۔ یونگلے بادشاہ نے اس کی دونوں درخواستیں قبول کر لیں اور اسے ایک لمبا نوشتہ دیا (جسے مبینہ طور پر خود شہنشاہ نے تحریر کیا تھا)، اور اس کو ریاست کی حفاظت کرنے والا پہاڑ "State Protecting Mountain" کا خطاب دیا، یہ نوشتہ چین کی ایک پہاڑی پر نصب کیا گیا[175]۔ زینگ ہا شاید 1417 CE کے موسم خزاں میں چین سے روانہ ہوا۔ اس نے پہلا لنگر قوانزو میں کیا تاکہ وہاں سے چینی مٹی کی مصنوعات اور دیگر سامان چڑھایا جا سکے، شاید یہ سامان دوسرے بادشاہوں کو تحفے میں دینے تھے۔ دورِ حاضر کے آثارِ قدیمہ کی کھدائی میں چینی مٹی کے بہت سے برتن ان مشرقی افریقہ کے مقامات سے دریافت ہوئے ہیں جہاں زینگ ہا اپنے سفر کے دوران گیا تھا۔ قوانزو Quanzhou میں منگ دور کا ایک نوشتہ نصب ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ زینگ ہا نے 31 May 1417 CE کو اپنے بحری سفر کی کامیابی کے واسطے خدائی تحفظ حاصل کرنے کے لئے بخور جلائے۔ اس سفر کے دوران ان لوگوں نے چمپا، پاھانگ، جاوا، پالمبانگ، ملکہ، سمدرا، لمبری، سیلون، کوچین، کالی کٹ، شالی وانی (غالباً کنانور)، لیو شان (مالدیپ اور لکش دیپ)، ہرمز، لاسا، عدن، موغادیشو، براوا، زوبو اور مالندی وغیرہ کا دورہ کیا۔

Champa, Pahang, Java, Palembang, Malacca, Samudera, Lambri, Ceylon, Cochin, Calicut, Shaliwanni (possibly Cannanore), Liushan (Maldives and Laccadive Islands), Hormuz, Lasa, Aden, Mogadishu, Brava, Zhubu, and Malindi[176].

تاریخ الیمن فی دولت الرسولیہ نام کی تاریخی کتاب میں درج ہے کہ January 1419 CE میں یہ چینی بیڑا رسولیہ حکومت کے دار الخلافہ (Rasulid capital) تائیز Ta'izz پہنچا اور وہ 19 مارچ تک وہاں سے روانہ نہیں ہوا تھا[177]۔ رسولی حکومت جو مصر کی مملوک سلطنت کے خلاف اپنا تحفظ چاہتی تھی، اس نے منگ حکومت کی اطاعت قبول کی اور خراجِ تحسین کے لئے اپنا ایک وفد چین بھیجا۔ 8 august 1419 CE کو چینی بیڑا نانجنگ واپس ہوا۔ یونگلے بادشاہ نے رسومات کی وزارت کو حکم دیا کہ وہ بیڑے کے ارکان کو مالی انعامات سے نوازے۔ ان کے ساتھ جو غیر ملکی بادشاہوں کے سفیر آئے تھے ان کو 21 august-19 September 1419 CE کے درمیان کسی تاریخ میں بادشاہ نے دربار میں خیر مقدم کیا۔ وہ لوگ بادشاہ کے لئے جو تحائف لائے تھے ان میں بہت سے نایاب جانور بھی شامل تھے جیسے شیر، چیتے، اونٹ، شتر مرغ، زیبرا، گینڈا، ہرن، زرافے اور دیگر غیر ملکی جانور[178]۔ ان جانوروں کی آمد سے دربار میں سنسنی پھیل گئی۔

ایک زرافہ بنگال کے سلطان سیف الدین حمزہ شاہ نے بھی یونگلے بادشاہ کو بھیجا تھا جو 20 September 1414 CE کو چین پہنچا، اس کو یہ کہہ کر دیا گیا تھا کہ یہ ایک چیلن qilin ہے، کیونکہ زرافے کی شکل اس سے ملتی جلتی

تھی۔ یاد رہے چیلن ایک دیومالائی جانور ہے جس کا چینی افسانوی داستانوں Chinese mythology میں ذکر ملتا ہے۔ لیکن یونگلے بادشاہ نے اس کو چیلن ماننے سے انکار کر دیا اور کوئی تشکرانہ پیغام بنگال کے بادشاہ کو نہیں بھیجا[179]۔

چھٹا سفر

3 March 1421 CE کو بادشاہ نے آئے ہوئے 16 ممالک کے سفیروں کو تحفوں سے نوازا۔ ان تحفوں میں یہ چیزیں شامل تھیں کرنسی نوٹ، سکے، استر اور دیگر قیمتی کپڑوں کی خلعتیں ceremonial robes۔ اس کے بعد 3 March 1421 CE کو بادشاہ نے چھٹے سفر کا حکم دیا جس میں ان سفیروں کو ان کے ممالک واپس پہنچانا بھی شامل تھا۔ چنانچہ زینگ ہا اپنے بیڑے کے ساتھ روانہ ہوا، اس کے ساتھ شاہی خطوط تھے جو دوسرے بادشاہوں کے نام تھے اس کے علاوہ ریشمی بروکیڈ، ریشمی فلاس اور ریشمی گوز silk brocade, silk floss, silk gauze کی خلعتیں ceremonial robes تھیں جو ان بادشاہوں کو بطور ہدیہ یونگلے بادشاہ نے بھیجی تھیں[180]۔ مؤرخ گونگ زین نے اپنی تاریخ کی کتاب شیانگ فانگو زی Gong Zhen's Xiyang Fanguo Zhi میں اس حکم نامے کی تاریخ 10 November 1421 CE تحریر کی ہے جس میں زینگ ہا، کونگ ہا، زو بوہوا اور ٹانگ گوان باؤ Zheng He, Kong He (孔和), Zhu Buhua (朱卜花), and Tang Guanbao کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ سفر کی تیاری کریں اور اب کی بار ہونگ باؤ Hong Bao کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں اور ان سفیروں کو ان کے ممالک واپس پہنچائیں۔ چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوئے اور ان کا پہلا پڑاؤ ملکہ اور سماترا کی 3 حکومتیں تھیں جن کے نام ہیں سمدرا، ارو اور لمبری۔ سمدرا میں ان لوگوں نے اپنے لوگوں کو کئی چھوٹے بیڑوں میں بانٹ دیا۔ اس کے بعد یہ سب بیڑے سیلون کی طرف چلے اور اس کے بعد الگ الگ ہو گئے کوئی بیڑا جیائی لے Jiayile ، کوئی کوچین، گان بلی Ganbali (چینی تاریخی کتب کے مطابق یہ مغربی سمندر میں ایک ملک تھا، لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آج کا کوئیم بٹور Coimbatore ہے لیکن کچھ کا خیال کہ آج کا کیم بے Cambay in Gujarat ہے اور بعض کیپ آف کمورین Cape Comorin خیال کرتے ہیں)، کالی کٹ، خلیج فارس، عرب ممالک جیسے دھو فر Dhofar (عمان)، لاسا Lasa اور عدن Aden کی طرف[181]۔ منگ شی کتاب کے مطابق زینگ ہا خود، 1421 CE میں گان بلی گیا۔ حالانکہ یہ لوگ چوئی لون میں نہیں ٹھہرے لیکن چوئی لون کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک چھوٹا بیڑا الگ ہو کر موغادیشو Mogadishu چلا گیا جب کہ اصل بیڑا کالی کٹ کی طرف گیا، اسکے بعد ہر مز Hormuz پہنچا، شاید یہ لوگ لکش دیپ بھی گئے ہونگے[182]۔ واپسی پر یہ بیڑے پھر کالی کٹ میں جمع ہوئے اس کے بعد باقی بیڑے سمدرا میں آکر ملے اور یہ پورا بیڑا 3 September 1422 CE کو نانجنگ واپس ہوا۔ اب کی بار بھی اس کے ساتھ کئی ملکوں کے سفیر تھے جیسے

عدن ، سیام، سمرراوغیرہ۔ یہ وفود اپنے ساتھ بادشاہ کے لئے بہت سی اپنی مقامی اشیاء تحفے میں لائے تھے۔ اس وقت تک منگ کا دار الخلافہ بی جنگ ہو چکا تھا چنانچہ بڑی نہر کے ذریعہ یہ بیجنگ پہنچے[183]۔

نانجنگ کا فوجی قلعہ میں تعیناتی

14 May 1421 CE کو یونگلے بادشاہ نے اگلے سفر کے رد کرنے کا اعلان کیا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ بیجنگ کے شاہی محل پر بجلی گری تھی ، یہ ایک بد فال مانی جاتی تھی۔ چنانچہ محل کی فنگ ٹیان Fengtian، ہوا گائی Huagai اور جن شین Jinshen نامی عمارتوں میں آگ لگ گئی[184]۔ یاد رہے بی جنگ ابھی نیا نیا دار الخلافہ بنا تھا اس سے پہلے نانجنگ دار الخلافہ ہوا کرتا تھا۔ اس بحری سفر کے اخراجات کو بادشاہ نے اس وقت چل رہی تیسری، چوتھی، اور پانچویں منگول مخالف مہموں میں لگا دیا۔ چنانچہ 1422-1431 CE کے درمیان بیڑے کا عملہ نانجنگ کے فوجی قلعہ میں مقیم رہا تا کہ اس کا دفاع کر سکے[185]۔ تائی زونگ شیلو Taizong Shilu نامی کتاب کے مطابق اسی دوران زینگ ہا 24 February 1424 CE کو ایک سفارتی مشن پر پالمبانگ Palembang بھی گیا۔ اسی بیچ 12 August 1424 CE کو یونگلے بادشاہ کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کا بیٹا زو گاوچی Zhu Gaochi ، 7 September 1424 CE کو تخت نشین ہوا اور ہونگ شی بادشاہ Hongxi Emperor کا لقب اختیار کیا۔ زینگ ہا یونگلے بادشاہ کے انتقال کے بعد پالمبانگ سے لوٹا[186]۔ ہونگ شی بادشاہ پہلے سے ہی ان غیر ملکی اسفار سے بے زار تھا چنانچہ تخت نشین ہوتے ہی اس نے سارے غیر ملکی اسفار رد کر دیئے اور بیڑے کے عملے کو بدستور نانجنگ کے فوجی قلعہ کے دفاع پر تعینات رکھا۔ 25 February 1425 CE کو اس نے زینگ ہا کو نانجنگ کا دفاعی کمانڈر بنا دیا۔ لیکن بادشاہ ہونگ شی ایک سال سے بھی کم حکومت کر پایا اور 29 May 1425 CE کو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا زو زان جی Zhu Zhanji 27 June 1425 CE کو تخت نشین ہوا اور شوانڈے بادشاہ Xuande Emperor کا لقب اختیار کیا، یہ منگ حکومت کا پانچواں بادشاہ تھا۔ 25 March 1428 CE کو شوانڈے بادشاہ نے زینگ ہا کو حکم دیا کہ وہ نانجنگ میں واقع عظیم باوین مندر Great Bao'en Temple کو دوبارہ تعمیر کرے چنانچہ 1431 CE کو مندر بن کر مکمل ہوا[187]۔

ساتواں سفر

25 May 1430 CE کو شوانڈے بادشاہ نے اپنے اہلکاروں کو ایک حکم نامہ جاری کیا کہ وہ زینگ ہا اور اس کے ساتھیوں کے سفر کے لئے انتظامات کریں۔ یہ مخاطب لوگ تھے یانگ چنگ، لوزی، ٹانگ گوان بو اور یوان چینگ

Yang Qing (楊慶), Luo Zhi (羅智, Tang Guanbo) (唐觀保), and (袁誠 Yuan Cheng[188]۔ چنانچہ 29 June 1430 CE کو شوانڈے نے سفر کا حکم دے دیا۔ اس میں زینگ ہا کے ساتھ وانگ جنگ ہونگ، لی شنگ، زو لیانگ، یانگ زین اور ہونگ باؤ بھی تھے Wang Jinghong, Li Xing, Zhu Liang, Yang Zhen, Hong Bao[189]۔ شوانڈے بادشاہ کی خواہش تھی کہ وہ غیر ملکی تعلقات دوبارہ بحال کرے جیسے یونگلے بادشاہ کے زمانے میں تھے۔ روانگی سے پہلے زینگ ہا اور اس کے ساتھیوں نے لیو جیا گانگ Liujiagang اور چانگلے میں بطور یادگار اپنے نوشتے inscriptions نصب کروائے۔ شیا شیانگ Xia Xiyang نے جہاز کا روزنامچہ itinerary تیار کیا، کہ کہاں کہاں اور کب رکنا ہے۔ چنانچہ 19 January 1431 CE کو یہ بیڑا نانجنگ کے لونگ وان Longwan سے روانہ ہوا جسے ڈریگن کی کھاڑی dragon bay بھی کہا جاتا ہے۔ 23 جنوری کو یہ لوگ یانگ سی کے ایک جزیرے شوشان Xushan پر اترے اور وہاں شکار پر گئے۔ 2 فروری کو وہ فوزی گزرگاہ Fuzi Passage سے گزرے جس کو آج بائی موشا چینل (present-day Baimaosha Channel) کہا جاتا ہے[190]۔ 3 فروری کو وہ لوگ لیو جیاگانگ پہنچے اور 8 ،اپریل کو چانگلے اور 16 دسمبر کو فوٹو شان Fu Tou Shan سے گزرے جو آج کا فوزو Fuzhou ہے۔ 12 January 1432 CE کو یہ بیڑا ووہومین Wuhumen پہنچا جو من ندی میں داخل ہونے کا دہانہ تھا۔ 27 جنوری کو وہ چمپا Champa کے وِجَیا Vijaya (ویتنام کا ایک قدیم شہر) پہنچ کر ٹھہر گئے اور 12 فروری کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ 7 مارچ کو وہ جاوا کے سرابایا Surabaya پہنچے اور 13 جولائی کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ 24 جولائی کو وہ پالمبانگ پہنچے اور 27 جولائی کو روانہ ہوئے۔ 3 ،اگست کو ملکہ پہنچے اور 2 ستمبر کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ 12 ستمبر کو وہ سمدرا پہنچے اور 2 نومبر کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ 28 نومبر کو وہ سیلون کے بے روو الا Beruwala پہنچے اور 2 دسمبر کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ 10 دسمبر کو وہ کالی کٹ پہنچے اور 14 دسمبر کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ 17 January 1433 CE کو ہرمز پہنچے اور 9 مارچ کو روانہ ہوئے[191]۔ یہ تو وہ مقامات تھے جو ان کو روزنامچے itinerary میں لکھ کر دیئے گئے تھے ان کے علاوہ یہ لوگ گان بالی، بنگال، لکشدیپ ، مالدیپ، دھوفر، لاسا، عدن ،مکہ، موغادیشو اور براوا بھی گئے۔
Ganbali, Bengal, Lakshadweep and Maldives island chains, Dhofar, Lasa, Aden, Mecca, Mogadishu, and Brava

فی شن کی کتاب کے مطابق یہ لوگ دوران سفر انڈمان جزیروں میں بھی رکے[192] وہاں کی عورتیں لکڑی کے تختوں سے بنی کشتیوں پر ناریل لے کر ان سے تجارت کے لئے آئیں۔ کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ان لوگوں نے وہاں 3 دن اس لئے قیام کیا کیونکہ ہوا ان کے موافق نہیں تھی۔ کالی کٹ میں ہونگ باؤ نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے جہاز مکہ جارہے ہیں چنانچہ اس نے اپنے 7 لوگوں کو ان میں سے ایک جہاز پر مکہ بھیجا۔ یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ماہوان خود بھی مکہ گیا تھا[193]۔

اس خیال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ماہوان مسلمان تھا اور اس نے مکہ کے حالات بہت تفصیل سے لکھے ہیں[194]۔ وہ 7 لوگ ایک سال کے بعد لوٹے اور ان کے ساتھ بہت سی قیمتی اشیاء اور جانور تھے جیسے زرافہ، شیر، شتر مرغ وغیرہ، جو ان لوگوں نے وہاں سے خریدے تھے[195]۔ ڈریئر کا خیال ہے کہ ماہوان اس سفر کے دوران دھوفر، لاسا، عدن، موغادیشو اور براوا بھی گیا ہو گا[196]۔

اس کے بعد شیا شیانگ نے واپسی کا بھی روزنامچہ itinerary بنایا۔ 9 March 1433 CE کو ہرمز سے واپس چلے 31 مارچ کو کالی کٹ پہنچے وہاں سے 9/ اپریل کو چل کر 25/ اپریل کو سمدرا پہنچے اور 1 مئی کو چل کر 9 مئی کو ملکہ پہنچے۔ 28 مئی کو وہ کن لن سمندر Kunlun Ocean پہنچے۔

ڈریئر کے مطابق یہ پولو کنڈور اور کون سون جزائر کے آسپاس کا سمندر ہے This is the waters around Poulo Condore and the Con Son Islands[197] Vijaya (present-day Qiu Nhon)

اور 13 جون کو وِجَیا Vijaya پہنچے وہاں سے 17 جون کو چل کر 7 جولائی کو ٹائی کانگ Taicang پہنچے۔ 22 July 1433 CE کو بیجنگ پہنچے۔ 27 جولائی کو شوانڈے بادشاہ نے ایک تقریب منعقد کی جس میں عملے کے لوگوں کو سجاوٹی کپڑے اور پیسے بطور انعام دیئے[198]۔ سفر کے دوران ان لوگوں نے جو عجیب و غریب چیزوں اور مناظر کا مشاہدہ کیا ان کو بھی کئی جگہ ذکر کیا ہے۔

اس سفر میں زینگ ہا کے ساتھ 11 ملکوں کے وفود تھے جن میں مکہ کا بھی وفد تھا[199]۔ شوان زونگ شیلو Xuanzong Shilu کے مطابق 14 September 1433 CE کو ان ممالک کے وفود بادشاہ کو خراجِ تحسین پیش کرنے آئے: سمدرا کے بادشاہ زین العابدین نے اپنے بھائی ہالی زی ہان Halizhi Han کو بھیجا، کالی کٹ کے راجا بلی ما King Bilima نے گیبو منڈولیا Gebumanduluya کو بھیجا، کوچین کے راجا کے یی لی King Keyili نے جیا بو بی لیما Jiabubilima کو بھیجا، سیلون کے راجا پر کرما باہو چوتھے King Parakramabahu VI نے منی دے نائی Mennidenai کو بھیجا، دھوفر کے بادشاہ علی King Ali of Dhofar نے حاجی حسین Hajji Hussein کو بھیجا، عدن کے بادشاہ ملک الظاہر یحییٰ بن اسماعیل King Al-Malik az-Zahir Yahya b. Isma'il نے پوبا Puba کو بھیجا، کوئیم بٹور کے راجا دیوا راجا King Devaraja of Coimbatore نے ڈوان سی لی جیان Duansilijian کو بھیجا، ہرمز کے بادشاہ سیف الدین King Sa'if-ud-Din of Hormuz نے مالا زو Malazu کو بھیجا، جیائی لے کے بادشاہ (Jiayile) King of "Old Kayal" نے عبد الرحمٰن Abd-ur-Rahman

کو بھیجا اور مکہ کے بادشاہ King of Mecca نے شاشیان Shaxian (شاید یہ کسی عربی نام کا چینی تلفظ ہے) کو بھیجا[200]۔

زینگ ہا کے عقائد

زینگ ہا کو مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ لیکن سفر سے پہلے اس کے ساتھ آنے والے چینی مسافر تیانفی Tianfei نامی دیوی کی پوجا کرتے تھے، جسے سمندروں یا ملاحوں کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے وہ تیانفی کی پوجا کا اہتمام کرتا اور اس کے چینی ساتھی اس دیوی سے اپنی حفاظت اور کامیابی کے لیے دعا کرتے۔ ایسا لگتا ہے کہ چینی لوگوں کی اکثریت اس دیوی کی پیروکار ہوگی اور بادشاہ بھی اس کا حامی ہو گا، اس لیے زینگ ہا کو ان کے لیے تیانفی دیوی کی پوجا کا انتظام کرنا پڑتا ہوگا۔
سوار ہونے سے پہلے وہ یادگار کے لئے نوشتے inscriptions بھی نصب کرواتا جس پر اور مضامین کے علاوہ تیانفی سے مناجات بھی شامل ہوتیں۔ چنانچہ زینگ ہا اور اس کے ساتھیوں نے 14 march 1431 CE کو لیو جیا گانگ میں اور 5 January 1431-3 January 1432 CE کو چانگلے میں نوشتے نصب کرائے جن میں تیانفی دیوی سے کامیابی کی دعائیں کی گئی تھیں[201]۔ کبھی کبھی یہ نوشتے تین زبانوں میں ہوتے۔ چنانچہ 15 February 1409 CE کو زینگ ہا نے سیلون Ceylon کے گالے Galle علاقے میں ایک نوشتہ لگوایا جس پر تین زبانوں میں تحریر نقش تھی۔ چینی زبان والے حصے میں گوتم بدھ کی تعریف بیان کی گئی تھی، تمل Tamil زبان والے حصے میں تے ناورائی نایانار Tenavarai Nayanar نام کے دیوتا کی تعریف بیان کی گئی تھی جو وشنو کا اوتار مانا جاتا ہے(Tenavarai Nayanar (an incarnation of Vishnu) اور فارسی زبان والے حصے میں اللہ Allah کی تعریف بیان کی گئی تھی[202]۔ ہر زبان کے حصے میں قربانیوں کا ذکر ہے جو ان تین خداؤں کو پیش کی گئیں، جن میں ہر خدا کو 1000 سونے کے ٹکڑے (غالباً سکے)، 5000 چاندی کے ٹکڑے، 100 ریشم کے تھان، 2500 کیٹیاں catties خوشبودار تیل کی، اس کے علاوہ کئی طرح کے کانسے کے زیورات چڑہائے گئے تھے[203]۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے بیڑے میں ان تینوں مذاہب کے لوگ شامل تھے یعنی چینی، ہندو اور مسلمان اس وجہ سے اس نے ان سب کو خوش کرنے کے لئے سب کا ذکر کیا تھا یا سیلون میں ان تینوں مذاہب کے لوگ آباد تھے[204]۔

زینگ ہا کا انتقال

زینگ ہا کا انتقال ساتویں سفر کے کچھ ہی دن بعد 1433 CE میں ہوا، لیکن دوسرے لوگوں کے مطابق اس کا انتقال نانجنگ میں 1435 CE میں ہوا[205]۔ اس کا مقبرہ نانجنگ کے پاس ایک پہاڑی پر بنا ہوا ہے جس کا نام جانور کے سر


زینگ ہا کی قبر نانجنگ میں

والی پہاڑی Cattle Head Hill ہے۔ اس کا مقبرہ ایک گھوڑے کے سم کی شکل کا ہے، یہ مانا جاتا ہے کہ اس میں اس کے کپڑے اور عمامہ بھی دفن ہیں۔ 1985 CE میں اس کی قبر کو دوبارہ تعمیر کیا گیا[206]۔
بدرالدین چینی لکھتا ہے، گوانگزو کے "جن خون من" (باب الکرامہ) کے باہر ایک اونچا سا پہاڑ ہے جس پر ایک پرانا مقبرہ ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اسی مبلغ کا ہو گا جو سب سے اول یہاں آیا تھا۔ اس مقبرے کے نیچے بہت سے کتبے ہیں جو کہ نسلاً بعد نسل مسلمانوں کی طرف سے نصب کئے گئے ہیں۔ وہ مختلف زبانوں میں ہیں، بعض عربی میں اور بعض چینی میں۔ جو کتبہ قابلِ ذکر ہے وہ، وہ ہے جسکو حاجی جن ہا(زینگ ہا) نے یہاں نصب کیا تھا۔ حاجی جن ہا کون تھا؟ وہ "من تائی چو" (Mintaichu) کا درباری تھا یاد رہے تائی چو یا تائی زومنگ کے پہلے بادشاہ ہونگ وو کا لقب تھا۔ من تائی چو کے انتقال کے بعد وہ خاندان کے تیسرے حکمراں جن چو (Jinchu) (یونگلے بادشاہ) کے عہد تک رہا۔ جن چو نے اس کو سفیر مختار بالرائے بنا کر مغربی ممالک بھیجا، وہ جاوا اور جزائر ملایا ہوتا ہوا، عربستان پہنچا اور غالباً 1420 CE میں حج کر کے واپس آیا۔ اس لئے اس کو حاجی کہتے ہیں۔[207]

زینگ ہا کی یادگاریں

15 ویں صدی عیسوی میں جب پرتگال کا مشہور سیاح واسکوڈی گاما، کالی کٹ آیا تو یہاں اس نے کچھ غیر ملکی لوگوں کے واقعات سنے جو کئی نسلوں پہلے وہاں بڑے بڑے جہازوں میں سوار ہو کر آئے تھے اور گورے رنگ کے تھے[208]۔ واس کوڈی گاما کو خیال ہوا کہ یہ لوگ یا تو جرمن ہو سکتے ہیں یا روسی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ زینگ ہا کے بیڑے کے لوگ تھے۔ اسی طرح جب وہ افریقہ کے مشرقی ساحل پر گیا تو وہاں بھی ان لوگوں کا تذکرہ سنا۔
1997 CE میں ہارورڈ یونیورسٹی میں اپنی تقریر کے دوران چینی صدر جیانگ زیمن نے زینگ ہا کی اس بات کے لئے تعریف کی کہ اس نے چینی ثقافت کو بیرونی ممالک میں فروغ دیا[209]۔ 2005 CE سے ہر سال 11 جولائی کو چین میں منگ خزانے کے اسفار Ming treasure voyages کی یاد میں قومی جہاز رانی کا دن National Maritime Day منایا جاتا ہے[210]۔

منگ حکومت کی مسلمانوں سے متعلق خارجہ پالیسی

منگ حکومت نے کئی مسلمان حکومتوں کی مدد کی۔ جیسے ملکہ سلطنت کی، تھائی لینڈ اور پرتگالیوں کے خلاف مدد کی۔ چونکہ ملکہ سلطنت کو تھائی لینڈ اور مجاپہت Majapahit حکومتوں سے مستقل خطرہ تھا اس لئے وہ ان سے بچاؤ کے

لئے منگ حکومت سے قریبی تعلقات بنا کر رکھتی تھی۔ اسی لئے ملکہ کے بادشاہ پر میشورا نے منگ حکومت سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے 1405 CE میں ایک خیر سگالی مشن چین بھیجا، اس کے جواب میں منگ حکومت نے اسے ملکہ کے بادشاہ کا لقب دیا تھا۔ زینگ ہا کے دورے کے بعد یہ تعلقات اور مضبوط ہوئے، اس لئے پر میشورا، خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے خود تین دفعہ وفد لے کر پیکنگ (بیجنگ کا پرانا نام) گیا۔ اس طرح ملکہ سلطنت بہت عرصے تک ایک طرح سے چینی تحفظ میں رہی اسی لئے ملکہ میں چینی لوگوں کے سینکڑوں گودام تھے جو چینیوں کو تجارت میں مدد کرتے تھے۔ چونکہ تھائی لینڈ بھی چینی تحفظ میں تھا اس لئے وہ چین کا حکم ماننے کے لئے مجبور تھا۔

چین کی ملکہ حکومت کو پرتگالیوں کے خلاف مدد

چین نے مسلم ملکہ حکومت کی پرتگالیوں کے خلاف بھی مدد کی لیکن اس مدد کا زیادہ فائدہ نہیں ہوا کیونکہ پرتگالی ملکہ سلطنت پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن جب پرتگالیوں نے ملکہ پر قبضہ کر لیا تو اس کے رد عمل میں منگ حکومت نے پرتگال کے کئی وفود کو یا وفد کے کئی ممبروں کو گوانگزو Guangzhou میں سزائیں دے کر قتل کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق جب پرتگالیوں کا ملکہ پر قبضہ ہو گیا تو انہوں نے ایک سفارتی مشن چین سے سفارتی تعلقات بنانے کے لئے بھیجا جس کا کمانڈر پائرس Pires تھا۔ لیکن دوسری طرف شکست خوردہ ملکہ نے بھی اپنا وفد چین بھیجا جس نے بادشاہ سے پرتگالیوں کی سازشوں اور مکاریوں کی شکایت کی جس کی وجہ سے بادشاہ نے ان کا خیر مقدم کرنے کے بجائے، پرتگالیوں کو سزائیں دیں[211]۔ دوسری روایت میں ہے کہ ملکہ کے سقوط کے بعد اس کا آخری سلطان بنتان Bintan کی طرف فرار ہو گیا اور وہاں سے اس نے چینی منگ حکومت کے پاس اپنے سفیر بھیجے جنہوں نے پرتگالیوں کے دھوکے اور سازشوں کی شکایت کی کہ کس طرح پرتگالیوں نے تاجروں کا بھیس بنا کر ملکہ کے خلاف سازشیں کر کے اس پر قبضہ کر لیا، اسی کے ساتھ ہی چین کو بھی پرتگالیوں کی سمندری جارحیت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اس لئے منگ حکومت نے 1520 CE میں پرتگالی وفد کے 23 اہلکاروں کو سزائیں دے کر قتل کر دیا اور بقیہ کو جیل میں ڈال دیا جو تا عمر قید رہے، ان قتل ہونے والوں میں وفد کا کمانڈر ٹوم پائرس Tome Pires بھی تھا[212]۔ ایک اور روایت میں ہے کہ چینی حکومت نے ملکہ کی شکایت پر اسے جاسوس مان کر قتل کر دیا[213]۔

اسٹیفن جی ہاو Stephen G. Haw اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ 1511 CE میں پرتگالیوں نے ملکہ پر قبضہ کر لیا اس کے بعد وہ چین کی طرف بڑھے اور 1514 CE تک وہ چین پہنچ گئے۔ لیکن 1517 CE میں ملکہ کے شکست خوردہ سلطان نے بھی اپنے سفیر گوانگ زو بھیجے جو 1520 CE میں بیجنگ پہنچے، انہوں نے منگ بادشاہ سے پرتگالیوں کی سازش اور دھوکے کی شکایت کی اور یہ کہ کس طرح انہوں نے دھوکے سے ملکہ پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے رد عمل میں منگ حکومت نے یوروپی لوگوں سے تجارت پر پابندی لگا دی اور پرتگالی سفیروں کو گوانگ زو کی

جیل میں قید کر دیا ، جو تاحیات قید رہے[214]۔ اس کے علاوہ منگ حکومت نے مسلم چمپا ریاست stateChampa کی بھی ویتنام کے خلاف مدد کی ۔

منگ حکومت کے وفادار مسلمان

جب چنگ حکومت Qing dynasty نے 1644 CE میں منگ حکومت پر حملہ کر کے اس کو ختم کیا تو گانسو میں منگ کے مسلم وفاداروں نے ملاین Milayin اور ڈنگ گو ڈونگ Ding Guodong[215] کی قیادت میں 1646 CE میں منگ حکومت کی حمایت میں چنگ کے خلاف بغاوت کر دی۔ اس کو ملاین بغاوت Milayin rebellion کہا جاتا ہے۔ ان کا مقصد منگ حکومت کو دوبارہ بحال کرنا تھا اور اس کے شہزادے یان چانگ زو سی چوان Ming Prince of Yanchang Zhu Shichuan کو دوبارہ تخت نشین کرانا تھا[216]۔ ان لوگوں کی مدد حامی کے سلطان سعید بابا اور ان کے بیٹے شہزادے ترمتائے نے بھی کی[217]۔ اس کے علاوہ کچھ تبتی اور ہان چینیوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ زبردست لڑائی کے بعد دونوں کے درمیان امن معاہدہ ہو گیا جس کے بعد منگ کے وفادار مسلمانوں نے بظاہر چنگ کی اطاعت قبول کر لی۔ چنگ حکومت نے 1649 CE میں امن معاہدے کے بعد منگ وفادار مسلمانوں کو چنگ ملٹری میں عہدے دے دیئے[218]۔ لیکن کچھ سال بعد جنوبی چین میں چنگ حکومت کے خلاف ایک اور بغاوت ہو گئی تو ملاین اور ڈنگ لوگوں نے پھر سے چنگ کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے لیکن اس بار چنگ حکومت نے اس بغاوت کو کچل دیا جس میں ملاین اور ڈنگ کے ایک لاکھ لوگ مارے گئے، ان مرنے والوں میں ملاین، ڈنگ گوڈونگ، ترمتائے Prince Turumtay بھی تھے۔

ایک مسلم کنفیوشس عالم مازو Ma Zhu (1640-1710 CE) نے جنوبی منگ حکومت کی چنگ حکومت کے خلاف مدد کی [219]۔ جب منگ حکومت ختم ہوئی تو اس کا آخری شہزادہ زو یوائی Zhu Yu'ai جو گوئی کا شہزادہ کہلاتا تھا وہ ہوئی مسلمانوں کے ساتھ بحیثیت پناہ گزین ہو گوانگ سے فرار ہو کر برما کی سرحد کے پاس سے ہوتے ہوئے ینان Yunnan کی طرف فرار ہو گیا۔ ان مسلمانوں نے شہزادے کو چھپانے کے لئے اپنا خاندانی نام بھی منگ کر لیا تاکہ شہزادے کی پہچان نہ کی جاسکے [220]۔

گوانگ زو میں تین منگ وفادار مسلمانوں کے مقبرے ہیں۔ جب چنگ نے مان چو پر قبضہ کیا تو یہ لوگ منگ کی حمایت میں چنگ کے خلاف لڑتے ہوئے مارے گئے۔ ان کو جیاؤ مین سان زونگ jiaomen sanzhong کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے "عقیدے کے تین محافظ" یا "تین وفادار مسلمان" [221]۔

مسلمان ملٹری جنرل

منگ حکومت میں سینکڑوں مسلم جنرلوں نے خدمات انجام دیں اور منگ حکومت کی حمایت میں لڑائیاں لڑیں۔ جن میں سب سے پہلا نام لان یو Lan Yu کا آتا ہے جس نے 1388 CE میں منگول فوج کے خلاف منگ فوج کی قیادت کی اور منگ سردار زویوان زانگ کی بے پناہ مدد کی۔ حالانکہ بعد میں جب زویوان زانگ، منگ بادشاہ ہونگ وو کے لقب سے تخت نشین ہوا تو اس نے ان لوگوں کو مروادیا جو اس کے لئے آگے چل کر خطرہ بن سکتے تھے چنانچہ ان میں لان یو بھی شامل تھا جس کو بعد میں مروادیا گیا[222]۔

دوسرا مسلم جنرل مو ینگ Mu Ying تھا، یہ ان چند جنرلوں میں تھا جو ہونگ وو بادشاہ کے عتاب سے بچ گئے تھے۔ اس نے اور اس کی اولاد نے ویتنام کے پاس کے ینان Yunnan صوبے پر منگ حکومت کے خاتمے تک بطور منگ افسر حکومت کی۔ اس خاندان کو اس علاقے کی حکومت اس لئے دی گئی تھی کیونکہ ینان کو فتح کرنے میں مو ینگ نے منگ حکومت کی بے پناہ مدد کی تھی۔

دوسرے مسلم جنرل تھے فنگ شینگ Feng Sheng، ڈنگ ڈیشنگ Ding Dexing اور ہوڈاہائی Hu Dahai یہ سب ہونگ وو بادشاہ کے وفاداروں میں تھے۔

1447 CE میں مسلم جنرل چین یو Chen You نے ڈونگ سی مسجد Dong Si Mosque کی توسیع کے لئے پیسہ دیا۔

ہالا باشی Hala Bashi جو ایک مسلم اویغور جنرل تھا ترپان Turpan سے اس نے میاو بغاوت Miao Rebellion کے دوران منگ حکومت کی طرف سے باغیوں سے لڑائی لڑی اور چانگ ڈے Changde اور ہونان Hunan کو دوبارہ منگ کے زیرِ حکومت لایا[223]۔

اس کے علاوہ ایک چانگ یوچن Chang Yuchun (1330–1369 CE) نام کا ملٹری جنرل تھا وہ جنگ میں اپنی بہادری اور زبردست قابلیت کے لیے مشہور تھا، اس لئے اس کو چانگ ایک لاکھ-Chang Hundred-Thousand کہاجاتا تھا کیونکہ ماناجاتا تھا کہ وہ ایک لاکھ آدمیوں کی برابر قوت رکھتا ہے۔ اس کو کائی پنگ بھالا پھینکنے کی ترکیب Kaiping spear method کا موجد بھی ماناجاتا ہے[224]

باب ۷
چنگ حکومت کے دور میں اسلام

第七章
清代伊斯兰教

Chapter Seven
Islam during the Qing Dynasty

چنگ حکومت میں مسلمانوں کے حالات

چنگ دور میں مسلمانوں سے متعلق چنگ کی پالیسی اور قوانین تبدیل ہوتے رہے۔ کانگشی بادشاہ Kangxi Emperor نے ہان اور مسلمانوں کو برابر کا درجہ دیا جبکہ اس کے پوتے چیانلونگ Qianlong Emperor نے مسلمانوں کے ساتھ سخت رویہ اپنانے کی سفارشات کو لاگو کیا۔

شُنزی بادشاہ کے دور میں

مسلمانوں کے چنگ حکومت سے زیادہ اچھے تعلقات نہیں رہے۔ اس لئے مسلمانوں نے چنگ دور میں 5 بڑی بغاوتیں کیں۔ چونکہ شروع سے ہی مسلمانوں نے چنگ حکومت کی مخالفت کی اور چنگ مخالف منگ حکومت کا ساتھ دیا۔ جب چنگ حکومت نے منگ حکومت کو اکھاڑ پھینکا تو 1646 CE میں چنگ کے تیسرے فرماں روا شنزی بادشاہ Shunzhi Emperor (r. 15 March 1638 – 5 February 1661) کے دور میں ملائن Milayin نام کے ایک مسلم جنرل نے گانسو Gansu میں چنگ حکومت کے خلاف ایک بہت بڑی فوج اکٹھی کرلی اور گانسو صوبے کے بہت سے شہروں پر قبضہ کرلیا بشمول گانسو کی راجدھانی لانزو Lanzhou کے۔ ایک دوسرا مسلم جنرل ڈنگ گوڈونگ Ding Guodong اپنی فوج کے ساتھ ان سے آملا[225]۔ وہ لوگ پھر سے منگ حکومت کو واپس لانا چاہتے تھے اور اسکے کمسن شہزادے یانچانگ زو سیچوان Yanchang Zhu Shichuan کو تخت نشین کرانا چاہتے تھے۔ بعد میں کمول خانیت کے فرماں روا سعید بابا نے بھی انکی مدد کے لئے اپنے بیٹے شہزادہ ترمتائے Prince Turumtay کو بھیجا، اسکے علاوہ ہان اور تبتی لوگوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ چنگ حکومت نے انکے مقابلے کے لئے شانکسی کے گورنر منگ چیاوفانگ Meng Qiaofang کو بھیجا، جنگ ہوئی اور دونوں مسلمان جنرل ملائن اور ڈنگ گوڈونگ اور شہزادہ ترمتائے 100,000 مسلمانوں کے ساتھ مارے گئے۔ آج بھی گانسو میں ان تین شہیدوں کا مقبرہ موجود ہے جنہیں جیاؤمین سانزونگ Jiaomen sanzhong کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے 'ایمان کے تین محافظ'[226]۔

کانگ شی بادشاہ کے دور میں

کہا جاتا ہے کہ کانگشی بادشاہ Kangxi Emperor (r. 5 February 1661 – 20 December 1722) نے چنگ ہائی کے منگولوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے چنگ ہائی میں یہ افواہ پھیلوائی کہ گلدان بوشوگتو خان Galdan Boshugtu Khan جو زنگر خانیت کا سردار تھا وہ مسلمان ہو گیا ہے اور اس نے مسلمانوں سے ہاتھ ملالیا ہے اور بدھ مت اور دلائی لاما سے منہ موڑ لیا ہے اور وہ سنکیانگ میں ایک مسلمان کو

تخت نشین کرانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ یہ سب اس نے چنگ ہائی کے بدھ سٹوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تا کہ وہ گلدان کے خلاف چنگ حکومت کا ساتھ دیں[227]۔

ان واقعات کے علاوہ اور بھی کچھ واقعات چنگ دور کے قابلِ ذکر ہیں جیسے:

- کنفو شین مسلم عالم ما زو Ma Zhu (1640-1710 CE) نے بھی چنگ حکومت مخالف جنوبی منگ حکومت کے لئے کام کیا۔
- منگ شہزادہ زو یوائی Zhu Yu'ai بھی مسلمانوں کے ساتھ تھا جب وہ ہو گوانگ سے برما کی طرف فرار ہوئے۔ انہوں نے منگ کی وفاداری کی وجہ سے اپنے نام کے آگے بھی منگ لگا لیا۔
- اس دور میں مسلمانوں نے دو بڑی بغاوتیں کی ایک پنتھے بغاوت اور دوسری ڈنگن بغاوت جن کا ذکر آگے آئے گا۔
- اس کے علاوہ چینی لوگوں نے غیر ملکی طاقتوں کے خلاف ایک بغاوت کی جس کو باکسر بغاوت Boxer Rebellion کہتے ہیں، اس میں مسلمانوں نے چینی لوگوں کا بھرپور ساتھ اور ایک فوج بنا کر غیر ملکیوں پر حملے کئے۔ اس فوج کو غیر ملکی لوگ کانسو بریوس Kansu Braves کہا کرتے تھے اور غیر ملکیوں کو یہ سب سے زیادہ خوف زدہ کرنے والی فوج تھی۔ چنانچہ لانگ فانگ کی جنگ Battle of Langfang میں کانسو بریوس نے چینیوں کے ساتھ مل کر 8 غیر ملکی ممالک کی اتحادی فوج کو شکست دی۔
- چنگ حکومت کے خاتمے کے بعد جب جمہوری حکومت قائم ہوئی تو مسلمانوں نے جمہوری پارٹی کا ساتھ دیا جس کو کیو منٹانگ کہتے ہیں اور کمیونسٹ پارٹی کی مخالفت کی، لیکن 1949 میں جب کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو مسلمانوں کو بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ان سب کا تفصیلی ذکر آگے آئیگا۔

خوجہ بغاوتیں

کانگشی بادشاہ کے دور میں ہی خوجہ بغاوتیں ہوئیں۔ لفظ خوجہ فارسی لفظ 'خواجہ' کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ خوجہ لوگ مشہور نقش بندی صوفی احمد کاسانی 1461–1542 CE کی اولاد ہیں۔ احمد کاسانی فرغانہ کے رہنے والے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے صوفیاء میں شمار ہوتے تھے۔ ان کو 'مخدومِ اعظم' بھی کہا جاتا تھا انکی زندگی کا زیادہ تر حصہ تاش قند اور بخارا میں گزرا لیکن انکا انتقال سمرقند کے قریب زبید میں ہوا جہاں پر انکی خانقاہ تھی۔ خوجہ اپنے آپکو سیّد کہتے تھے، انکو مخدوم زادہ بھی کہا جاتا ہے۔ خوجہ احمد کاسانی کے انتقال کے بعد انکی اولاد ماوراء النہر اور التی شہر Altishahr میں آباد ہو گئی[228]۔ التی شہر میں خوجہ دو جماعتوں میں بٹ گئے ایک سفید خوجہ تھے جو کاسانی کے بڑے بیٹے محمد امین عرف خوجہ کلاں کے ماننے والے تھے جنہیں آفاقی خوجہ، آفاقیہ یا اقتاغلیق White mountaineers کہا جاتا تھا، انکو سیّد پرست Sayyid worshipers or followers بھی کہا جاتا

تھااور دوسرے کالے خوجہ تھے جو کاسانی کے چھوٹے بیٹے محمد اسحاق ولی کے ماننے والے تھے جنہیں اسحاقی خوجہ، اسحاقیہ یا قاراتاغلیق Black mountaineers کہا جاتا تھا۔ انکو کھتائی پرست China worshipers, or followers of China بھی کہا جاتا تھا۔ یہ دونوں لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کی مخالفت کرتے اور ایک دوسرے کے دشمنوں کا ساتھ دیتے۔ خوجہ برادری میں سب سے پہلے چین میں آباد ہونے والے خوجہ یوسف تھے جو خوجہ کلاں کے بیٹے تھے انکا ذکر نیچے آرہا ہے۔

آفاق خوجہ

آفاق خوجہ (1626-1694)، احمد کاسانی کے پڑپوتے تھے۔ آفاق خوجہ کو ہدایت اللہ Hidayat Allah بھی کہا جاتا ہے، انکے والد کا نام محمد یوسف خوجہ تھا اور انکے باپ کا نام خوجہ کلاں تھا جن کے ماننے والوں کو آفاقی خوجہ کہا جاتا ہے۔ آفاق خوجہ کی ماں کا نام زلیخا بیگم Zuleiha Begum تھا جو بیٹی تھیں میر سید جلال کاشغری کی۔ 12 سال کی عمر میں افاق خوجہ اپنے والد کے ساتھ کاشغر آئے اور یہیں آباد ہوگئے۔ یہاں پر منگول چغتائی خانیت آباد تھی جسے یرقند خانیت Yarkant Khanate بھی کہتے ہیں، اسکے حاکم عبداللہ خان 1638-1669 CE نے انہیں بش کرم Bashkerim نام کا ایک گاؤں دے دیا۔ یہاں پر یوسف خوجہ نے اپنا عشقیہ صوفی سلسلہ جاری رکھا جس کی بنیاد انکے باپ خوجہ کلاں نے ڈالی تھی۔ بہت سارے لوگ انکے مرید اور معتقد ہوگئے۔ والد کے انتقال کے بعد آفاق خوجہ پیر ہو گئے لیکن کچھ باتوں پر خانیت کے حاکم سے انکا اختلاف ہو گیا۔ ایک تو وہ یہ چاہتے تھے کہ کاشغر میں شرعی قانون نافذ کیا جائے جبکہ وہاں پر چنگیز خان کے زمانے سے منگولوں کا یسّہ قانون Mongol Yassa نافذ تھا اور دوسرے یہ کہ حکّام جو عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں وہ غلط ہے۔ یہ اختلاف اتنا بڑھا کہ یرقند خانیت کے حاکم اسماعیل خان 1670-1678 CE نے آفاق خوجہ کو اپنی خانیت سے نکال دیا۔ اتنا ہی نہیں اسماعیل خان نے اسحاقی خوجہ کی حمایت کی جو آفاقی خوجہ کے پرانے حریف تھے۔ ادھر آفاق خوجہ نے زنگر خانیت Dzungar Khanate سے ہاتھ ملالیا جو ایک بدھ خانیت تھی اور اسماعیل خوجہ کے پرانے حریف تھے۔ آفاق خوجہ کے اکسانے پر زنگریہ کے حاکم گلدان بوشوتو خان Galdan Boshughtu Khan نے 1678 CE میں یرقند خانیت پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا اور چغتائی منگول خاندان کے عبد الرشید خان ثانی Abdul ar-Rashid Khan II کو جو ترپان کے بابا خان کا بیٹا تھا، اس کو وہاں کا کٹھ پتلی حکمراں بنادیا۔
1682 CE میں یرقند میں فساد پھوٹ پڑا جس کی وجہ سے عبد الرشید خان ثانی وہاں سے فرار ہو کر الی Ili چلا گیا اور اسکا چھوٹا بھائی محمد امین خان، یرقند کا خان بن گیا۔ 1691 CE میں محمد امین نے کسی بات پر ناراض ہو کر خوجہ لوگوں کو کاشغر سے نکال دیا اور خانیت کے لوگوں کو خوجہ لوگوں سے کسی بھی طرح کے تعلق بنانے کو منع کر دیا۔ آفاق خوجہ


آفاق خواجہ کا مقبرہ، کاشغر میں

نے قسم کھائی کہ وہ یرقند سے سارے منگولوں کو نکال باہر کریگا۔ اس کے لئے اس نے اپنے بیٹے یحییٰ خوجہ کو کاشغر سے بلالیا۔ یحییٰ خان فوج لیکر آیا اور یرقند خانیت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ 1692 CE میں محمد امین کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا، اسکے بعد یحییٰ خان نے دوسرے شہر بھی فتح کئے جیسے کھوتان، کورلہ، کوچا، اکسو اور کاشغر وغیرہ۔ 1694 CE میں آفاق خوجہ فوت ہو گیا، یحییٰ خوجہ یرقند خانیت کا حاکم تھا ہی لیکن 1695 CE میں یحییٰ خوجہ کو بھی اسکی سوتیلی ماں خانم پادشاہ نے قتل کرادیا۔ خانم پادشاہ محمد امین کی بہن تھی جس کو یحییٰ خان نے 1692 CE میں مارا تھا۔ یحییٰ خان کے بعد محمد مومن سلطان نے چغتائی یرقند خانیت کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن زنگر خانیت کے حاکم سیونگ رب تان Tsewang Rabtan نے 1713 CE میں اسے فتح کر کے ختم کر دیا اور اس علاقے کو زنگر خانیت میں شامل کر لیا۔ آفاق خوجہ کا مزار کاشغر میں واقع ہے اور وہ چین میں اسلام کا سب سے مقدّس مزار مانا جاتا ہے جہاں پر آفاق خوجہ کے ساتھ ان کے 72 رشتہ دار بھی مدفون ہیں[229]۔ آفاق خواجہ کا مقبرہ، کاشغر میں 1640 میں بنایا گیا۔

آفاق خوجہ نے کچھ دنوں تک گانسو Gansu میں بھی قیام کیا تھا اور وہاں پر نقش بندی سلسلہ کو فروغ دیا۔ ایک دفعہ انہوں نے کئی شہروں کا دورہ کیا جن میں شی ننگ Xining، لنٹاؤ Lintao اور ہیزو Hezhou شامل تھے، کہا جاتا ہے کہ ان شہروں میں بہت سارے ہوئی اور سالار لوگ ان کے مرید ہوئے، جن میں ایک 16 سال کا لڑکا چی جنگ یی Qi Jingyi بھی تھا جو بعد میں چل کر سب سے زیادہ مشہور نقش بندی صوفی ہوا جس نے چین میں سب سے زیادہ نقش بندی سلسلہ کو فروغ دیا اور اس کو بعد میں چی ڈاوزو Qi Daozu کہا جانے لگا۔ اسکے دو شاگرد بھی بہت مشہور ہوئے جن کے نام ہیں مالاچی Ma Laichi اور مامنگ شن Ma Mingxin، دونوں اعلیٰ اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عرب گئے اور وہاں سے واپسی پر دونوں نے اپنے اپنے نئے نقش بندی صوفی سلسلے قائم کئے۔ مالاچی نے خفیہ صوفی سلسلے کی بنیاد ڈالی اور مامنگ شن نے جہریہ صوفی سلسلہ شروع کیا[230]۔

یرقند خانیت کو ختم کرنے کے بعد سیونگ ربتان نے آفاق خوجہ کی اولاد کو قید کروا دیا اور اسحاقی خوجہ ڈانئر Da'nie'er کو یرقند اور کاشغر کا حاکم بنا دیا۔ آفاق خوجہ کے پوتے محمود کا قید میں ہی انتقال ہو گیا اور اسکے دو بیٹے خوجہ برہان الدین اور خان خوجہ بھی زنگریہ کی قید میں رہے یہاں تک کہ چنگ حکومت نے زنگر خانیت کا خاتمہ کر دیا۔

بادشاہ یونگ زینگ کے دور میں

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ چنگ حکومت سے شروع سے ہی مسلمانوں کے تعلقات اچھے نہیں رہے۔ اور چنگ اہلکاروں نے بھی بادشاہ سے مسلمانوں کی جھوٹی سچی شکایتیں کرنی شروع کر دیں، ان میں سے کچھ بادشاہوں نے ان شکایتوں پر بالکل بھروسہ نہیں کیا اور مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سلوک جاری رکھا۔ ان میں بادشاہ یونگ زینگ Yongzheng Emperor (r. 27 September 1722 – 8 October 1735) بھی تھا، جب اس کے ایک منصف Judge نے سفارش کی کہ مسجدوں کو مسمار کر دیا جائے اور اسلام پر پابندی لگا دی جائے تو اس نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ اسلام ایک احمقانہ مذہب ہے لیکن خطرہ نہیں ہے۔ یونگ زینگ بادشاہ نے ایک اہلکار کو بھی برطرف کر دیا تھا، جب اس نے یہ سفارش کی کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں کے مقابلے میں سخت سزائیں دی جائیں۔ ایک بار جب اس کے اہلکاروں نے اسے مسلمانوں کے خلاف ورغلانے کی کوشش کی تو اس نے 1731 میں ایک حکم نامہ جاری کیا۔ اس میں یہ تحریر تھا،'' ملک کے ہر صوبے میں، گزشتہ کئی صدیوں سے، بڑی تعداد میں مسلمان رہ رہے ہیں جن کو میں اپنی اولاد سمجھتا ہوں جیسا کہ میں اپنی دوسری رعایا کو سمجھتا ہوں۔ میں ان میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی امتیاز نہیں برتتا، جو میرے مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ مجھے بعض عہدیداروں کی طرف سے محمدیوں کے خلاف اس بنیاد پر خفیہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ ان کا مذہب دوسرے چینیوں سے مختلف ہے، کہ وہ چینی زبان نہیں بولتے اور باقی لوگوں سے مختلف لباس پہنتے ہیں۔ ان پر نافرمانی، ہٹ دھرمی اور باغیانہ جذبات کا الزام ہے، اور مجھ سے کہا گیا ہے کہ ان کے خلاف سخت اقدامات کروں۔ ان شکایات اور الزامات کا جائزہ لینے کے بعد میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ ان الزامات کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ درحقیقت مسلمانوں کا مذہب ان کے آباؤاجداد کا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کی زبان باقی چینیوں جیسی نہیں ہے، لیکن چین میں کتنی ہی مختلف بولیاں ہیں۔ جہاں تک ان کے مندروں، لباس اور لکھنے کے انداز کا تعلق ہے، جو کہ دوسرے چینیوں سے مختلف ہیں، یہ بالکل کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ یہ محض رسم ورواج کے معاملات ہیں۔ وہ میری دوسری رعایا کی طرح اچھے کردار کے حامل ہیں، اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ بغاوت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ انہیں ان کے مذہب پر چلنے کی آزدی دی جائے جس کا مقصد لوگوں کو اخلاقی زندگی گزارنے اور سماجی اور شہری فرائض کی ادائیگی سکھانا ہے۔ یہ مذہب حکومت کی بنیادی اساس کا احترام کرتا ہے، اور اس سے بڑھ کر اور کیا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟ پھر اگر محمدی اپنے آپ کو اچھے اور وفادار رعایا کے طور پر پیش کرتے رہیں گے تو میرا احسان ان پر بھی اتنا ہی بڑھے گا جیسا کہ میرے دوسرے بچوں پر۔ ان میں سے بہت سے سول اور ملٹری افسران بھی بن کر آئے ہیں جو اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کا بہترین ثبوت ہے کہ انہوں نے ہماری عادات واطوار کو اپنا لیا ہے، اور خود کو ہماری مقدس کتابوں کے احکام کے مطابق بنانا سیکھ لیا ہے۔ وہ ہر ایک کی طرح ادب میں اپنا امتحان پاس کرتے ہیں، اور قانون کی

طرف سے فرض کردہ قربانیاں ادا کرتے ہیں۔ وہ عظیم چینی خاندان کے حقیقی رکن ہیں اور ہمیشہ اپنے مذہبی، شہری اور سیاسی فرائض کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب مجسٹریٹ کے سامنے (مسلمانوں سے متعلق) دیوانی مقدمہ لایا جائے تو اسے اپنے آپ کو مدعی کے مذہب سے سروکار نہیں رکھنا چاہیے۔ میرا تمام رعایا کے لیے ایک ہی قانون ہے۔ نیکی کرنے والوں کو جزا ملے گی اور برائی کرنے والوں کو سزا ملے گی''۔

چیانلونگ بادشاہ کے دور میں

چنگ بادشاہوں میں چیانلونگ بادشاہ کا رویہ غیر ملکیوں کے ساتھ سب سے زیادہ سخت تھا جس کی زد میں مسلمان بھی آئے۔ حالانکہ کہ مسلمانوں سے زیادہ منگول لوگوں کو اس نے نقصان پہنچایا اور پوری زنگر خانیت کو نیست و نابود کر دیا ، لیکن اس کے بعد مسلمان اس کے دست برد کا نشانہ بنے۔ چیانلونگ بادشاہ کے دور میں ایک اہلکار چین ہونگ مو Chen Hongmou نے 1751 CE میں سزاؤں کے بورڈ Board of Punishments کو ایک سرکاری خط لکھا جس کا عنوان تھا 'مسلمانوں کو ہدایات اور نصیحت کرنے کا عہد نامہ' Covenant to Instruct and Admonish Muslims ۔ اس میں اس نے حکومت سے یہ درخواست کی کہ مسلم لیڈران مجرمانہ ذہنیت رکھتے ہیں اس لئے ان کو ہان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سخت سزا دی جانی چاہئے۔ حالانکہ سزاؤں کے بورڈ نے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی لیکن شانکسی- گانسو کے گورنر جنرل Shaanxi-Gansu Governor-General نے 1762 CE میں اس کو اپنے یہاں لاگو کیا[231]۔ اس نے یہ قانون بھی لاگو کیا کہ اگر کوئی نمازی آدمی جرم کرے گا تو اس مسجد کے امام کو اس کی سزا دی جائیگی۔ ان احکامات کی بادشاہ نے بھی تائید کی۔

کہا جاتا ہے کہ چیانلونگ کے اس سخت رویے کی وجہ مسلمانوں میں تصوف کا فروغ بھی تھی۔ اسی دور میں نقش بندیہ سلسلہ چین میں تیزی سے پھیلا۔ چنانچہ یوسف خوجہ نے چین میں نقش بندیہ سلسلے کی شروعات کی۔ اور ان کے بیٹے آفاق خوجہ نے اس کو شمال مغربی ریاستوں میں فروغ دیا جس سے بڑی تعداد میں تبتی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد مالاچی نے خفیہ سلسلے کی بنیاد ڈالی اور ان کے مدمقابل مامنگ شن نے جہریہ سلسلے کی۔ مالاچی بخارا سے پڑھ کر آئے تھے جب کہ مامنگ شن یمن سے۔ بعد میں ان دونوں سلسلوں میں آپسی اختلاف ہو گیا، جس کی شروعات اس طرح ہوئی کہ مالاچی نے اعلان کیا کہ مغرب کی نماز سے پہلے روزہ کھولنا چاہئے تو اس سے لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بہت سے سالار اور ترک لوگ ان کے ساتھ ہو گئے۔ مخالف جماعت نے اس کا مقدمہ چنگ عدالت میں پیش کیا کہ روزہ کس وقت کھولنا چاہیے۔ لیکن بعد میں کچھ مسلمانوں نے یہ عرضی دی کہ اس مسئلہ کو ہم آپس میں سلجھا لیں گے۔ اس کے بعد دونوں فریق میں ایک مسئلہ اور چھڑا کہ ذکر جہریہ کرنا چاہئے یا خفیہ۔ مالاچی خفیہ ذکر کے قائل تھے اس لئے

ان کی جماعت کو خفیہ کہا گیا جب کہ مامنگ شن جہریہ کے حق میں تھے اس لئے ان کی جماعت کو جہریہ کہا گیا۔ تاہم خفیہ کے ماننے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ بعد میں ان دونوں جماعتوں میں خونریز لڑائیاں بھی ہوئیں جنکا ذکر آگے آئیگا۔

فساد مخالف قانون

ان سارے واقعات کی وجہ سے چیان لونگ بادشاہ، دِن بدِن مسلمانوں کے خلاف ہوتا چلا گیا اور اب یہ کہنا مشکل تھا کہ چنگ حکومت، ہان اور ہوئی کو برابر کا درجہ دیتی ہے۔ اس لئے 1760 کے بعد سے مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ 1762 میں چیانلونگ نے چین ہونگ مو کی پالیسیوں کو ملک میں لاگو کیا، جن کو پہلے کوئی اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں چنگ حکومت کے خلاف بہت غم وغصہ پھیل گیا اور پر تشدد واقعات میں اضافہ ہو گیا۔ حکومت مسلمانوں کے خلاف شکایت کرنے والوں کی حَوصَلَہ اَفزائی کرتی اور ہر شکایت پر ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کرتی اس لئے مسلمانوں کے خلاف شکایتوں کی بھرمار ہو گئی، ہر آفس میں بے شمار عرضیاں مسلمانوں کے خلاف موصول ہونے لگیں۔ جس سے چنگ حکومت نے یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمان فطری طور پر متشدد ہوتے ہیں اس لئے ان کے خلاف مزید سخت قوانین لاگو کرنے چاہئیں۔ اس لئے کئی نئے قوانین مسلمانوں کے خلاف لاگو کئے گئے۔ جن میں سے ایک یہ تھا کہ اگر تین یا اس سے زیادہ مسلمانوں کے کسی گروپ میں کوئی ہتھیار برآمد ہوتا ہے تو گروپ کے تمام مسلمانوں کو مجرم قرار دیا جائے گا اور سب کو سزا ہو گی۔ 1770 کی دہائی میں ایک نیا فساد مخالف قانون brawling (dou'ou) لاگو کیا گیا جس کے تحت ہزاروں مسلمانوں کو دنگا بھڑکانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ان کارروائیوں میں زیادہ تر جہریہ سلسلے کے لوگوں کو نشانہ بنایا گیا لیکن کئی غیر جہریہ مسلمان بھی زد میں آئے اس لئے حکومت کی مخالفت میں وہ لوگ بھی جہریہ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں کچھ جہریہ لوگوں نے بغاوت کر دی اور جواب میں چنگ حکومت نے جہریہ کے قائد مامنگ شن کو سزائے موت دے دی اس کو نیچے بیان کیا جا رہا ہے۔

چیان لونگ کے زمانے کے دو خط

چیان لونگ کے زمانے میں مسلمانوں کے ساتھ بہت سخت رویہ اپنایا گیا، ان دو خطوط سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کو نیچے نقل کیا جا رہا ہے۔

پہلا خط

از ساٹزائے (Satzai)
وائسرائے کیانگ سو اور کیانگ سی
بخدمت جہاں پناہ، چیان لونگ (Qianlong) شہنشاہِ چین۔

خاکسار جہاں پناہ کا فرماں بردار، نہایت انکساری سے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ بندہ کو امسال پانچویں مہینے کی 27 تاریخ 1783 CE کو "چو چوئین"(Chu Chuin) صاحب الشرطہ والفوج (کوانگ سی) کی طرف سے اطلاع ملی کہ اس نے ایک مسلمان ہائی فوشون (Hai fu shon) نامی کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے پاس سے چینی زبان کی پانچ کتابیں اور عربی زبان کی 21 کتابیں برامد ہوئی ہیں۔ عدالت کے سامنے اس نے یہ اقرار کیا ہے کہ اس کے مذہبی بھائی "یوان ائی" (Yuan Ayi) نے جو نان کنگ کا باشندہ ہے "عقائد اسلام" اور "حیاتِ محمدؐ"، پر دو کتابیں، جو چینی زبان میں لکھی تھیں، اس کو ہدیہ دی ہیں۔ سنا ہے کہ ان کتابوں کا مطبع (وہ تختیاں جن پر کتاب کا مسودہ کندہ کیا جاتا ہے) کیانگ نان (موجودہ کیانگ سو) میں محفوظ ہے۔ چو چوئین لکھتا ہے کہ ان کتابوں میں بہت سے فتنہ انگیز الفاظ پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہائی فوشون سے برامد ہوئی کتابوں کو میں جہاں پناہ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں تاکہ نظرِ عنایت ہو۔

میری گزارش ہے کہ یوان ائی اور کتاب کا مقدمہ لکھنے والے "کائی شوبین" (Kai Shoo Yen) کو جو ضلع ہو ٹنگ (Hwoting) کا رہنے والا ہے اور ان کتابوں کے مولفین "لیو ٹزی" (Luitze) اور "کن تیان چوہ" (KinTian Chuh) کو جلد از جلد گرفتار کر کے سزا دی جائے۔

اس لئے میں نے سارے اہلکاروں اور متعلقہ افسروں کو حکم دیا ہے کہ ان لوگوں کی تلاشی لی جائے اور تمام کتابیں ضبط کی جائیں۔ نان کنگ کے حاکم کی طرف سے جواب آیا ہے کہ یوان ائی اور اس کے بڑے بھائی یوان کوئی (Yuan Kui) کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن کے پاس سے بہت سی اسلامی کتابیں برامد ہوئی ہیں جو چینی اور عربی زبانوں میں ہیں لیکن ان کا مؤلف کن تیان چوہ کہیں باہر گیا ہوا ہے لیکن یہ خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے اور دوسرا مؤلف لیو تزی کئی سال پہلے انتقال کر چکا ہے لیکن اس کا پڑپوتا موجود ہے جس کو عدالت میں جب پیش کیا گیا تو اس نے یہ بیان دیا کہ "عقائدِ اسلام" اور "رسومِ عرب" دونوں کتابوں کا مطبع شہر چنگ کیانگ (Ching Kiang) میں رہنے والے خاندان تان (Tan) کے پاس محفوظ ہے۔ یاد رہے یہ شہر نان جنگ سے سو میل کے فاصلے پر ہے۔ چنگ کیانگ شہر کے حاکم نے ٹان چائی وین (Tan Chai Wen) کو گرفتار کروالیا اور ساری کتابیں اور مطبع بھی ضبط کر لئے۔

ادھر سنگ کیانگ فو (Sung Kiang Fu) کے حاکم نے یہ خبر دی کہ اس نے یوان ائی، تان چائی وین، کائی شوبین کو صوبہ کیانگ سو کی فوجی عدالت میں بھیج دیا ہے۔ مقدمہ کی کارروائی میرے (سونگ کیانگ فو) کے پاس آئی ہے اور میں بہت غور سے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں[232]۔

ساٹزائے آگے لکھتا ہے کہ اس سال 6ویں مہینے کی 8ویں تاریخ کو جہاں پناہ کا خط موصول ہوا جس میں پوچھا گیا ہے کہ اس معاملے میں بندے کی کیا رائے ہے۔ بندہ عرض کرتا ہے کہ حضورِ والا، صاحب العنایہ والکرم کو خاص طور پر مسلمانوں پر رحم اور ترس کھانا چاہئے، اس واسطے میں مع تمام عمال وحکام، نہایت خاکساری سے، یوان ائی وغیرہ کے حق

میں یہی عرض کرتا ہوں کہ ان کو رہا فرمادیں اور ضبط شدہ کتابیں بھی واپس کر دیں تا کہ وہ حضورِ اعلیٰ کی مدح وثنا کریں اور مسلمان بھی بادشاہِ چین کے ممنون رہیں اور دعائے خیر کریں۔

خادم بادشاہِ وقت

ساٹزائے، وائسرائے کیانگ سو اور کیانگ سی۔

دوسرا خط

بتاریخ 18 ، مہینہ 6، سال 47 چیان لونگ 1783 CE۔

ا۔ ساٹزائے، وائسرائے کیانگ سو و کیانگ سی۔

۲۔ می غوایوان، (Mee Goa Yuan) صاحب الشرطہ والفوج، کیانگ سو۔

۳۔ لیوچن، (Liu Chin) رئیس مجلسِ عاملہ نانجنگ۔

۴۔ لی ٹسن فین، (Lee Tsin Fen) انسپکٹر جنرل کیانگ سو۔

نہایت خاکساری سے جہاں پناہ سے عرض کرتے ہیں کہ می غوایوان، صاحب الشرطہ والفوج کیانگ سو کو خبر ملی جو صوبہ کوانگ سی کی مجلس شوریٰ سے آئی ہے کہ وہاں کئی اسلامی کتابیں برامد ہوئی ہیں۔ اور ان کتابوں کے مقدمے لکھنے والے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کئے گئے اور ان پر مقدمہ چلایا جارہا ہے۔

عرض ہے کہ یہ معاملہ چوچوئین، صاحب الشرطہ والفوج، کوانگ سی، جہاں پناہ کی خدمت میں پہلے پیش کر چکا تھا، جس کے جواب میں جہاں پناہ کی طرف سے یہ حکم صادر ہوا تھا کہ نظر انداز کر دیا جائے اور تمام صوبوں کے حکام کو ہدایت کر دی گئی کہ اگر اس قسم کی کتابیں پائی جائیں تو ان کی وجہ سے مسلمانوں پر سختی نہ کی جائے تا کہ امن وامان میں خلل نہ ہو۔

مصلحت اسی میں ہے کہ مسلمانوں کو نہ چھیڑا جائے، کیونکہ شمال مغرب چین میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہے اور ہر صوبہ میں یہ پھیلے ہوئے ہیں، جہاں کہیں یہ لوگ بسے ہیں ان کے ساتھ اسلامی کتابیں بھی ہیں، یہ کل کے کل نہ تو فنا کئے جاسکتے ہیں اور نہ کتابیں جلائی جاسکتی ہیں۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ فتنہ انگیز اور ضرر رساں نہیں ہیں، ان کی زندگیاں اور طرزِ عمل بالکل بدھ مت کے رہبان اور لاما مت (Lamaism) کے پیشواؤں کی طرح ہے، مزید براں عہدِ سونگ سے لیکر آج تک یہ لوگ اس سرزمین پر بستے چلے آئے ہیں۔ یہ لوگ "بائی لیان زی" (Báilián zhī) اور اہل بدعت کی طرح نہیں ہیں کہ مذہب کے پردے میں کوئی فتنہ اور فساد پیدا کریں (یاد رہے "بائی لیان زی" چین کی ایک خفیہ تنظیم تھی، جس کا طرز عمل باطنیہ کے مشابہ تھا ان کو وائٹ لوٹس White lotus بھی کہا جاتا

تھا) ۔ ان کا مقصد عام باشندوں میں بد امنی اور شورش پیدا کرنا نہیں ہے۔ اگر یہ زیادہ ستائے جائیں گے تو امن پسند مسلمانوں میں ضرور بے چینی پھیلے گی، اور ان کو خواہ مخواہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کام لینا پڑے گا۔

جہاں پناہ کے نمک خوار اور وفادار نوکروں کو اپنے ماتحت مقامات کے حدود کے اندر اگر ایسے واقعہ کی خبر ملے جو قانون کے خلاف ہو تو مقامی حکومت کے ذمہ دار عہدے دار ضرور "قانون" کی رو سے تعزیر تجویز کریں، مگر ان اسلامی کتابوں کی وجہ سے عرصہ سے ہمارے ملک میں موجود مسلمانوں کو قانون کی خلاف ورزی کی سزا دینا کہاں کی عقلمندی اور دانش مندی ہے۔ چو چوئین کی ناعاقبت اندیشی اور کم فہمی کی وجہ سے کہ وہ اہم اور غیر اہم معاملہ میں فرق نہیں کرتا ہے، اس نے فوراً تمام صوبوں کے صاحب الشرطہ والفوج کو لکھا کہ مسلمانوں کے خلاف سخت کارروائی اختیار کی جائے، یہ چو چوئین کی بہت بڑی غلطی ہے۔

میری (می غوایوان کی) رائے جہاں پناہ کی خدمت میں ہے کہ وہ اسلامی کتابیں جو ضبط کی گئی ہیں، محفوظ رکھی جائیں اور اس سلسلے میں جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان کو رہا کر کے تسکین دلائی جائے، اور تمام صوبوں کے وائسرائے اور انسپکٹر جنرل کو یہ حکم ارسال فرمایا جائے کہ صوبہ کوانگ سی کی مجلس شوریٰ سے جو فرمان ان کو ملے ہیں ان کے مطابق کارروائی اختیار نہ کی جائے۔ اسلامی کتابوں کے متعلق تفتیش نہ کریں اور بعض خاص حکام کو یہ تاکید فرمائی جائے کہ وہ دربار کو اطلاع دیں کہ مقامی حکام، فرمانِ شاہی کے خلاف تو کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں[233]۔

آگے بدر الدین چینی لکھتا ہے کہ ان دونوں خطوط سے جن کو حکام کیانگ سو نے بادشاہ چیان لونگ کی خدمت میں ارسال کیا تھا، ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ چین کے مسلمانوں نے مانچو کے زمانہِ حکومت میں بے حد آسمانی اور انسانی آفتیں اٹھائیں، ان پر جو جو مصیبتیں گزریں، خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چین کی عنانِ حکومت جب تک خاندانِ مانچو کے ہاتھ میں رہی، مسلمانوں کی سیاسی فضا تیرہ و تار رہی اور ان کے ذہنی و دماغی قوا، نشوونما اور ترقی سے محروم رہے۔ تقریباً تین سو سال تک نہ مسلمانوں کو سیاسی حریت مل سکی، اور نہ وہ ذہنی سکون کی طبعی اور فطری سانس، ان کی جسمانی اور روحانی دونوں قوتیں سلب کر لی گئیں، آزاد خیالی کا مرغِ زریں ذبح کر دیا گیا، اور آزادانہ اظہارِ رائے کو ممنوع قرار دے دیا گیا[234]۔

مامنگ شن Ma Mingxin

مامنگ شن (L.1719–1781) چین میں جہریہ صوفی سلسلے کے بانی مانے جاتے ہیں جو نقش بندی صوفی سلسلے کی ایک شاخ ہے۔ ان کا اسلامی نام ''ابراہیم'' ہے اور جب وہ تعلیم حاصل کر کے چین واپس ہوئے تو خود کو '' عزیز'' کہلوانے لگے[235]۔ تاہم انکے ماننے والے ان کو '' وقایۃاللہ'' بھی کہتے ہیں[236]۔ انہوں نے 16 سال مکہ اور یمن میں اسلامی

تعلیم حاصل کی۔ وہ مکہ کے نقش بندی صوفی شیخ عبد الخالق کے شاگرد تھے۔ عبد الخالق شاگرد تھے زید بن محمد Zayd b. Muhammad کے جن کو عبد الباقی المزجاجی Abd al-Baqi al-Mizjaji (1643/44-1725) بھی کہا جاتا ہے جو یمن کے ضابد Zabid کے قریب مزجاجا Mizjaja کے علاقے کے رہنے والے تھے۔ عبد الباقی المزجاجی کے استاد تھے ابراہیم بن الحسن الکرانی Ibrahim ibn Hasan al-Kurani (1616–1690) جو ذکر بالجہر کے حامی تھے۔ یمن میں اس سلسلے کو زابد نقشبندیہ Zabid Naqshbandiyyas کہا جاتا تھا[237]۔ کہا جاتا ہے کہ مامنگ شن، شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی فکر سے بھی متاثر تھے۔ مامنگ شن جب 1761 CE میں چین واپس لوٹے تو انہوں نے وہاں جہریہ مینوہان Jahriyya menhuan کی بنیاد ڈالی[238]۔ یاد رہے چین میں صوفی سلسلے کو مینوہان Menhuan کہتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ مامنگ شن جب تعلیم حاصل کر کے چین واپس لوٹا تو اس نے گانسو کے کوان چوان شہر (غالباً شن ہوا Xunhua) میں اپنی تبلیغ کا آغاز کیا اور اس کو اپنا مرکز بنایا بعد میں لوگ مامنگ شن کے پیروکاروں کو کوان چوان کے نام سے پکارنے لگے۔[239] چونکہ یہ لوگ جہریہ ذکر کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اس لئے ان کو جہریہ کہا گیا۔ اس کے بر خلاف جو دوسرا پرانا نقش بندی صوفی سلسلہ تھا جس کے بانی مالاچی مانے جاتے ہیں، اس کو خفیہ Khufiyya کہا گیا کیونکہ وہ خفیہ ذکر تلقین کرتے تھے[240]۔ مامنگ شن نے خفیہ سلسلے پر اعتراضات بھی کئے، ان کے قبروں پر چڑھاوے چڑھانے پر، مقبروں کو سجانے پر اور مذہبی قائدین کا دولت اکٹھی کرنے پر۔ اس وجہ سے دونوں میں اختلاف شروع ہو گیا۔ اس کی دوسری وجہ یہ تھی کہ جہریہ سلسلہ گانسو صوبے میں بہت تیزی سے پھیلا۔ یاد رہے اس زمانے میں گانسو Gansu میں چنگ ہائی Qinghai اور ننگ شیا Ningxia بھی شامل تھے۔ جس سے قدیمی خفیہ سلسلے کو خطرہ محسوس ہونے لگا۔ دونوں میں مذہبی عنوانات پر بحثیں ہوتیں جو اتنی بڑھ جاتیں کہ لڑائی تک نوبت آجاتی۔

اختلاف کے کچھ مسائل حسبِ ذیل ہیں:

	مذہب قدیم (خفیہ)	مذہب جدید (جہریہ)
۱	ہدیہ لیں گے	ہدیہ نہیں لیں گے
۲	سورۃ طٰہٰ پڑھیں گے	سورۃ طٰہٰ نہیں پڑھیں گے
۳	تلاوتِ قرآن سب ملکر کریں گے	فرداً فرداً قرآن پڑھیں گے
۴	تشہد میں شہادہ نہیں اٹھائیں گے	تشہد میں شہادہ اٹھائیں گے
۵	مذہبی دعوت کھائیں گے	مذہبی دعوت نہیں کھائیں گے[241]

میت کو غسل دیتے وقت سورۃ طٰہٰ پڑھائی جاتی ہے لیکن فرقہ جدید اس کو بدعت قرار دیتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ مردہ کچھ نہیں سن سکتا لیکن فرقہ قدیم کہتا ہے اس وقت سورۃ طٰہٰ اس لیے تلاوت کی جاتی ہے کہ ممکن ہے کہ خدا اس کے ذریعہ سے میت کے گناہ معاف فرمادے یا ان میں تخفیف کردے[242]۔

چنانچہ دونوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ جب ان لڑائیوں کی خبر چنگ حکومت کو ہوئی تو اس نے خفیہ کا ساتھ دیا اور جہریہ کو دبانے کی کوشش کی۔ حکومت کا ماننا تھا کہ خفیہ صوفی سلسلے کے لوگ پرانے ہیں اور اسلام کے سلجھے ہوئے پیروکار ہیں جن کو گدیمو Gedimu کہا جاتا ہے جو لفظ قدیم کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جب کہ جہریہ لوگ انتہا پسند اور تخریب کار ہیں۔ سالار Salar نسلی گروہ جو چنگ ہائی کے شن ہوا Xunhua علاقے میں بڑی تعداد میں آباد تھا وہ لوگ زیادہ تر جہریہ سے جڑے ہوئے تھے، انہوں نے حکومت کے خلاف شن ہوا میں بغاوت کر دی۔

ایک اور وجہ اس بغاوت کی یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک چنگ اہلکار جس کو یہ ذمہ داری دی گئی تھی کہ وہ خفیہ اور جہریہ کی لڑائی کو ختم کروائے اس نے ایک دفعہ کچھ جہریہ لوگوں کے سامنے جن کو وہ خفیہ سمجھ رہا تھا، یہ کہہ دیا کہ چنگ حکومت کا منصوبہ ہے کہ وہ تمام جہریہ لوگوں کو ختم کر دے گی۔ اس سے جہریہ لوگ بھڑک گئے اور اس کو قتل کر دیا جس کی وجہ سے بغاوت بھڑک گئی[243]۔

اس بغاوت کی قیادت جہریہ سلسلے کا سو ۴۳ (Su Forty-three) کر رہا تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ یہ کسی گروپ کا نام ہے یا کسی فرد کا۔ چنانچہ باغیوں نے 1781 میں خفیہ سلسلے کے اوپر حملہ کر دیا اور 100 سے زیادہ لوگوں کو قتل کر دیا، ان مرنے والوں میں ایک چنگ اہلکار بھی تھا۔ چنانچہ حکومت نے بغاوت کے جرم میں ما منگ شن کو گرفتار کر لیا حالانکہ وہ بغاوت میں بالکل شریک نہیں تھے بلکہ وہ اس وقت شن ہوا میں ہی موجود نہیں تھے[244]۔ اس کے ردِ عمل میں جہریہ لوگوں نے کھلے عام بغاوت کر دی جس کو جہریہ بغاوت Jahriyya revolt کہا جاتا ہے، اس میں زیادہ تر سالار لوگ تھے۔ ما منگ شن کو اس دوران لانزو Lanzhou میں قید رکھا گیا۔ لانزو میں جہاں ما منگ شن کو قید رکھا گیا تھا اس کے باہر بہت سارے جہریہ پیروکار جمع ہو گئے اور اس کا گھیراؤ کر لیا۔ حکومتی افسروں نے ما منگ شن کو جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے، دیوار کے اوپر سے لوگوں کو دکھایا تو دیکھنے والوں میں کہرام مچ گیا جس سے ڈر کر افسران نے ما منگ شن کو دیوار سے نیچے اتار کر ان پر تشدد کرنے کے بعد اسی وقت 1781 میں سر قلم کر دیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب چنگ اہلکاروں نے ما منگ شن کو لانزو میں قید کر دیا تو ان کے پیروکار جو کو ان چو ان میں تھے سب لانزو آ گئے اور اس جگہ کو گھیر لیا تو چنگ اہلکاروں نے ما منگ شن سے معافی مانگی اور ان سے التجا کی کہ فصیل پر چڑھ کر اپنے پیروؤں کو سمجھائیں۔ تو ما منگ شن نے فصیل پر چڑھ کر ان لوگوں کو سمجھایا تو لوگ خوشی خوشی اپنے گھر لوٹ گئے کیوں کہ ما منگ شن نے ان کو یقین دلایا تھا کہ مقامی حکام ان کو ضرر نہیں پہنچائیں گے اور چند روز بعد نہایت

عزت و احترام کے ساتھ ان کو اپنے گھر واپس کر دیں گے۔ لیکن جب ان کے پیروکار واپس ہو گئے تو چنگ اہلکاروں نے اس کی خلاف ورضی کرتے ہوئے مامنگ شن پر تشدد کرنے کے بعد اسی وقت قتل کر دیا[245]۔

چنانچہ جہریہ لوگوں نے کھلے عام بغاوت کر دی جو کئی شہروں میں پھیل گئی۔ چنگ حکومت نے بغاوت کو کچلنے کے لئے اپنے گرانڈ سیکریٹری اگوئی Agui کو فوج دے کر بھیجا جس نے اس بغاوت کو کچل دیا اور دوسرے صوبوں کی طرف بھگا دیا جیسے سنکیانگ وغیرہ۔ اس کے بعد مامنگ شن کی بیوہ زانگ Zhang اور ان کی لڑکیوں کو بھی سنکیانگ کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔

ٹیان وو کی بغاوت

جہریہ کی شکست کے بعد چنگ اہلکاروں کا حوصلہ اور بڑھ گیا اور انہوں نے مسلمانوں کو ملک کا دشمن قرار دے کر ان کو نشانہ بنانا شروع کر دیا جس کے ردِّ عمل میں، مامنگ شن کے انتقال کے تین سال بعد 1784 میں جہریہ پیروکار ٹیان وو Tian Wu اور زانگ وین چنگ Zhang Wenqing نے پھر سے بغاوت کر دی[246]۔اس بغاوت کا مقابلہ کرنے کے لئے چنگ حکومت نے اپنے سب سے قابل جنرل لی شیاؤ Li Shiyao کو فوج دے کر بھیجا جس نے باغیوں کو شکست دی۔ لی شیاؤ کا تعلق چنگ شاہی خاندان کے آٹھ بینر گروپ Qing Eight Banners سے تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ چنگ حکام نے ٹیان وو سے صلح کر لی جس میں یہ شرط تھی کہ مسلمان پھر کبھی بغاوت نہیں کریں گے اور مانچو حکام بغیر کسی جرم کے مسلمانوں کو نہ ستائیں گے۔ لیکن جب سب مسلمان اپنے اپنے گھر واپس ہو گئے تو چنگ حکام نے اچانک مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمان بے خبر تھے، اچانک چنگ اہلکاروں نے ان کو آگھیرا اور بے دریغ قتل کرنا شروع کر دیا۔ ان قتل ہونے والوں میں ٹیان وو بھی شامل تھا۔ اس طرح اس بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔[247]

اس لڑائی میں گانسو میں تقریباً 1000 ہوئی بچے قتل ہوئے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو بچے لے کر پالنے پر پابندی لگا دی گئی کیوں کہ ان پر الزام تھا کہ مسلمان دوسروں کے بچوں کو لیکر پالتے ہیں اور ان کو مسلمان بنالیتے ہیں۔ اس کے علاوہ نئی مسجدوں کی تعمیر پر بھی پابندی لگا دی گئی۔

اس کے بعد سے جہریہ لوگ خفیہ طریقے پر کام کرنے لگے۔ جہریہ سلسلے کے تیسرے قائد ماڈاٹیان Ma Datian کو 1818 میں منچوریا کی طرف جلاوطن کر دیا گیا[248]۔ جہریہ سلسلے کے بعد کے صوفی قائد ماہوالونگ Ma Hualong، عظیم شمال مغربی ہوئی بغاوت Great Northwest Hui Rebellion کے قائدین میں سے تھے یہ بغاوت 1860 کی دہائی میں ننگ شیا، شانکسی اور گانسو میں ہوئی تھی۔ مامنگ شن کو قتل کرنے سے پہلے

سرکاری افسران نے ان کی ڈاڑھی کے بال نوچے تھے، اس لئے ان کی یاد میں جہریہ لوگوں نے اپنی ڈاڑھیوں کے سائیڈ کے بال تراش دیئے۔ مامنگ شن کی اولاد میں اس وقت ماچویا Ma Cho-yaہیں جو ارچی میں رہتے ہیں۔

بادشاہ چیانلونگ اس بات سے پریشان تھا کہ اتنے سارے مسلمان جن کا تعلق الگ الگ جماعتوں سے ہے وہ کیسے ایک ساتھ متحد ہو کر چنگ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو اس کے وزیروں نے اسے بتایا کہ لی شی یاو کے تجزیے کو جو اس نے مسلمانوں سے متعلق کیا تھا کہ مسلمان فطری طور پر پر تشدد ہیں اور چنگ حکومت انہیں ختم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے، یہ سب باتیں لیک ہو گئیں ہیں جس کے ذریعہ مسلمانوں کے لیڈروں نے انہیں بھڑکایا ہے کہ چنگ حکومت انہیں ختم کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس کو قابو کرنے کے لئے پورے شمالی مغربی چین کو اگلے 50 سال کے لئے فوجی قبضے میں دے دیا گیا، یہاں تک کہ جنوبی چین میں تائپنگ بغاوت Taiping rebellion ہوئی، تب چنگ حکومت وہاں سے فوج ہٹانے پر مجبور ہوئی اور اس کے بعد ڈنگن بغاوت ہوئی، جس کا ذکر آگے آئیگا۔

دیگر حالات

کہا جاتا ہے کہ چیانلونگ بادشاہ نے دو مسلمان ترک بیگ کو بہت اعزازات سے نوازا کیوں کہ انہوں نے کاشغر میں ایک بغاوت کو کچلنے میں چنگ حکومت کی مدد کی تھی۔ ان کے لئے راجدھانی پیکنگ میں محل بنوائے اور قریب میں ایک مسجد بنوائی تا کہ وہ ترک بیگ اور دوسرے جنگی قیدی جو کاشغر سے لائے گئے تھے عبادت کر سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان قیدیوں میں ایک مسلمان لڑکی بھی تھی جو بے پناہ حسین تھی اور وہ چیانلونگ کی سب سے پسندیدہ باندی بن گئی تھی۔ اس کے لئے چیانلونگ نے مسجد سے ملاہوا محل بنوایا تھا تا کہ وہ اپنے لوگوں کو وہاں عبادت کرتے ہوئے دیکھ سکے اور خود بھی عبادت کر سکے۔ یہ مسجد 1764-1763 کے درمیان تعمیر کی گئی جس پر چار زبانوں میں نقاشی کی گئی تھی جن میں سے چینی زبان کی تحریر بادشاہ نے خود لکھی تھی۔

جب چیانلونگ نے زنگریہ سے زنگر خانیت کا خاتمہ کر دیا تو اس علاقے میں باہر کے بہت سے لوگوں کو بسایا تو ان میں سے بہت سے لوگ مسلمانوں کے ربط میں آکر مسلمان ہو گئے۔ یاد رہے اس علاقے میں ترک مسلمان پہلے سے آباد تھے۔

ایک گمنام داعی

کہا جاتا ہے کہ 1783 میں کھوانگ سی Khwang-Se (شاید یہ گوانگزو ہے) کے گورنر نے چیانلونگ بادشاہ کو ایک رپورٹ پیش کی جس میں اس نے لکھا کہ میں نے ہان فو ین Han-Fo-Yun نام کے ایک مہم جو Adventurer کو پکڑا۔ اس پر یہ الزام تھا کہ یہ آوارہ گردی کرتا پھرتا ہے۔ جب اس سے تفتیش کی گئی تو اس نے بتایا کہ وہ اپنے مذہب کا علم حاصل کرنے کے لئے پچھلے دس سال سے ملک کے مختلف صوبوں میں گھومتا پھر رہا ہے۔ اس کے پاس کئی صندوق تھے جن میں سے ایک میں 43 کتابیں نکلیں جن میں سے کچھ اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی

تھیں۔ لیکن وہ ایسی زبان میں تھیں جس کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ان کتابوں میں مغرب کے ایک بادشاہ کی تعریف ہے جس کا نام محمد ﷺ ہے۔ جب اس سے اور زیادہ سختی سے تفتیش کی گئی تو اس نے بالآخر قبول کر لیا کہ وہ اس مذہب کی تبلیغ کرتا ہے جو ان کتابوں میں لکھا ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ وہ مختلف مقامات پر رہا لیکن سب سے زیادہ شنشی Shanxi میں رہا۔ میں نے ان کتابوں کو پڑھنے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کئی غیر چینی زبان میں ہیں جبکہ جو چینی زبان میں ہیں وہ کافی خراب ہیں کیوں کہ ان میں ایسے شخص کے تعریف کی گئی ہے جو اس کے لائق نہیں ہے اور نہ میں نے اسکے بارے میں کبھی سنا ہے۔ شاید یہ شخص (ہان فوین) گانسو کے باغیوں میں سے ہے۔ اس کا کردار کافی مشکوک ہے کہ وہ دس سال سے کیا کرتا رہا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس معاملے کی گہرائی سے تفتیش کروں۔ میں بادشاہ سلامت سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس کی اجازت دیں کہ جو اس کے پاس کتابیں اور تختیاں ہیں اسے جلا دوں اور ان کو نقش کرنے والوں کو گرفتار کروں اور میں اس لکھنے والے کو آپکی خوشنودی کے لئے آپکے پاس بھیج رہا ہوں[249]۔

دیگر حالات

ڈوہالڈے اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ چین میں مسلمان سیاسی اتحاد کر کے یا شادیاں کر کے یا قحط کے دوران بچے خرید کر اپنی تعداد بڑھایا کرتے تھے۔ چنانچہ چانگ ٹونگ صوبے Changtong میں جب قحط پڑا اور ماں باپ اپنے بچوں کو کھلانے سے قاصر ہو گئے تو مسلمانوں نے 10,000 سے زیادہ بچے خریدے۔ بعد میں ان کی شادیاں کیں، ان کے لئے الگ مکان بنائے اور ان کو مسلمان بنالیا۔ یہاں پورے پورے گاؤں اور قصبے ان لوگوں کے ہیں جو مسلمان ہوئے ہیں اور وہ لوگ اپنے درمیان کسی ایسے شخص کو رہنے کی اجازت نہیں دیتے جو مسجد نہیں جاتا۔ اس طرح پچھلی صدی کے دوران ان کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے[250]۔

اسی طرح جب 1790 میں کوانگ ٹنگ Kwangtung صوبے میں قحط پڑا اور غریب ماں باپ اپنے بچوں کو کھانا فراہم نہیں کر پائے تو مسلمانوں نے ہزاروں غریب بچے خرید کر ان کی کفالت کی اور بعد میں ان کو مسلمان بنالیا۔ اسی طرح جب 1900 میں باکسر بغاوت ہوئی تو مسلمانوں نے عیسائی بچوں کو خرید کر ان کی کفالت کی اور ان کو مسلمان بنا لیا[251]۔

بروم ہال Broomhall لکھتا ہے کہ مسلمان لوگ چین میں الگ کوارٹروں اور محلوں میں رہتے ہیں جہاں وہ کھل کر اپنے مذہبی شعائر پر عمل کرتے ہیں، اور وہ لوگ کسی ایسے شخص کو اپنے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتے جو مسجد نہیں جاتا۔ تاہم باہر وہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اپنے مذہبی شعائر کی نمائش سے بچیں۔ تاکہ وہ دوسرے چینیوں سے الگ نہ لگیں تاکہ انکے ساتھ والے ان کو ناپسند نہ کریں۔ وہ عام زندگی میں بالکل چینی رہن سہن میں ڈھل جاتے

ہیں، عام چینیوں کی طرح لمبی چوٹی رکھتے ہیں، چینی لباس پہنتے ہیں اور چینی زبان بولتے ہیں۔ جب کہ مسجد میں وہ عمامہ باندھتے ہیں۔ وہ مسجدوں میں اونچی مینار یں بنانے سے بھی بچتے ہیں۔ ان کی مسجدیں عام چینی عمارتوں کی طرح دکھتی ہیں اور انہیں پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ ہر مسجد میں دوسری عمارتوں کی طرح ایک تختی لگی ہوتی ہے جو ہر عمارت پر لگانا حکومت کی طرف سے لازمی ہے جس پر لکھا ہوتا ہے ''بادشاہ امر ہے اور اس کو ابدی زندگی ملے''۔ وہ چینی رسم و رواج کے مطابق اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں، حالانکہ اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے اور بت پرستی کے الزام سے بچنے کے لیے مختلف بہانے بناتے ہیں۔

چینی منگول حکومت جسے چینی تارتاری Chinese Tartary بھی کہا جاتا ہے، حالانکہ اس میں مسلمانوں کو خصوصی مراعات و حقوق حاصل تھے، لیکن اس میں بھی وہ مسلمان جو اعلیٰ عہدوں پر فائض تھے عام فوجیوں کی طرح فوجی یونیفارم پہنتے تھے، لمبی موچھیں اور چوٹیاں رکھتے تھے اور چھٹی کے دنوں میں جب وہ بادشاہ سے ملنے اس کے دربار میں جاتے تو عام رواج کے مطابق جھک کر تین دفعہ سجدہ کرتے تھے۔ اور تیوہاروں کے دوران وہ عام چینیوں کی طرح مندروں میں کنفیوشس کی رسومات ادا کرتے تھے۔ یعنی ہر وہ احتیاط برتتے تھے، جس سے وہ دوسرے چینیوں سے الگ نہ لگیں اور کسی طرح کا مذہبی ٹکراؤ نہ ہو۔ جس سے ان کو یہ فائدہ ملتا تھا کہ وہ چینیوں کے عتاب سے بچے رہتے تھے جس عتاب کا نشانہ عام طور سے عیسائیوں اور یہودیوں کو بننا پڑتا تھا۔ وہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ اسلام، کنفیوشس تعلیمات سے بہت مماثلت رکھتا ہے صرف شادیوں میں، جنازے کی رسومات، خنزیر کے گوشت کی ممانعت، شراب اور تمباکو کی ممانعت، جوا اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، ان میں اسلام الگ ہے۔ چینی مسلمان کنفیوشس کو بھی بہت اونچا مقام دیتے ہیں اور جہاں اسلام سے اس کے نظریات کی مماثلت پائی جاتی ہے اسے بھی بتاتے ہیں۔

ایک ترک باشندہ جس نے 1895 میں پیکنگ کا دورہ کیا اس نے بتایا کہ وہاں 30 سے زیادہ مسجدیں تھیں جن میں سے ایک، پہلے ایک چینی کا خاندانی مندر تھا لیکن باکسر بغاوت کے دوران ایک مفتی وا اہوند (عبد الرحمٰن) (Mufti Abd al-Rahman/Mufti Wa-Ahonad) نے اس کی جان بچائی تھی جس سے متاثر ہو کر اس نے اسلام قبول کر لیا اور اپنے خاندانی مندر کو مسجد میں تبدیل کر دیا[252]۔

خوجہ برہان الدین

1755 CE میں چنگ حکومت نے جب زنگر خانیت کا خاتمہ کر دیا تو خوجہ برہان الدین اور اسکا بھائی خان خوجہ زنگر خانیت کی قید سے آزاد ہو گئے اور انہوں نے اپنے لئے فوج بھرتی کرنی شروع کر دی۔ اسی بیچ میں آخری زنگر حاکم امر سنا Amursana نے دوبارہ سے چنگ حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اس لئے چنگ حکومت امر سنا سے نمٹنے میں مشغول ہو گئی تو دونوں بھائیوں نے 1757 CE میں التی شہر کے یرقند شہر پر حملہ کر کے چنگ فوجی جنرل

امنڈاو Amindao کو قتل کر دیا اور اسکے ہتھیار لوٹ لئے۔ اسکے بعد اور شہروں پر بھی قبضہ کر لیا جیسے کوقا Kuqa ، ہوتان Hotan وغیرہ۔ انکے مقابلے کے لئے چنگ نے فوج بھیجی جس نے خوجہ برادران کو شکست دی اور وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا اور یہ لوگ بدخشاں، افغانستان چلے گئے لیکن بدخشاں کے حاکم سلطان شاہ نے دونوں کو قتل کر دیا۔ اس بغاوت کو التی شہر کے خوجوں کی بغاوت Revolt of the Altishahr Khojas کہاجاتاہے[253]۔

اُش بغاوت Ush rebellion in 1765

چیانلونگ بادشاہ Qianlong Emperor (18 October 1735 – 9 February 1796) کے زمانے میں 1765 میں اچترفان Uqturfan شہر، جس کو اوش ترپان Ush Turpan بھی کہا جاتا ہے ،نے چنگ حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ ہوا یہ تھا کہ جب چنگ حکومت نے مشرقی ترکستان حکومت کا خاتمہ کر دیا اور سنکیانگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا تو اچترفان شہر پر ہامی کے عبد اللہ بیگ کو حاکم بنا کر اسے عظیم بیگ Ačim Beg کا لقب دے دیا۔ اور ایک ہان، سوچینگ Sucheng کو نائب یا چنگ گرینڈ منسٹر سپرنٹنڈنٹ Qing Grand Minister Superintendent بنا دیا۔ لیکن عبد اللہ ایک ظالم شخص تھا جس سے وہاں کی مسلم عوام بے زار تھی اور ان کی شکایت یہ بھی تھی کہ سوچینگ اس کو ظلم سے روکنے کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ بغاوت اس لئے ہوئی کیونکہ سوچینگ کے بیٹے اور کچھ نوکروں نے مل کر ایک اویغور خاتون کی اجتماعی عصمت دری کی تھی[254]۔ یہ اس زمانے میں عام شکایت تھی کہ چنگ اہلکار آئے دن مسلم خواتین کی عصمت دری کرتے ہیں۔ چنانچہ اچترفان کے لوگوں نے رحمۃ اللہ نام کے شخص کی قیادت میں چنگ حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اور وہاں کے چنگ ہیڈ کوارٹر یامین Yamen میں گھس کر چنگ اہلکاروں پر حملہ کر دیا اور عبد اللہ کا قتل کر دیا، اور سوچینگ نے خودکشی کر لی۔ اس کے بعد چنگ حکومت نے اکسو کے گرینڈ منسٹر سپرنٹنڈنٹ (Grand Minister Superintendent of Aksu) بیانتاہا Biyantaha کو 500 فوج کے ساتھ بغاوت کو کچلنے بھیجا۔ اچترفان کے لوگوں نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا اور شہر کے دروازے کھول دئے لیکن جب ان لوگوں نے دیکھا کہ بیانتاہا ان پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہاہے تو انہوں نے دروازے بند کر دیئے۔ اس کے بعد 2000 باغیوں نے ان پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے بیانتاہا کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس کے بعد چنگ بادشاہ نے اپنے سب سے قابل جنرل منگ سوئی Mingšui کو بڑی فوج دے کر بھیجا۔ رات میں باغیوں نے ان پر حملہ کیا لیکن اس کو ناکام بنا دیا گیا۔ اس لڑائی کے

دوران رحمۃ اللہ مارا گیا تو لوگوں نے اس کے والد عصمت اللہ کو اپنا لیڈر بنالیا۔ اس بار چنگ فوج نے سیڑھیوں کی مدد سے رات کو حملہ کیا لیکن وہ بھی ناکام رہا۔ اس لئے منگ سوئی نے شہر کے محاصرے کو طویل کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ 6 مہینے بعد شہر میں لوگ بھوکے مرنے لگے، اور اپس میں لڑائیاں شروع ہوگئیں جس کی وجہ سے عصمت اللہ کے کچھ اہلکاروں نے ہی اسے چنگ فوج کے حوالے کر دیا اس کے علاوہ 42 لوگ اور پکڑے گئے۔ بہت سے چنگ فوج سے لڑائی اور ناکہ بندی کی وجہ سے مارے گئے [255]۔ باقی تمام مردوں کو قتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا گیا [256]۔ اس طرح اس بغاوت کا خاتمہ ہوا۔

جیاچنگ بادشاہ کے دور میں

جیا چنگ بادشاہ Jiaqing Emperor (r. 9 February 1796 – 2 September 1820) کے دور میں کوئی خاص واقعہ مسلمانوں سے متعلق پیش نہیں آیا تاہم اتنا ہوا کہ جیاچنگ بادشاہ نے ایک حکمنامہ جاری کیا جس میں اس نے ان یوروپی لوگوں کے لئے سزائے موت کا اعلان کیا جو چین میں عیسائیت پھیلا رہے تھے۔ اور جو چینی عیسائیت قبول کر چکے تھے ان کے لئے یہ اعلان کیا گیا کہ اگر وہ عیسائیت چھوڑ کو دوبارہ اپنا پرانا مذہب اختیار نہیں کرتے ہیں تو ان کو سنکیانگ کے مسلم حکمرانوں کو بطورِ غلام بیچ دیا جائیگا [257]۔

ڈاوگوانگ بادشاہ کے دور میں

ڈاو گوانگ بادشاہ Daoguang (r. 3 October 1820 – 26 February 1850) Emperor کے دور میں خوجہ جہانگیر نے بغاوت کی جس کا تفصیلی ذکر نیچے دیا جارہا ہے۔

خوجہ جہانگیر

خوجہ جہانگیر (1788 – 1828 CE) نے 1820 CE کی دہائی میں کاشغر، چنگ حکومت سے چھین لیا اور وہاں اپنی حکومت قائم کرلی لیکن چنگ حکومت نے کچھ ہی سال بعد جوابی کارروائی کرکے اسکو شکست دی اور 1828 CE میں جہانگیر خوجہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ یاد رہے خوجہ جہانگیر خوجہ آفاق کی اولاد میں تھا۔

تفصیلی حالات

اوپر ذکر آچکا ہے کہ آفاق خوجہ نے 1680 CE کے قریب یرقند خانیت کو ختم کر کے وہاں اپنی حکومت قائم کی لیکن یہ حکومت 1713 CE میں ختم ہو گئی اور اس علاقے پر زنگر خانیت نے قبضہ کر لیا اور آفاق خوجہ کی اولاد وہاں سے وادیِ فرغانہ، خوقند خانیت واپس ہو گئی۔ چنگ حکومت نے خوقند خانیت سے معاہدہ کیا کہ آفاق خوجہ کی اولاد کو

قلعہ میں نظر بند رکھا جائے اس وجہ سے کئی سال تک وہ لوگ نظر بند رہے لیکن 1825 CE میں وادیِ فرغانہ میں زلزلہ آیا اور قلعہ کی دیوار گر گئی تو جہانگیر خوجہ ، خوقند خانیت سے فرار ہو کر کاشغر آ گیا۔ یہاں پر اس نے اپنے خوقند ساتھیوں اور کرغیز اور تاجک اتحادیوں کو ملا کر ایک فوج بنائی جو کچھ ہی دنوں میں 200,000 تک پہنچ گئی۔ جہانگیر نے کاشغر، کھوتان اور ینگی سار Yengisar (اس کا پرانا نام ینگی سار Yangi Hissar تھا) پر قبضہ کر لیا اور چنگ حکومت کو اکھاڑ پھینکا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس بغاوت کی وجہ یہ بھی تھی کہ ایک چنگ اہلکار بن جنگ Binjing نے کوکون کے اقساقال Kokan Aqsaqal کی بیٹی سے 1818-1820 کے درمیان دو سال تک عصمت دری کی[258]۔ لیکن چنگ حکومت نے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی[259]۔

چنانچہ جہانگیر خوجہ نے اور ہزاروں لوگوں کو جن میں چینی، ہوئی اور منگول لوگ شامل تھے ،قید کر کے خوقند اور وسطی ایشیا کے بازاروں میں بیچ دیا۔ اس سے چین میں غلاموں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ چنگ شہنشاہ ڈاو گوانگ Daoguang Emperor نے جہانگیر سے مقابلے کے لئے فوج اکٹھی کرنی شروع کر دی اور 80,000 فوج کو الی کے گورنر چانگ لنگ General of Ili Chang Ling کی سربراہی میں جہانگیر سے مقابلے کے لئے بھیجا۔ جہانگیر کو جب چنگ فوج کی آمد کی خبر ہوئی تو اس نے بھی اپنی فوج اکٹھی کی جو تقریباً دو لاکھ تھی لیکن چنگ فوج نے کاشغر کے شمالی تومان دریا کے کنارے جہانگیر کو شکست دی حالانکہ جہانگیر کی فوج بہت زیادہ تھی۔ پہلے بدخشاں، خوقند اور قندوز کی فوج نے ساتھ چھوڑا پھر کاشغر کی فوج نے ہتھیار ڈالے، چنگ فوج نے کاشغر میں داخل ہو کر ساری آبادی کو قتل کر دیا، جس کی تعداد تقریباً 20,000 تھی۔ جہانگیر خوجہ نے فرار ہو کر اپنے کرغیز Kyrgyzs اتحادیوں کی پناہ لی لیکن انہوں نے چنگ فوج کے ڈر سے اسکو چنگ فوج کے حوالے کر دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جہانگیر کو کاشغر کے حاکم اسحاق خوجہ نے دھوکہ دیکر پکڑوایا اس نے جہانگیر کو خط لکھا کہ چنگ فوج کاشغر سے جا چکی ہے اور تم آ کر پھر سے کاشغر پر قبضہ کر لو، اس لئے جہانگیر فوراً کاشغر واپس آ گیا لیکن اچانک چنگ فوج نے اس پر حملہ کر کے اسکو قید کر لیا اور چنگ شہنشاہ ڈاو گوانگ کے پاس بیجنگ بھیج دیا جہاں پر اسے کئی دنوں تک ایک لوہے کے پنجرے میں بند کر کے روز بیجنگ کی سڑکوں پر گھمایا جاتا اور لوگوں کو دکھایا جاتا اور طرح طرح کی ایذائیں دی جاتیں یہاں تک کہ وہ پاگل ہو گیا۔ آخر میں اسے شہنشاہ کے سامنے پیش کیا گیا اور اس سے تفتیش کی گئی لیکن وہ تو پاگل ہو چکا تھا اس لئے کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس لئے اس کو قتل کر دیا گیا اور اس کے جسم کے بہت سے ٹکڑے کر دیئے گئے اور اس کی ہڈیوں کو کتّوں کے سامنے ڈال دیا گیا۔ موت کے وقت اسکی عمر 40 سال تھی۔ چین نے اس واقعے کے بعد خوقند سے تجارتی تعلقات ختم کر دیئے اور چین نے ہان لوگوں کو تریم بیسن Tarim Basin میں بسانا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے تریم بیسن میں ہان لوگوں کو مستقل طور پر آباد ہونا منع تھا وہ صرف مسلمانوں کے لئے مختص تھا۔

یوسف خوجہ

جہانگیر خوجہ کے بھائی یوسف خوجہ نے 1830 CE میں کاشغر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور چنگ حکومت کو وہاں سے بیدخل کر دیا۔ چنگ نے خوقند خانیت سے گفت و شنید کر کے ٹکراؤ کو ختم کرنے کی بات کی اور خوقند سے ایک معاہدہ کیا جس میں اقساقال Aksakal نے دونوں میں صلح کرائی۔ یاد رہے کہ اقساقال وسطی ایشیا جیسے کرغزستان، ازبکستان میں ان بزرگوں کو کہتے ہیں جو گاوؤں اور محلوں میں پنچایت کراتے ہیں اور چھوٹے قسم کے فیصلے کرتے ہیں یا دو فریق میں ثالثی کے فرائض انجام دیتے ہیں[260]۔

۷ خوجوں کی بغاوت

1842 CE میں خوقند کے حاکم محمد علی کے انتقال کے بعد محمد خدایار خان حاکم بنا اسکے زمانے میں خوقند کے شرفاء نے جہانگیر خوجہ کے سات بیٹوں کو اکسایا کہ اپنے باپ کا بدلہ لو اور ایک بار پھر چینیوں پر حملہ کر دو چنانچہ 5 CE 184 میں ساتوں بھائیوں نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ مِلکر کاشغر پر حملہ کر دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ اسکو سات خوجوں کی بغاوت Revolt of the Seven Khojas کہا جاتا ہے۔ چینی فوج نے 3000 مجرموں کی فوج کی مدد سے 1846 CE میں اس بغاوت کو کچل دیا، ان لوگوں کی مدد کرنے سے چین کے مسلمانوں نے بھی انکار کر دیا تھا کیونکہ ان کی شکایت تھی کہ یہ خوجہ لوگ ان کی عورتوں کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں[261]۔ اس بغاوت میں نزاری اسماعیلی شیعہ خانیت ہنزا Hunza نے بھی چینی فوج کا ساتھ دیتے ہوئے سات خوجوں کی فوج کے خلاف جنگ کی[262]۔

ولی خان کی حکومت

1855 CE میں ولی خان نے کاشغر پر حملہ کر دیا اور سارے چینی جو وہاں موجود تھے انکو قتل کر دیا اور انکی عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ ایک جرمن سیاح اڈولف شالنٹویٹ Adolf Schlagintweit کو پکڑ کر اسکا سر قلم کر دیا۔ ولی خان اپنی سنگدلی کے لئے مشہور تھا۔ اگر کسی درباری نے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھ لیا تو اسکو قتل کروا دیتا تھا۔ اسی طرح اگر موذن نے زور سے اذان دے دی تو اسکو مروا دیتا تھا۔ چینی حکومت نے 12,000 فوج اسکے مقابلے کے لئے بھیجی جس نے 77 دن کی جنگ کے بعد ولی خان کی 20,000 فوج کو شکست دی۔ اسکے اتحادیوں نے بھی اسکا ساتھ چھوڑ دیا ۔ چین نے اس کی فوج کو سخت سزائیں دیں اور اسکے بیٹے اور سسر کو قتل کر دیا[263]۔

باب ۸

ڈالی سلطنت

第八章

达利· 苏丹国

Chapter Eight

Dali Sultanate

تونگزی بادشاہ (r. 11 November 1861 – 12 January 1875) کے دور میں چنگ حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ بہت امتیازی سلوک کیا اور ظالمانہ رویہ جاری رکھا، آئے دن مسلمانوں کے خلاف فسادات اور حکومتی کاروائیاں ہوتی تھیں جن سے تنگ آکر مسلمانوں نے ینان کے علاقے میں پنتھے نام کی بغاوت کی جس کا تفصیلی ذکر نیچے دیا جارہا ہے۔

پنتھے بغاوت

Panthay Rebellion

پنتھے بغاوت چین کے صوبہ ینان Yunnan میں 1856 سے 1873 کے دوران برپا ہوئی۔ چینی زبان میں اسے ڈو وین شیو چی یی 杜文秀起义 بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے ڈووین شیو Du wenxiu کی بغاوت اور ینان ہوئی بیان 云南回变 بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے ینان کی ہوئی بغاوت۔ یہ چنگ مان چو حکومت کے خلاف ہوئی مسلمانوں کی ایک بغاوت تھی اور وہ یہ مانتے تھے کہ مان چو چنگ حکومت ایک غیر ملکی حکومت ہے اس لئے اسکو اکھاڑ پھینکنا چاہیے اور چین پر صرف چینی لوگوں کی ہی حکومت ہونی چاہیے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چنگ حکومت مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتی تھی اور کئی موقعوں پر اس نے مسلمانوں کا قتلِ عام کرایا تھا۔

بدر الدین چینی اپنی کتاب میں لکھتا ہے، جس صوبے میں مسلمانوں کی قوت اور سطوت غیروں سے زیادہ تھی وہ صوبہ ینان(Yunnan) ہے جو برما کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس صوبہ میں CE 1865 میں ڈو وینشیو Du Wenxiu کا ظہور ہوا (اس کا عربی نام محمد سلیمان اور چینی نام ڈو وینشیو Du Wenxiu ہے)۔ اس نے مانچو حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ شاہی فوجوں کو شکست دیکر اس نے ینّان میں 16 سال حکومت کی۔ ڈالیفو (Dalifu) اس کا مرکز تھا، یہ اپنی قوت زیادہ دیر تک نہیں جما سکا۔ اس لئے کہ ینان کے مسلمانوں نے مایولون (Mayulun)(مارولونگ) کی زیر قیادت اس کی سخت مخالفت کی، آخر طرفین میدانِ جنگ میں اترے، شاہی فوج یہ موقع غنیمت سمجھ کر دونوں پر ٹوٹ پڑی اور نہایت برے طریقے سے دونوں قتل کر دیئے گئے، آپس کے اختلافات نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ اگر یہ نہیں ہوتا تو آج تک مسلمانوں کی پوزیشن باقی رہ جاتی۔[264] محمد سلیمان کے زمانے میں ینان کے بہت سے مسلمان صوبہ سی چوان (Sye Chuan) ہجرت کر کے آئے اور انہوں نے وہاں جا کر اسلام کا پودا لگایا، یہ پھوٹ کر ایک شاندار درخت بن گیا اور اس کی بہت سی شاخیں نکل آئیں۔ یہاں تک کہ ایک طرف کانسو تک اسلام پھیل گیا اور

دوسری طرف صوبہ کوئی چاؤ (Kui Chow) (Guizhou) اور کوانگ ٹانگ (Kuang Tung) (Guangdong) تک۔[265]

پنتھے بغاوت کی وجہ

پنتھے بغاوت سے پہلے ہان اور ہوئی میں کئی دفعہ جھڑپیں ہو چکی تھیں جس کی وجہ سے بعد میں بغاوت ہوئی۔ چنا نچہ 1800,1821,1839,1845 CE میں اسی طرح کے فسادات ہوئے۔

ان میں سے کچھ کا ذکر ہم نیچے کر رہے ہیں۔

- 1800 میں ہان ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے میانگ کاؤنٹی Mianning County کی مسلم آبادی پر حملہ کر دیا جس میں 170، مسلم خاندان مارے گئے اس کے کچھ مہینوں بعد ہوئی لوگوں نے جوابی حملہ کیا۔

1821 CE میں چنگ حکومت کا چھٹا بادشاہ ڈاو گوانگ Daoguang Emperor تخت نشین ہوا تو پورے ملک میں جشن منایا جا رہا تھا لیکن دوسری طرف ینان کے علاقے میں بائی یانگ چاندی کی کان Baiyang silver mine کے پاس ہان اور ہوئی کان کنوں Miners میں ایک جھگڑا ہو گیا۔ ہوا یہ کہ ہوئی اور ہان کان کنوں کے الگ الگ کیمپ لگے ہوئے تھے لیکن ان میں آپس میں تناؤ رہتا تھا۔ 15 April 1821 کو ایک ہان مزدور جس کا نام شو شی شیونگ Xu Shixiong تھا اس نے مالیانگ کائی Ma Liangcai کے ہوئی کیمپ کے سامنے رَفعِ حاجَت کر دی[266]۔ ہوئی مزدوروں نے شو کو پکڑ کر سب کے سامنے ڈنڈے سے پیٹا۔ اس واقعے کی وجہ سے ہان کیمپ میں غم و غصہ پھیل گیا۔ دو دن بعد ہان مزدور جن کی تعداد تقریباً 300 تھی ایک بدھ مندر میں جمع ہونا شروع ہو گئے جب کہ 200 مسلمان قریب کی ایک مسجد میں جمع ہو گئے۔ اس کے بعد 17 April 1821 کو دونوں فریق کے بیچ زبردست فساد ہوا جس میں 23 لوگ مارے گئے اور کئی سو زخمی ہوئے۔ اسی طرح 1821 میں ایک دوسرے موقع پر ہان اور ہوئی کے درمیان ایک زبانی بحث فساد میں تبدیل ہو گئی جس میں 400 مسلم گھرانے قتل کر دیئے گئے۔ 1821 کے فسادات میں، جب ہوئی کمیونٹی کے رہنما نے مقامی مجسٹریٹ سے تشدد میں اضافے کی شکایت کی، تو مقامی مجسٹریٹ نے اس کی شکایتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن ایک سال بعد جب، ہان لوگوں کے خلاف ہوئی لوگوں نے منظم جوابی حملہ کیا تو مجسٹریٹ نے اسے "غداری" کا نام دیا۔ اور اس نے "ہوئی ڈاکوؤں کے نافرمان رویے" کو دبانے کے لیے کئی ہزار فوجیوں کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ ان واقعات میں چنگ حکام کی جانبداری نے ہان فساد یوں کی مزید حوصلہ افزائی کی اس لئے دونوں گروہوں کے درمیان نسلی دشمنی میں مزید اضافہ ہوا[267]۔

- 1845 میں ہان ملیشیا کی فوج نے ڈالی شہر میں مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس میں 1400 ، ہلاکتیں ہوئیں۔ اسی سال 1845 میں چنگ فوج نے ینان صوبے کے شہر باؤشان Baoshan میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرایا جس میں

تقریباً 8000 مسلمان مارے گئے ۔اس کو تین دن کا قتلِ عامthree days massacre کہا جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ باؤشان کی مرکزی سڑک پر واقع ہوئی مسجد تھی۔ جس سے بہت سے ہان لوگوں کو یہ شکایت تھی کہ "جب بھی کوئی [ہان] مذہبی تقریب مسجد کے دروازے سے گزرتی ہے، تو مسجد میں رہنے والے مسلم طلباء ہمیشہ حقارت آمیز رویہ اپناتے ہیں اور زور زور سے قہقہے لگاتے ہیں۔ تقریب کے دوران ان کا غیر سنجیدہ رویہ ہان لوگوں کو مشتعل کرتا تھا۔

پنتھے بغاوت کا آغاز

پنتھے لفظ برمیز زبان Burmese Language کا ایک لفظ ہے جو چینی لفظ پان زی panzei کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ پان زی کا مطلب ہوتا ہے' غدار'۔ پنتھے لفظ سب سے پہلے استعمال تب ہوا جب یہ لوگ جان بچا کر برما بھاگے اور برما کے لوگوں نے ان کو پنتھے کہا۔ چنانچہ بغاوت کا آغاز ایسے ہوا کہ چنگ حکومت کے جوڈیشل کمشنر کے حکم سے 19 May 1856 میں ینان کے دار الخلافہ کن منگ Kunming شہر میں 3000 مسلمانوں کا قتلِ عام کیا گیا اور مسجدوں کو مسمار کیا گیا۔ اس واقعے کے بعد مسلمانوں کا یہ خیال اور پختہ ہو گیا کہ چنگ حکومت مسلمانوں کی نسل کشی کی تیاری کر رہی ہے۔ چنانچہ May 1857 میں کچھ ہوئی مسلم کسانوں کے ایک گروپ نے اچانک علم بغاوت بلند کر دیا اور ینان کے ڈالی شہر پر قبضہ کر لیا جو مغربی ینان کا سیاسی مرکز تھا۔ یہاں پر انہوں نے مقامی مجسٹریٹ کو قتل کر دیا اور شہر کی دیوار پر سفید جھنڈا لگا دیا۔ انہوں نے ایک الگ حکومت قائم کی جس کو پنگ نان گو ریاست Pingnan Guo State کا نام دیا گیا، چونکہ اس کا مرکز ڈالی تھا اور اس کے حاکم مسلمان تھے اس لئے اس کو مغربی ماہرین نے ڈالی سلطنت یا پنگ نان گو سلطنت Pingnan Guo Sultanate کا نام دیا حالانکہ پنگ نان ریاست کے حکام نے اس کو کبھی بھی سلطنت نہیں کہا۔ اس کے بعد وہ ینان کے دار الخلافہ کن منگ کی طرف بڑھے اور اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ ینان کے گورنر شو شنگا Shuxinga نے ڈر سے خود کشی کر لی۔ حالانکہ اس لڑائی میں ہوئی لوگ بھی بڑی تعداد میں مارے گئے لیکن 1859 میں وہ کن منگ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تاہم یہ خیال غلط ہے کہ پنگ نان گو ریاست ایک اسلامی ریاست تھی کیونکہ نہ تو اس میں شرعی قوانین لاگو کئے گئے، نہ ہی صرف مسلمانوں کو اس میں عہدے دیئے گئے بلکہ اس میں سب نسلی گروہوں ہان، ہوئی اور یی Han, Hui and Yi peoples لوگوں کو مواقع دیئے گئے۔ چنانچہ دوسرے نسلی گروہ یی، بائی اور ہمونگ Yi, Bai and Hmong جن کی قیادت لی وین شو Li Wenxue کر رہا تھا، وہ بھی ہوئی فوج میں شامل ہو گئے۔

اس کے بعد تقریباً 16 سال تک ہوئی ریاست اور چنگ حکومت کے درمیان لڑائیاں چلتی رہیں یہاں تک کہ چنگ حکومت نے پنگ نان گو ریاست کو ختم کر دیا۔ اس بغاوت کی ایک وجہ یہ بھی خیال کی جاتی ہے کہ ینان میں معدنیات کی

کانیں بہت تھیں جن کا پتہ 19 ویں صدی کے شروع میں لگا۔ ان قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لئے بڑی تعداد میں ہان لوگ ینان میں منتقل ہو گئے جب کہ ہوئی لوگ وہاں پہلے سے آباد تھے۔ اس لئے ہوئی مزدور کانوں میں کام کرنے میں پرانے اور تجربہ کار تھے جبکہ ہان لوگ نئے اور ناتجربہ کار تھے۔ چنانچہ ہوئی لوگوں کو لگا کہ ہمارے ہاتھ سے وسائل چھوٹ کر ہان لوگوں کے پاس جارہے ہیں اس لئے دونوں میں نفرت بڑھ گئی۔ اور وسائل پر اجارہ داری کو لیکر لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹکراؤ کی وجہ مذہبی نہیں تھی بلکہ معاشی تھی۔ جبکہ ہوئی لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ بغاوت مذہبی نہیں ہے بلکہ مانچو غیر ملکیوں کے خلاف ہوئی اور ہان لوگوں کی ایک مشترکہ بغاوت ہے جس کی قیادت ہوئی لوگ کر رہے ہیں۔ دوسری طرف چنگ حکومت ہان لوگوں کو اپنے حق میں لینے کے لئے ہوئی لوگوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتی تھی اور ان کو ہان کا دشمن بتاتی تھی اور دونوں کو لڑانے کی کوشش کرتی تھی۔ اور وقتاً فوقتاً ہوئی لوگوں کے خلاف خونی کارروائیاں بھی کرتی رہتی تھی۔

اسلام کے متعلق غلط فہمیاں

ہان لوگوں میں ہوئی لوگوں کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں بھی پائی جاتی تھیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہان لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہوئی لوگ خنزیر کا گوشت اس لئے نہیں کھاتے کیونکہ وہ اس کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ خیال اتنا پختہ تھا کہ ہوئی آبادیوں کو بھی کبھی کبھی خنزیر کی آبادی نام دیا جاتا تھا چنانچہ کن منگ میں جو مسلم آبادی تھی اس کا نام تھا زوجی جی Zhuji Jie جس کا مطلب ہوتا ہے خنزیروں کی گلی Pig Assembling Street ۔ اسلام کے بارے میں کچھ غلط فہمیوں کو ہم ایک چینی عالم وانگ ڈنگان Wang Dingan کی اس تحریر سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اس میں اس نے ہوئی مذہب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے ’ جہاں تک انکے مذہب کا تعلق ہے تو ہوئی لوگ اپنے شیطان خدا کی تعظیم و عبادت کرتے ہیں۔ ان کو اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اپنے مذہبی آقا (محمد ﷺ) کی قبر پر عمرہ ادا کریں، قطعِ نظر اس کے کہ فاصلہ کچھ بھی ہو۔ ان کی مقدس سرزمین، جسے مکہ بھی کہا جاتا ہے، ینان کے مغرب میں آٹھ ہزار لی کے فاصلے پر ہے۔ اگرچہ ہوئی طویل عرصے سے چین میں مقیم ہیں، لیکن وہ اب بھی اس غیر ملکی رسم و رواج پر قائم ہیں اور تبدیلی کے لئے تیار نہیں ہیں ‘[268]۔ ایک اور شخص لو گوہوا Lu Guohua جو ایک صوبائی سطح کا بیوروکریٹ تھا اس نے چنگ بادشاہ کو ہوئی کے بارے میں یہ مشورہ دیا، ’ہُوئی اتنے عرصے سے چین میں مقیم ہیں اور کئی پہلوؤں سے ان کا چینیوں (ہان) سے اختلاف ہے۔ وہ آسمانی سلطنت کے رسم و رواج پر عمل کرتے ہیں۔ تاہم، میں نے محسوس کیا کہ ہوئی 360 دنوں کو سال کے طور پر مانتے ہیں، اور وہ خفیہ طور پر ایک مخصوص دن کو اپنے سال کے شروعات کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی سفید رنگ کو ترجیح دیتے ہیں اور سارا دن ایک عجیب و غریب سفید ٹوپی پہنتے ہیں۔ مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ وہ اسے کیوں پہنتے ہیں

اور کس دیو تا کی پوجا کرتے ہیں۔ میں جہاں پناہ کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ہوئی کو مستند لباس (ہان لباس) پہننے کا حکم دیں اور تمام مساجد پر پابندی لگائیں۔ براہ کرم سفید ٹوپی پہننے اور نجی کیلنڈر کے استعمال کو جرم قرار دیں '[269]۔

اس لئے چنگ حکومت نے کئی موقعوں پر ہوئی لوگوں کے خلاف امتیازی قوانین نافذ کئے۔ جیسے 1763 میں چنگ حکومت نے یہ حکم نامہ جاری کیا کہ اگر کوئی ہوئی کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کو ہان کے مقابلے میں زیادہ سخت سزا دی جائے کیونکہ ہوئی لوگ فطری طور پر نافرمان اور عادتاً تشدد پسند ہوتے ہیں (xinqi xinghan, kuangye chengxi)[270]۔ 1821 میں دوسرا حکم نامہ جاری کیا گیا جس میں ہوئی لوگوں کو ہتھیار لیکر گروپ کی شکل میں سفر کرنے کی ممانعت کر دی گئی اور اس کی یہ توجیہہ پیش کی گئی کہ ہوئی لوگوں کا آپس میں ہمدردانہ رویہ اور پر تشدد فطرت نے انہیں ڈاکوؤں سے کہیں زیادہ خطرناک بنا دیا ہے۔ جو کہ بہت احتیاط کا مستحق ہے[271]۔

ڈالی سلطنت 1856-1872 CE



IV. The name seal of Panthay Rebellion leader Du Wenxiu, on which both titles in Chinese and Arabic are presented. The Chinese title reads "Generalissimo of all Armies and Calvary", while the Arabic script means "leader of all Muslims"

ڈالی سلطنت کی مہر

ڈالی سلطنت، پنتھے بغاوت کے نتیجے میں ڈالی شہر میں قائم ہوئی۔ پنتھے بغاوت میں ہوئی مسلمانوں کی قیادت ڈووین شیو Du Wenxiu (1823–1872 CE) کر رہا تھا جو ہان نسل کا ایک نو مسلم New Muslim تھا، کہا جاتا ہے کہ اس کا اصلی ہان نام یانگ شیو Yang Xiu تھا۔ لیکن اس کی پرورش ایک مسلم خاندان میں ہوئی تھی اور اسکا اسلامی نام سلیمان بن عبدالرحمٰن تھا بعد میں اسے 'سلطان سلیمان' کا لقب دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ڈو، یونگ چینگ Yongcheng کے مقام پر پیدا ہوا۔ اس کے والدین ہان تھے، جب اس کی والدہ حاملہ ہوئی تو اس کے تھوڑے دن بعد اس کے والد کا انتقال ہو گیا اس لئے اس کی والدہ نے ایک ہوئی سردار سے دوسری شادی کر لی۔ پیدائش کے بعد اس کو ایک مقامی امام نے سلیمان کا نام دیا اور خاندانی نام یانگ دیا گیا جو ایک ہان لفظ ہے۔ ڈووین شیو نے اسلام کے ساتھ کنفیوشس نظریات کی تعلیم بھی حاصل کی، ایک کنفیوشس تعلیمی ادارے سے جس کو شیانگ شو xiangxue کہا جاتا ہے۔ اور اس نے چینی سول سروس امتحان بھی پاس کیا اور شیوکائی xiucai کی ڈگری حاصل کی۔ وہ اپنے چینی خاندان اور وراثت پر فخر بھی کیا کرتا تھا۔ بعد میں اس نے اپنا خاندانی نام ڈو Du کر لیا۔ چینی رواج

کے مطابق وہ اپنے اجداد کی مقبروں کی پرستش بھی کرتا تھا۔ تاہم اس کے اسلامی عقائد بھی کمزور نہ تھے، وہ اپنے آپ کو ایک سچا مسلمان خیال کرتا تھا۔ چنانچہ ڈووین شیو نے ڈالی شہر میں اپنی حکومت قائم کی جس کو پنگ نان گو سلطنت Pingnan Guo Sultanate کا نام دیا گیا لیکن اسے ڈالی سلطنت Dali Sultanate بھی کہا جاتا ہے۔ 1856-1868 CE تک اس حکومت کا عروج مانا جاتا ہے ۔سلطان نے ہان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لینے کی کوشش کی اور اپنی حکومت میں ایک تہائی عہدے ہان لوگوں کو دیئے۔ لیکن ہان لوگوں نے اس حکومت کو کبھی قبول نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چینی لوگ چینی آبادی کو دو حصوں میں بانٹتے ہیں ایک ہان جو تہذیب یافتہ لوگ civilized ہیں ان کو ہوا Hua کہا جاتا ہے جبکہ غیر ہان لوگوں کو وہ وحشی یا غیر تہذیب یافتہ barbarians سمجھتے ہیں ان کو یی Yi کہا جاتا ہے۔ ہان عقیدے کے مطابق ہان لوگ ہی تہذیب یافتہ ہیں اس لئے حکومت کرنا ان کا حق ہے اور غیر ہان لوگ غیر تہذیب یافتہ ہیں اس لئے ان کو محکوم بن کر رہنا چاہئے۔ سلطان خود چینی لباس پہنا کرتا تھا اور عربی کو اپنی درباری زبان بنایا، خنزیر کے گوشت پر بھی پابندی لگائی۔ کچھ شہروں میں اپنے گورنر بھی مقرر کئے جیسے مومین شہر Momein میں۔

چنگ کی جوابی کارروائی

جس وقت ڈالی حکومت قائم ہوئی اس وقت چنگ حکومت ایک دوسری بغاوت سے نمٹنے میں لگی ہوئی تھی جسے ٹائی پنگ بغاوت Taiping Rebellion کہا جاتا ہے اس لئے ڈالی سلطنت کی طرف کوئی توجہ نہیں دے پائی ۔لیکن 1868 CE تک چنگ حکومت دوسرے مسائل سے نمٹ چکی تھی تو اس نے ڈالی حکومت کی سرکوبی کی طرف توجہ دی اور اپنی فوج ڈالی کی طرف روانہ کی۔ ایک مسلم کمانڈر مارولونگ Ma Rulong نے ڈو کو چھوڑ کر چنگ سے اتحاد کر لیا اور چنگ حکومت نے اسے اپنی فوج کا بڑا افسر بنا دیا۔ مسلم عالم ماڈیشن Ma Dexin نے بھی مارولونگ کی حمایت کی اور دوسرے لوگوں کو بھی چنگ کے آگے ہتھیار ڈالنے کا مشورہ دیا۔ مارولونگ نے ڈو کو بھی سمجھایا کہ چنگ حکومت کے آگے ہتھیار ڈال دے اور اسکی حاکمیت قبول کرلے لیکن ڈو نے انکار کر دیا۔ چنانچہ 1871 CE میں چنگ فوج نے ڈالی کے خلاف فوجی کارروائی شروع کر دی، مارولونگ نے اپنی فوج کو لیکر ڈالی پر حملے شروع کر دیئے اور چنگ نے اپنی فوج بھی اسکی مدد کے لئے بھیج دی۔ کچھ ہی دنوں میں چنگ فوج نے ڈالی شہر کا محاصرہ کر لیا، سلطان نے برطانیہ سے مدد مانگنے کے لئے ایک وفد بھی بھیجا جس کی سربراہی میجر صلادین Maj. Sladen کر رہا تھا۔ اسکے علاوہ اپنے منہ بولے بیٹے شہزادہ حسّان Prince Hassan کو ملکہ وکٹوریا کے پاس اپنا خط لیکر بھیجا لیکن ملکہ نے مدد دینے سے انکار کر دیا، حسّان ابھی واپس بھی نہیں لوٹ پایا تھا کہ جنوری 1873 CE میں مارولونگ کی فوج نے ڈالی شہر کو فتح کر لیا۔

چنگ کا آخری حملہ



چنانچہ چین یو ینگ Cen Yuying کی قیادت میں چنگ فوج آگے بڑھی اور اس نے 1871 میں یاوزو Yaozhou شہر پر قبضہ کر لیا جس کو ڈالی سلطنت نے 1856 میں فتح کیا تھا۔ اسکے بعد 1872 میں زاو زو Zhaozhou پر بھی قبضہ کرلیا جو ڈالی سے پہلے آخری رکاوٹ تھا۔ ڈو وین شیو نے ڈالی جانے والے دونوں راستوں پر اپنے مورچے بنالئے۔ یانگ یوکے Yang Yuke جو چین کا ماتحت افسر تھا اور فوج کے آگے تھا اسے یہ محسوس ہوا کہ سامنے سے مقابلہ کرنا کافی مشکل ہو گا اس لئے اس نے نمک کے تاجروں کے بھیس میں بہت سے فوجیوں کو اندر بھیج دیا اور وہ لوگ اپنے ہمنوا لوگوں سے ملے اور ان سے مدد کا وعدہ لیا۔ دوسری فوج کو اس نے چانگ شان پہاڑ Changshan Mountain کے پیچھے سے اندر اتارا حالانکہ یہ پہاڑ سیدھا کھڑا تھا اور اس پر چڑھنا کافی مشکل تھا۔ چنانچہ 12 جون 1872 کو یانگ کے حکم پر ہان لوگوں نے اندر کے قلعے پر لال جھنڈا پھرا دیا اور بغیر ایک بھی گولی چلے قلعہ فتح ہو گیا۔ لیکن ڈو کی فوجوں نے بغیر لڑے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا اس لئے اگلے 6 مہینے تک لڑنے کے بعد شاہی فوج اندر پہنچنے میں کامیاب ہو پائی۔ دسمبر کے آخر تک چنگ فوجیں جو دوسری لڑائیوں میں مصروف تھیں وہ بھی آ گئیں اور چنگ فوج اور بڑی ہو گئی۔ 25 دسمبر 1872 کو ڈو نے اپنے وزیروں اور اہلکاروں سے آخری میٹنگ کی جس میں لمبے مذاکرات کے بعد یانگ رونگ Yang Rong جو سب سے بڑا جنرل تھا اس نے ہتھیار ڈالنے کا مشورہ دیا جب کہ دوسروں کی رائے تھی کہ آخری دم تک لڑائی جاری رکھی جائے۔ لیکن ڈو کھڑا ہوا اور اس بحث کو ڈو نے یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ "تم نے جو کہا وہ صحیح ہے لیکن اگر جنرلاسیمو(ڈو) یہ فیصلہ کرتا ہے کہ مرتے دم تک لڑائی جاری رکھی جائے تو عوام کی مصیبتیں اور بڑھیں گی اور بعد میں ایک مرغی اور کتے تک کو نہیں بخشا جائے گا۔ لیکن

اگر جنرل لاسیمو یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ شہر چھوڑ دے تو پھر بوڑھوں اور بچوں کی جان بچائی جاسکتی ہے"۔ جب سب لوگ متفق ہو گئے تو اس نے کہا بہت اچھا، میں کل شہر سے نکل جاؤنگا۔

اگلی صبح ڈو نے اپنا شاہی لباس زیب تن کیا تاج پہنا، اپنے خاندان اور اہلکاروں سے رخصتی ملاقات کی اور اپنے تختِ رواں پر سوار ہوا تاکہ وہ اس کو چنگ خیمے میں لے جائے۔ سڑک کے دونوں طرف لوگوں نے کھڑے ہو کر ڈوبے ہوئے دل اور پر نم آنکھوں سے اس کا آخری دیدار اور سلام کیا۔ جب اس کی ڈولی جنوبی گیٹ پر پہنچی تو اس نے رُک کر غم کے اس جذباتی مظاہرے کے لیے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد اس نے افیم کی بڑی خوراک نگل لی اور حکم دیا کہ اس کو چنگ فوج کے کیمپ میں پہنچا دیا جائے۔ جب وہ یانگ یو کے کے کیمپ میں پہنچا تو نیم بیہوش ہو چکا تھا اور اس کے زبان پر یہ جاری تھا "شاؤ شارین"(Shao Sharen) جس کا مطلب ہوتا ہے "لوگوں کو بخش دو" یعنی وہ چنگ فوج سے استدعا کر رہا تھا کہ میں نے خود کو تمہارے حوالے کر دیا ہے جو تمہارا مقصود تھا اس لئے تم میرے لوگوں کو کچھ مت کہنا ان کو بخش دینا۔ یانگ نے آگے بڑھ کر اس کا سر قلم کر دیا لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے ہی مر چکا تھا۔ اس کے بعد اس نے ڈو کا تاج، کپڑے اور شاہی مہر اتاری۔ اس کے بعد ڈالی کے دوسرے اہلکار جو ڈو کو چنگ کیمپ تک لائے تھے انہوں نے چنگ فوج کے اگے ہتھیار ڈالے جس کو چنگ فوج نے قبول کر لیا اور فوج میں ان کو عہدے دیئے۔ اس نے دیواروں پر پوسٹر بھی لگوائے جس میں فوج کو تین دن تک کسی پر بھی حملہ کرنے کی ممانعت کی گئی تھی اور اس نے ڈالی کے لوگوں کو پیش کش کی کہ جو بھی ہتھیار ڈالنا چاہتا ہے وہ ہتھیار ڈال دے اور اپنا سر منڈھوا دے۔ ان اقدامات سے ڈالی کے لوگوں نے سکون کی سانس لی اور وہ کسی بھی ممکنہ حملے سے بے فکر ہو گئے۔ تاہم سلطان کی قربانی بیکار گئی کیونکہ چنگ فوج کی دشمن کو بے رحمی سے قتل کرنے کی خواہش ابھی تشنہ ہی تھی اور سلطان بھی ان کے ہاتھ سے بچ گیا تھا۔ اس لئے ڈو کے قتل کے تین دن بعد یانگ نے ڈالی کے ہتھیار ڈالنے والے اعلیٰ عہدے داروں کی دعوت کی اور جب سب کھانے کے لئے بیٹھ گئے تو یانگ نے اشارہ کیا اور چھپے بیٹھے فوجیوں نے ان پر حملہ کر کے 17 لوگوں کے سر قلم کر دیئے۔ اسکے اگلے دن شہر کے رہنے والوں کا بے رحمی سے قتلِ عام شروع کر دیا گیا جو تین دن تک جاری رہا، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں، کسی کو نہیں بخشا گیا۔ ایک چنگ فوجی کے بیان کے مطابق ان کے پیر ٹخنوں تک خون میں ڈوبے ہوئے تھے۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق ہر لاش کا ایک ایک کان کاٹ کر اور سلطان کا کٹا ہوا سر شہد میں محفوظ کر کے چنگ فرماں روا بادشاہ تونگزی Tongzhi Emperor کے پاس بھیجا گیا[272]۔ کہا جاتا ہے کہ کٹے ہوئے کانوں سے چوبیس بڑے ٹوکرے بھر گئے تھے[273]۔ کچھ لوگ جان بچا کر پہاڑوں کے پار چلے گئے کچھ لوگوں نے ارہائی جھیل Erhai Lake کو پار کرکے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن بہت سے ڈوب گئے۔ اس فوجی کارروائی میں تقریباً 40,000 سے 50,000 مسلمان مارے گئے۔ کچھ لوگوں نے وادی کے دونوں جانب دروں سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن چنگ فوج کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ اس کے بعد مارچ سے جون 1873 تک ڈالی سلطنت کے باقی

شہروں پر بھی قبضہ کر لیا گیا جیسے شو ننگ Shunning، ین زو Yunzhou اور ٹینگ یو Tengyueوغیرہ۔ ڈالی کی اخری چوکی وو سو Wusuo جو ٹینگ یو کے جنوب مغرب میں تھی وہ بھی 4 مئی 1873میں فتح کر لی گئی۔ ڈالی میں شکست کھانے کے بعد ڈو کے بچے کھچے لوگ مومین شہر بھاگ گئے جو ڈالی کا ایک اور شہر تھا اور اپنی مزاحمت جاری رکھی لیکن مئی CE 1873 میں مارولونگ نے مومین کو بھی فتح کر لیا۔ ایک شہر کے لوگوں نے پکڑے جانے پر خودکشی کو ترجیح دی۔ چنانچہ 1873 کے اوائل میں منگ ہوا Menghua شہر جو ڈالی کے جنوب میں تھا، جب اس شہر کے باشندوں نے دیکھا کہ اب بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو اجتماعی خودکشی کا فیصلہ کیا۔ ایک خبر کے مطابق ان لوگوں نے جو ان کے پاس قیمتی سامان تھا اس کو کچھ مکانوں میں جمع کیا اور ان کو آگ لگا دی۔ اس کے بعد عورتوں اور بچوں میں زہر تقسیم کیا گیا جنہوں نے زہر کھا کر جان دے دی اس کے بعد جو مرد بچے تھے ان لوگوں نے پورے شہر کو آگ لگا دی اور دشمن فوج کے لئے شہر کے دروازے کھول دیئے گئے[274]۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں نے اس لئے کیا کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ چنگ فوج جھوٹا وعدہ کرتی ہے کہ اگر تم ہتھیار ڈال دو گے تو تمہیں بخش دیا جائے گا لیکن جب وہ ہتھیار ڈال دیتے تھے تو سب کو قتل کر دیا جاتا تھا۔

سلطان کے جسد کو ڈالی شہر سے باہر ایک مقبرے میں دفنا دیا گیا، آج بھی ڈو وین شیو کو چین میں ہیرو کے طور پر جانا جاتا ہے جنہوں نے غیر ملکی مانچو حکومت کے خلاف مزاحمت کی۔ لیکن ڈالی کے ساکنین کی مصیبتیں ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھیں، بچے کھچے عورتوں اور بچوں کو شاہی فوجیوں کو بطورِ خادم اور باندیاں بیچ دیا گیا[275]۔ اور سب لوگوں کی املاک ضبط کر لی گئیں۔ شہر کے گیٹ کے باہر ایک حکم نامہ لٹکا دیا گیا جس میں ہوئی لوگوں کو شہر میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی، یہ اگلی تین دہائیوں تک ٹنگا رہا۔

اس طرح ڈالی مزاحمت کا پوری طرح خاتمہ ہو گیا۔ کچھ ہوئی لوگ جان بچا کر برما بھاگ گئے اور وا حکومت Wa State کی پناہ لی۔ برما میں ان لوگوں کو پنتھے Panthay کے نام سے جانا گیا، یاد رہے کہ چین میں ان لوگوں کو کبھی بھی پنتھے نہیں کہا گیا۔ ان لوگوں نے برما میں ایک شہر بھی بسایا جس کو پانگ لونگ[276] Panglong کہا جاتا تھا۔ ایک زمانے میں پانگ لونگ برما کا سب سے خوشحال تجارتی شہر بن گیا تھا جہاں کی اکثریت ہوئی مسلمانوں پر مشتمل تھی جو زیادہ تر تجارت پیشہ تھی۔ پانگ لونگ شہر ایک خوشحال شہر بنا رہا یہاں تک کہ CE 1942 میں شاہی جاپانی فوج Imperial Japanese Army نے اسے تباہ کر دیا[277]۔

باب ۹
ڈنگن بغاوت

第九章
东干起义

Chapter Nine
Dungan Revolt

تعارف

ڈنگن لفظ اصلاً روس میں چینی نژاد مسلمانوں کے لئے بولا جاتا تھا اور چین میں مسلمانوں کے لئے ہوئی اور ڈنگن دونوں الفاظ کا استعمال ہوتا تھا۔ ڈنگن بغاوت چین میں CE 1862-1877 کے درمیان ہوئی۔ اس بغاوت کو چین میں مسلمانوں کی سب سے بڑی بغاوت کہا جا سکتا ہے۔ اس بغاوت میں تقریباً 80 لاکھ سے 1 کروڑ کے درمیان لوگ مارے گئے اور چین میں مسلم آبادی میں زبردست کمی آئی۔ جانی اور مالی نقصان کے اعتبار سے یہ دنیا کی دسویں سب سے بڑی لڑائی مانی جاتی ہے۔ یہ بغاوت کوئی ایک نہیں تھی بلکہ یہ مختلف علاقوں میں ہونے والی الگ الگ بغاوتیں ہیں جو چین کے شمالی مغربی ریاستوں میں پندرہ سال تک چلیں، یہ ریاستیں تھیں ننگ شیا، چنگ ہائی اور گانسو اس کے علاوہ سنکیانگ میں بھی ڈنگن بغاوت ہوئی۔ ان میں کوئی ایک لیڈر یا ایک ہدف نہیں تھا بلکہ مختلف علاقوں میں مختلف لیڈروں نے مسلمانوں کی قیادت کی۔ یہ سب لوگ اپنا اپنا اقتدار حاصل کرنے کے لئے لڑ رہے تھے اس لئے بہت سی دفعہ وہ آپس میں بھی لڑتے تھے اور ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے۔ چنگ حکومت نے بھی اپنی پرانی پالیسی استعمال کی یعنی مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑایا۔ وہ اپنی زبان میں کہا کرتے تھے کہ 'وحشیوں کو وحشیوں کے خلاف استعمال کرو' Use barbarians against barbarians۔ چنانچہ مسلمان تین جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک تو خفیہ صوفی سلسلہ تھا، ایک جہریہ صوفی سلسلہ تھا اور ایک طبقہ وہ تھا جس کا کسی صوفی سلسلے سے تعلق نہیں تھا یہ لوگ پرانے طرز کے مسلمان تھے اس لئے انکو گدیمو Gdemu کہا جاتا تھا، غالباً گدیمو عربی لفظ 'قدیم' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ خفیہ صوفی سلسلہ بھی پرانا سلسلہ تھا اور اسکو چنگ حکومت کی پشت پناہی حاصل تھی یہ لوگ نظریاتی اعتبار سے بھی کچھ نرم تھے جب کہ جہریہ صوفی سلسلہ نیا صوفی سلسلہ تھا جس کے بانی ماڈیشن تھے جو قریب ہی میں عرب سے تعلیم حاصل کر کے آئے تھے۔ انکا نظریہ زیادہ سخت تھا اور یہ لوگ انتہا پسند لوگ مانے جاتے تھے، بغاوت میں بھی انکا اڑیل رویہ تھا اس لئے چنگ حکومت نے خفیہ اور گدیموں کی پشت پناہی کی اور ان سے نرم رویہ اپنایا اور ان لوگوں کو جہریہ کے خلاف لڑنے کے لئے استعمال کیا۔

موٹے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ بغاوت دو علاقوں میں ہوئی۔ پہلے یہ بغاوت پیلی ندی Yellow River کے ساحل پر گانسو Gansu ، ننگ شیا Ningxia اور شانکسی Shaanxi 陕西 علاقوں میں ہوئی پھر اسکے بعد سنکیانگ Xinjiang میں ہوئی۔ یاد رہے چین میں دو جگہوں کے نام کا تلفظ pronunciation ایک سا ہے لیکن ان کے الفاظ spelling الگ الگ ہیں۔ وہ ہیں شانکسی Shaanxi(陕西) جو چین کا شمال مغرب کا ایک صوبہ ہے جس کی راجدھانی شیان Xi'an ہے۔ اور دوسرا ہے شنشی (山西) Shanxi جو چین کا ایک شمالی صوبہ ہے جس کی راجدھانی ٹائی یوان Taiyuan ہے۔

یہ بغاوت اصلاً ہوئی لوگوں کی چنگ حکومت کے خلاف تھی کیونکہ وہ چنگ حکومت کی طرف سے مطمئن نہیں تھے اور انکے ذہنوں میں یہ خدشہ بیٹھ گیا تھا کہ چنگ حکومت مسلمانوں کی نسل کشی کی تیاری کر رہی ہے اور جلد ہی وہ اس کے لئے ایک بڑی مہم شروع کریگی جیسے کہ کچھ سال پہلے ذنگر خانیت کو ختم کیا تھا، دوسری وجہ یہ تھی کہ ہوئی لوگوں کے ساتھ چین میں امتیازی سلوک کیا جاتا تھا جس سے وہ نالاں تھے۔

چین میں اسی زمانے میں گوانگ شی Guangxi صوبے میں ایک اور بغاوت ہوئی تھی جس کو ٹائی پنگ بغاوت Taiping Rebellion کہا جاتا ہے جو 1851-1864 CE کے درمیان ہوئی تھی حالانکہ یہ بغاوت مسلمانوں نے نہیں کی تھی لیکن 1862 CE میں چنگ حکومت نے ایک فرمان جاری کیا کہ ہان لوگوں کی ایک ملیشیا militia بنائی جائے اور اسکا نام یونگ یِنگ Yong Ying[278] رکھا، تاکہ کسی بھی بغاوت کا بروقت مقابلہ کیا جاسکے۔ اس سے خوف زدہ ہو کر مسلمانوں نے بھی اپنی فوج تیار کرنی شروع کر دی، کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کی چنگ حکومت نے یہ فوج مستقبل میں مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کے لئے بنائی ہے۔

گانسو، ننگ شیا اور شانکسی میں ڈنگن بغاوت

سب سے پہلے بغاوت کس واقعہ سے شروع ہوئی اس میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک عام نظریہ یہ ہے کی یہ بغاوت شیان شہر Xi'an میں ایک ہوئی اور ہان تاجر کے اختلاف سے شروع ہوئی۔ ایک ہوئی نے ایک ہان سے بانسوں کا سودا کیا لیکن قیمت کے اوپر دونوں میں اختلاف ہو گیا ہان زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا تھا اور ہوئی کم قیمت دینا چاہتا تھا۔ اسی پر بات بڑھ گئی اور ہان لوگوں نے کچھ ہوئی لوگوں کو قتل کر دیا اسکے جواب میں ہوئی لوگوں نے بھی بڑی تعداد میں ہان لوگوں پر حملے شروع کر دیئے اور پھر اس نے ایک مذہبی لڑائی کا رنگ لے لیا اور بہت جلدی کئی شہروں کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ حالانکہ اس لڑائی میں سارے مسلمان شامل نہیں تھے، کچھ لوگوں نے اس لڑائی سے دوری بنائے رکھی۔ یہ بات چنگ حکمرانوں کو بھی معلوم تھی۔ کئی شہروں میں ہوئی لوگوں نے چنگ حکّام پر حملے کر کے انکو قتل کر دیا اور علاقے پر قبضہ کر لیا جیسے زیان، گانسو، ننگ شیا، شانکسی، لنگ زو، گویان وغیرہ۔

Xian, Gansu, Ningxia, Shaanxi, Lingzhou and Guyuan.

چنگ کی جوابی کروائی

یہ لڑائی اتنی بڑھ گئی کہ چنگ حکومت بھی بروقت اسکا مقابلہ نہیں کر پائی یہاں تک کہ 1867 CE میں اس نے اپنے سب سے قابل جنرل زو زونگ ٹانگ Zuo Zongtang کو 55,000 فوج دے کر بھیجا۔ اسکے علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی چنگ فوج جنرل زو سے مل گئی جیسے زیچوان، انہوئی، ہی نان اور ہونان وغیرہ۔ ہونان سے ہزاروں ماہر شہسوار بلائے گئے جو جنگی فنون میں مہارت رکھتے تھے انکا کمانڈر جنرل لیو سونگشان تھا یہ سب لوگ شانکسی

میں آکر ملے[279]۔اسکے علاوہ زونے بیرونی سرمایہ داروں سے قرض Loan لیکر بڑے پیمانے پر ہتھیار بھی خریدے اور روانگی سے پہلے کئی دن تک فوجی مشقیں بھی کیں۔

شانکسی پر قبضہ

ادھر مسلم کمانڈر ماہوالونگ نے جس کا تعلق جہریّہ صوفی سلسلے سے تھااور اس کامرکز شانکسی تھاپورے تجارتی راستوں پر قبضہ کر لیا تھااور تجارت کی آمدنی کو اپنے جنگی مقاصد کے لئے استعمال کر رہا تھا۔زونے شانکسی کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ چھے مہینے تک جاری رہا قلعہ میں کھانے پینے کی قلت ہوگئی تو لوگوں کو لاشوں کو کھانا پڑااور گھاس کھاکر گزارا کرنا پڑا آخر کار 6 مہینے بعد جنوری 1871 CE میں ماہوالونگ نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جنرل زونے ماہوالونگ اور اسکے 80 ساتھیوں کو قینچیوں سے کاٹ کاٹ کر سزائے موت دی، باقی مسلم آبادی کو دوسرے علاقوں کی طرف شہر بدر کر دیا[280]۔

مسلم جنرلوں کا ہتھیار ڈالنا

زو کا اگلا ہدف تھا ہیزو Hezhou یہاں پر مسلمانوں کی قیادت خفیہ سلسلے کا صوفی مازاناؤ Ma Zhan'ao کر رہا تھا جس نے بہت سے ہان لوگوں کی جان بھی بچائی تھی، 1872 CE میں اس نے بغیر لڑے پر امن طریقے سے ہتھیار ڈال دیئے اور جنرل زونے بھی اس کو کوئی سزا نہیں دی نہ ہی مسلم آبادی کو شہر بدر کیا، چنانچہ آج تک لن شیا جس کو پہلے ہیزو کہا جاتا تھا، میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ہے بلکہ انعام کے طور پر جنرل زونے ہیزو سے ہان آبادی کو دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیا اور مازاناؤ کی فوج کو چنگ کی سرکاری فوج گرین اسٹینڈرڈ آرمی Green Standard Army میں شامل کر لیا۔ اسکے بعد یکے بعد دیگرے اور خفیہ مسلم کمانڈروں نے بھی بغیر لڑے ہتھیار ڈال دیئے جیسے ماچیان لنگ Ma Qianling، ماہائیان Ma Haiyan، ماانلیانگ Ma Anliang، ڈونگ فوشیانگ Dong Fuxiang وغیرہ۔ان سب کی فوجوں کو جنرل زونے اپنی فوج میں شامل کر لیا۔

اسکے بعد جنرل زونے شیننگ Xining کا محاصرہ کیا اور تین مہینے کے محاصرے کے بعد شیننگ پر بھی زو کا قبضہ ہو گیا ،انکا کمانڈر ماگوئی یوان Ma Guiyuan گرفتار ہوا اور ہزاروں لڑنے والوں کے ساتھ مارا گیا لیکن شہر کی آبادی کو بخش دیا گیا۔

اسکے بعد جنرل زونے سوزو Suzhou کا رخ کیا جس میں مسلمانوں کی قیادت ماوین لو Ma Wenlu کر رہا تھا۔ باوجود بار بار معافی اور بخشش کی پیشکش کے ماوین لونے ہتھیار نہیں ڈالے آخر کار 24 اکتوبر 1873 CE کو سوزو پر بھی زو کا قبضہ ہو گیا اور 7000 ہوئی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے باقی آبادی کو گانسو کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔

باب ۱۰
سنکیانگ میں ڈنگن بغاوت

第十章
新疆东干起义

Chapter Ten
Dungan Revolt in Xinjiang

سنکیانگ کی مختصر تاریخ

اب ہم سنکیانگ میں ڈنگن بغاوت سے پہلے سنکیانگ کی مختصر تاریخ پیش کر رہے ہیں۔ چوتھے چنگ فرماں روا چیانلونگ Qianlong Emperor نے زنگر خانیت Dzungar Khanate کو، جو چین کے شمال مغربی علاقے میں ایک بدھ اوئی رات منگول Buddhist oirat Mongol خانیت تھی۔ اسکو 1755-1757 CE کے دوران فوجی کارروائی کے ذریعہ ختم کر دیا اور اس علاقے کو اپنی حکومت میں ملالیا جس میں 5 لاکھ سے لیکر 8 لاکھ منگول عوام مارے گئے، مؤرخین کا ماننا ہے کہ زنگر کی 80 فیصد آبادی اس نسل کشی میں ختم کر دی گئی اور جو باقی بچے تھے وہ چیچک small pox کی وبا میں مارے گئے، بچے کھچے لوگ روس یا قازق خانیت کی طرف فرار ہو گئے۔ بادشاہ کا حکم تھا کہ سارے لوگ قتل کر دیئے جائیں صرف بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو چھوڑا جائے جن کو چنگ فوجیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جو فوجی افسران زیادہ بے رحمی کا مظاہرہ کرتے انکو بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا اور جو افسر نرمی برتتے یا لوگوں کو فرار ہونے کا موقع دیتے انکو سزائیں دی جاتیں۔ اس واقعے کو زنگر نسل کشی Dzungar genocide کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سنکیانگ کا جغرافیہ

اُس زمانے میں یہ علاقہ زنگریہ Dzungaria کہلاتا تھا، لیکن زنگر خانیت کے خاتمے کے بعد چیانلونگ نے اسکا نام سنکیانگ Xinjiang کر دیا اور اس میں نئے شہر بسائے گئے جیسے ارمچی Urumqi اور یننگ Yining وغیرہ۔ سنکیانگ کو دو حصوں میں باٹا جاتا ہے ایک تو شمالی حصہ ہے جسے زنگریہ کہا جاتا ہے اور ایک جنوبی حصہ ہے جسے تریم بیسن یا گھاٹی کہا جاتا ہے۔ تریم بیسن کو مسلمان التی شہر یا 6 شہر یا کاشغریہ کہتے تھے۔ زنگریہ خانیت کے خاتمے کے بعد تریم بیسن صرف ترک اور دوسرے مسلمانوں کے لئے مختص کر دیا گیا جبکہ زنگریہ میں ہان اور ہوئی لوگوں کو بھی بسایا گیا۔ اس طرح زنگریہ خانیت کے خاتمے سے مسلمانوں کا بہت فائدہ ہوا کیونکہ چنگ حکومت نے اس علاقے میں سب سے زیادہ مسلمانوں کو بسایا۔ جرمن مؤرخ ہنری شاورز Henry Schwarz نے لکھا ہے کہ، 'زنگریہ میں چنگ کی فتح ایک طرح سے اسلام کی فتح تھی'۔ لیکن آفاق خوجہ کی بغاوت کے بعد چنگ حکومت ترک مسلمانوں سے ناراض ہو گئی اس لئے اس نے اپنی پالیسی میں تبدیلی کی اور تریم بیسن میں بھی ہان اور ہوئی لوگوں کو بسانا شروع کر دیا۔ اور جب 1820 میں چینی فوج نے اویغور لیڈر جہانگیر خوجہ کو ہرایا تو 12,000 ترک اویغور لوگوں کو اس نے سنکیانگ بھیج دیا۔ زنگریہ خانیت کے خاتمے سے پہلے چینی لوگ اس علاقے کو چین کا حصہ نہیں مانتے تھے بلکہ یہاں کے رہنے والوں کو غیر ملکی کہتے تھے کیونکہ یہ نظریہ تھا کہ چین صرف وہ علاقہ ہے جہاں ہان لوگ بستے ہیں، چونکہ اس علاقے میں ہان لوگ نہیں بستے تھے اس لئے اسکو دوسرا ملک مانا جاتا تھا لیکن چیانلونگ نے اس علاقے کو فتح کر کے اسکو بھی چین میں

شامل کر لیا اور یہ کہا کہ چین صرف ہان لوگوں کا نہیں ہے بلکہ چین ایک کثیر نسلی multi-ethnic ملک ہے جہاں مختلف قومیں اور نسلیں آباد ہیں۔

موجودہ وقت میں سنکیانگ میں45.84 فیصد اویغور،40.48 فیصد ہان،6.50 فیصد قازق ،4.51 فیصد ہوئی اور 2.67 فیصد دیگر نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔

سنکیانگ میں ڈنگن بغاوت

سنکیانگ مستقل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کا تختۂ مشق بنا رہتا تھا اور آئے دن وہاں بغاوتیں اور جنگیں ہوتی رہتی تھیں۔ چنانچہ 1692 میں آفاق خوجہ کی لڑائی (d. 1694)، اس کے بعد 1820 CE میں جہانگیر خوجہ کی بغاوت اور 1857 CE میں ولی خان کی جنگ، یہ سارے پر تشدد واقعات ہوئے، اس کے علاوہ بھی مستقل حالات کشیدہ رہتے تھے۔ اس لئے سنکیانگ میں ڈنگن بغاوت سے پہلے بھی حالات کچھ اچھے نہیں تھے۔ کیونکہ چنگ حکومت کو سنکیانگ میں نظم و نسق اور امن قائم کرنے میں بہت خرچہ کرنا پڑتا تھا اور بڑی تعداد میں فوج رکھنی پڑتی تھی۔ چنانچہ چنگ حکومت نے وہاں 50,000 سے زیادہ فوج تعینات کر دی۔ چنگ فوج کا ایک بڑا حصہ الی علاقے کے ۹ قلعوں (Nine Forts of the Ili Region) میں قیام پذیر رہتا۔ اس کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی چنگ فوج موجود تھی۔ اس خرچے کو پورا کرنے کے لئے چنگ حکومت نے سنکیانگ کی عوام پر بہت سے ٹیکس لگا دیئے تھے۔ اور چونکہ سنکیانگ کا بہت سا علاقہ بنجر ہے اس لئے وہاں کی عوام کی آمدنی بہت اچھی نہیں تھی۔ اس وجہ سے ان لوگوں کو ٹیکس دینا بہت بھاری پڑتا تھا اور وہ حکومت سے بد ظن رہتے تھے۔ وہاں کی عوام کی اکثریت ترک مسلمانوں پر مشتمل تھی جو زیادہ تر روس سے آ کر آباد ہوئے تھے۔ چنانچہ اویغور، خوجہ، ترک، قازق یہ لوگ وہاں آباد تھے۔ چنگ حکومت نے سنکیانگ سے پیسہ اکٹھا کرنے کا ایک اور طریقہ اپنایا اور وہ یہ تھا کہ سنکیانگ کے بڑے عہدوں کے لئے اس نے رقم طے کر دی تھی کہ جو زیادہ رقم دیگا اسکو بڑا عہدہ دیا جائے گا۔ چنانچہ یرقند کے گورنر کا عہدہ رستم بیگ Rustam Beg کو 2000 یمبو yambus میں دیا اور کوچا Kucha کے گورنر کا عہدہ سعید بیگ Sa'id Beg کو 1500 یمبو میں دیا۔ لیکن ان گورنروں نے بھی اپنے خرچے کا بوجھ عوام سے وصول کیا۔ اسکے علاوہ یہاں پر بھی وہی افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ چنگ حکومت مسلمانوں کی نسل کشی کی تیاری کر رہی ہے ور جلد ہی وہ اسکے لئے ایک بڑی مہم شروع کرے گی جس طرح کچھ سال پہلے زنگر خانیت کو ختم کیا تھا۔ اس کے علاوہ 1862 CE میں گانسو اور شانکسی میں بھی مسلمانوں نے چنگ کے خلاف بغاوت کر دی تھی ان کا بھی یہی خیال تھا کہ چنگ حکومت جلد ہی مسلمانوں کی نسل کشی کی تیاری کر رہی ہے۔

بغاوت کا آغاز

تارچی پر حملہ

چنانچہ انہی افواہوں سے مشتعل ہو کر 17 مارچ 1863 CE کو سان ڈاوہے Sandaohe گاؤں کے 200 ڈنگن لوگوں نے تارچی Tarchi کے قلعہ پر حملہ کر دیا جس میں چنگ فوج رہا کرتی تھی۔ یہ قلعہ الی علاقے کے ان 9 قلعوں میں سے ایک تھا جن میں چنگ فوج رہا کرتی تھی۔ ان لوگوں نے سارے چنگ فوجیوں کو قتل کر دیا اور ہتھیار لوٹ لئے حالانکہ دوسرے قلعوں کے فوجیوں نے جوابی کارروائی کر کے سب کو مار دیا۔

کوچا میں بغاوت

اسکے کچھ ہی دنوں بعد سنکیانگ کی تینوں سرکٹوں (علاقوں) میں بغاوت پھیل گئی۔ چنانچہ 3 or 4 June 1864 کو کوچا کے ڈنگن لوگوں نے بغاوت کر دی۔ کوچا، تیانشان کے جنوب میں ایک شہر ہے۔ چنانچہ یہاں جو ہان قلعہ تھا اس پر ان لوگوں نے حملہ کر دیا۔ سرکاری عمارتوں کو جلا دیا گیا جس میں 1000 ہان اور 150 کے قریب منگول مارے گئے۔ ان ڈنگن لوگوں کو کوئی لیڈر نہیں ملا اس لئے انہوں نے اپنا قائد ایک درویش صفت راشدین خوجہ Rashidin Khoja کو بنا لیا جو اپنے ایک جد، ارشد الدین Arshad-al-Din (d. 1364 or 65) کی قبر کا نگراں تھا۔ لیکن اسے جنگ لڑنے اور حکومت چلانے کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔

بغاوت ارمچی میں

کوچا بغاوت کے تین دن بعد مشرقی سرکٹ میں بھی بغاوت پھوٹ پڑی۔ ارمچی کے ڈنگن سپاہیوں نے 26 June 1864 کو علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ ان لوگوں کی قیادت دو لوگ کر رہے تھے۔ ایک ٹومنگ Tuo Ming نام کے امام جن کو اہونگ کہا جاتا ہے۔ ان کا تعلق گانسو سے تھا۔ اور دوسرے سوہوان زانگ Suo huanzhang نام کا سرکاری افسر، جس کے ہوئی مذہبی رہنماؤں سے قریبی روابط تھے۔ چنانچہ ارمچی کا بڑا حصہ تاراج کر دیا گیا، چائے کے گودام جلا دیئے گئے۔ اس کے بعد ارمچی کے ڈنگن فوجی آگے بڑھے اور آج کے چانگ جی ہوئی آٹونومس پری فیکچر Changji Hui Autonomous Prefecture کے مناس Manas شہر پر 17 July کو قبضہ کر لیا وروو سو Wusu شہر پر 29 September میں۔

3 October 1864 کو کوچا اور ارمچی کے مسلمانوں کی متحدہ فوج نے ارمچی کے مان چو قلعہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا، اس کے بعد دوسرے مان چو قلعوں کو بھی فتح کر لیا گیا۔ پنگ زوئی Pingzui نام کے مان چو کمانڈر نے ہتھیار ڈالنے کے بجائے خود کو اور اپنے خاندان کو بارود سے اڑا کر اجتماعی خودکشی کر لی۔

یرقند اور کاشغر میں بغاوت

جب ان کو پتہ چلا کہ چنگ حکومت ان کے خلاف بڑی کارروائی کی تیاری کر رہی ہے تو یرقند Yarkand اور کاشغریہ Kashgaria کے لوگوں نے 26 July 1864 کو علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ انہوں نے فصیل بند مسلم شہر سے باہر بنے مان چو قلعہ پر حملہ کر دیا۔ باوجود اس کے کہ ان کا پہلا حملہ ناکام ہو گیا، اس میں 2000 چنگ فوجیوں کی جان گئی۔ اس کے بعد وہ لوگ شہر میں داخل ہوئے اور 7000 ہان لوگوں کو یا تو مسلمان بنا لیا یا قتل کر دیا۔ ڈنگن (ہوئی) لوگوں کی تعداد حالانکہ ترک لوگوں سے کم تھی لیکن انہوں نے دونوں کو خوش کرنے کے لئے غلام حسین نام Ghulam Husayn کے کابل کے ایک شخص کو اپنا قائد بنا لیا اور اسے بادشاہ کا لقب دے دیا۔ ارمچی میں مسلمانوں کی کامیابی کو دیکھ کر 1864 میں شمالی سرکٹ کے الی علاقے کے لوگوں نے بھی بغاوت کا اعلان کر دیا۔ الی کا کمانڈر چانگ چنگ جس سے مقامی لوگ نفرت کرتے تھے، چنگ حکومت نے اس کو ووسو کی ہار کے بعد ہٹا دیا اور اس کی جگہ منگ سیوئی Mingsioi نام کے شخص کو تعینات کر دیا۔ منگ سیوئی نے مسلمانوں کو گفت و شنید کے ذریعہ منانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

کلجہ میں بغاوت

10 November 1864 کو ننگ یوان (ٹرانچی کلجہ "the "Taranchi) Ningyuan Kuldja") اور ہوئی یوان (مان چو کلجہ)(the "Manchu Kuldja") میں بھی ڈنگن لوگوں نے علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ یاد رہے ننگ یوان اس علاقے کا تجارتی مرکز تھا اور ہوئی یوان فوجی اور سرکاری ہیڈ کوارٹر تھا۔ چنانچہ کلجہ کے ترک بولنے والے کسان بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو گئے، ان کو ٹرانچی Taranchis بھی کہا جاتا تھا۔ جب وہاں کے مقامی قازق اور کرغیز مسلمانوں نے دیکھا کہ مسلمان کافی مضبوط ہو گئے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس کے برعکس بدھ کالمک Buddhist Kalmyks اور شائب Xibes لوگ چنگ کے وفادار رہے۔ ننگ یوان پر تو فوراً مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا، لیکن ہوئی یوان میں ایک مضبوط چنگ فوج نے مسلمانوں کو شہر کی گلیوں میں 12 دن کی شدید لڑائی کے بعد پسپا کر دیا۔ مقامی ہان چینی اور مان چو لوگوں نے جب دیکھا کہ چنگ فوج جیت رہی ہے تو وہ بھی چنگ فوج کے ساتھ شامل ہو گئے۔ تاہم، چنگ فوج کی طرف سے جوابی کارروائی ناکام ہو گئی۔ چنگ فوج نے اپنا توپ خانہ کھو دیا جبکہ منگ سیوئی پکڑے جانے سے بمشکل بچ سکا۔ ووسو اور اکسو کے مسلمانوں کے قبضے میں آجانے کے بعد، مسلمانوں نے ہوئی یوان کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور وہ چنگ حکومت سے پوری طرح کٹ گیا۔ اس لئے منگ سیوئی اپنے پیغامات روس کے راستے بیجنگ کو بھیجتا تھا۔

حالانکہ چنگ فوج نے ہوئی یوان کا دفاع کامیابی کے ساتھ کیا تھا لیکن سنکیانگ کے باقی علاقوں میں بغاوت تیزی سے پھیل رہی تھی۔ خاص کر زنگریہ Dzungaria کے علاقے میں قازق لوگوں نے اس لئے بغاوت کی تا کہ وہ کلمک بدھ Kalmyk لوگوں سے انتقام لے سکیں جو کچھ سال پہلے تک وہاں کے حاکم تھے، اور قازق لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔

تاچینگ میں تشدد

1865 میں نئے سال کے جشن کے موقع پر تاچینگ Tacheng علاقے کے ہوئی لیڈروں نے چنگ حکام اور کلمک لوگوں کو جشن کی ایک تقریب میں مدعو کیا جو ایک مسجد میں منعقد کی گئی تھی۔ یہ تقریب اس لئے رکھی گئی تھی تا کہ سب لوگ مل کر آپس میں امن و امان سے رہنے کا حلف لے سکیں۔ لیکن جب یہ سب لوگ مسجد کے اندر جمع ہو گئے تو ہوئی لوگوں نے سب کے ہتھیار ضبط کر لئے اور مان چو لوگوں کا قتل شروع کر دیا۔ چنانچہ دو دن کی لڑائی کے بعد تاچینگ پر ہوئی لوگوں کا قبضہ ہو گیا۔ مان چو لوگ ایک قلعہ میں چھپ گئے۔ بعد میں مان چو لوگوں نے کلمک کی مدد سے 1865 میں دوبارہ تاچینگ پر قبضہ کر لیا اور اس بار ہوئی لوگ ایک مسجد میں چھپ گئے جہاں سب کو قتل کر دیا گیا اور باقی ہوئی دوسری جگہوں کی طرف فرار ہو گئے۔

روس کی شمولیت

حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے چنگ حکومت اور پریشان کلجہ کے افسران نے بیجنگ میں روسی سفیر الیگزینڈر ولنگالی Alexander Vlangali اور سیمی ریچی Semirechye میں روسی کمانڈر گیراسیم کولپاکوفسکی Gerasim Kolpakovsky جیسے اہلکاروں کے ذریعہ روس سے مدد کی درخواست کی۔ تاہم روس، اس وقت تک غیر جانبدار تھا۔

ایک طرف ولنگالی نے سفارش کرتے ہوئے سینٹ پیٹرس برگ کو لکھا کہ 'بالکل انکار بیجنگ کے ساتھ روس کے تعلقات پر برا اثر ڈالے گا'۔ جب کہ وسطی ایشیا میں جو روسی جنرل تھے ان کا ماننا تھا کہ اگر ڈنگن کے خلاف روس چین کی مدد کرتا ہے، تو روس کی اپنے ملک کے مسلمانوں کے ساتھ بہتر تعلقات کی کوشش کو نقصان پہنچے گا۔ اگر بغاوت کامیاب ہو گئی اور ایک مستقل ہوئی ریاست وجود میں آگئی، تو چنگ کا ساتھ دینے کی وجہ سے روس کے اپنے نئے پڑوسی سے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ چنانچہ 1865 میں روسی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال چنگ حکومت کی کوئی فوجی مدد نہ کی جائے سوائے اس کے کہ اس کے کچھ فوجیوں کو سائی بیریا Siberia میں ٹریننگ دے دی جائے اور کلجہ میں لڑ رہے چینی فوجیوں کو کچھ اناج ادھار دے دیا جائے۔ روس کی اصل ترجیح تھی اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنا اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ کہیں یہ بغاوت اس کے علاقے میں بھی نہ پھیل جائے۔

لیکن روس کا ایک جنرل کولپاکوفسکی Kolpakovsky جو چنگ کے لئے نرم گوشہ رکھتا تھا اس نے رائے دی کہ روس کو صرف اپنی سرحدوں کی حفاظت تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ آگے بڑھ کر سنکیانگ کے سرحدی علاقوں میں اپنی فوج اتارنی چاہئے چگوچک ، کلجہ اور کاشغر Chuguchak, Kuldja and Kashgar جیسے شہروں پر قبضہ کرنا چاہئے کیونکہ مستقبل میں یہاں روسی لوگوں کو بسایا جاسکتا ہے۔ اس سے رومانوف Romanov کی سلطنت کو بہتر تحفظ ملے گا۔ حالانکہ اس طرح کی مہم جوئی کے لئے یہ وقت مناسب نہیں تھا لیکن روسی وزیر خارجہ نے یہ محسوس کیا کہ اگر چین اپنا علاقہ واپس لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو روس کا یہ غیر جانب دار رویہ چین سے اس کے تعلقات خراب کرا سکتا ہے۔

دوسری طرف چنگ فوج بھی مستقل پسپا ہو رہی تھی اور اسے سخت مدد کی ضرورت تھی۔

ہوئی یوان قلعہ کی فتح

چنانچہ April 1865 میں ہوئی ننگ Huining کے فوجی قلعہ پر ڈنگن لوگوں نے قبضہ کر لیا اور اس میں موجود 8000 مانچو لوگوں کو قتل کر دیا صرف دو لوگوں کو جن کے ناک اور کان کٹے ہوئے تھے، ہوئی یوان جانے دیا تا کہ وہ چنگ فوج کی شکست کی خبر دے سکیں۔ یاد رہے ہوئی یوان کا قلعہ، چنگ فوج کی آخری پناہ گاہ تھی۔

چنانچہ 8 January 1866 کو ڈنگن نے ہوئی یوان پر بھی حملہ کر دیا جس میں قلعہ کے زیادہ تر لوگ مارے گئے اور 700 ڈنگن بھی مارے گئے۔

منگ سیوئی جو ابھی تک ہوئی یوان کے فوجی قلعہ میں چنگ فوج کی قیادت کر رہا تھا اس نے ڈنگن لوگوں سے صلح کے لئے اپنا ایک وفد بھیجا جس کے ساتھ 40 چاندی کے سی سی sycees اور 4 ڈبے ہری چائے کی پتی کے بھیجے اور ہتھیار ڈالنے کی مشروط پیش کش کی۔[281] لیکن ہتھیار ڈالنے کی شرط یہ تھی کہ ان کی جان بخشی کر دی جائے اور ان کو چنگ حکومت سے اپنے رابطے بنائے رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اس وفد کے ساتھ 12 ، مان چو گھرانے بھی قلعہ سے باہر چلے گئے۔ ہوئی اور ٹرانچی لوگوں نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا اور ان گھرانوں کو یی ننگ Yining کے علاقے میں بسنے کی اجازت دے دی۔ لیکن منگ سیوئی کی باقی شرائط کو انہوں نے مسترد کر دیا اور یہ مطالبہ کیا کہ وہ غیر مشروط فوراً ہتھیار ڈال دیں اور ڈنگن کی اطاعت قبول کر لیں۔ لیکن منگ سیوئی نے ڈنگن کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔ اس لئے 3 March 1866 کو ڈنگن نے قلعہ پر دھاوا بول دیا۔ منگ سیوئی نے اپنے خاندان والوں اور اپنے قریبی کارندوں کو اپنی کوٹھی میں جمع کیا اور کوٹھی کو دھماکے سے اڑا دیا، اس طرح سب اس میں دب کر مر گئے۔ اور ڈنگن لوگ قلعہ پر قابض ہو گئے۔ اس طرح سنکیانگ میں چنگ کا آخری قلعہ بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا اور عارضی طور پر سنکیانگ چنگ کی ماتحتی سے آزاد ہو گیا۔

یعقوب بیگ کی مختصر سوانح

اب سنکیانگ کی سیاست میں یعقوب بیگ داخل ہوا، اس لئے مناسب لگتا ہے کہ ہم پہلے اس کی مختصر سوانح بیان کر دیں تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ یعقوب بیگ خو قند خانیت کے ایک قصبے پس قند Piskentمیں 1820 CE میں پیدا ہوا۔ اس کا والد پور محمد مرزا Pur Muhammad Mirza ، خو قند خانیت میں ایک سرکاری اہلکار تھا۔ پور محمد سمر قند کے قریب دیھ بد Dihbidکا رہنے والا تھا، لیکن بعد میں وہ خو قند خانیت چلا گیا جس کا حاکم اس وقت محمد علی خان Muhammad Ali Khan تھا۔ اس نے خو جنت Khojent کے ایک ادارے سے تعلیم حاصل کی اور کراما Kurama میں قاضی ہو گیا، اور وہیں اس کی شادی ہوئی۔ اس شادی سے اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد عارف Muhammad Arifتھا۔ محمد عارف بعد میں یعقوب بیگ کے ساتھ کاشغر آیا تھا اور یہاں پر وہ یعقوب بیگ کی حکومت میں سری کل Sirikulکا گورنر بھی رہا۔ چنانچہ یعقوب بیگ کا والد پور محمد یا جس کو محمد لطیف بھی کہا جاتا تھا بعد میں کچھ وجوہات کی بنا پر 1818CE میں کراما Kurama سے پس قند Piskent منتقل ہو گیا اور پس قند کے قاضی شیخ نظام الدین نام کے شخص کی بیٹی سے دوسری شادی کی جس کے نتیجے میں یعقوب بیگ1820 میں پیدا ہوا۔ ایسا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یعقوب بیگ کا خاندان اصلاً افغانستان کے خراطین Karategin علاقے(جو بدخشاں Badakshan کے قریب ہے) سے تعلق رکھتا تھا لیکن اسبیگ Usbeg نے جب افغانستان پر حملہ کیا تو پور محمد کا والد جو ابھی بچہ تھا اس نے خو قند خانیت کی پناہ لی اور دیھ بد Dihbid میں سکونت پذیر ہو گیا جہاں پور محمد پیدا ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ خود کو تیمور لنگ کی اولاد میں بتاتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ اپنے بچپن کا زمانہ یعقوب نے پس قند میں گزارا جہاں وہ اپنی لاابالی طبیعت کی وجہ سے دینی تعلیم حاصل نہیں کر پایا جیسا کہ اس کے والدین اس کو 'ملا' بنانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس کے چچا نے اس کی سست اور لاابالی طبیعت کی وجہ سے اسے تاش قند بھیج دیا تا کہ وہاں وہ کپڑا بننے کا کام سیکھ لے۔ لیکن وہ بہت جلد اوب گیا اور پس قند واپس آ گیا جہاں، اس نے جنرل گھدائی بائی Ghadai Bai کی فوج میں ایک فوجی کے طور پر ملازم کر لی [282]۔ بعد میں وہ خوجنت کے گورنر محمد کریم خصکا Muhhammad Karim Khaska کے یہاں نوکر ہو گیا۔ جب عزیز باچا Aziz Bacha کو تاش قند کا گورنر بنایا گیا تو محمد کریم خاصہ ، خو قند خانیت چلا گیا، اس کے ساتھ یعقوب بیگ بھی تھا۔ لیکن کچھ ہی دن بعد مسلمان قلی نے کھس کا کو قتل کر دیا۔ اس لئے یعقوب بیگ عزیز باچاAziz Bacha کی شہسوار فوج cavalry میں شامل ہو گیا۔ یہی وہ وقت تھا جب یعقوب بیگ کی بہن کی شادی قلوچی کے گورنر نار محمد Kilauchi's governor Nar Muhhammadسے ہوئی۔ خو قند خانیت میں سب سے پہلا اس کا ذکر تب ملتا ہے جب وہ 1845 میں نئے خو قند فرماں روا خدا یار خان کے ساتھ ایک ٹرین میں اس کے ساتھ بطور

حاجب سوار تھا جس کو 'محرم' mahram کہا جاتا تھا۔ 1847 میں نار محمد کو خاصہ کی جگہ تاش قند کا گورنر بنا دیا گیا۔ اور اس کی سفارش پر یعقوب بیگ کو چناز کے علاقے کا بیگ Beg of Chinaz بنا دیا گیا۔ اسی دوران اس کے بہنوئی کی سفارش پر یعقوب کو پنسد باشی Pansad Bashi کا منصب بھی ملا یعنی اس کو 500 آدمیوں کی فوج کا کمانڈر بنا دیا گیا۔ 1849 کو یعقوب بیگ کو ترقی دے کر خوش بیگ Koosh Beg کا منصب دے دیا گیا۔ خوش بیگ کا مطلب ہوتا ہے 'خاندان کا سردار'۔ شاید یہ قلعہ یا شہر کے حاکم کا عہدہ ہوتا تھا۔ یعنی اسے 'اک مسجد' قلعہ کا کمانڈر یا سردار بنا دیا گیا، یہ سیر دریا Syr Darya کے علاقے کا ایک قلعہ تھا۔ 'اک مسجد' Ak Musjid کا مطلب ہوتا ہے سفید مسجد۔ اس عہدے پر وہ 1853 تک رہا۔ اس دوران یعقوب بیگ کافی مالدار ہو گیا اور خوقند خانیت کی سیاست کا ایک اہم رکن ہو گیا۔ 1852 میں منگ باشی Mingbashi (شاید یہ وزیر کا عہدہ ہوتا ہو گا، ایک روایت کے مطابق اس کے ماتحت 1000 گھڑ سوار فوج ہوتی تھی) مسلمان قلی Musalman Quli اور نار محمد کے بیچ جھگڑا ہو گیا۔ چنانچہ مسلمان قلی وہاں سے فرار ہو گیا اور نار محمد نے اپنے ایک دوست اتمبائی Utambai کو منگ باشی بنا دیا اور یعقوب بیگ کو تاش قند واپس بلا کر اس کو بتر باشی Baturbashi بنا دیا جو فوج کے کمانڈر کا عہدہ ہوتا تھا[283]۔

1847 CE میں اس کی شادی ایک کپ چاپ خاتون زلیخا Zuelik نام کی خاتون سے ہوئی جو اک مسجد Ak Musjid فوجی قلعہ کے ایک گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اس کے تین بیٹے پیدا ہوئے کوداکل بیگ، قلی بیگ اور ہچ قلی بیگ[284] Kooda Kul Beg, Kuli Beg and Hacc Kuli beg۔

اسی سال روس نے اس قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ یہ لڑائی 26 دن تک چلی جس میں روس نے قلعہ پر بھاری بمباری کی اور اخیر میں خوقندیوں نے ہتھیار ڈال دیئے جن کی قیادت یعقوب بیگ کر رہا تھا۔ روس کی فوج کی قیادت اس وقت جنرل پیرووسکی General Perovsky کر رہا تھا اسی کے نام پر بعد میں اک مسجد قلعہ کا نام پیرووسکی کا قلعہ Fort Perovsky کر دیا گیا۔ بعد میں یعقوب بیگ نے صاحب خان Sahib Khan کے ساتھ مل کر اس قلعہ پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ گو یعقوب بیگ اس جنگ میں ہار گیا لیکن جس جوانمردی کے ساتھ اس نے روس کا 26 دن تک ڈٹ کر مقابلہ کیا، اس سے وہ ایک سخت جان فوجی کمانڈر کی حیثیت سے مشہور ہو گیا۔

خدایار خان

1842-1845 CE کے درمیان خوقند خانیت کا خان شیر علی Shir Ali Khan تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے محمد خدا یار خان Muhammad Khudayar Khan اور محمد ملاح بیگ خان Muhammad Malla Beg اور اس کے چچا زاد بھائی تھے عمر خان Umar Khan اور عالم خان Alim Khan۔

1845 CE میں اوش Osh کے علاقے میں منگ باشی مسلمان قلیMingbashi Musulmonqul نے شیر علی کے خلاف بغاوت کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد عالم خان کا بیٹا مراد بیگ Murad Begخوقند کا خان بن گیا۔ اس وقت شیر علی کا بیٹا خدایار خان نامنگان میں تھا اس لئے بچ گیا۔ اس کے بعد مراد بیگ نے مسلمان قلی کو بخارا کے امیر کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس سے مدد کی درخواست کر سکے۔ یاد رہے مراد بیگ کو لوگ بخارا کی امارت کا کٹھ پتلی سمجھتے تھے اس لئے اس سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن مسلمان قلی نامنگان پہنچا اور شیر علی کے بیٹے خدایار خان کو اپنی بیٹی تحفے میں دے کر اپنا داماد بنالیا اور اسے لا کر خوقند کا خان بنا دیا اور مراد بیگ کو قتل کر دیا۔ اس طرح مراد بیگ کی حکومت صرف 11 دن رہی[285]۔ لیکن بعد میں خدایار خاں اور مسلمان قلی میں بھی ان بن ہو گئی کیونکہ مسلمان قلی ایک کپ چاک Kipchak سردار تھا اور خدایار خان ازبیک تھا۔ اس لئے کپ چاک اور ازبیک میں اقتدار کی کش مکش شروع ہو گئی۔ چنانچہ 1853 CE میں کپ چاک کے خلاف ایک بغاوت ہوئی جس میں بہت سے کپ چاک سردار قتل کر دیئے گئے جن میں مسلمان قلی اور نار محمد بھی شامل تھے۔ اس طرح خدایار خان کے ہاتھ میں پوری طرح حکومت آ گئی۔ اس نے اپنے شمالی صوبوں کا گورنر مرزا احمد Mirza Akhmadکو بنایا۔ 1858 CE میں شمالی صوبوں نے خدایار خان کے خلاف بغاوت کر دی جس کو کچلنے کے لئے خدایار خان نے اپنے بھائی ملاح بیگ کو بھیجا لیکن ملاح بیگ نے مسلمانوں سے اتحاد کر لیا اور خود کے خان ہونے کا اعلان کر دیا۔ ایک کپ چاک سردار عالم قلی نے بھی اس سے اتحاد کر لیا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے خوقند خانیت پر قبضہ کر لیا اور خدایار خاں وہاں سے فرار ہو گیا۔ ملاح بیگ خوقند کا خان بن گیا۔ یعقوب بیگ نے بھی ملاح بیگ کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے عوض ملاح بیگ نے یعقوب بیگ کو شاہوال Shahawal بنا دیا، یہ عہدہ چیمبرلین Chamberlain یا دربار کے حاجب جیسا ہوتا تھا۔ اس کے کچھ دن بعد یعقوب بیگ کو خوش بیگ کا عہدہ دے دیا گیا اور کراما کے علاقے کا گورنر بنا دیا گیا، اسی کراما میں کچھ سال پہلے اس کے والد قاضی ہوا کرتے تھے۔ اس کے کچھ دن بعد روس نے تاشقند کے خلاف کارروائی کی تیاری شروع کر دی تو خوقند کے نائب خان کائنات شاہ Kanaat Shah نے یعقوب بیگ کو تاش قند بلا لیا تا کہ روس کے خلاف لڑائی کی تیاری کروا سکے۔ لیکن 1862 CE میں ملاح بیگ کا بھی قتل ہو گیا اور اس کے بعد مراد بیگ کا بیٹا شاہ مراد خان خوقند کا خان بن بیٹھا۔ لیکن تاش قند کا حاکم کائنات اور یعقوب بیگ، خدایار خاں سے مل گئے اور اس کو خوقند کا خان بنا دیا، اور پچھلی تلخ یادوں کو بھلا کر ملکر کام کرنے کا ایک دوسرے سے وعدہ کیا اس لئے خدایار خان نے یعقوب بیگ کو کراما کے گورنر کے عہدے پر باقی رکھا۔ اس سے برہم ہو کر شاہ مراد نے تاش قند کا محاصرہ کر لیا۔ اسی دوران بخارا کا امیر مظفر خوقند پر حملہ کرنے کے لئے بڑھا تو خوقند کی فوج وہاں سے فرار ہو گئی، تاش قند کا محاصرہ بھی ختم ہو گیا۔ یہی وہ وقت تھا جب خوقند کی سیاست میں کپ چاک سردار عالم قلی کا عروج ہوا۔ اسی دوران تخت کے اور بھی کئی دعویدار تھے، عالم قلی نے سب کو اوش میں بلایا تا کہ ان کے مطالبے پر غور کر سکے لیکن سب کو دھوکے سے قتل

کر دیا۔ July 1863 CE میں عالم قلی نے ملاح بیگ کے 13 سالہ بیٹے محمد سلطان خاں کو خوقند کا خان نامزد کر دیا اور خود اس کا نائب السلطنت بن بیٹھا۔ یعقوب بیگ پھر سے پالا بدل کر عالم قلی کے ساتھ ہو گیا۔ عالم قلی نے یعقوب بیگ کو خود جنت شہر Khodjent کا حاکم بنا دیا۔ اس کے بعد عالم قلی نے خدایار خان کی فوج پر حملہ کر دیا ادھر بخارا کا حاکم، مظفر بھی بخارا واپس لوٹ گیا کیونکہ وہاں شہر سبز Shahrisabz کے علاقے میں بغاوت ہو گئی تھی۔ اس لئے عالم قلی نے خوقند اور تاشقند کی حکومت پر کنٹرول کر لیا۔ اس کے بعد روس نے 1865 CE میں خوقند خانیت پر حملہ کر دیا، عالم قلی روس کے خلاف لڑتا ہوا مارا گیا ۔ کپ چاک لوگوں نے ہدیقل بے Hudaykul Bey کو خوقند کا خان بنا دیا لیکن ایک روسی حملے کے بعد وہ بھی کاشغر کی طرف فرار ہو گیا۔ اس کے بعد خدایار خان پھر سے خوقند میں داخل ہوا اور خان بن بیٹھا۔ یعقوب بیگ نے بخارا میں پناہ لی۔ امیر بخارا نے اس کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور اس کو اپنے دربار میں ایک عزت کا مقام دیا۔ 1866 CE میں روس نے خود جنت شہر پر قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے بخارا اور خوقند کا رابطہ کٹ گیا۔ 1868 CE میں خدایار خان نے روس کی بالادستی قبول کر لی۔

1870 میں خدایار خاں کے خلاف ایک سازش ہوئی لیکن اس کا پردہ فاش ہو گیا۔ کچھ لوگ خدایار خاں کو بے دخل کر کے اس کی جگہ سید خاں Seyid Khan کو خوقند کا خان بنانا چاہتے تھے جو ملاح بیگ کا بیٹا تھا اور امیر بخارا کے پاس جلا وطنی کی زندگی گزار رہا تھا۔ امیر بخارا نے سازش میں شامل ہونے کے الزام سے بچنے کے لئے سید خان کو قتل کر دیا اور سازش کرنے والوں کے نام خدایار خاں کو دے دیئے۔ چنانچہ خدایار خان نے سب کو قتل کر دیا[286]۔ 1875 CE میں خدایار خان کے خلاف پھر سے سازش ہوئی اور اس بار خدایار خاں وادی فرغانہ کی طرف فرار ہو گیا اور اس کا بیٹا نور الدین خاں خوقند کا خان بن گیا[287] لیکن 19 February 1876 CE کو روس نے خوقند خانیت کو ختم کر دیا اور اس کو فرغانہ اوبلاسٹ Ferghana Oblast کا حصہ بنا دیا[288]۔

یعقوب بیگ کی کاشغر میں آمد

اب ہم پھر پیچھے لوٹتے ہیں۔ جس زمانے میں عالم قلی خوقند خانیت کا طاقتور ترین عہدے دار تھا اور سب سے زیادہ اختیارات کا مالک تھا۔ اسی دور میں سنکیانگ میں ڈنگن بغاوت ہو گئی۔ صادق بیگ جو ایک کرغیز شہزادہ تھا اور کاشغر کے علاقے میں ڈنگن کی قیادت کر رہا تھا لیکن وہ کاشغر شہر سے چینی فوج کو نہیں نکال پا رہا تھا۔ حالانکہ چنگ حکومت کا براہِ راست کنٹرول سنکیانگ پر سے ختم ہو گیا تھا لیکن کچھ علاقوں میں اب بھی چنگ کے تعینات کئے ہوئے مسلم حکمران موجود تھے جن سے نمٹنا ابھی باقی تھا۔ جیسے کاشغر میں قتلق بیگ Qutluq Beg نام کا حاکم اب بھی موجود تھا جس کو چنگ نے تعینات کیا تھا اسی طرح ینگی سار کے باہر بھی ایک مانچو قلعہ موجود تھا۔ یہ دونوں قلعے ابھی تک ڈنگن لوگوں کی دسترس سے باہر تھے۔ ڈنگن لوگوں نے اتنے بڑے علاقے کو فتح تو کر لیا تھا لیکن ان سے اس کی حکومت نہیں

سنبھالی جارہی تھی۔ انہیں کسی قابل اور آزمودہ کار لیڈر کی ضرورت تھی جو ان میں موجود نہیں تھا۔ چنانچہ جب حکومتی معاملات کو وہ اچھی طرح نہیں سنبھال پائے تو ڈنگن لوگوں نے خوقند Kokand کے سرکردہ عہدے دار عالم قلی Alim Quli کے پاس مدد کی درخواست کی۔ یاد رہے کہ خوقند خانیت ایک مسلم خانیت CE 1876–1709 تھی روس میں۔ چنانچہ 1865 CE میں خوقند فرماں روانے ڈنگن مسلمانوں کے لئے دونوں طرح کی مدد بھیجی۔ روحانی بھی اور فوجی بھی۔ روحانی تو تھی ایک روحانی شخصیت جس کا نام بزرگ خوجہ Buzurg Khoja تھا تاکہ وہ لوگوں میں جہاد کا جوش پیدا کرسکے، انکا تعلق جہانگیر خوجہ کے خاندان سے تھا۔ اور فوجی مدد کے لئے انہوں نے اپنے قابل جنرل یعقوب بیگ Yaqub Beg کو بھیجا، یعقوب بیگ اپنی فوج کے 68 لوگوں کے ساتھ کاشغر شہر پہنچا اور سنکیانگ کی تاریخ میں ایک نیا باب شروع ہوگیا۔ بعض لوگوں کا ماننا ہے کہ عالم قلی نے یعقوب بیگ کو سنکیانگ اس لئے بھیجا تھا کیونکہ وہ اسے اپنے سے دور کرنا چاہتا تھا، اس لئے کہ وہ یعقوب بیگ کو اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھتا تھا۔ خوقند کے لوگوں کو چین میں اندیجانی Andijanis کہا جاتا تھا۔ یعقوب بیگ کا شروع میں بہت استقبال ہوا۔ جس وقت یعقوب بیگ وہاں پہنچا اس وقت تک صدیق بیگ، قتلق بیگ کو شکست دے کر کاشغر پر قبضہ کر چکا تھا۔ جب بزرگ خوجہ کاشغر پہنچا تو صدیق بیگ نے اس کا بے پناہ استقبال کیا اور اس کو کاشغر کے شاہی محل میں رہنے کی پیش کش کی جس کو 'اردا' کہا جاتا تھا۔ لیکن بزرگ خوجہ اور یعقوب بیگ نے صدیق بیگ کو کاشغر سے نکال باہر کیا اور کاشغر کی حکومت پر قبضہ کرلیا۔ اس سے کرغیز لوگ ناراض ہوگئے اور انہوں نے یعقوب بیگ کی بالادستی کو ماننے سے انکار کردیا۔ یعقوب بیگ نے کاشغر کی حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد مانچو فوج کے آخری قلعہ پر حملہ کرکے اسے بھی فتح کرلیا۔ اسکے بعد کوچا کے فرماں رواراشدین کی فوج کو بھی ہرادیا اور اسکے علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ اسی دوران 1865 CE میں خوقند کا فرماں روا عالم قلی، روس سے مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا۔ خوقندیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اس لئے بہت سے خوقند کے سپاہی اپنی جان بچانے کے لئے کاشغر بھاگ آئے اور یعقوب بیگ کی فوج میں شامل ہوگئے انکے ساتھ کچھ افغانی اور کرغیز بھی شامل ہوگئے اس طرح یعقوب کی فوج اور زیادہ طاقتور ہوگئی۔ اس کے علاوہ افغانستان کے بدخشاں کے حاکم نے 200 افغانی فوجی یعقوب بیگ کی مدد کے لئے بھیجے۔

یعقوب بیگ کا ڈنگن کے خلاف جہاد کا اعلان

ادھر ترانچی ترک مسلمانوں نے شروع میں ڈنگن لوگوں کا ساتھ دیا لیکن بعد میں وہ الگ ہوگئے۔ ڈنگن لوگ چاہتے تھے کہ ترانچی لوگ ان کی حکومت کی بالادستی قبول کرلیں اسی بات پر دونوں میں لڑائی ہوگئی۔ اس لئے کلجہ میں ڈنگن لوگوں کا قتلِ عام کردیا اور باقی کو الی علاقے کی طرف بھگا دیا۔ ڈنگن لوگوں پر نہ تو چنگ حکومت بھروسہ کرتی تھی اور نہ ہی یعقوب بیگ۔ چنانچہ یعقوب بیگ نے ڈنگن لوگوں کے خلاف جہاد کا اعلان کردیا جن کی قیادت ٹومنگ کررہا تھا جس کو '

دَاوُود خلیفہ' بھی کہا جاتا تھا۔ اس لئے یعقوب بیگ اور ڈنگن کے بیچ لڑائی چھڑ گئی۔ چنانچہ یعقوب بیگ نے ہان ملیشیا کو اپنی فوج میں شامل کر لیا جس کی قیادت شو شی گونگ Xu Xuegong کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے ڈنگن کو 1870 CE میں ارمچی کی جنگ میں شکست دی۔ اس کے بعد یعقوب بیگ نے ڈنگن لوگوں سے اکسو بھی چھین لیا اور ڈنگن کو تیان شان کے شمال میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا جہاں ڈنگن لوگوں کا بڑے پیمانے پر قتلِ عام ہوا[289]۔

یعقوب بیگ کے خارجہ تعلقات

یعقوب بیگ نے غیر ممالک کے ساتھ بھی سفارتی تعلقات مضبوط کئے۔ چنانچہ روس اور برطانیہ نے کاشغر میں یعقوب بیگ کی حکومت کے ساتھ کئی معاہدوں پر دستخط کیے جو اپنی حکومت کے لیے برطانوی اور روسی امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یعقوب بیگ اور روسی حکومت کے درمیان تعلقات لڑائی سے پر امن سفارتی تبادلوں میں بدل گئے۔ روسیوں کو کاشغر کی مقامی آبادی سے نفرت تھی کیونکہ ان کے اشرافیہ کے خوقند خانوں کے ساتھ قریبی روابط تھے جنہیں حال ہی میں ترکستان پر روسی فتح کے دوران نکال دیا گیا تھا۔ یہ دشمنی یعقوب بیگ کو برباد کر دیتی اگر وہ ان سے بڑے پیمانے پر امداد طلب کرتا جیسا کہ اس کا اصل ارادہ تھا۔ سلطنت عثمانیہ اور برطانیہ دونوں نے یعقوب بیگ کی ریاست کو تسلیم کیا اور اسے ہزاروں بندوقیں اور ہتھیار فراہم کئے۔ برطانوی سفارت کاروں رابرٹ بارکلے شا Robert Barkley Shaw اور تھامس ڈگلس فورسٹھ Thomas Douglas Forsyth نے بالترتیب 1868 اور 1870 میں کاشغر سے یعقوب کی حکومت کے لیے برطانوی مفادات کو جنم دیا اور برطانیہ نے 1874 میں یعقوب کے ساتھ تجارتی معاہدہ کیا۔

یعقوب بیگ کی اسلامی حکومت

یعقوب کی فوج کے آگے کوئی فوج نہ ٹک سکی۔ ایک سال کے عرصے میں یعقوب کا تین علاقوں پر قبضہ ہو گیا جن کے نام ہیں کاشغر، یرقند اور مارلباشی۔ اسکے بعد اس نے کھوتان، اکسو، کوچا اور اچترفان Uqturfan پر بھی قبضہ کر لیا۔ اسکے بعد کارشر، ترفان، ہامی اور ارمچی کے لوگوں نے بھی بغیر لڑے اسکی بالا دستی تسلیم کر لی۔ 1867 CE تک اسکا تقریباً پورے سنکیانگ پر قبضہ ہو گیا۔ یعقوب بیگ نے اپنی اسلامی حکومت کا اعلان کیا اور خود 'امیر کاشغر' کا لقب اختیار کیا۔ مؤرخین اسے خانیتِ کاشغر Khanate of Kashgar بھی کہتے ہیں۔ 1866 میں امیر بخارا نے اسے 'اتالق غازی' کا لقب دیا جس کا مطلب ہوتا ہے 'چیمپین باپ' اور عثمانی سلطان نے اسے 'امیر' کا لقب دیا[290]۔ تاہم اسے لوگ 'اتالق غازی' کے نام سے ہی جانتے ہیں۔

سنکیانگ پر چنگ کا دوبارہ قبضہ

1876 CE میں چنگ حکومت نے سنکیانگ پر دوبارہ قبضہ کی مہم شروع کی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کی 1865 سے 1877 تک یعقوب بیگ کی حکومت سنکیانگ میں قائم رہی یعنی 9 سال۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ ڈنگن بغاوت دو علاقوں میں ہوئی تھی، پہلے گانسو، ننگ شیا اور شانکسی میں پھر سنکیانگ میں۔ تو جب چنگ فوج گانسو، ننگ شیا اور شانکسی کی بغاوت کا صفایا کر چکی تو پھر وہ سنکیانگ کی طرف متوجہ ہوئی۔ سنکیانگ میں بھی چنگ حکومت نے بغاوت سے نمٹنے کی ذمہ داری جنرل زوزونگ ٹانگ کو دی۔ چنگ فوج میں بہت سارے مسلم ہوئی بھی تھے جو گانسو، ننگ شیا اور شانکسی کی بغاوت میں زو کی فوج کے آگے ہتھیار ڈال کر زو کی فوج میں شامل ہو گئے تھے، انکا ذکر اوپر آچکا ہے۔ چنانچہ اگست 1876 میں چنگ فوج نے سب سے پہلے ارمچی Urumchi کے فوجی اڈّے کا محاصرہ کیا، کچھ ہی دنوں میں انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے، سب لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور اڈے پر قبضہ کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب جنرل زوزونگ ٹانگ، سنکیانگ کی طرف فوج لے کر چلا، تو اس کے ساتھ مسلم جنرل ما انلیانگ اور ڈونگ فوشیانگ بھی اپنی اپنی فوج لے کر ساتھ تھے۔ اسکے بعد مناس Manas پر یہی ہوا، اسکے بعد گوچینگ Gucheng میں فوج کا مرکز بنایا گیا جہاں پر 50,000 فوج ہر وقت تیار رہتی تھی دوسرا مرکز ہامی میں بنایا گیا۔ اسکا افسر چانگ یاو Chang Yao تھا یہاں پر بھی 10,000 فوج رہا کرتی تھی۔ اب کی بار چنگ فوج فرنچ اور جرمن فوج سے تربیت لیکر آئی تھی اور اسکے پاس یوروپی اور روسی ہتھیار تھے۔ جن میں کرپ توپیں Krupp cannon اور 10,000 بردن رائفلیں Berdan rifles بھی تھیں۔ اپریل 1977 تک چنگ فوج یعقوب کے دار الخلافہ ترفان تک پہنچ چکی تھی، ترفان میں یعقوب اور چنگ فوج کی لڑائی ہوئی جس میں یعقوب کو شکست ہوئی، اس لئے یعقوب نے ٹوکسن Toksun میں پناہ لی وہاں بھی چنگ نے ہرایا تو کارشار چلا گیا وہاں سے شکست کھا کر کورلا Korla پہنچ گیا۔ کورلا میں اسکی فوج نے ساتھ چھوڑ دیا اور فرار ہو گئی۔ مئی 1877 میں یعقوب بیگ مشہور روسی سیاح نکولے پرزیوالسکی Nikolay Przhevalsky سے ملا اور اسکے کچھ دن بعد اسکا انتقال ہو گیا۔ اسکے بعد مسلمانوں کی طاقت ٹوٹ گئی حالانکہ اسکے بعد بھی لڑائیاں ہوتی رہیں لیکن کوئی قابل لیڈر مسلمانوں کو متحد نہیں کر پایا اور چنگ فوج نے دھیرے دھیرے پورے سنکیانگ سے مسلم فوج کا صفایا کر دیا اور زیادہ تر کو قتل کر دیا۔ یعقوب بیگ کی موت پر بہت اختلاف پایا جاتا ہے اسکی اصل تاریخِ پیدائش نامعلوم ہے اور موت کی وجہ کیا ہوئی اس پر بھی اختلاف ہے کسی کا کہنا ہے کہ وہ چنگ فوج سے لڑتے ہوئے مارا گیا، کوئی کہتا ہے کہ وہ بیمار ہو کر طبعی موت مرا، ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کے کسی ساتھی نے اس کو زہر دے دیا۔ اس کا انتقال 30 May 1877 CE کو ہوا۔ تاہم اسکے بعد اسکی 4 بیویاں، 4 بیٹے، 2 پوتیاں اور 2 پوتے چنگ فوج نے گرفتار کئے۔ یعقوب بیگ کے بیٹوں کے نام تھے کائی قلی 6 سال، پی ما قلی 10 سال اور مائٹی قلی

14 سال۔ K'ati Kuli, Yima Kuli, and Maiti Kuli ۔ ایک پوتے کا نام آئسان آہنگ Aisan Ahung تھا جس کی عمر 5 سال تھی۔ ان سب کو اور دیگر لواحقین کو لانزو کی جیل Lanzhou Jail میں قید کر دیا گیا۔ اور مقدمہ چلایا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو لوگ بالغ ہیں انہیں خصّی بنا دیا جائے اور جو کم عمر بچے ہیں انہیں 11 سال کی عمر کے بعد خصّی بنایا جائے اور سب کو چِنگ دربار میں مخنّث خدمتگاروں eunuchs کے طور پر بھرتی کر لیا جائے[291]۔ اس طرح پندرہ سال تک چلی طویل بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔

چِنگ کے حکم پر یعقوب بیگ اور اسکے بیٹے اشانا بیگ Ishana Beg کی قبروں کو توڑ دیا گیا اور انکی لاشوں کو جلا دیا گیا۔ یعقوب بیگ کے بعد حکیم خان توفل Hakim Khan Tufl نے بھی چِنگ حکومت کے خلاف بغاوت کی لیکن چِنگ فوج نے اس کو بھی کچل دیا۔

مسلمان لڑکیوں کی خرید و فروخت

کہا جاتا ہے کہ سنکیانگ پر قبضہ کرنے کے بعد شیانگ فوج Xiang Army کے بہت سے ہان فوجی سنکیانگ سے بہت سی مسلمان اویغور ترک لڑکیوں کو خرید کر لائے جن میں سے کچھ کو ان کے ماں باپ نے بیچا تھا۔ اس میں ہوئی لوگ خریدنے بیچنے والے کے بیچ میں ثالثی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ یاد رہے شیانگ فوج چِنگ فوج کا ہی ایک حصہ تھی جس کا کمانڈر زینگ گوفان Zeng Guofan تھا۔ چنانچہ ایک ہان جس کا خاندانی نام لی Li تھا ایک اویغور لڑکی کو دو، اویغور آدمیوں سے خرید کر لایا، جس کو انہوں نے 1880 میں اغوا کیا تھا۔ وہ پیشان Pichan کے مجسٹریٹ کے ملازم تھے۔ ایک دوسری 12 سال کی اویغور لڑکی جس کا نام روزانگ لے Ruo-zang-le تھا، وہ ترپان کی رہنے والی تھی اس کو 1889 میں چِتائی Qitai میں شنشی Shanxi کے رہنے والے ایک ہان، لیو ین Liu Yun کو 30 ٹائل taels میں بیچا گیا تھا۔ 1892 میں وہ اس سے حاملہ ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ طلاق کی صورت میں جس قیمت پر اسکو خریدا جاتا تھا اسکو اسکا مہر مان لیا جاتا تھا۔ یعنی بعد میں یا طلاق کے وقت اسکو کوئی مہر ادا نہیں کیا جاتا تھا[292]۔ اس کے علاوہ بہت سے ہان، ہندو، آرمین ین، یہودی اور روسی لوگوں سے ان اویغور مسلمان لڑکیوں کی شادیاں کر دی گئیں جن کو مسلمان شوہر نہیں مل رہے تھے[293]۔

باب ۱۱
دوسری چین جاپان جنگ میں مسلمانوں کا کردار

第十一章
穆斯林在第二次中日战争中的作用

Chapter Eleven
Role of Muslims in the second Sino-Japanese war

باکسر بغاوت کے دور میں مسلمانوں کا کردار

1900 CE میں باکسر بغاوت ہوئی جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس بغاوت میں بھی ایک مسلم فوج نے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہیں چین میں گان آرمی Gan army کہا جاتا تھا لیکن مغربی مؤرخین اسے کانسو بریوزKansu Braves کے نام سے جانتے ہیں، اس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ یہ 10,000 مسلمانوں کی ایک فوج تھی جس کے سربراہ جنرل ڈونگ فوشیانگ Dong Fuxiang 1839–1908 تھے۔ یہ لوگ گانسو کے رہنے والے تھے اس لئے انکو گانسو یا کانسو بریوز Kansu Braves کہا جاتا تھا۔1894 میں پہلی چین و جاپان جنگ ہوئی تو ڈونگ کی فوج کو وہاں بھیجا گیا لیکن اسی بیچ 1895 میں گانسو میں ڈنگن بغاوت پھوٹ پڑی تو ان لوگوں کو بغاوت سے نمٹنے کے لئے بھیج دیا گیا، ان لوگوں نے جنرل زوزونگ ٹانگ Zuo Zongtang کی مدد کرتے ہوئے بغاوت کو کچلنے میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔اس لئے 1895 میں جنرل ڈونگ فوشیانگ کو گانسو کا شاہی کمشنر Imperial Commissionerبنادیا گیا۔1895 میں رانی ڈواگر سی شی Empress Dowager 慈禧太后 Cixi کی ساٹھویں سالگرہ میں ڈونگ فوشیانگ بھی شریک ہوئے تورانی کے مانچو منسٹر رونگلوManchu minister Ronglu نے ڈونگ کا تعارف رانی سے کرایا اور انکی قابلیت کا بھی ذکر کیا[294]۔چنانچہ 1898 میں جب سو دن کی اصلاح کی مہم Hundred Days' Reform گوانگ شو بادشاہ(14 Guangxu Emperor August 1871– 14 November 1908) نے چلائی تو رانی ڈواگر سی شی کو یہ پسند نہیں آئی اس لئے اس مہم کو فوجی بغاوت کے ذریعہ ختم کر دیا گیا جس کے لئے ڈواگر سی شی نے مسلم جنرلوں کی بھی مدد لی جیسے ڈونگ فوشیانگ Dong Fuxiang، ماانلیانگ Ma Anliang، ما ہائیان Ma Haiyan ، ما فولو Ma Fuluاور مافوشیانگ Ma Fuxiang[295] وغیرہ۔

1897 میں جب دو جرمن مشنریوں کو بیجنگ میں قتل کر دیا گیا تو بیجنگ کے حالات خراب ہو گئے تو رانی ڈواگر سی شی نے کانسو بریوز کو بیجنگ بلا لیا، بیجنگ آتے ہوئے کانسوؤں نے باؤڈِنگ Baoding میں دو گرجوں پر بھی حملہ کیا[296]۔ سو دن کی اصلاح کی مہم کو ختم کرنے کے بعد رانی اور رونگلو نے نئی فوج بنائی جس کو 'ووِوی کور' Wuwei Corps کہا جاتا تھا جس میں پانچ ڈویژن divisions 5 تھے اس میں کانسوؤں کو تیسرا ڈویژن بنایا گیا اور ڈونگ فوشیانگ ،فوج کے پانچ اعلیٰ افسران میں سے ایک تھے۔ بیجنگ میں جو غیر ملکی دفاتر اور کوارٹر بنے ہوئے تھے انکو بیجنگ غیر ملکی لیگ یشن Beijing Legation Quarter کہا جاتا تھا۔1898 میں یہ افواہ پھیلی کہ کانسو بریوز، بیجنگ لیگ یشن کوارٹروں پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تو غیر ملکی لوگوں میں تہلکہ مچ گیا اور تیانجن سے امریکہ کی میرین فوج United States Marine Corps کو بلایا گیا تاکہ وہ کوارٹروں کی حفاظت کر سکیں۔ میرین فوج اور

کانسوؤں کے بیچ میں کئی دفعہ تصادم بھی ہوا۔ اس زمانے میں کانسوؤں کی دہشت تمام غیر ملکی لوگوں کے دلوں میں سب سے زیادہ تھی، غیر ملکیوں نے رانی سے کانسوؤں سے در پیش خطرے کی شکایت کی تو رانی نے کانسوؤں کو جنوبی پارک Southern Park کے علاقے میں بھیج دیا۔

1900 میں جب باکسر بغاوت رونما ہوئی جو کہ چینیوں کی غیر ملکیوں کے خلاف بغاوت تھی، تو چینیوں نے غیر ملکیوں پر حملے شروع کر دیئے جس میں کانسوؤں نے سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور غیر ملکیوں کے خلاف بہت سے حملے کئے اور کئی غیر ملکیوں کو مار گرایا اور بیجنگ لیگ یشن کوارٹروں پر بھی کافی حملے کئے تو کانسو فوج مشہور ہو گئی۔ سب لوگوں کے دلوں میں انکی بے پناہ دہشت بیٹھ گئی۔

18 جون1900 میں کانسوؤں نے سی مور مہم Seymour Expeditionکو بھی لانگ فانگ کی جنگBattle of Langfang میں شکست دی اور انہیں تیانجن کی طرف پیچھے بھاگنے پر مجبور کر دیا اور بڑی تعداد میں لوگ مارے گئے۔ یاد رہے کہ سی مور مہم 8 غیر ملکی ممالک جاپان، روس، برطانیہ، فرانس، امریکہ، اٹلی، آسٹریا اور ہنگری کی متحدہ فوج تھی، اسے اتحادی فوج بھی کہا جاتا ہے۔ کانسوؤں کی دہشت اتنی بڑھ گئی تھی کہ جرمن شہنشاہ کائی زرول ہیلم دومWilhelm II Kaiser نے عثمانی سلطان عبد الحمید دوم سے درخواست کی کہ وہ کسی طرح کانسوؤں کو روکیں تو اس مقصد کے لئے عبد الحمید نے 1901 میں اپنے ایک افسر انور پاشا کو چین بھیجا لیکن اس وقت تک بغاوت ختم ہو چکی تھی۔ اسی دوران سلطان عبد الحمید نے ایک فرمان بھی جاری کیا جس میں مسلمانوں کو مشورہ دیا گیا تھا کہ باکسر باغیوں کا ساتھ نہ دیں یہ فرمان مصر اور انڈیا کے اخباروں میں بھی چھپا، کیونکہ سلطان جرمنی سے اپنے تعلقات خراب کرنا نہیں چاہتے تھے[297]۔

زینگ یانگ گیٹ کی لڑائی

پی کنگ کی جنگ Battle of Peking کے دوران جب برطانیہ کی فوجوں[298] نے بیجنگ کے زینگ یانگ گیٹ Zhengyang Gate پر حملہ کیا جس کی حفاظت کانسو فوج کر رہی تھی، تو کانسوؤں اور اتحادی فوجوں کے بیچ میں گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں مسلم جنرل مافولو Ma Fulu اور انکے 4 کزن، ما فوگوئی Ma Fugui ، ما فوچوان Ma Fuquan ،انکے بھتیجے ما یاوٹو Ma Yaotu ، ما زاوٹو Ma Zhaotu وغیرہ مارے گئے اور انکے گاؤں کے 100 سے زیادہ لوگ مارے گئے۔ لڑائی کے بعد یہی کانسو بریوس فوجی تھے جو رانی ڈواگر سی شی کو بحفاظت محل کے پچھلے دروازے سے نکال کر لے گئے اور انہیں کی حفاظت میں رانی نے جلاوطنی کی حالت میں وقت گزارا۔ اسی باکسر کی لڑائی میں جنرل ما بیاو جو دوسری چین وجاپان جنگ میں مسلم فوجوں کی کمانڈنگ کر رہے تھے وہ بھی

جنرل ماہائیان کے ماتحت لڑے۔ جنرل ماہائیان کا تھکاوٹ کی وجہ سے انتقال ہو گیا تو انکے بیٹے ماچی Ma Qi نے فوج کی کمان سنبھالی۔

ڈونگ فوشیانگ کی چنگ حکومت سے وفاداری

جب اتحادی فوجوں کا بیجنگ پر قبضہ ہو گیا اور شاہی خاندان بھاگ کر شیان Xi'an چلا گیا اور لڑائی ختم ہو گئی تو اتحادی فوجوں کو سب سے زیادہ غصہ مسلم فوج کے خلاف تھا کیونکہ انہیں سب سے زیادہ نقصان مسلم فوج نے ہی پہنچایا تھا، چنانچہ اتحادیوں نے اعلان کیا کہ وہ مسلم فوج کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے، جبکہ رانی اور انکے افسران، مسلم فوج کے بہت مشکور ہوئے اور ڈونگ فوشیانگ کو چینی فوج کا افسرِ اعلیٰ Commander- in-chief بنا دیا[299]۔ مسلم فوج کے بارے میں کہا گیا کہ یہ لوگ سب سے زیادہ بہادر، سنگدل اور وفادار لوگ ہیں اسی لئے شاہی شہر کے دفاع کے لئے ان لوگوں پر بھروسہ کیا گیا ہے

"the bravest of the brave, the most fanatical of fanatics: and that is why the Defense of the Emperor's city had been entrusted to them."۔[300]

چنانچہ جنگ کے بعد جب اتحادیوں اور شاہی خاندان کے بیچ میں صلح کی شرائط طے ہوئیں جس میں شاہی خاندان کو دب کر صلح کرنی پڑی تو اور شرائط کے ساتھ اتحادیوں نے یہ بھی شرط رکھی کہ ڈونگ فوشیانگ کو سزائے موت دی جائے لیکن رانی نے یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا تاہم اتنا کیا کہ ڈونگ کو گانسو کی طرف جلاوطن کر دیا اور تمام سرکاری عہدوں سے معزول کر دیا، لیکن انکو اتنا اختیار دیا گیا کہ وہ 5000 آدمیوں کی فوج اپنے ماتحت رکھ سکتے ہیں۔ سرکاری عہدوں سے معزول ہونے کے باوجود ڈونگ کا حکومت میں کافی اثر و رسوخ تھا اور بہت سے مقامی فیصلے انکے مشورے کے بعد لئے جاتے تھے۔ ڈونگ کو آج بھی قومی ہیرو کے طور پر یاد کیا جاتا ہے جنہوں نے غیر ملکیوں کے خلاف مزاحمت کی۔ اسی لڑائی میں جنرل ماانلیانگ Ma Anliang بھی شریک تھے[301] جو بعد میں جنگی سرداروں کے دور Warlord Era میں ماکلیق Ma clique کے فرماں روا بنے[302]۔

جمہوری انقلاب اور اسکے بعد مسلمانوں کے حالات

جمہوری انقلاب کے بعد کی تاریخ بہت پھیلی ہوئی ہے اس لئے سارے واقعات و شخصیات کو بیان کرنا غیر ضروری طوالت کا سبب ہو گا اس لئے یہاں پر مختصر حالات بیان کر کے ہم آگے بڑھ جائیں گے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ 1911 میں چین میں جمہوری انقلاب آیا جس کے نتیجے میں وہاں کی عوام نے آخری بادشاہت چنگ حکومت کا تختہ الٹ دیا اور جمہوری حکومت قائم ہوئی جس کے روحِ رواں سن یات سین Sun Yat-sen (12

(November 1866 – 12 March 1925تھے۔ چینی زبان میں ان کو سن زونگ شان 孙中山 Sunzhongshan کہا جاتا ہے۔ لیکن پھر حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ یوان شکائی Yuan Shikai نے اپنی بادشاہت قائم کرلی جس کو بے یانگ حکومت Beiyang government کہا جاتا ہے اور جمہوری انقلاب ناکام ہو گیا۔ مسلمان اس زمانے میں بٹے ہوئے تھے کچھ سنیات سین کی پارٹی ٹونگ منگھوئی Tongmenghui 同盟會 کے ساتھ تھے جو بعد میں چل کر کیو منٹانگ Kuomintang پارٹی کہلائی اور کچھ یوان شکائی کے ساتھ تھے۔ سن یات سین نے اپنی حکومت قائم ہوتے ہی اعلان کیا کہ یہ ملک ساری نسلوں اور مذاہب کے لئے یکساں ہے جیسے ہان، ہوئی، منگول، تبتی وغیرہ۔ اس لئے مسلمانوں کے باہری ممالک سے تعلقات مضبوط ہوئے خاص کر مشرقِ وسطیٰ سے۔ بہت سے مسلمان اعلیٰ اسلامی تعلیم حاصل کرنے باہر بھی گئے جیسے 1939 میں 33 ہوئی طلبہ جامعہ الازہر ، مصر گئے۔ 1912 میں نانجنگ میں چائنیز مسلم فیڈریشن Chinese Muslim Federation بنی اسکے بعد بیجنگ1912، شنگھائی1925 اور جی نان 1934 میں بھی اسی طرح کی تنظیمیں بنیں[303]۔ تعلیمی سرگرمیوں میں بھی تیزی آئی، 1937 میں چین و جاپان جنگ سے پہلے چین میں 100 سے زیادہ اسلامی اخبارات و رسائل چھپتے تھے۔ حالانکہ لن شیا Linxia اسلامی سرگرمیوں کا مرکز تھا لیکن بیجنگ میں بھی اسلامی سرگرمیاں تیز ہو گئی تھیں۔ مسلمانوں نے نئ جمہوری حکومت کی نیشنل ریولیوشنری آرمی میں بھی قابلِ قدر خدمات انجام دیں اور اونچے عہدوں پر پہنچے جیسے بائی چونگ شی Bai Chongxi نئ چینی حکومت میں دفاعی وزیر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ بیسویں صدی کی شروعات میں ایک اعداد وشمار کے مطابق چین میں 2 کروڑ مسلمان آباد تھے جس میں سے آدھے گانسوGansu میں تھے، ایک تہائی شانکسی Shaanxi میں اور باقی ینان Yunnanاور چین کے دوسرے علاقوں میں[304]۔

سن یات سین کے مسلمانوں کے بارے میں خیالات

ہاشی(سنکیانگ کا ایک مقام) کے مسلمانوں کے نمائندے ٹینگ شیہ جن (Ting Sheh Jin) نے ایک تقریر کے دوران کہا تھا، "1924 CE میں ہماری ملاقات ڈاکٹر سن یات سین سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا"تم جانتے ہو کہ اصول ثلثہ کیا ہیں؟ وہ مساوات کے اصول ہیں جو دبی ہوئی قوموں کے لئے بنائے گئے ہیں، اس اصول کے ذریعہ سے ملوکیت اور عسکریت سے ان کو نجات دلانا ہے۔ مسلمان بھی چینی قوموں میں سے ایک قوم ہیں۔ وہ عرصہ سے استبداد کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ لیکن اتنا ہی ان میں حریت کا احساس اور آزادی کا جذبہ ہے۔ اس واسطے میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے تم کو یہ کرنا چاہئے کہ مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگاؤ، اور ان کو اپنے ساتھ لیکر انقلاب کے میدان میں اترو، مسلمانوں کی شجاعت اور بہادری دنیا میں مشہور ہے، وہ اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے، وہ خوب قربانی دے سکتے

ہیں۔ اگر ان کو جگا دیا گیا، تو نونہالِ انقلاب کے لئے ایک محنتی مالی مل جائے گا، جو صبح و شام اور دن رات اس چمن کو سیر اب کریگا۔ قومی انقلاب کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ ملوکیت کے جراثیم کو جو سیاستِ چین کے اندر پھیل رہے ہیں، نکال دے۔ یہ کام بغیر مسلمانوں کے نہیں ہو سکتا۔ مزید براں ترکی، افغانستان، ایران، ہندوستان اور عرب سب کے سب اسلامی ملک ہیں۔ ان میں حریت کا مادہ بہت قوی ہے۔ آجکل ملوکیت کے استبداد سے بہت بے چین ہیں، اگر وہ چین کے ساتھ اتحاد کر لیں تو یورپی ملوکیت کے جراثیم جو دنیا کی سیاسی فضا کو خراب کر رہے ہیں، اتحادِ ایشیا کی دوا سے فوراً مر جائیں گے۔ الغرض چین کے انقلابی کاموں میں مسلمانوں کا شریک ہونا ہر طرح سے ضروری ہے۔ بغیر ان کے یہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا، اور ملوکیت کے جراثیم کو فنا کرنے کے لئے سوائے مسلمان مالی کے اور کون ہو سکتا ہے، آؤ نونہالِ انقلاب کو سیر اب کریں"۔[305]

دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران مسلمانوں کے حالات

دوسری چین و جاپان جنگ (1937–1945) کے دوران دونوں فریق یعنی چین اور جاپان دونوں ہی مسلمانوں کو اپنی طرف ملانا چاہتے تھے اور اسی لئے جاپان نے مسلمانوں سے وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کو چین میں ایک الگ ملک بنا کر دیگا، لیکن مسلمان جاپانیوں کے جھانسے میں نہیں آئے بلکہ انہوں نے چین کا ہی ساتھ دیا اور جاپان کی پورے زور و شور سے مخالفت کی اور کئی جنگوں میں جاپانیوں کو زبردست نقصان پہنچایا اور انہیں شکست دیکر پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

مسلم علماء کی جاپان کے خلاف کاوشیں

جنگ کے دوران مسلم علماء نے جاپان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ جو لڑتے ہوئے مارا جائے گا اسکو شہادت کا درجہ ملے گا۔ مسلم رسالہ یی ہوا Yuehua میں ایک مضمون چھپا جس میں جاپان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا گیا تھا اور باقاعدہ قران اور احادیث کی مدد سے یہ بات واضح کی گئی تھی کہ ہر مسلمان کو اس جہاد میں شریک ہونا چاہیے[306]۔ایک عالم شو وینبو Xue Wenbo جو چینگڈا اسکول Chengda School کے ایک ممبر تھے انہوں نے ایک نظم بھی لکھی جس کا عنوان تھا 'جاپان مخالف عزم کے ساتھ ہوئی کا گانا' "Song of the Hui with an anti-Japanese determination" جس میں جاپان کے خلاف جہاد کرنے پر شوق دلایا گیا تھا[307]۔ایک چینی امام ہو سونگ شان Hu Songshan نے تو یہ حکم دیا تھا کہ مسلمان ہر روز فجر کی نماز کے بعد چینی جھنڈے کو سلامی دیا کریں۔ ہو سونگ شان نے عربی میں ایک دعا بھی لکھی تھی جس میں جاپانیوں کی ہار اور چینی کیومنٹانگ پارٹی کی جیت کی دعا کی گئی تھی، اس دعا کے عربی الفاظ یہ ہیں،

بسم الله الرحمن الرحيم اللهمّ أيّد حكومتنا وأيّد دولتنا وامطر بثرانا ودمر أعداءنا وأعذنا من شر أهل اليابان الظالمين ألذين طغوا في البلاد وقتلوا فينا العباد وأرسل عليهم عاصفة تسقط طياراتهم في صحاراهم وترسب بارجاتهم في بحارهم وبعثرت أجنادهم وحرق أموالهم وأنزل عليهم جزاء يا إله الحق آمین۔ [308]

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، اے اللہ، ہماری حکومت کی حمایت فرما، ہماری ریاست کی حمایت فرما، ہم پر بارش برسا، ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود کر، اور جاپان کے ظالم لوگوں کے شر سے ہماری حفاظت فرما، انہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ ملک میں اور ہمارے درمیان میں سے لوگوں کو قتل کیا۔ ان پر ایک طوفان بھیج جو ان کے ہوائی جہاز ان کے صحراؤں میں گرادے اور ان کی سواریوں کو اپنے سمندروں میں پھینک دے اور ان کے لشکروں کو بکھیر دے، اور ان کے مالوں کو جلادے، اور ان پر عذاب نازل کر۔ اے برحق خدا، آمین۔

ننگ شیا کے سارے اماموں کو کہا گیا تھا کہ وہ مسجدوں میں حب الوطنی پر تقریریں کریں۔ ایک اور مسلم جنرل ماہو شان Ma Hushan نے سنکیانگ میں جاپان کے خلاف ذہن سازی کی اور کیومنٹانگ کے حق میں لوگوں کو تیار کیا۔ جنگ کے شروع میں ہی جب مسلمانوں کو مارکوپولو پل واقعےMarco Polo Bridge Incident کی خبر پہنچی تو مسلم جنرل مابفانگ جو چنگ ہائی کے مسلمان گورنر بھی تھے Governor of Qinghai اور ما کلیق کے فرماں روا بھی تھے، انہوں نے ایک گھڑ سوار فوجcavalry تیار کی اور ایک مسلم جنرل مابیاو کی قیادت میں اسے جاپانیوں کے خلاف لڑنے بھیجا اور دوسری فوج کو مالو Ma lu کی سربراہی میں بھیجا اور کیومنٹانگ افسر چیانگ کائی شیک کو اپنی تیاری کی اطلاع بھی دی[309]۔ مابیاو نے ہوائی یانگ کی جنگ Battle of Huaiyang میں جاپانیوں کو زبردست شکست دی[310]۔ ہی نان صوبے میں بھی مابفانگ کی فوج نے وائٹ لوٹس فوج کو ہرایا جو جاپانیوں کی طرف سے لڑ رہی تھی۔ ستمبر 1940 میں جب جاپانیوں نے چنگ ہائی پر حملہ کیا جس کے گورنر مابفانگ تھے تو مسلمانوں نے انہیں ایسی شکست دی کہ جاپانیوں کو جان بچا کر بھاگنا پڑا اور وہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں بھی نہیں لے جا پائے، بس انہوں نے ہر لاش کا ایک ایک ہاتھ کاٹ لیا تاکہ انکی آخری رسومات ادا کی جاسکیں۔ اسکے بعد جاپانی دوبارہ چنگ ہائی پر حملہ کرنے کی ہمت نہ کرسکے۔ کیومنٹانگ سربراہ چیانگ کائی شیک کو شک تھا کہ تبتی لوگ جاپان کی مدد کر رہے ہیں اس لئے انہوں نے جنرل مابفانگ کو حکم دیا کہ وہ تبت پر حملہ کرنے کو تیار رہیں اور چیانگ کے حکم پر وہ 1942 میں تبت پر حملے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں فوج لیکر تبت میں داخل ہوئے اور بہت سارے تبتی مندروں کو بھی مسمار کیا اور تبت میں یو شو ہوائی اڈہ Yushu airport کو بھی صحیح کرایا تاکہ تبتی لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہمیں چین سے آزادی مل گئی[311]۔
جاپانی لوگ مسلم فوج کو مہوشی فوج Mahushi army کہا کرتے تھے۔ جب جاپانیوں نے مسلم جنرل ماہونگ کی کو اپنی طرف ملانا چاہا اور یہ جھانسا دیا کہ وہ چین میں ایک مسلم ملک بنا کر دیں گے تو ماہونگ کی نے ننگ شیا کے پارٹی

سیکریٹری کے ذریعہ جواب بھیجا کہ جاپانیوں کے کمانڈر ان چیف کو بتادیں کہ میرے بہت سے رشتہ دار باکسر بغاوت میں غیر ملکیوں کے خلاف لڑتے ہوئے مارے گئے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان غیر ملکیوں میں سب سے بڑی تعداد جاپانیوں کی تھی، اس وجہ سے میں جاپانیوں کا ساتھ ہرگز نہیں دونگا۔ ایک اور مسلم جنرل مازانشانگ جو پہلے سے منچوریا میں جاپانیوں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ منچوریا کی مان چو کو حکومت نے مازانشانگ کو پیشکش کی کہ اگر وہ جاپانیوں کی طرف سے لڑیں تو جاپانی انہیں 30 لاکھ ڈالر کی مدد دینے کو تیار ہیں۔ مازانشانگ نے یہ پیشکش قبول کرلی اور جاپانیوں سے رقم لیکر اس سے ہتھیار خریدے اور پھر جاپانیوں کے خلاف بغاوت کر دی اور وہی ہتھیار جاپانیوں کے خلاف استعمال کئے۔ جب دوسری چین و جاپان جنگ ہوئی تو مازانشانگ نے بھی بہت سی جنگوں میں جاپانیوں کو شکست دی اور چیانگ کائی شیک نے انہیں شمالی مشرقی فوج North-eastern Advance Force کا کمانڈر بنا دیا۔ جنگ کے بعد مازانشانگ نے کمیونسٹوں سے اتحاد کر لیا کمیونسٹوں نے ما کو ہی لونگ جیانگ کی عبوری حکومت Provisional Government of Heilongjiang کا چیئرمین بنا دیا۔ جون 1950 میں جب کمیونسٹ حکومت کی پہلی کنسل ٹیٹو میٹنگ ہوئی تو اس میں مازانشانگ کو بھی بلایا گیا لیکن ما بیماری کی وجہ سے وہاں نہیں جا سکے اسی سال نومبر 1950 میں ما کا انتقال ہو گیا۔

جاپان کے خلاف مہم چلانے اور پروپیگنڈہ کرنے کے لئے بہت سے مسلمان غیر ممالک بھی گئے خاص کر مشرقِ وسطیٰ اور وہاں پر لوگوں کو جاپان کی مکاریوں اور ظلم و ستم کی اطلاع دی بلکہ جاپان نے بہت سے لوگوں کو فرضی مسلمان بنا کر مسلم ممالک میں بھیجا تاکہ وہ وہاں پر جاپان کے لئے حمایت حاصل کر سکیں اور لوگوں میں جھوٹی خبریں پھیلا سکیں، لیکن ان مسلمانوں نے اُن فرضی مسلمانوں کی قلعی کھول دی۔ چنانچہ ایک مسلم امام پوشینگ ڈا Pusheng Da نے 1939 میں 8 مہینے کا مشرقِ وسطیٰ ، انڈیا، مصر وغیرہ کا دورہ کیا تاکہ جاپان کے خلاف لوگوں کو آگاہ کر سکیں[312]۔ اسی مقصد سے ایک اور وفد گیا جس میں ما فولیانگ اور اویغور مسلم عیسیٰ یوسف الپت گین نے 1939 میں مصر، شام، ترکی اور انڈیا کا دورہ کیا، یہ لوگ انڈیا میں محمد علی جناح، گاندھی جی اور ٹیگور سے بھی ملے اور حالات سے روشناس کرایا ،ان لوگوں نے جاپان کی مذمت کی جس کی خبر چینی اخبارات میں بھی چھپی[313]۔

یانگ جنگ یو Yang Jingyu

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یانگ جنگ یو Yang Jingyu (1905-1940) کا بھی کچھ ذکر کرتے چلیں جن کی خدمات قابلِ قدر ہیں۔ یانگ جنگیو ایک مسلم نوجوان تھے جو اوائلِ عمر سے ہی کمیونسٹ پارٹی سے جڑ گئے تھے۔ یانگ کی پیدائش ہی نان صوبے کے چی شان Queshan (آج کل کے زمادیان Zhumadian پریفیکچرل سطح کے شہر کا ایک مضافاتی علاقہ) میں ایک مقامی کسان کے خاندان میں ہوئی تھی۔ انہوں نے نوجوانی میں

اپنے گاؤں کے پرائیویٹ اسکول سے کلاسیکی اور کی شان کے ایک اسکول سے جدید تعلیم حاصل کی۔ یانگ، شنہائی انقلاب (1911) کے بعد کے جنگی سرداروں کے دور سے مایوس ہونے کے بعد نئ ثقافتی تحریک New Cultural Movement سے جڑے۔ وہ صوبہ ہی نان کے اس وقت کے دارالحکومت کائی فنگ میں کالج میں داخل ہوئے۔ 1925 میں، انہوں نے کائی فنگ Kaifeng میں چینی کیمونسٹ یوتھ لیگ Chinese Communist Youth League میں شمولیت اختیار کی جہاں انہوں نے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کی اور پھر چین کی کیمونسٹ پارٹی کے رکن بن گئے۔ انہوں نے شروع میں شن یانگ، کائی فنگ اور لو یانگ Xinyang, Kaifeng, and Luoyang میں پارٹی کے لئے پسِ پردہ underground مہم چلائی اسکے بعد 1929 میں وہ منچوریا بھیج دیئے گئے جہاں پر انہوں نے زانگ شو لیانگ Zhang Xueliang کے خلاف مہم چلائی، زانگ نے انہیں قید کر لیا لیکن مکڈین واقعے Mukden Incident کے بعد وہ جیل سے چھوٹ گئے۔ یاد رہے زانگ شو لیانگ منچوریا کا جنگی سردار warlord of Manchuria تھا اور جمہوری پارٹی 'کیومنٹانگ' کا رکن تھا جو کمیونسٹ پارٹی کی مخالف پارٹی تھی۔ اسکے بعد یانگ، ہر بن ضلعے کے پارٹی سیکریٹری Harbin district party committee secretary بنا دیئے گئے۔1937 میں جب چین و جاپان جنگ شروع ہوئی تو انکو کمیونسٹوں نے جاپانی مخالف متحدہ محاذ کا کمانڈر ان چیف commander-in-chief of Anti-Japanese United Front Army Headquarters بنا دیا ، انکے ماتحت تقریباً 20,000 فوجی تھے۔ یانگ نے جلن صوبے Jilin Province میں 40 سے زیادہ محاذوں پر جاپانیوں سے لوہا لیا۔ جون 1936 میں ان کو جاپان مخالف فوج، شمال مشرقی جاپان مخالف یونائیٹڈ فرسٹ راوٹ آرمی کا کمانڈر ان چیف بنا دیا گیا Northeast Anti-Japanese United Army First Route Army commander-in-chief۔ ستمبر 1938 میں جاپانیوں کو خبر ملی کہ یانگ کے ساتھ صرف 10,000 لوگ رہ گئے ہیں اس لئے جاپانیوں نے یانگ کی فوج کو گھیرنا شروع کر دیا، اور یانگ کے سر پر 10,000 یوان Yuan کا انعام بھی رکھ دیا۔ 1940 میں جاپانیوں کے پاس اور کمک پہنچ گئی اور جاپانیوں نے 40,000 فوج کو یانگ کی فوج کو گھیرنے پر لگا دیا، یانگ نے اپنی فوج کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر پھیلا دیا کہ یہ لوگ جاپانی فوج کے گھیرے کو توڑ کر کبھی بھی نکل جائیں۔ اب یانگ کے ساتھ صرف 60 لوگ رہ گئے تھے لیکن ان میں سے بھی کچھ لوگوں نے غداری کی اور ساتھ چھوڑ کر چلے گئے صرف دو لوگ یانگ کے ساتھ رہ گئے لیکن وہ دو لوگ بھی ایک مڈ بھیڑ میں مارے گئے تو یانگ 5 دن تک اکیلے لڑتے رہے بالآخر ایک مقابلے میں وہ مارے گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ لیکن جاپانیوں کے دلوں میں یانگ کا اتنا ڈر بیٹھا ہوا تھا کہ وہ بہت لمبے وقت تک یانگ کی لاش کے پاس جانے کی ہمت نہ کر سکے کیونکہ وہ انکی پرانی حکمتِ عملیوں کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ مرے نہیں ہیں بلکہ مرنے کا دکھاوا کر رہے ہیں

اور جیسے ہی ہم انکے پاس جائیں گے وہ ہم پر حملہ کر دیں گے۔ آخر میں کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر یانگ کا سر کاٹ لیا۔ جاپانیوں کو حیرت ہو رہی تھی کہ 5 دن سے یانگ نے کیا کھا کر گزارا کیا ہو گا کیونکہ جاپانیوں نے پانچ دن پہلے ہی سارے راستے بند کر دیئے تھے۔ انکا پیٹ چاک کر کے معائنہ کیا گیا تو یہ پایا گیا کہ اس میں پیڑ کی چھال، گھانس اور روئی بھری ہوئی تھی اور ایک بھی دانہ گیہوں یا چاول کا نہیں تھا۔ یہ حالت دیکھ کر کچھ جاپانی فوجیوں کے آنسو چھلک آئے اور جاپانی کمانڈر ریوچیرو کیشی تانی Ryuichiro Kishitani ششدر رہ گیا اور ایک دن تک خاموش رہا اور بہت ضعیف دکھنے لگا۔ بعد میں روچیرو نے سی پو کو seppuku (یہ جاپان کی ایک رسم تھی کہ جاپانی لوگ کبھی اپنے فرض نبھانے میں ناکام ہو جاتے تھے تو خودکشی کر لیتے تھے، اس خودکشی کو سرکاری حیثیت حاصل تھی اور اُس آدمی کو شہید مانا جاتا تھا) کر لی اور اپنے وصیت نامے میں جاپانی حکومت کو مخاطب کر کے لکھا 'جہاں پناہ کا جنگ کا فیصلہ شاید غلط تھا، چین کے پاس فولادی فوجی ہیں جیسے کہ یانگ جنگیو اور وہ گھٹنے نہیں ٹیکے گا'[314]۔ جاپانیوں نے یانگ کی لاش کو بے پرواہی کے ساتھ ایسے ہی دفن کر دیا لیکن جاپانی فوج کے کمانڈر ان چیف جنرل شوٹوکو نوزو Shotoku Nozoe کو کئی دن تک ڈراؤنے خواب آتے رہے اور اسکو لگا کہ یانگ کا بھوت اسکا پیچھا کر رہا ہے اس لئے جاپانیوں نے یانگ کی لاش کو نکال کر دوبارہ شہید کے پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا اور فوجی سلامی بھی دی اور انکو 'ایک سچا سپاہی' "a true warrior" کا خطاب دیا۔ یانگ کی موت کے بعد چینی فوج کا غم وغصہ اور بڑھ گیا اور انہوں نے پھر سے جاپانیوں پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ جب چین میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو یانگ کا سر دوبارہ دریافت کیا گیا اور انکی لاش کو نکال کر اسکے ساتھ لگایا گیا اور پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا، مینگ جیانگ Mengjiang شہر کا نام بدل کر یانگ جنگیو کے نام پر 'جنگ یو کاؤنٹی' Jingyu County کر دیا گیا اور جن لوگوں نے ان سے غداری کی تھی انکو گرفتار کر کے سزائے موت دی گئی۔

36واں ڈویژن قومی انقلابی فوج

چیانگ کائی شیک نے اپنی کیومنٹانگ پارٹی کی ایک فوج بھی بنائی تھی جس کو قومی انقلابی فوج National Revolutionary Army کہا جاتا تھا۔ یہ فوج 1928 سے 1947 تک قائم رہی۔ اسکا 36 واں ڈویژن پورا ہوئی مسلمانوں پر مشتمل تھا جس کو 36 واں ڈویژن قومی انقلابی فوج یا 'ڈنگن 36 واں ڈویژن ' یا' کے ایم ٹی 36 ڈویژن ' بھی کہا جاتا تھا۔ پہلے یہ فوج دراصل ما کلیق کے جنگی سردار مازونگ ینگ کی مسلم فوج تھی جو اس نے 1929 میں بنائی تھی[315]۔ جنرل ما زونگ ینگ نے وام پوا wampoa ملٹری اکیڈمی میں تربیت حاصل کی تھی ۔ لیکن جب مازونگ ینگ نے کیومنٹانگ کی اطاعت قبول کی تو اس کی فوج کو کیومنٹانگ نے اپنی قومی انقلابی فوج میں شامل کر لیا اور اس کا نام 36 واں ڈویژن کر دیا اور اس کا کمانڈر مازونگ ینگ Ma Zhongying کو ہی بنا دیا۔ اس

ڈویژن نے چین کی طرف سے بہت سی جنگوں میں حصہ لیا خاص کر 1934 میں جب روس نے سنکیانگ پر حملہ کیا تو اس فوج نے انکو کھدیڑ دیا اور بہت سے ہتھیار بھی روسی فوج چھوڑ گئی جو بعد میں ان لوگوں نے استعمال کئے۔

نان جنگ اور ڈان چانگ قتلِ عام

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ چین میں 1911 میں جمہوری انقلاب آیا جس کے نتیجے میں چین میں آخری بادشاہت چنگ حکومت کا تختہ الٹ کر چینی عوام نے جمہوری حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس حکومت کے قائد سن یات سین تھے اور اسکی راجدھانی نان جنگ شہر کو بنایا گیا۔ یہ حکومت 1912 سے 1949 تک قائم رہی۔ دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران نان جنگ ہی کیو منٹانگ کی راجدھانی تھی۔ جنگ سے پہلے نان جنگ کی آبادی تقریباً ڈھائی لاکھ تھی لیکن جنگ کے دوران پناہ گزینوں کی بڑی تعداد نے نان جنگ میں پناہ لی جس کی وجہ سے اسکی آبادی دس لاکھ سے بھی زیادہ ہو گئی۔ جب جاپان کا بیجنگ اور شنگھائی شہروں پر قبضہ ہو گیا تو انہوں نے نان جنگ کا رخ کیا جو کیو منٹانگ کا دارالخلافہ اور مرکز تھا۔ جاپان کا اندازہ تھا کہ وہ پورے چین پر بہت جلد قبضہ کر لیں گے لیکن یہ لڑائی طویل ہوتی گئی اس لئے جاپانیوں میں کھسیاہٹ پیدا ہو گئی اور انہوں نے چینیوں کے خلاف سخت ظالمانہ رویہ اپنایا تاکہ چینیوں کی ہمت ٹوٹ جائے اور وہ جلد ہتھیار ڈال دیں، اس لئے انہوں نے کلنگ پالیسی Killing Policy اپنائی یعنی زیادہ سے زیادہ چینیوں کو قتل کرو، چنانچہ انہوں نے بے دریغ چینیوں کو قتل کرنا اور عورتوں کی عصمت دری شروع کر دی۔ شروعات میں بیجنگ اور شنگھائی میں انکا رویہ نرم تھا لیکن نان جنگ پہنچتے پہنچتے وہ پوری طرح خونخوار ہو چکے تھے۔ جب جاپانی فوج نان جنگ کی طرف بڑھ رہی تھی تو راستے میں جو بھی چینی مل جاتا، اسے قتل کر دیتے، اس طرح نان جنگ پہنچنے سے پہلے ہی وہ ہزاروں چینیوں کو قتل کر چکے تھے۔ جاپانی فوج کی 10 ویں بٹالین نے سب سے پہلے نان جنگ پہنچنے کی کوشش کی تاکہ وہ اپنی مرضی سب سے پہلے لوگوں کو قتل اور لوٹ سکیں اور عورتوں کی بے حرمتی کر سکیں۔ اسی دوران دو جاپانی فوجیوں توشیاکی مکائی Toshiaki Mukai اور سویوشی نوڈا Tsuyoshi Noda میں مقابلہ ہوا کہ کون اپنی تلوار سے 100 لوگوں کو پہلے قتل کریگا۔ لیکن دونوں نے 100 سے زیادہ لوگوں کو قتل کیا، مکائی نے 106 اور نوڈا نے 105 لیکن یہ طے نہیں ہو پایا کہ کس نے پہلے قتل کیا یا کون جیتا اور کون ہارا تو پھر دونوں نے 150 آدمیوں کی شرط لگائی۔ اسی دوران انکے افسران کو اسکی خبر ہو گئی اور دونوں کو گرفتار کر لیا گیا بعد میں دونوں کو سزائے موت ہوئی۔

یہ خبر جاپان کے دو اخباروں اوساکا مائی نیشی شمبون Osaka Mainichi Shimbun اور ٹوکیو نیشی نیشی شمبون Tokyo Nichi Nichi Shimbun میں 1937 میں چھپی[316]۔

چنانچہ 9 دسمبر 1937 کو جاپانی فوج نان جنگ پہنچ گئی اور شہر کا گھراؤ کر لیا۔ اسی دوران ایک جرمن افسر جون ریب John Rabe نے کچھ دن کے لئے جنگ بندی کرانے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ نان جنگ میں جو یوروپی لوگ رہ رہے تھے ان لوگوں نے اپنے لئے ایک محفوظ علاقہ Safety Zone کی درخواست کی جسے جاپان نے منظور کر لیا اور ایک علاقے کو 'سیفٹی زون' کے نام سے مختص کر دیا گیا جس کی نشاندہی ریڈ کراس کے جھنڈے لگا کر کی گئی تھی۔ نان جنگ شہر ایک اونچی دیوار سے گھرا ہوا تھا۔ دوپہر کو جاپانیوں نے شہر میں پرچے پھینکے اور 24 گھنٹے کے اندر ہتھیار ڈالنے کی مہلت دی۔ لیکن مقررہ مدت میں کوئی جواب نہیں آیا تو جاپانیوں نے ایک گھنٹے اور انتظار کیا اسکے بعد کمانڈر ان چیف ایوان مات سوئی Iwane Matsui نے حملے کا حکم جاری کر دیا اور جاپانی فوج نے کئی طرف سے شہر پر حملہ شروع کر دیا۔ جاپانیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی زیادہ تر چینی فوج اور افسران اور خاص کر چیانگ کائی شیک اور اسکے ساتھی شہر سے فرار ہو چکے تھے اور جو بچے وہ زیادہ قابل نہیں تھے، بلکہ بہت سے چینی فوجیوں نے بھیس بدلنے کے لئے شہریوں کے کپڑے اتار کر پہن لئے اور انہیں برہنہ کر دیا جس نے مزاحمت کی اسکو گولی مار دی گئی۔ 12، دسمبر تک پوری شدت سے جاپانیوں نے شہر پر بمباری شروع کر دی جس میں ہزاروں شہری مارے گئے۔ 13 دسمبر کو 6 ویں اور 116 ویں یونٹ سب سے پہلے نان جنگ میں داخل ہوئی اور یانگ سی ندی میں بھی دو جاپانی جنگی بیڑے آ چکے تھے۔ جاپانیوں کو شہر میں کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا اس لئے انکے حوصلے اور زیادہ بڑھ گئے اور جاپانی فوجی بیس بیس، تیس تیس کی ٹولیاں بنا کر پورے شہر میں پھیل گئے اور ہر شخص کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ کسی کو نہیں بخشا مرد، عورتیں، بوڑھے بچے سب برابر تھے، وہی لوگ بچ پائے جن کو مرا ہوا سمجھ کر چھوڑ گئے۔ جاپانیوں کی رائفلوں کے آگے لمبی لمبی چھریاں لگی ہوتی تھی جن کو بیونٹ bayonet کہا جاتا ہے۔ زیادہ تر لوگوں کو ان چھریوں سے گود کر مارا گیا۔ گھروں میں گھس کر سب مردوں اور بچوں کو پہلے مارا جاتا اور پھر عورتوں کو عصمت دری کے بعد قتل کیا جاتا۔ سو سو آدمیوں کو ایک ساتھ باندھ کر یا تو سب کی گردن مار دی جاتی یا گولی مار دی جاتی یا پھر پیٹرول ڈال کر آگ لگا دی جاتی۔ جاپانی فوجیوں میں ہوڑ لگی ہوئی تھی



گرفتاری کے بعد لی گئیں دونوں جاپانی فوجیوں کی تصویریں

کہ کون زیادہ تکلیف دہ طریقے سے قتل کرتا ہے۔ سارے گڑھے، گٹر، نالے اور سڑکیں لاشوں سے پٹ گئے تو جاپانیوں کو بھی چلنے پھرنے میں دقت ہونے لگی اس لئے انہوں نے دوسرے طریقے اپنانے شروع کر دیئے، بہت سے لوگوں کو اکٹھا کر کے یانگ سی ندی کے کنارے لے جاتے اور سب کو قتل کر کے لاشوں کو دریا میں بہا دیتے جس سے ندی کا پانی کئی دن تک لال رہا۔ کبھی چینیوں کو بڑے بڑے گڑھے کھودنے کا حکم دیا جاتا اور ان گڑھوں میں، انہیں لوگوں کو ڈال کر زندہ دفن کر دیا جاتا۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس ناک حالات عورتوں کے رہے کہ 20,000 سے لیکر 30,000 عورتوں کو عصمت دری کے بعد قتل کر دیا گیا۔ کئی دفعہ عورتوں کے اعضائے مخصوصہ میں ڈنڈے یا پائپ ڈال کر اذیت دی جاتی اسکی کئی تصویریں بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں، اس لئے نانجنگ قتلِ عام کو ''نان کنگ کی عصمت دری '' Rape of Nanking بھی کہا جاتا ہے۔ کئی موقعوں پر بیٹوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ ماں سے زنا کریں اور باپ کو مجبور کیا گیا کہ اپنی بیٹی سے۔ نانجنگ کے باہر آدمی کے قد سے بھی اونچا لاشوں کا ڈھیر دیکھا گیا۔ قتلِ عام کا یہ سلسلہ تقریباً 6 ہفتوں تک جاری رہا۔ لاشوں کے سڑنے کی وجہ سے وبا پھیل گئی جس سے اور بھی بہت سے لوگ مارے گئے۔ جن لوگوں کے سامنے انکے قریبی رشتہ داروں کو قتل کیا گیا ان میں سے بہت سے پاگل ہو گئے یا دماغی مریض ہو گئے، ایسے لوگوں کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی۔ مؤرخین کا اندازہ ہے کہ اس واقعے میں صرف نانجنگ میں تقریباً 3 لاکھ لوگ مارے گئے۔ مسلمانوں کو بھی چینیوں کے ساتھ نہیں بخشا گیا کیونکہ مسلمانوں نے بھی چینیوں کا ساتھ دیا تھا۔ نانجنگ میں ایک علاقے کا نام ڈان چانگ ہوئی خود مختار کاؤنٹی Dachang Hui Autonomous County ہے، جہاں پر مسلمانوں کی گھنی آبادی تھی اور کئی مسجدیں تھیں لیکن وہاں پر بھی جاپانیوں نے کھل کر تباہی مچائی اور بے دریغ لوگوں کو قتل کیا، بہت سے مسلمان جان بچانے کے لئے مسجدوں میں گھس گئے لیکن وہاں بھی نہیں بخشا اور مسجدیں مسلمانوں کی لاشوں سے پٹ گئیں [317] اور کئی مسجدیں مسمار کر دی گئیں۔

جاپانیوں کے مسلمانوں پر مظالم

دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران، جاپانیوں نے ہوئی مسلمانوں کے خلاف "قتل کی پالیسی""killing policy" اپنائی اور کئی مسجدوں کو مسمار کیا۔ وان لیئی Wan Lei کے مطابق، اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ جاپانیوں نے اپریل 1941 تک 220 مسجدوں کو تباہ کر دیا تھا اور بے شمار ہوئی لوگوں کو مار ڈالا تھا۔ نانجنگ کے نانجنگ کی عصمت دری Rape of Nanjing والے واقعے کے بعد، نانجنگ میں مسجدیں لاشوں سے بھری ہوئی پائی گئیں۔ جاپانیوں نے معاشی ظلم economic oppression کی پالیسی بھی اپنائی، جس میں مسجدوں اور ہوئی آبادیوں کو مسمار کر کے کئی ہوئی لوگوں کو بیروزگار اور بے گھر کر دیا گیا۔ جان بوجھ کر سراسیمگی پھیلانے کے لئے مسجدوں میں سور کی چربی ڈالنا، ہوئی لوگوں کو سور کاٹنے اور فوجیوں کو کھلانے کے لیے مجبور کرنا شامل تھا۔ اس کے علاوہ ہوئی لڑکیوں کو گیشیا geishas

اور گلوکارہ کی ٹریننگ دینے کے بہانے لے جایا جاتا تھا لیکن اصل میں انہیں جنسی غلام sex slaves یا آرام دہ خواتین comfort women بنایا جاتا تھا[318]۔ کئی ہوئی قبرستانوں کو فوجی ضرورتوں کے لئے تباہ کر دیا گیا[319]۔

ایک دِل دوز واقعہ

امریکی پادری جون میگی John Magee جنکا تعلق امریکن ایپس کوپل چرچ مشن American Episcopal Church Mission سے تھا، نے چینیوں پر جن میں مسلمان چینی بھی تھے، جاپانیوں کے مظالم کی بہت سی ویڈیوز اور تصویریں لی تھیں اور بہت سے مظالم کی تفصیلات تحریر کی تھیں ان میں سے ایک واقعے کو یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

13 دسمبر 1937 کو تقریباً 30 جاپانی فوجی مکان نمبر 5 کے دروازے پر پہنچے جو نانجنگ کے جنوب مشرق میں واقع تھا، اور دروازہ کھٹکھٹایا[320]۔ اندر سے ایک مسلم شخص جس کا نام [ہا]Ha تھا، نے دروازہ کھولا لیکن وہ جاپانی فوجیوں کو دیکھتے ہی سمجھ گیا اور ڈر کر جلدی سے پیچھے بھاگا لیکن بہت دیر ہو چکی تھی، جاپانیوں نے اسے پستول سے قتل کر دیا اسکی بیوی نے یہ منظر دیکھ کر گھٹنوں پر بیٹھ کر فوجیوں کی خوشامد کی کہ کسی اور کو قتل نہ کریں اور روتے ہوئے اپنے شوہر کے قتل کی وجہ پوچھی جاپانیوں نے اسکو بھی پستول سے قتل کر دیا۔ پھر جاپانی ایک کمرے میں داخل ہوئے جہاں پر ایک خاتون ہسیہ Mrs. Hsia اپنے ایک سالہ بچے کے ساتھ ٹیبل کے نیچے چھپی ہوئی تھی۔ جاپانی اسے کھینچ کر باہر لائے اور اسکے ہاتھ سے بچے کو چھینا اور پھر اس خاتون کو برہنہ کیا اور ایک سے زیادہ لوگوں نے اسکی عصمت دری کی اور اسکا سینہ چھری سے گود کر اسے قتل کر دیا (یاد رہے کہ جاپانیوں کی رائفلوں کے آگے بڑی بڑی چھریاں نصب ہوتی تھیں جن کو بیونٹ bayonet کہا جاتا ہے۔ زیادہ تر جاپانی انہیں چھریوں کو لوگوں کو قتل کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے کیونکہ اس سے انکا کارتوس کا خرچہ بچ جاتا تھا) اور اسکے عضوِ مخصوص میں ایک بوتل داخل کی۔ اسکے بچے کو بھی چھری سے گود کر قتل کر دیا گیا۔ اسکے بعد جاپانی دوسرے کمرے میں داخل ہوئے جہاں پر ہسیہ کے والدین جن کی عمر 74 اور 75 سال تھی اور ہسیہ کی تین بیٹیاں جن کی عمر 8,14,16 سال تھی موجود تھیں۔ فوجیوں نے بڑی دو بچیوں کی عصمت دری کرنے کی کوشش کی تو دادی نے انکو بچانے کی کوشش کی تو فوجیوں نے اسے بھی پستول سے قتل کر دیا، تو دادا نے اپنی بیوی کی لاش کو اپنی گود میں لے لیا لیکن فوجیوں نے انہیں بھی قتل کر دیا۔ اسکے بعد بچیوں کو برہنہ کر کے عصمت دری کی گئی بڑی والی کی 2 یا 3 لوگوں نے اور چھوٹی والی کی 3 لوگوں نے۔ اسکے بعد بڑی والی کو چھری سے گود کر قتل کر دیا گیا اور اسکے عضوِ مخصوص میں ایک پائپ داخل کیا، چھوٹی بہن کو بھی چھری سے گودا گیا لیکن اتنی بری طرح سے نہیں۔ اسکے بعد فوجیوں نے 8 سالہ بچی کو چھریوں سے گودا لیکن وہ بچ گئی۔ آخری قتل دو کمسن بچوں کا کیا گیا جن کی عمریں 4 اور 2 سال تھیں، بڑے والے کو چھریوں سے گود کر قتل کیا گیا اور چھوٹے والے کے سر میں تلوار ماری

گئی جس سے اسکے سر کے دو حصّے ہو گئے۔8 سالہ بچی جو بچ گئی تھی زخمی حالت میں گھسٹتے ہوئے دوسرے کمرے میں گئی جہاں پر اسکی ماں ہسیہ کی لاش پڑی ہوئی تھی لیکن کوئی اور زندہ نہیں بچا تھا سوائے اسکی 4 سالہ بہن کے جو کسی وجہ سے بچ گئی تھی۔ یہ دونوں بچے یہیں پر 14 دنوں تک چھپے رہے اور مرمروں پر گزارہ کرتے رہے، بچوں نے بتایا کہ جاپانی فوجی روزانہ یہاں آتے ہیں اور چیزیں لوٹ کر چلے جاتے ہیں، جبکہ بچے کسی پرانی جگہ میں چھپ جاتے ہیں۔ ان کے بہت سے پڑوسی جو فساد سے پہلے ہی پناہ گزیں کیمپوں میں پناہ لے چکے تھے ان میں سے ایک خاتون 14 دن بعد اپنے گھر واپس ہوئی تو اس نے اُن دونوں بچوں کو وہاں پایا۔ اس خاتون کو بھی تصویر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی سے جون میگی کو واقعے کی تفصیلات حاصل ہوئیں اور جون نے تصویریں بھی لیں جن میں 14 اور 16 سال کی لڑکیوں کی لاشوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس واقعے کو جون میگی نے اپنی فلم میں کیس ۵ کے نام سے ذکر کیا ہے (Case 5 of John Magee's film) ۔ وہ 8 سالہ بچی 2014 میں 83 سال کی ہو گئی تھیں اور انکا نام شوچن شیا Shuqin Xia ہے انٹرنیٹ پر انکے بہت سے انٹرویو کی ویڈیو بھی موجود ہیں'[321]۔

ایک وضاحت: اس واقعے میں 7 بچوں کا ذکر ہوا ہے جبکہ اس میں 4 سال کا ایک بچہ اور ایک بچی کا ذکر ہے۔ یا تو یہ دونوں جڑواں تھے یا یہ دو خاندانوں کے بچے تھے، واللہ اعلم۔



اس تصویر میں 14 اور 16 سال کی لڑکیوں کی لاشوں کو دیکھا جا سکتا ہے ۔اس خاتون کو بھی تصویر میں دیکھا جا سکتا ہے جس نے اس واقعے کی تفصیلات جون میگی کو بتائیں



۲۰۱۴ میں لی گئی تصویر میں ۸۳ سالہ شوچن شیا

باب ۱۲
ماکلیق

第十二章
馬家軍

Chapter Twelve
Ma Clique



1916-1920کے درمیان کا نقشہ: ماکلیق کو دیکھا جا سکتا ہے۔[322]
China from 1916 to 1920: Ma Clique in Dark Green Colour

ماکلیق



ماکلیق کا جھنڈا

یوان شکائی کے انتقال کے بعد چینی فوج کے بہت سارے جنرلوں نے اپنی اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا اور جنگی سردار بن گئے اس لئے اس دور کو جنگی سرداروں کا دور Warlord era (军阀时代 Jūnfá shídài) کہا جاتا ہے، یہ لوگ اپنی اپنی فوج لے کر اپنے علاقوں میں چلے گئے اور وہاں اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کر لیں۔ ان میں سے کچھ حکومتیں چیانگ کائی شیک کی شمالی مہم Northern Expedition (1926–27) تک قائم

رہیں اور شمالی مہم کے بعد چیانگ کی حکومت میں شامل ہو گئیں اور کچھ حکومتیں چین میں اشتراکی انقلاب 1949 تک قائم رہیں اور اس کے بعد چین کی حکومت میں ضم ہو گئیں۔ ان چھوٹی حکومتوں کو کلیق Clique کہا جاتا تھا۔ ان کلیقوں کی تعداد تقریباً 30 تھی جن میں ما کلیق Ma clique (1919-1928 CE) مسلمانوں کی کلیق تھی۔ لفظ 'ما' چینی زبان میں 'محمد' کا مخفف abbreviation ہے۔ ما کلیق کوئی ایک حکومت نہیں ہے بلکہ یہ تین خاندانوں کی حکومت کا مجموعی نام ہے جو چین کی تین شمال مغربی ریاستوں میں قائم ہوئیں۔ ان صوبوں کے نام ہیں گانسو، ننگ شیا اور چنگ ہائی۔ ان تینوں ریاستوں کے آخری فرماں روا مابفانگ Ma Bufang، ماہونگ کوئی Ma Hongkui اور ماہونگ بن Ma Hongbin، کو ملا کر 'شمال مغرب کے تین ما' Xibei San Ma بھی کہا جاتا تھا۔ بعض لوگوں نے چار ما کہے ہیں اور ان میں ما زونگ ینگ Ma Zhongying کو بھی شامل کیا ہے۔ حالانکہ ما زونگ ینگ کی کوئی الگ حکومت نہیں تھی، حکومتیں صرف تین ہی تھیں۔ ان تینوں حکومتوں نے چیانگ کائی شیک سے اتحاد کیا اور اشتراکیوں (کمیونسٹوں) کی مخالفت کی۔ ان تینوں نے دوسری چین و جاپان جنگ میں بھی قابلِ قدر خدمات انجام دیں اور جاپانیوں کو بہت سے محاذوں پر شکست دی۔

ما کلیق کی شروعات

ما کلیق کی ان تینوں حکومتوں (گانسو، ننگ شیا اور چنگ ہائی) کی ابتدا 'ڈنگن بغاوت' Dungan revolt سے ہوئی جب ان تینوں کے سرداروں نے ڈنگن بغاوت کے دوران چنگ فوج کے آگے ہتھیار ڈالے اور پھر اس سے اتحاد کیا اور ڈنگن لوگوں کو مار کر جو زیادہ تر مسلمان تھے، ڈنگن بغاوت کو کچلنے میں چنگ حکومت کی مدد کی، اور اس کے بعد باکسر بغاوت Boxer Rebellion میں بھی چنگ حکومت کی بے پناہ مدد کی جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ چنانچہ 1911 CE میں جب چنگ سلطنت کا خاتمہ ہوا اور یوان شکائی کی حکومت قائم ہوئی تو یہ لوگ یوان کے وفادار بن گئے تو یوان نے مافوشیانگ کو اس کی وفاداری کی وجہ سے ننگ شیا کے علاقے کا فرماں روا بنا دیا، اور ماانلیانگ کو گانسو کا، اسی طرح ماچی کو چنگ ہائی کا علاقہ مل گیا۔ یاد رہے کہ مافوشیانگ، ماچیان لنگ کا بیٹا تھا۔ ماانلیانگ مازاناؤ کا بیٹا تھا اور ماچی، ماہائیان کا بیٹا تھا، اور ان تینوں سرداروں (ماچیان لنگ Ma Qianling، مازاناؤ Ma Zhanao اور ماہائیان Ma Haiyan) نے چنگ حکومت کی ڈنگن بغاوت کو کچلنے میں مدد کی تھی۔

1911 کے جمہوری انقلاب میں ان مسلم جنگی سرداروں نے انقلاب میں پورا حصہ لیا بلکہ اس وقت کے ما کلیق کے سردار ماچی Ma Qi نے اپنے سیاسی اثر و رسوخ اور جوڑ توڑ کو استعمال کر کے تبتیوں اور منگولوں کو بھی آمادہ کیا کہ وہ جمہوری حکومت کا ساتھ دیں۔ ماچی نے اپنا، نعرہ 'بادشاہ سلامت رہے' Long, Long, Long, Live

the reigning Emperor کو بدل کر 'چینی جمہوریت سلامت رہے' Long live the Republic of China کر دیا۔ اس سے پہلے باکسر بغاوت کے دوران ان مسلم جنرلوں کی ایک مشترکہ فوج بھی تھی جسے کانسو بریوز Kansu braves یا گانسو بریوس Gansu Braves کہا جاتا تھا۔ یہ فوجی آخر تک چنگ حکومت اور اسکے بعد یوان شکائی اور اسکے بعد چیانگ کائی شیک کے وفادار رہے، لیکن 1949 میں اشتراکی انقلاب کے مقابلے میں نہ ٹک سکے اور اشتراکیوں نے ان کو ختم کر کے ان کے علاقے اپنی حکومت میں شامل کر لیے اور انکے سردار یا تو ملک سے فرار ہو گئے یا اشتراکیوں سے اتحاد کر لیا یا پھر موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

ماٹنگ شیانگ کی بغاوت

1911 CE میں چین میں چنگ حکومت کے خاتمے کے بعد بے یانگ حکومت Beiyang government بنی جس کا سربراہ یوان شکائی تھا۔ اسی دور میں 1920 CE میں فنگ یو شیانگ Feng Yuxiang زلی کلیق Zhili clique کا ایک اعلیٰ عہدے دار بن گیا۔ اس کو زلی کلیق اس لئے کہا جاتا تھا کیونکہ یہ زلی نام کے علاقے میں قائم تھی۔ 1922 CE میں زلی کلیق نے فنگ ٹیان کلیق کو شکست دی اس وقت فنگ ٹیان کلیق کی قیادت زانگ زولن کر رہا تھا جو زانگ شولیانگ کا باپ تھا۔ یہ لڑائی پہلی زلی-فنگ ٹیان جنگ First Zhili–Fengtian War کہلاتی ہے۔ یہی وہ وقت تھا جب فنگ یو شیانگ سوویت یونین کے بہت قریب آ گیا تھا۔ لیکن بعد میں زلی کلیق کے دوسرے اہم افسر وو پی فو Wu Peifu نے فنگ کی تنزلی Demote کر کے بیجنگ تعینات کر دیا۔ جہاں فنگ نے 1923 CE میں سن یات سین کے ساتھیوں ہو جنگ یی Hu Jingyi اور شوے یو Xue Yue کے ساتھ ساز باز کر کے زلی کلیق کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کے افسران وو پی فو اور کاو کن Cao Kun کا تختہ الٹ دیا اور بیجنگ سے ان کو بھگا کر سن یات سین کی حکومت بیجنگ میں قائم کرا دی۔ یاد رہے کاؤ کن زلی کلیق کا جنگی سردار تھا اور بے یانگ حکومت کا صدر تھا 1923 to 1924 CE کے درمیان۔

گانسو کے مسلم مخالف فسادات

Anti-Muslim Riots in Gansu (1927–1930)

اس لئے سن یات سین کے انتقال کے بعد فنگ یو شیانگ چین کا سب سے طاقتور افسر بن گیا اور کئی علاقوں پر اس کا قبضہ ہو گیا جس میں گانسو بھی شامل تھا جو ایک مسلم اکثریتی علاقہ تھا اور پہلے وہاں کا گورنر ما انلیانگ تھا۔ فنگ یو شیانگ نے گانسو کا گورنر لیو یوفین Liu Yufen کو بنا دیا۔ اسی دوران فنگ یو شیانگ نے اپنی الگ فوج بھی بنائی جس کا نام اس نے گومن جن Guominjun رکھا۔

لیکن فنگ یو شیانگ کو پیسے کی سخت ضرورت تھی چنانچہ اس نے ایک فوجی فرمان جاری کیا کہ تاجروں سے مزید محصول لیا جائے۔ یاد رہے کہ شمالی و مغربی چین میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور وہ اکثر تجارت پیشہ ہے، لیکن ان کو یہ محصول بہت بھاری لگا، اس لئے انہوں نے محصول ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کا محصول کی ادائیگی سے انکار کرنا گویا ایک عام احتجاج تھا جس سے بالواسطہIndirect فنگ یو شیانگ کے مقابلے میں مرکزی حکومت یعنی چیانگ کائی شیک کی تائید ہوتی تھی۔ اسی کے ساتھ ہی گانسو کی مسلم عوام بھی لیو یو فین اور اس کی فوج گومن جن کے خلاف تھی کہ ہان لوگ ہمارے اوپر حکومت کر رہے ہیں۔ ان کو خوش کرنے کے لئے لیو یو فین نے اپنے سارے ہان افسروں کو گانسو سے نکال دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ماچی کا بھی بہت بڑا کردار تھا کیونکہ انہوں نے فنگ یو شیانگ کے دشمن ووپی فو سے تعلقات قائم کر لئے تھے جس کے دباؤ میں آ کر فنگ یو شیانگ نے سب ہان افسروں اور جنگی سرداروں کو گانسو نے نکال دیا۔ ان سب کے باوجود فنگ یو شیانگ کو اپنی قوت اور عسکری طاقت پر بھروسہ تھا۔ اس لئے اس نے گانسو پر چڑھائی کر دی، جب اس کی فوج نے گانسو کی طرف کوچ کیا تو وہاں کے دو مسلم نوجوانوں نے یعنی ماٹنگ شیانگMa Tingxiang (Ma T'ing-hsiang) اور مازونگ ینگ مقابلے کے لیے تیار ہو گئے۔ یاد رہے ماٹنگ شیانگ گانسو کے سابق گورنر ماانلیانگ کے بیٹے تھے۔ فنگ ٹیان کلیقFengtian clique جو فنگ یو شیانگ کی دشمن تھی اس نے بھی اپنے افسر زانگ زولنZhang Zuolin کے ذریعہ ماٹنگ شیانگ کو اسلحہ بھجوایا۔

مسلمانوں کی تعداد اگرچہ کافی کی تھی اور ان میں جوش بھی تھا لیکن وہ جدید تعلیم سے محروم تھے اور جنگ میں فنگ یو شیانگ کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اس کی ساری زندگی میدانِ جنگ میں گزری تھی اور گانسو کے مسلمانوں کو جدید فوجی نظام سے اچھی طرح واقفیت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمانوں کے پاس سامانِ حرب اور رسد بہت کم تھا اس لئے اگرچہ انہوں نے نہایت ہمت سے فنگ یو شیانگ کا مقابلہ کیا مگر آخر کار شکست کھانی پڑی اور مسلمانوں کا مرکز ہیزو جس کو اب لنشیا کہا جاتا ہے فتح ہو گیا۔ فنگ یو شیانگ نے وہاں پہنچ کر تین ہزار مسلمانوں کو شہید کر ڈالا اور ہیزو کو بالکل تباہ کر دیا۔ ہیزو شہر کا جو بافانگBa Fang (Eight Sectors) علاقہ کہلاتا تھا وہ پوری طرح جل کر خاک ہو گیا۔ مالن جو ننگشیا کا مسلمان گورنر تھا، وہ ابھی تک فنگ یو شیانگ کی طرف سے لڑ رہا تھا اس نے ماٹنگ شیانگ کو شکست دی[323]۔

لنٹان میں فساد

مسلمان جنرل مازونگ ینگ اور ماٹنگ شیانگ شکست کھانے کے بعد ہی زو سے لنٹان چلے آئے اور وہاں اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کی۔ ان کا خیال تھا کہ وہاں وہ محفوظ رہیں گے مگر ان کو کیا خبر تھی کہ بد قسمتی وہاں بھی ان کا پیچھا کر رہی ہے اور جس کو انہوں نے سلامتی کا مقام سمجھا تھا در حقیقت سخت عذاب کا مقام ثابت ہو گا۔ ان کو ہیزو سے بھاگ کر

لنٹان آئے ہوئے چند روز بھی نہیں گزرے تھے کہ اس چھوٹی سی بستی میں ایک سیاسی طوفان اٹھا۔ اس طوفان میں بہت سی جانیں اور کثرت سے مال تباہ اور اکثر لوگ اس میں غارت ہو گئے۔ یاد رہے لنٹان کو تاوزو(Taozhu) بھی کہا جاتا ہے۔ اس شہر میں 70 ہزار مسلمان آباد تھے پچاس ہزار شہر کے اندر ہیں اور بیس ہزار قرب و جوار کے دیہات میں یہ سب محنتی تاجر تھے۔ یہاں بہت سی مسجد تھیں جو مسجد علیاء، مسجد سفلی اور مسجد عربی کے ناموں سے مشہور تھیں۔ مسجد علیاء قدیم فرقہ کی تھی، مسجد سفلی جدید فرقہ کی اور مسجد عربی ایک مال دار مسلمان مامین زین(محمد نظر کرامت) کی تعمیر کردہ تھی، اس کی عمارت بہت شاندار تھی۔ دریائے زرد (Yellow river) کے شمال میں ایسی عالیشان مسجد شاذ و نادر ہی نظر آتی تھی۔ اس مسجد میں ایک بڑا ایوان تقریر کرنے والوں کے لیے تھا، اسی میں مدرسۃ المعلمین تھا، زنانہ مدرسہ تھا، زنانہ مسجد تھی، مطبخ تھا ان کے علاوہ مہمان خانہ اور غسل خانہ بھی تھا جس میں پانی کے نل لگے ہوئے تھے۔ اور اس کا باغیچہ بھی قابلِ دید تھا، مامین زین اپنی جیب سے اس کو چلاتا تھا اور ترقی کے لئے کوشش کرتا تھا لیکن CE 1929 کے حادثہ میں یہ سب چیزیں خاک میں مل گئیں۔

چنانچہ جب مسلم جنرل مازونگ ینگ فنگ یوشیانگ سے شکست کھا کر لنٹان چلا آیا اور یہاں اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کی۔ تو وہ یہاں کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ایک نظر سے دیکھتا تھا۔ وہاں امن و امان قائم کرنے کے لئے اس نے کچھ کم کوشش نہ کی اس کے ماتحت جو مسلمان فوج تھی انہوں نے سوائے سامانِ رسد کے، رعایا پر کسی قسم کا ٹیکس عائد نہیں کیا، اسی اثنا میں مازونگ ینگ نے ایک کانفرنس منعقد کی جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ایک ساتھ دعوت دی اس کانفرنس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں جو نفرت پیدا ہو چکی تھی وہ دور کی جائے۔ اور وہ اس میں کامیاب رہا اور اس کا آنا اور وہاں رہنا غیر مسلموں کو ناگوار نہیں گزرا۔ لیکن بعد میں جنرل ماٹنگ شیانگ بھی لنٹان کی طرف چلا آیا۔ اس کے ساتھ اس کے اہل و عیال اور دس بیس نوکر چاکر کے سوا کچھ نہ تھا اور نہ کوئی فوج ساتھ تھی، لیکن لنٹان کی سرحد پر ایک غیر مسلم جنرل یانگ زی سی نامی تھا اور اس کے ماتحت کافی فوج تھی۔ جب ماٹنگ شیانگ اس راستے سے گزر رہا تھا تو یانگ زی سی نے دیکھا کہ ماٹنگ شیانگ کے پاس کچھ روپیہ اور زیورات ہیں تو اس کو لالچ آیا اور اس نے فوراً اپنی فوجوں کو حکم دیا کہ ماٹنگ شیانگ کے قافلے کو روکے اور اس کا سامان چھین لے۔ اس حملے میں ماٹنگ شیانگ کے پاس جو کچھ تھا اور اس کے اہل و عیال سب راہزن فوجوں کے قبضے میں چلے گئے، صرف وہ خود بچ پایا۔ بعد میں اس نے اپنی منتشر فوجوں کو جمع کر کے لنٹان کی فوجوں پر حملہ کر دیا، بیس روز تک لڑتا رہا لیکن ناکام ہوا، آخر وہ ہیاخو کی طرف چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی یانگ زی سی کی فوجوں نے ارد گرد کے مسلمانوں سے انتقام لینا شروع کر دیا کیوں کہ ماٹنگ شیانگ مسلمان تھا۔ اس موقع پر ارد گرد کے مسلمان جو اس حملے میں قتل ہوئے ان کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ تھی۔

وہاں کے بڑے بڑے مسلمانوں نے یہ دیکھ کر اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کی، انہوں نے اپنے نمائندے لنٹان کے حاکم کے پاس بھیجے، شروع میں اس نے یہ معذرت کہ وہ یانگ زی سی کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیوں کہ شہر میں جو فوج ہے وہ بہت کم ہے اور سامان رسد بھی نہیں ہے۔ مگر وہاں کے کئی مالدار مسلمانوں نے اپنی جائیداد اور جانور، فوج کی مدد کے لئے دے دیے، اس امید پر کہ مقامی حاکم فانگ فوان چانگ وہاں امن و امان قائم کرے گا۔ ما مین زین(محمد نظر کرامت) نے اکیلے 100 گھوڑے اور 80 ہزار ڈالر فوجی امداد کے لیے دیے۔ مقامی حکام نے مدد ملنے پر حکم جاری کیا کہ شہر کے اندر سب کو امان ہے جو قتل کرے گا اس سے قصاص لیا جائے گا اور جو غارت گری کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔ اس لئے شہر میں امن بحال ہو گیا۔ اس کے بعد 1929 CE میں مازونگ ینگ نے نان جنگ جا کر کیومنٹانگ سے ہاتھ ملا لیا اور کیومنٹانگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ چیانگ کائی شیک نے اس کو وام پوا ملٹری اکیڈمی میں داخل کر لیا اور جنرل بنا دیا اور سنکیانگ میں کیومنٹانگ کے لئے کام کرنے پر اس کو آمادہ کیا۔ اس کے بعد مازونگ ینگ نے مالن کو شکست دی جو دوبارہ سے ہیزو پر قبضہ کرنا چاہ رہا تھا۔ اسی دور میں یہ نعرہ دیا گیا کہ نہ ہوئی کو مارو نہ ہان کو مارو صرف گومنجن کو مارو (don't kill Hui, don't kill Han, only kill the officers of Guominjun" "不杀回，不杀汉，只杀国民军的办事员")۔ اسی دور میں مازونگ ینگ نے تاوزو(لنٹان) میں شی ڈاوٹانگ مسلم فرقے کے مرکز پر حملہ کیا جس کا ذکر الگ آ چکا ہے۔ اس جنگ کے بعد ماچی، مالن اور مابفانگ نے پھر سے کیومنٹانگ سے اپنی وفاداری کی تجدید کی کیونکہ گومنجن کا شکست ہو چکی تھی۔ چیانگ کائی شیک کے ہاتھوں 1930 CE میں فنگ یوشیانگ اور یان شی شان کی شکست کو جنگی سرداروں کے دور کا اختتام مانا جاتا ہے[324]۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ لیو یوفین نے سارے ہان افسروں کو اس علاقے سے نکلا دیا تھا اس لئے صرف مسلم جنگی سردار ہی گانسو میں بچے اور ان کی حکومت پورے گانسو پر قائم ہو گئی جس کو ماکلیق کہا جاتا ہے جو 1949 CE میں کمیونسٹ حکومت بننے تک قائم رہی۔ یہ مسلم جنگی سردار تھے ماہونگ بن، مالن، ماہونگ کوئی، مابفانگ وغیرہ
Ma Hongbin, Ma Lin, Ma Hongkui, Ma Bufang[325].

اب ہم ماکلیق کی ان تینوں حکومتوں کا الگ الگ ذکر کریں گے۔

ننگ شیا

ماہونگ کوئی، ننگ شیا کے فرماں روا تھے اور دولت اور علاقے کے اعتبار سے تینوں ما میں سب سے زیادہ طاقتور مانے جاتے تھے، انہوں نے اپنی الگ کرنسی بھی بنائی تھی۔ جب دوسری چین و جاپان جنگ کے بعد کیومنٹانگ اور کمیونسٹوں کے بیچ دوبارہ سے لڑائی چھڑی تو ماہونگ کوئی نے کیومنٹانگ کا ساتھ دیتے ہوئے کمیونسٹوں کو کئی محاذوں پر شکست دی

اور کمیونسٹوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ ماہونگ کوئی کو آخر میں شوگر diabetes ہو گئی تھی لیکن وہ آئس کریم کے بہت شوقین تھے اور آئس کریم کھانے کی لت لگ گئی تھی۔ 1949 میں کمیونسٹوں کے غلبے کے بعد وہ گوانگ زو Guangzhou بھاگ گئے اور اسکے بعد ٹائیوان اور اسکے بعد امریکہ میں سان فرانسسکو San Francisco میں بس گئے اور وہیں 1970 میں ان کا انتقال ہوا۔

گانسو

گانسو Gansu کی یہ حکومت 1912-1934 CE تک قائم رہی۔ یہاں پر مازاناؤ Ma Zhan'ao کا خاندان حاکم تھا۔ اس کے سب سے پہلے سردار مازاناؤ تھے۔ ان کے دو لڑکے ما انلیانگ Ma Anliang اور ما گولیانگ Ma Guolian بعد میں چنگ فوج کے جنرل بنے۔ ما انلیانگ کے 5 بیٹے تھے جن میں سے تین نامعلوم ہیں جب کہ دو تھے ماٹنگ شیانگ اور ماٹنگشیان۔ ماٹنگشیان کو عوام کی عدالت نے 1962 میں سزائے موت دی[326]۔ ما ٹنگ شیانگ ما انلیانگ کا تیسرا بیٹا تھا۔ اسے فنگ یو شیانگ Feng Yuxiang نے گومنجن Guominjun کے خلاف بغاوت کرنے کی وجہ سے پھانسی دے دی۔ شروع میں ٹنگ شیانگ فنگ یو شیانگ کی گومنجن پارٹی میں تھا لیکن بعد میں اس نے فنگ کے خلاف بغاوت کر دی اور چیانگ کائی شیک سے جاملا لیکن بعد میں چیانگ نے بھی اس کو کسی بات پر برطرف کر دیا تو اس نے فرار ہونے کی کوشش کی اور پکڑا گیا اس کے بعد فنگ یو شیانگ نے اس کو پھانسی دے دی۔ ماٹنگ شیانگ Ma Tingxiang اور اس کی مسلم فوج نے بغاوت کے دوران لابرانگ موناسٹری، تاؤزو اور کون موناسٹری میں تبتی بدھوں کے خلاف سخت کارروائیاں کیں۔
Chone Monastery, Taozhou and Labrang Monastery.

مازاناؤ کے خاندان کے کچھ نامور افراد

مازاناؤ Ma Zhanao

ماانلیانگ Ma Anliang

ماگولیانگ Ma Guoliang

ماسوئی لیانگ Ma Suiliang

ماٹنگ شیانگ Ma Tingxiang

ماٹنگ شیان Ma Tingxian

ماٹنگ بن عرف ماچوان چن Ma Tingbin aka Ma Quanqin

ماجی چن Ma Jieqin

چنگ ہائی

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ماچی Ma Qi کو چنگ ہائی کا گورنر بنا دیا گیا تھا۔ اصل میں اس زمانے میں صوبوں میں دو بڑے عہدے ہوتے تھے۔ ایک تو ملٹری گورنر کا تو ماچی 1915 سے 1928 تک چنگ ہائی کے ملٹری گورنر رہے اور دوسرا عہدہ ہوتا تھا چیئر مین آف دا گورنمنٹ Chairman of the Government کا، تو ماچی 1929 سے 1931 تک چنگ ہائی کے چیئر مین رہے۔ ایسا لگتا ہے کہ چیانگ کائی شیک نے چین کو اپنی حکومت کے تحت متحد کرنے کے لئے چیئر مین کا عہدہ متعارف کرایا تھا یعنی جو جنگی سردار کیو منٹانگ کی اطاعت قبول کر لیتا تھا اسکو اسی کی کلیق کا چیئر مین بنا دیا جاتا تھا اور وہ کیو منٹانگ کو جوابدہ ہوتا تھا۔ اور ملٹری گورنر کا مطلب ہوتا تھا جنگی سردار۔ لیکن اگر وہ کیو منٹانگ سے آزاد ہو جاتا تھا تو اس کا چیئر مین کا عہدہ ختم کر دیا جاتا تھا، تاہم وہ ملٹری گورنر بدستور رہتا تھا۔ ماچی کے دو بیٹے تھے مابفانگ اور مابوچنگ۔ ماچی کے بعد انکے بھائی مالن چیئر مین آف دا گورنمنٹ بن گئے اور مابفانگ ملٹری گورنر بن گئے۔ مالن 1931 سے 1936 تک چنگ ہائی کے گورنر رہے۔ بعد میں مابفانگ اور مالن کے بیچ چنگ ہائی کا چیئر مین بننے کے لئے لڑائی ہوئی جس میں بالآخر مابفانگ جیت گئے اور مالن کو عہدے سے ہٹنا پڑا اور مابفانگ چیئر مین بھی بن گئے اس طرح مابفانگ کے پاس دونوں عہدے آ گئے اور وہ چنگ ہائی کے مطلق العنان فرماں روا بن گئے۔

ماکلیق کے فرماں روا

Gansu گانسو	Ningxia نِنگ شیا	Qinghai چنگ ہائی
ماانلیانگ Ruler: Ma Anliang 1912-1918	مافوشیانگ Ruler: Ma Fuxiang 1912-1928	ماچی Ruler: Ma Qi 1915-1931
Ma Hongbin Governor: November 1930 – December 1931	Ma Hongbin (1) Governor: 7 Jan 1921 – Dec 1928 (2) Governor: 1948–1949	-
ماہونگ بن Chairman: Ma Hongbin 1921-1928		مالن Ruler: Ma Lin 1931-1938
مازونگ ینگ Governor: Ma	ماہونگ کوئی Governor: Ma	مابفانگ Ruler: Ma

Zongying 1929-1934	Hongkui 1931-1949	Bufang 1938-1945

ننگ شیا کی ماکلیق

ڈنگن بغاوت کے دوران چنگ حکومت نے جنرل زوزونگ ٹانگ Zuo Zongtang کو چنگ فوج لے کر ڈنگن فوج کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ یاد رہے ڈنگن ہوئی مسلمانوں کا ہی دوسرا نام ہے جن کا اس بغاوت میں مرکزی کردار تھا اس لئے اسے ڈنگن بغاوت کہا جاتا ہے۔ تو ہیزو Hezhou میں مسلمانوں کی قیادت خفیہ سلسلے کا ایک صوفی مازاناؤ Ma Zhan'ao کر رہا تھا جس نے بہت سے ہان لوگوں کی جان بھی بچائی تھی۔ 1872 میں اس نے بغیر لڑے پر امن طریقے سے ہتھیار ڈال دیئے اور جنرل زو نے بھی اس کو کوئی سزا نہیں دی نہ ہی مسلم آبادی کو شہر بدر کیا چنانچہ آج تک لن شیا (جس کو پہلے ہیزو کہا جاتا تھا) میں مسلمانوں کی اکثریت Majority ہے، بلکہ انعام کے طور پر جنرل زو نے ہیزو سے ہان آبادی کو دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیا اور مازاناؤ کی فوج کو چنگ کی سرکاری فوج گرین اسٹینڈرڈ آرمی Green Standard Army میں شامل کر لیا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جب مازاناؤ نے جنرل ما چیان لنگ اور جنرل ماہائیان کے ساتھ زوزونگ ٹانگ کو ہتھیار ڈالنے کی پیش کش کرنے کا فیصلہ کیا تو مازاناؤ نے پہلے ما چن کو اس پیش کش کو لے کر بھیجا لیکن زو نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کو ان پر شک تھا تو پھر اس نے اپنے بیٹے ماانلیانگ کو بھیجا جس نے زو سے ہتھیار ڈالنے کی پیش کش کی تو کچھ شرطوں پر زو نے پیش کش قبول کر لی ان میں سے ایک اہم شرط یہ تھی کہ مسلم جنرل ہیزو سے ہان لوگوں کو پر امن طور پر باہر نکلنے میں مدد کریں گے۔ چنانچہ ما زاناؤ نے ہان لوگوں کو بحفاظت دوسری جگہ منتقل ہونے میں مدد کی۔ اس کے علاوہ 1877 میں مازاناؤ کے ساتھی ما چین لنگ نے ان لوگوں کو بھی ہیزو سے بھگا دیا جنہوں نے چنگ حکومت کے آگے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا تھا۔ ما زاناؤ کے بعد ان کے بیٹے ماانلیانگ نے گانسو کی کمان سنبھالی۔

ماانلیانگ Ma Anliang

ما انلیانگ Ma Anliang (1855-24 November 1918) کا اسلامی نام عبد المجید Abdul Majid (阿卜都里默直底) تھا۔ وہ مازاناؤ کے بیٹے تھے اور ما گولیانگ ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کا تعلق بھی خفیہ نقش بندی صوفی سلسلے سے تھا۔ ماانلیانگ نے جنرل زوزونگ ٹانگ کے ساتھ مل کر یعقوب بیگ کے خلاف جنگ لڑی اور اس کو شکست دی۔ جس سے یعقوب بیگ کی سنکیانگ میں قائم کردہ اسلامی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور سنکیانگ پھر سے چینی حکومت کے قبضے میں آگیا[327]۔ 1894 CE میں ماانلیانگ، ڈونگ فوشیانگ اور ماہائی یان کو

بیجنگ بلایا گیا کیونکہ اس دوران پہلی چین و جاپان جنگ چل رہی تھی لیکن 1895 CE میں پھر سے ڈنگن بغاوت پھوٹ پڑی جس سے وہ بغاوت کو کچلنے گانسو واپس ہو گئے۔ وہاں پر ما انلیانگ نے ہان چینی جنرل ٹانگ یان ہے Tang Yanhe اور ڈونگ فوشیانگ کے ساتھ مل کر ڈنگن باغیوں کو کچلا۔ ایک ڈنگن فوج کو انہوں نے بیل کے دل والے پہاڑ کے پاس ہرایا اور 4 دسمبر کو ہیزو کا محاصرہ ختم کرایا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دھوکے سے ایک دفعہ سالار مسلم فوجیوں کو بھی قتل کیا۔ ما انلیانگ نے ان کو آمادہ کیا کہ وہ ایک دعوت کے دوران غیر مسلح ہو کر آئیں تو ان سے صلح کی بات چیت ہو گی اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر میں اپ کے ساتھ دھوکہ کروں تو مجھے مسلمانوں میں سے نکال دینا "Disown me as a Muslim if I deceive you"۔ لیکن جب وہ غیر مسلح ہو کر آئے تو ما انلیانگ نے اپنی گھڑ سوار فوج کے ساتھ جا کر ان سب کو قتل کر دیا۔ اس کے عوض چنگ حکومت نے انہیں سنکیانگ کا جنرل Xinjiang General اور ہیزو کا کرنل Hezhou Colonel کا لقب دیا۔ ان ڈنگن لوگوں کی قیادت ما یونگ لن، ما وانفو اور ماڈاہان کر رہے تھے (Ma Yonglin, Ma Wanfu, and Ma Dahan)۔ ماڈاہان کو سرعام سزائے موت دی گئی۔



کانسو بریوس کا جھنڈا

1895 میں ہی ما انلیانگ نے 4 ینگ کی مدد سے شی ننگ کا محاصرہ ختم کروایا جو ڈنگن لوگوں نے قائم کر لیا تھا۔ 1910 CE سے پہلے ما کو برکل کی ملٹری کی کمان Barkul military command دے دی گئی۔ 100 دنوں کی اصلاحات کے دوران 1898 CE میں ما انلیانگ کو ماہائی یان، مافولو اور ما فوشیانگ کے ساتھ چنگ حکومت نے بیجنگ بلایا تاکہ ان اصلاحات کو رکوانے میں وہ چنگ حکومت کی مدد کریں۔ یاد رہے 100 دن کی اصلاحات ایک حکومتی اصلاحی مہم تھی جس کو نوجوان بادشاہ گوانگ شو Guangxu Emperor (25 February 1875 – 14 November 1908) نے متعارف کرایا تھا لیکن مہارانی ڈواگر سی شی Empress Dowager Cixi ان کے خلاف تھی کیونکہ اس مہم میں یہ بھی شامل تھا کہ ڈواگر کو حکومت سے بے دخل کیا جائے۔ لیکن ڈواگر نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے تختہ پلٹ کر دیا۔ ڈواگر نے اپنی مدد کے لئے ان مسلمانوں کو بھی بلایا تھا جن کا ذکر اوپر گزر چکا جن میں ما انلیانگ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ بعد میں بیجنگ میں ہی ٹھہرے رہے اور جب باکسر بغاوت ہوئی تو ان لوگوں نے اپنی فوج بنا کر اس بغاوت میں چنگ حکومت کی حمایت میں مغربی ممالک کے اتحاد کے خلاف لڑائیاں لڑیں۔ مغربی اتحادی فوج میں برطانیہ، روس،

جاپان، فرانس، جرمنی، امریکہ، اٹلی اور آسٹریا کی فوجیں شامل تھیں۔ ان کی فوج کو کانسو بریو Kansu Braves یا گانسو بریو کہا جاتا ہے۔

1905 CE میں ما انلیانگ نے یہوانی صوفی سلسلے پر پابندی لگا دی اور اس کے سارے پیروکاروں کو سزائے موت کا حکم جاری کر دیا اور سنکیانگ میں اپنے ہان چینی جنرل یانگ زینگ شن Yang Zengxin کو حکم دیا کہ وہ یہوانی سلسلے کے پیشوا ماوانفو Ma Wanfu کو گانسو بھیج دے تاکہ اس کو قتل کیا جا سکے۔ لیکن ماچی جو ایک مسلم جنرل تھے اور ما انلیانگ کے ماتحت افسر تھے انہوں نے ما انلیانگ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ماوانفو کو لانے والے عملے پر حملہ کر دیا اور ماوانفو کو بحفاظت چنگ ہائی لے گئے[328]۔

1911CE میں جب پہلا جمہوری انقلاب آیا جس کو شنہائی انقلاب کہا جاتا ہے تو ما انلیانگ نے چنگ حکومت کی حمایت میں انقلابیوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے اور فوج کی 20 بٹالین لے کر شانکسی میں انقلابیوں پر حملہ کر دیا جن کی قیادت زانگ فنگ ہوئی Zhang Fenghui کر رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے انقلابیوں کو آسانی سے شکست دے دی لیکن جب ان کو پتہ چلا کہ چنگ کا آخری بادشاہ پویی Puyi بے دخل ہو گیا ہے تو وہ انقلابیوں کا ساتھ دینے کو تیار ہو گئے اور جمہوری پارٹی کیومنٹانگ میں شامل ہو گئے[329]۔

ماچیان لنگ کے خاندان کے کچھ نامور افراد

ماچیان لنگ Ma Qianling

مافوشیانگ Ma Fuxiang

مافولو Ma Fulu

مافوشو Ma Fushou

مافوچائی Ma Fucai

ماہونگ بن Ma Hongbin

ماہونگ کوئی Ma Hongkui

ماڈن جنگ Ma Dunjing

ماڈن جنگ Ma Dunjing

ماڈن ہو Ma Dunhou (Ma Tung-hou)

ماڈن رین Ma Dunren

کہا جاتا ہے کہ شانکسی کے ہوئی مسلم جنرل مایو گوئی Ma Yugui جو انقلابیوں کا حامی تھا اور بیجنگ کے ایک امام وانگ کوان Wang Kuan نے ماانلیانگ کو نصیحت کی کہ وہ چنگ حکومت کی خاطر اپنے مسلمان بھائیوں کا خون نہ بہائے چنانچہ انہوں نے چنگ حکومت کا ساتھ چھوڑ کر جمہوری رہنمایوان شکائی کی حمایت اختیار کی[330]۔

1903 CE میں ماانلیانگ نے ای کے بریگیڈ جنرل کے فرائض انجام دیئے اور 1912 CE میں وہ گانسو کے کمانڈر ان چیف بن گئے۔

انہوں نے بائی لانگ باغیوں Bai Lang Rebels کے خلاف بھی مورچا لیا اسی دوران شی ڈاوٹانگ Xidaotang کے بانی ماچی شی Ma Qixi اور ان کے پورے خاندان کو قتل کیا۔ اس کا تفصیلی ذکر ماچی شی کے عنوان میں گزر چکا ہے۔ ان خدمات کے عوض ان کو 1912 میں چینی جمہوری حکومت نے ساری شمال مغرب مسلم ریاستوں Northwestern کا فرماں روا بنا دیا۔ اب وہ چین کی شمال مغربی ریاستوں کے واحد حکمران بن چکے تھے چنانچہ موت تک وہ اسی عہدے پر برقرار رہے، یعنی 1912-1918 CE تک۔ 1918 CE میں ان کے انتقال کے بعد مافوشیانگ Ma Fuxiang ان کے عہدے پر مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دوران لاکھوں مسلمان بھائیوں کا خون بہایا، اس لئے یہ کہا جاتا تھا کہ ماانلیانگ کی سرکی لال ٹوپی مسلمانوں کے خون سے داغدار ہے

It was said that Muslim blood stained red, red cap of Ma Anliang.[331]

ما فوشیانگ



جنرل مافوشیانگ

ما فوشیانگ ایک مسلم جنرل تھے چنگ کے آخری دور میں۔ 1914 CE میں ننگ شیا Ningxia کو گانسو کے ساتھ ضم کر دیا گیا لیکن جب 1928 CE میں اسے پھر سے الگ صوبہ بنا دیا گیا، تو مافوشیانگ Ma Fuxiang

ننگ شیا حکومت کے پہلے حاکم بنے۔ ما انلیانگ کے بعد ما فوشیانگ نے ان کے عہدے سنبھالے۔ انہوں نے تینوں حکومتوں کے ماتحت کام کیا۔ شروع میں وہ چنگ حکومت کے جنرل تھے۔ بعد میں جب جمہوری انقلاب آیا تو وہ 1912 جمہوری حکومت کے چنگ ہائی کے گورنر بن گئے اور CE 1928 چیانگ کائی شیک کے ساتھ شامل ہو گئے۔ باکسر بغاوت کے دوران وہ ڈونگ فوشیانگ کی فوج کانسوبریوس میں شامل تھے جنہوں نے لانگ فانگ کی جنگ میں 8 مغربی ممالک کے اتحاد کو شکست دی۔

تفصیلی حالات

ما فوشیانگ کا تعلق اصل میں ڈونگ شیانگ Dongxiang نسلی گروہ سے تھا لیکن وہ ہوئی لوگوں میں رچ بس گئے تھے۔ وہ ما چیان لنگ Ma Qianling کے چوتھے بیٹے تھے، ان کے 3 بڑے بھائی تھے ما فوشو، ما فولو اور ما فوکائی Ma Fushou, Ma Fulu and Ma Fucai۔ انہوں نے بچپن میں ہی قران اور بہارو خزاں کا روزنامچہ Spring and Autumn Annals پڑھا تھا۔ CE 1889 میں انہوں نے ما فولو کے ساتھ ایک مارشل آرٹ ہال (ادارے) میں داخلہ لیا اور تربیت حاصل کی اس کے بعد ما فوشو کے ساتھ 3 سال تک ایک ملٹری اسکول میں تربیت حاصل کی۔ CE 1895 میں انہوں نے ڈونگ فوشیانگ کی فوج میں شمولیت اختیار کی اور ڈنگن لوگوں کے خلاف لڑائیاں لڑیں۔ اس کے بعد انہوں نے گانسو کے ملٹری اسکول میں بھی فوجی تربیت لی اور CE 1897 میں ملٹری امتحان پاس کر کے جورین Juren کی ڈگری حاصل کی[332]۔ اس کے بعد 1898 میں وہ ما فولو اور دوسرے جنرلوں کے ساتھ بیجنگ آ گئے اور ڈونگ فوشیانگ کی فوج میں شامل ہو گئے جس کو کانسوبریوس کہا جاتا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب باکسر بغاوت چل رہی تھی اور مسلمان چنگ حکومت کی حمایت میں 8 مغربی ممالک کی فوج کے خلاف لڑ رہے تھے۔ کانسوبریوس نے ان 8 ملکوں کو کئی محاذوں پر شکست دی۔ اسی دوران لانگ فانگ کی جنگ ہوئی یہ بھی چنگ اور 8 اتحادی ممالک کے بیچ تھی جس میں مسلمانوں نے مغربی ممالک کی اتحادی فوج کو شکستِ فاش دی اور ان کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ ما فولو اور ما فوشیانگ ہی وہ دو لوگ تھے جنہوں نے جنگ کا ایسا منصوبہ بنایا کہ دونوں نے مخالف سمتوں سے مغربی فوج کو گھیر لیا جس سے مغربی فوج ان کے نرغے میں آ گئی۔ اس کو پنسر موومنٹ pincer movement کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب مغربی ممالک کی اتحادی فوج نے بیجنگ میں شاہی محل پر حملہ کیا تو مسلم فوج نے زینگ یانگ گیٹ Zhengyang Gate پر ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جس سے ایک مہینے تک مغربی فوج شاہی محل میں داخل نہ ہو سکی۔ یہ پیکنگ کی جنگ Battle of Peking کہلاتی ہے جو CE 1900 میں ہوئی جس میں ما فولو اور ان کے 4 کزن شہید ہوئے[333]، اس کے علاوہ ان کے گاؤں کے 100 لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ ما فولو کی شہادت کے بعد ما فوشیانگ نے فوج کی کمان سنبھالی۔ اس کے بعد باکسر بغاوت کے دوران ما فوشیانگ نے

بہت سے غیر ملکی لی گیشن International Legations پر قبضہ کیا۔ یاد رہے چین میں جو بیرونی ممالک کے افراد کو رہنے کے لئے علاقے دیئے جاتے تھے ان کو لی گیشن کہا جاتا تھا۔ ان علاقوں میں صرف اسی ملک کے افسران اور شہری رہتے تھے اور کوئی چینی وہاں گھر نہیں بنا سکتا تھا۔ یہ چاروں طرف سے بند ہوتے تھے اور ایک چھوٹے قلعے جیسے ہوتے تھے۔ اس کے بعد جب مغربی ممالک کی اتحادی فوج شاہی محل پر قابض ہو گئی تو یہ ما فوشیانگ اور اس کی مسلم فوج ہی تھی جو شاہی گھرانے کے لوگوں کو وہاں سے نکال کر بحفاظت شیان Xi'an لے گئے[334]۔ مارچ 1909 CEمیں وہ سنکیانگ کے پالی کن Palikun, Xinjiang کے بریگیڈ جنرل Brigade General بنا دیئے گئے۔ 1912 CE میں جولائی سے اگست تک وہ کوکونور کے ایکٹنگ چیف ایگزیکٹو آفیسر Acting Chief Executive Officer of Kokonur بن گئے۔ 10 October 1912کو وہ سنکیانگ کے التائی Altai شہر کے گارڈ ڈویژن Commander of the Guards Divisionکے کمانڈر بنے[335]۔

شنہائی انقلاب کے دوران

1912 CEمیں شنہائی انقلاب Xinhai Revolutionکے دوران ما فوشیانگ نے جی لاؤ ہوئی Gelaohuiانقلابیوں کے حملوں سے سانڈاوہا شہرSandaohe district میں دو عیسائی کیتھولک مشن کی حفاظت کی۔ یاد رہے جی لاؤ ہوئی ایک خفیہ آزادی کی تنظیم تھی جس کا مطلب ہے بڑے بھائیوں کی تنظیم Elder Brothers Societyجو انقلاب میں پیش پیش تھی حالانکہ سن یات سین کی پارٹی الگ تھی جس کو ٹونگ منگھوئی Tongmenghui کہا جاتا ہے اور بعد میں اسکا نام کیومنٹانگ ہو گیا۔ 1916 CEمیں ایک دوسرے کیتھولک مشن کی انقلابیوں سے حفاظت کی۔ ان کے عوض فوشیانگ اور اس کے بھتیجے ما ہونگ بن کو بیلجیم Belgium سے آرڈر آف لیوپولڈ(Order of Leopold (Belgiumکا تمغہ ملا۔

جب چنگ حکومت کا خاتمہ ہوا اور بے یانگ حکومت قائم ہوئی جس کا سربراہ یوان شکائی تھا تو ما فوشیانگ نے بے یانگ حکومت میں شمولیت اختیار کی تو بے یانگ حکومت نے اسے کئی فوجی عہدے دیئے۔ یوان شکائی نے اسے ننگ شیا کا ملٹری کمانڈر بنا دیا۔

نقلی بادشاہ کے خلاف مہم

1916 CE منگولیا کے باؤٹو Baotouکے علاقے میں ایک بدھ بھکشو ٹائر لیلوچی Ta-er Lilu-chiجس کو وو ڈائر لیو فی Wu Daer Liufi بھی کہا جاتا ہے نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ وہ بادشاہ ہے[336]۔ ایک ڈاکو کاؤ شیہ سیو Kao Shih-اس کی مدد کر رہا ہے۔ ان لوگوں نے اپنی فوج کے ساتھ باوٹو کے زوقا مندر Zuuqa temple

پر قبضہ کر لیا۔ مافوشیانگ نے اپنے بھائی مافوشو Ma Fushou کو اس کی سر کوبی کے لئے بھیجا۔ مافوشو نے زو قامندر پر حملہ کر کے کاؤ کو شکست دی۔ کاؤ وہاں سے فرار ہو کر اوٹوئے Otoy ہو تا ہوا سانڈاوہا Sandaohe شہر چلا گیا۔ CE 1917 میں کاؤ کو پھر شی زوئی زی Shizzuizi میں شکست دی، اس کے بعد نقلی بادشاہ اور کاؤ کے ساتھیوں کو قتل کر دیا لیکن کاؤ فرار ہو گیا[337]۔

مافوشیانگ کے دور میں ہان اور ہوئی کے درمیان بھی بہت خوشگوار تعلقات رہے۔ مافوشیانگ کی جہریہ صوفی مایوان زانگ Ma Yuanzhang سے دشمنی ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ما فوشیانگ چاہتے تھے کہ زانگ گوانگ جیان Zhang Guangjian کو گانسو کے گورنر کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ گانسو کا گورنر کسی گانسو کے رہنے والے کو ہی بنایا جانا چاہیئے لیکن مایوان زانگ نے ان کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

مافوشیانگ نے اون (wool) کی تجارت میں بھی سرمایہ لگایا تھا اور ایک ماچس کی فیکٹری میں بھی۔ CE 1918 میں ماانلیانگ کے انتقال کے بعد مافوشیانگ نے ان کا عہدہ سنبھالا اور چین کے شمال مغرب کی ریاستوں کے واحد حکمران بن گئے۔

CE 1920 میں جب ہائی یوان Haiyuan earthquake میں زلزلہ آیا تو مافوشیانگ نے لانزو میں زلزلہ متاثرین کی مدد کا کام کیا۔

ما فوشیانگ کو بے یانگ حکومت نے سوئی یوان کا گورنر Governor of Suiyuan بنا دیا چنانچہ -1921 CE 1925 تک وہ اس عہدے پر رہے[338]۔

ایک امریکی تاجر لکھتا ہے کہ ما فوشیانگ علاقے کے بنیادی ڈھانچے infrastructure کو ماڈرن modernizing بنانا چاہتے تھے اور ذرائع آمدورفت transport کو جدید بنانے پر غور کر رہے تھے[339]۔ انہوں نے سوئی یوان میں تعلیمی شعبہ Department of Education بھی قائم کیا۔

زلی انہوئی جنگ

Zhili-Anhui War

جب یوان شکائی نے دھوکے سے اپنی حکومت قائم کر لی تو جمہوری رہنماؤں (خاص کر سن یات سین اور اس کی پارٹی) نے CE 1917 میں بے یانگ حکومت کے خلاف ایک مہم چلائی جس کو آئین بچاؤ تحریک کہا جاتا ہے جس کے بعد ایک جنگ بھی ہوئی جس کو آئین بچاؤ جنگ (Constitutional Protection War) کہا جاتا ہے[340]۔

لیکن اس کے بعد چین بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں بٹ گیا جن کو کلیق کہا جاتا ہے س کا ترجمہ منڈلی کیا جاتا ہے۔ یہ کلیق شمال اور جنوب دو گروہوں میں بٹی ہوئی تھیں۔ بعد میں شمالی کلیقوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ جنوبی کلیقوں کے

خلاف ہمیں اقدام کرنا چاہئے اور ان کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر کے پورے چین کو پھر سے ایک حکومت کے تحت متحد کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے لئے کیا طریقہ اپنایا جائے اس میں شمالی کلیقوں میں اختلاف ہو گیا۔ انہوئی کلیق کے سردار ڈوان قروئی Duan Qirui کا کہنا تھا کہ اس کے لئے ہمیں طاقت کا استعمال کرنا چاہئے اور ان پر حملہ کر کے ان کو ختم کر دینا چاہئے لیکن زلی کلیق کے سرداروں کا ماننا تھا کہ ہمیں اس کام کے لئے پر امن طریقے استعمال کرنا چاہئے۔ اور بات چیت کے ذریعہ ان کو اپنے ساتھ ملانا چاہئے۔ لیکن ڈوان قروئی اس سے ناراض ہو گیا اور اس نے اپنی الگ فوج بنائی۔ اس کے لئے اس نے جاپانی حکومت سے قرضہ لیا جس کو نیشی ہارالون Nishihara Loans کہا جاتا ہے۔ اور اس فوج کی مدد سے اس نے باہری منگولیا Outer Mongolia پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس سے ڈر کر منچوریا Manchuria کی فنگ ٹیان کلیق Fengtian clique نے زلی Zhili کلیق سے ہاتھ ملا لیا۔ اس کے علاوہ اس نے جنوب مغرب کے ان جنگی سرداروں کو بھی اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیا جن کو انہوئی کلیق سے کچھ خطرہ تھا۔ اس کے بعد زلی کلیق نے برطانیہ اور امریکہ کی مدد سے اس وقت کے چین کے صدر شو شی چانگ Xu Shichang سے انہوئی کے جنرل شو شوزینگ Gen. Xu Shuzheng کو برخواست کروا دیا جس نے انہوئی کلیق کی منگولیا پر مہم کی قیادت کی تھی۔ اس سے مشتعل ہو کر ڈوان قروئی اور جنرل شو شوزینگ نے زلی کلیق اور اس کے اتحادیوں کو برا بھلا کہا اور ان کے خلاف جنگ کی تیاری شروع کر دی۔

اس کی خبر پا کر نومبر 1919 CE میں زلی کلیق کے جنرل وو پی فو Gen. Wu Peifu نے جنرل ٹانگ جیاؤ Tang Jiyao اور لو رونگ ٹنگ Lu Rongting کے نمائندوں سے ہینگ یانگ Hengyang میں ملاقات کی اور انہوئی کلیق سے مقابلہ کرنے کی حکمتِ عملی بنائی اور ایک معاہدے پر دستخط کئے جس کو نیشنل سالویشن الائیڈ آرمی کا رف ڈرافٹ Rough Draft of the National Salvation Allied Army کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کو انہوئی کلیق کے خلاف اتحاد کی علامت مانا گیا۔

April 1920 CE میں ہونان Hunan کی جنگ میں مارے جانے والے فوجیوں کی یاد میں باؤ ڈنگ Baoding میں ایک اعزازی تقریب ہوئی جس میں اس وقت کے زلی کلیق کے جنرل کاؤ کن Cao Kun نے مزید کچھ جنگی سرداروں کے نام اس اتحاد میں جوڑے جو انہوئی کلیق کے خلاف بنا تھا۔ یہ جنگی سردار ان علاقوں کے تھے ہوبی، ہی نان، لیاؤ ننگ، جی لن، ہی لونگ جیانگ، جیانگ سو، جیانگ شی اور زلی

Hubei, Henan, Liaoning, Jilin, Heilongjiang, Jiangsu, Jiangxi and Zhili.

اس سے دونوں پارٹیوں میں ٹکراؤ کی خبر عام ہو گئی اور دونوں نے جنگ کے لئے فوجیں اکٹھی کرنی شروع کر دیں[341]۔

پاؤٹنگ فوٹیلی گرام

Paoting-fu Telegram

اس کے بعد ان جنرلوں نے جو انہوئی کے خلاف متحد ہوئے تھے ایک متحدہ اعلامیہ جاری کیا جس میں انہوئی کلیق کے سردار ڈوان قروئی اور اسکے فوجی دھڑے انفو کلب کے سربراہ شوشوزینگ Xu Shuzheng کی مذمت کی گئی تھی۔ یہ مذمت کرنے والے جنرل تھے کاؤ کن، زانگ زولن، وانگ زانیوان، لی شن، چین گوانگ یوان، زاو ٹی اور ما فوشیانگ

Cao Kun, Zhang Zuolin, Wang Zhanyuan, Li Shun, Chen Guangyuan, Zhao Ti and Ma Fuxiang.

یہ اعلامیہ ٹیلی گرام کے ذریعہ 12 July 1920 CE کو سب جگہ بھیجا گیا جس کو پاؤٹنگ فوٹیلی گرام کہا جاتا ہے[342]۔

جنگ کی تیاری

1920 CE کی شروعات میں انہوئی کلیق کی فوج کے 5 ڈویژن اور 4 بریگیڈ اکٹھا کر چکی تھی اور اس فوج کا نام اس نے قومی استحکام فوج National Stabilization Army رکھا۔ اس پوری فوج کا کمانڈر ڈوان قروئی خود بنا۔ اس نے دو مورچوں پر اپنی فوج تعینات کی۔ ایک تو مغربی مورچے پر جہاں سے وہ زوزو، لائی شوئی اور گوان Zhuozhou, Laishui and Gu'an کو کور cover کر سکے اور دوسری مشرقی جانب جہاں سے وہ لیانگ، ہیم لیٹ اور بیجی میاو Liang (梁) Hamlet and Beijimiao کو کور کر سکے۔ یہ فوج یانگ ہیم لیٹ Yang Hamlet کے مغرب میں ٹھہری تھی۔

زلی اور اس کے اتحادیوں نے ایک ڈویژن اور 9 بریگیڈ کی فوج بنائی اور اس کا نام رکھا غداروں کو کچلنے والی فوج Traitor Suppression Army اور اس کا کمانڈر ووپی فو Wu Peifu کو بنایا۔ اس نے بھی اپنی فوج کو دو طرف تعینات کیا۔ مشرقی جانب یانگ ہیم لیٹ کے علاقے میں اور مغربی جانب گاؤبی Gaobei کے علاقے میں۔ اس دوران زانگ زولن Zhang Zuolin نے اپنی فوج کو شان ہائی گوان Shanhaiguan میں داخل ہو کر ماچانگ Machang اور جن لیانگ چینگ Junliangcheng میں پوزیشن لینے کا حکم دیا۔

جنگ

14 جولائی 1920 CE کو انہوئی فوج نے زلی فوج پر دونوں طرف سے حملہ کر دیا۔ زلی فوج گاؤبی سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی۔ دو دن بعد جاپانی فوج کی مدد سے انہوئی فوج یانگ ہیم لیٹ پر قابض ہو گئی اور زلی فوج نے پیچھے ہٹ کر بی کانگ Beicang پر مورچہ سنبھال لیا۔ اس کے بعد انہوئی فوج آگے بڑھنے سے رک گئی۔

7 جولائی کو ووپی فو نے اپنی فوج کو لے کر مغربی مورچے پر بھرپور حملہ کیا اور انہوئی کے مغربی اڈے پر قبضہ کر لیا اور اسے بری طرح پسپا کر دیا۔ اس دوران اس نے انہوئی کے کمانڈر چو ٹونگ فنگ Qu Tongfeng اور اس کے علاوہ کئی افسروں کو گرفتار کر لیا جن میں اس کا پہلے ڈویژن کا کمانڈر بھی شامل تھا۔ زوزو پر قبضہ کرنے کے بعد اس نے بھاگتی ہوئی انہوئی فوج کا پیچھا کیا۔ چنانچہ 15 واں ڈویژن کو چھوڑ کر ساری فوج وہاں سے فرار ہو گئی۔ اسی دن فنگ ٹیان کی فوج نے انہوئی کے مشرقی مورچے پر حملہ بول دیا۔ مغربی مورچے کی پسپائی کی خبر سن کر اس کا مغربی کمانڈر شو شو زینگ فرار ہو کر بیجنگ کے لانگ فانگ Langfang پہنچ گیا۔ چنانچہ انہوئی فوج نے فنگ ٹیان اور زلی کی متحدہ فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

جب ڈوان قروئی نے دیکھا کہ وہ جنگ ہار چکا ہے تو اس نے 19 July 1920 CE کو استعفیٰ دے دیا۔ 23 جولائی کو فنگ ٹیان اور زلی کی متحدہ فوج نانیو ان (南苑) Nanyuan میں داخل ہوئی اور بیجنگ پر قابض ہو گئی۔ اس طرح اس جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ اس جنگ کے بعد بے یانگ فوج پوری طرح بکھر گئی۔ ووپی فو کو پورے ملک میں اس جنگ کا ہیرو مانا گیا اور زلی اور فنگ ٹیان نے مل کر حکومت تشکیل دی جو 1922 CE تک، یعنی پہلی زلی فنگ ٹیان جنگ First Zhili-Fengtian War تک چلی[343]۔

پہلی زلی فنگ ٹیان جنگ

First Zhili–Fengtian War

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم پہلی اور دوسری زلی فنگ ٹیان جنگ کا حال ذکر کر دیں۔ پہلی زلی فنگ ٹیان جنگ 1922 میں ہوئی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ووپی فو نے زلی انہوئی جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا اور بیجنگ میں زلی اور فنگ ٹیان کی مشترکہ حکومت قائم ہو گئی۔ لیکن جلد ہی دونوں میں اختلاف بھی شروع ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ 1922 میں فنگ ٹیان کلیق کے لیڈروں نے زلی کلیق کے لیڈروں کو بغیر بتائے صدر جن ین پینگ Premier Jin Yunpeng کو ہٹا کر اس کی جگہ لیانگ شی یی Liang Shiyi کو صدر بنا دیا۔ جس سے زلی کلیق کے لیڈر ناراض ہو گئے۔ یاد رہے زلی کلیق کی پشت پناہی برطانیہ اور امریکہ کر رہے تھے اور فنگ ٹیان کی پشت

پناہی جاپان کر رہا تھا۔ اس سے پہلے جاپان انہوئی کلیق کی پشت پناہی کر تا تھا لیکن انہوئی کی ہار کے بعد اس نے فنگ ٹیان کی پشت پناہی شروع کر دی تھی۔

25 جنوری 1921 کو لیانگ شی یی نے اپنے کابینہ cabinet کی میٹنگ کی جس میں فنگ ٹیان کے جنگی سردار زانگ زولن کی مدد سے انہوئی کلیق کے 6 ممبروں کو ایم نسٹی Amnesty دے دی جب کہ زلی کلیق اس کے خلاف تھی۔ زلی کلیق نے اس کی مخالفت کی لیکن اس کو مسترد کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں زلی اور فنگ ٹیان کے بیچ ٹکراؤ پیدا ہو گیا۔ اس کے علاوہ جھگڑا، اس بات سے اور بڑھ گیا کہ کابینہ نے زلی کلیق کو 30 لاکھ ڈالر ($3 million) کا ملٹری بجٹ دینے سے انکار کر دیا حالانکہ پہلے اس کا وعدہ کیا جا چکا تھا۔ چنانچہ زلی کلیق کے جنرل وو پی فو نے لیانگ شی یی سے جبری استعفیٰ لے لیا، جس کے نتیجے میں نئی فنگ ٹیان نواز کابینہ بننے کے ایک مہینے بعد ہی گر گئی اور فنگ ٹیان کلیق کے جنگی سردار زانگ زولن نے فوجی کارروائی کی دھمکی دینی شروع کر دی۔ اور 10، اپریل 1922 کو فنگ ٹیان نے فوج بھیجنی شروع کر دی۔ تاہم زلی کلیق نے 25 اپریل تک اپنے مخالف کے خلاف زبان نہیں کھولی۔ چنانچہ 25 اپریل کو دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف فوجیں تعینات کرنی شروع کر دیں، زلی کلیق نے 100,000 فوج بھیجی اور فنگ ٹیان کلیق نے 120,000 فوج روانہ کی[344]۔

زلی فوج کا کمانڈر ان چیف وو پی فو Wu Peifu تھا، مرکزی محاذ کا کمانڈر تھا وانگ چینگ بن Wang Chengbin اور مشرقی محاذ کا کمانڈر تھا زانگ گورونگ Zhang Guorong ، اور زانگ فولائی Zhang Fulai مشرقی محاذ کا ڈپٹی کمانڈر تھا۔

فنگ ٹیان کا کمانڈر ان چیف خود زانگ زولن Zhang Zuolin تھا اور مشرقی محاذ کا بھی۔ اس کا ڈپٹی کمانڈر تھا سن لی چین (孙烈臣) Sun Liechen ۔ مغربی محاذ کا کمانڈر تھا زانگ جنگ ہوئی Zhang Jinghui اور اسکے ماتحت تین اور کمانڈر تھے باؤ ڈیشان، زانگ شو لیانگ اور لی جنگ لن۔ Bao Deshan (鲍德山), Zhang Xueliang and Li Jinglin (李景林)۔

جنگ کی تیاری

پہلے کی زلی انہوئی Zhili-Anhui جنگ کی طرز پر، فنگ ٹیان Fengtian فوج کو زلی Zhili فوج پر، مشرق اور مغرب ،دونوں طرف سے حملہ کرنا تھا۔ فنگ ٹیان Fengtian فوج کا جنرل ہیڈ کوارٹر جن لیانگ چینگ Junliangcheng میں تھا، جو فنگ ٹیان کے مشرقی محاذ کا آرمی ہیڈ کوارٹر بھی تھا۔ فنگ ٹیان Fengtian فوج کے کمانڈر ان چیف، زانگ زولن Zhang Zuolin، نے ذاتی طور پر مشرقی محاذ کی قیادت کی اور 29

اپریل 1922 کو وہ اپنے جنرل ہیڈ کوارٹر پہنچا اور فوری طور پر حملے کا حکم دیا۔ زانگ جنگ ہوئی Zhang Jinghui کو فنگ ٹیان Fengtian کے مغربی محاذ کا کمانڈر ان چیف نامزد کیا گیا، جسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ فنگ ٹیان Fengtian فوج کے مغربی محاذ کا ہیڈ کوارٹر چانگ شن ڈیان (长辛店) Changxindian میں تھا، اور مغرب میں فنگ ٹیان Fengtian فوج کو باؤ ڈنگ Baoding میں زلی Zhili فوج کے ہیڈ کوارٹر پر براہِ راست حملہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔

زلی فوج کو تین محاذوں پر تعینات کیا گیا تھا۔ وو پی فو Wu Peifu کی فوج (جو مغرب میں تیسرے ڈویژن کی سربراہی میں تھی) کا ہیڈ کوارٹر چمکیلے شیشے کا دریا Glazed Glass River (Liulihe, 琉璃河) کے علاقے میں تھا۔ وانگ چینگ بن (王承斌) Wang Chengbin کی فوج کی قیادت گوان (固安 Gu'an) میں 23 ویں ڈویژن نے کی۔ زانگ گورونگ (张国熔) کی فوج، 26ویں ڈویژن کے ساتھ، مشرق میں ڈاچینگ (Dacheng, 大城) میں تعینات تھی، اور بعد میں اسے زانگ فولائی (Zhang 张富来 Fulai) کے 24ویں ڈویژن نے مزید تقویت دی۔

مغربی محاذ

10 اپریل 1922 کو فنگ ٹیان فوجی تعینات ہوئے۔ 29، اپریل کو جنگ چھڑنے کے بعد، مشرقی محاذ پر زلی فوج کو رین چیو اور ہی جیان Renqiu and Hejian کی طرف پیچھے ڈھکیل دیا گیا۔ فنگ ٹیان Fengtian فوج کی شدید گولہ باری کی وجہ سے مغربی زلی Zhili فوج کوئی پیش قدمی نہ کر سکی۔ 30 اپریل کو وو پی فو ذاتی طور پر فرنٹ لائن پر گیا تاکہ فنگ ٹیان Fengtian محاذ پر بھاری گولہ باری کا حکم دے۔ چنانچہ وو پی فو نے فنگ ٹیان فوج پر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد 4 مئی کو زلی فوجیوں نے اچانک دوسرا حملہ کر دیا تو، فنگ ٹیان فوج کا 16 واں ڈویژن (جو سابق زلی فوجیوں پر مشتمل تھا جس کی کمانڈ فنگ گوزانگ Feng Guozhang کر رہا تھا) وو پی فو سے جا ملا۔ فنگ ٹیان فوج کے عارضی طور پر منظم فرسٹ ڈویژن 1st Division کو پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونا پڑا، اور مغربی محاذ پر بھی فنگ ٹیان کا دفاع تباہ ہو گیا۔ لیکن بعد میں فرسٹ ڈویژن 1st Division کے جوابی حملے کی وجہ سے زلی Zhili فوج کی پیش قدمی رک گئی اور چانگ شن ڈیان Changxindian پر فنگ ٹیان کا دوبارہ قبضہ ہو گیا۔

فنگ ٹیان فوج کی طرف سے یہ کامیاب جوابی کارروائی تو ہوئی لیکن بہت کم وقت کے لئے فائدہ مند رہی کیونکہ وو پی فو نے پسپائی کا جھانسا دے کر، پیش قدمی کرنے والی فنگ ٹیان فوج پر گھات لگا کر حملہ کر دیا جس سے فنگ ٹیان فوج کو شدید نقصان ہوا، اور زلی کو فتح حاصل ہوئی۔ مغربی محاذ کے باقی ماندہ فنگ ٹیان فوجیوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا، اور اب زلی فوج مشرقی محاذ کی طرف متوجہ ہوئی۔

مشرقی محاذ پر جنگ

مشرقی محاذ پر فنگ ٹیان Fengtian فوج کو ابتدائی طور پر کامیابی ملی، اور زلی Zhili فوج ایک مایوس کن مرحلے سے گزر رہی تھی۔ تاہم، جیسے ہی مغربی محاذ پر اپنی فوج کی شکست کی خبر فنگ ٹیان Fengtian فوج کے بڑے عہدے داروں تک پہنچی، تو بریگیڈ کمانڈر(鲍德山) Bao Deshan نے دشمن پر حملہ جاری رکھنے سے انکار کر دیا اور اپنی فوج کی پشت پر سے سکیورٹی بھی ہٹالی اور اسے غیر محفوظ چھوڑ دیا، جو دشمن کے لئے ایک سنہری موقع تھا۔ اس کے بعد زانگ زولن نے مکمل تباہی سے بچنے کے لیے اپنی پوری فوج کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیا۔ لیکن فنگ ٹیان کا دوسرا دستہ، جو اس کے بیٹے، زانگ شولیانگ کی کمان میں تھا اور وہ فنگ ٹیان فوج کی کریم تھا وہ زلی فوج کے حملے کا نشانہ بن گیا۔ مغربی محاذ پر مکمل فتح حاصل کرنے کے بعد، ووپی فو نے اپنی بکھری ہوئی فوج کو اکٹھا کیا جو زیادہ تر تیسرے اور 26ویں ڈویژن کے فوجی تھے اور ان کو ذاتی طور پر زانگ شولیانگ کی یونٹ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اگرچہ زانگ شولیانگ نے معمولی جانی نقصان کے ساتھ دشمن کے حملے کو کامیابی سے پسپا کر دیا، لیکن آخر کار وہ خود بھی پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا۔

مشرقی محاذ پر جو فنگ ٹیان فوج کا تیسرا دستہ لی جنگلن Li Jinglin (李景林) کی کمان میں تھا، وہ ابتدائی طور پر یاؤما کراسنگ Yaoma crossing [جس کو یاؤمادو (Yaomadu, 姚马渡) بھی کہا جاتا ہے] پر جوابی حملوں کو شکست دینے میں کامیاب ہوا۔ اگرچہ اس نے 1000 سے زیادہ دشمن کے فوجیوں کو پکڑ لیا، لیکن مغربی محاذ پر شکست کی خبر سے اس کے حوصلے بھی پست ہو گئے۔ اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، زلی فوج نے ماچانگ (گھوڑے کی فیکٹری Horse Factory) میں بنے فنگ ٹیان کی تیسری فوج کے ہیڈ کوارٹر پر نیا حملہ کر کے، 7000 سے زیادہ فنگ ٹیان فوجیوں کو ہلاک یا گرفتار کر لیا جس کے نتیجے میں فنگ ٹیان فوج یانگ لیو چنگ (پوپلر ولو گرین (Poplar Willow Green (杨柳青) کے علاقے کو چھوڑ کر بیکانگ (北仓) Beicang کی طرف پیچھے ہٹ گئی۔ جن لیانگ چینگ Junliangcheng میں دفاع کو منظم کرنے کی تیاری کے دوران، فنگ ٹیان کی فوج نے تقریباً 20,000 زلی فوج پر حملہ کر دیا، جو ٹرین کے ذریعے پہنچی تھی لیکن زلی فوج نے فنگ ٹیان Fengtian فوجیوں کو شکست دے دی، اور زندہ بچ جانے والوں کو لانزو Luanzhou واپس جانے پر مجبور کر دیا۔

اس وقت تک یہ واضح ہو گیا تھا کہ فنگ ٹیان گروہ کو زبردست شکست ہو رہی ہے۔ 5 مئی کو زلی فوج کے 23ویں ڈویژن نے جس کی قیادت وانگ چینگ بن کر رہا تھا، اس نے فنگ ٹیان کو شکستِ فاش دی اور زلی فوج فاتحانہ تیانجن

Tianjin میں داخل ہوئی۔ اس لڑائی میں فنگ ٹیان کے 20,000 فوجی مارے گئے اور 10,000 پالا بدل کر زلی سے جا ملے اور 40,000 فوجیوں نے ہتھیار ڈالے جن کو قیدی بنا کر زلی کلیق لے جایا گیا۔

جنگ کا خاتمہ

اس وقت برطانوی مشنریوں نے زلی کلیق کے اہلکاروں سے لوان زو Luanzhou میں مشورہ کیا اور انہیں پیش کش کی کہ وہ دونوں فریق کے درمیان سمجھوتہ کرا سکتے ہیں۔ چنانچہ برطانوی کونسل نے فنگ ٹیان کلیق کے قائد زانگ زولن کو مشورہ دیا کہ اگر وہ شان ہائی گوان Shanhaiguan سے اپنی فوج واپس بلا لیتا ہے اور شان ہائی گوان کو زلی کلیق کے حوالے کر دیتا ہے تو وہ زلی کلیق کو اس بات پر آمادہ کر سکتے ہیں کہ وہ فنگ ٹیان کا پیچھا کرنا چھوڑ دے۔ چنانچہ 18 جون کو دونوں فریق نے ایک برطانوی جنگی جہاز پر ملاقات کی جو چن ہوانگ ڈاؤQinhuangdao کے ساحل پر لنگر انداز تھا۔ اس دوران دونوں نے ایک امن معاہدے پر دستخط کئے جس میں یہ طے ہوا کہ اس جنگ میں زلی کو فتح حاصل ہوئی ہے اور شان ہائی گوان کو دونوں کے بیچ میں سرحد مانا جائے[345]۔ فنگ ٹیان کلیق واپس منچوریا چلی گئی اور ووپی فو کی قیادت میں زلی فوج نے بیجنگ حکومت کا کنٹرول سنبھال لیا۔ ووپی فو کی زلی کلیق نے بیجنگ کی بے یانگ حکومت پر اپنا اقتدار قائم رکھا، یہاں تک کہ 1924 میں بیجنگ فوجی بغاوت پر یہ حکومت ختم ہوئی۔

دوسری زلی فنگ ٹیان جنگ
Second Zhili–Fengtian War

دوسری زلی فنگ ٹیان جنگ 1924 میں ہوئی، یہ چین کی خانہ جنگی کے دور کی ایک اہم جنگ ہے کیونکہ اس میں اس وقت کی سب سے طاقتور کلیق یعنی زلی کلیق Zhili clique کو شکست ہوئی جس کا بیجنگ کی بے یانگ حکومت پر قبضہ تھا۔ اسی جنگ کے آخر میں بیجنگ میں ایک فوجی بغاوت ہوئی جس میں فنگ یو شیانگ Feng Yuxiang نام کے جنگی سردار نے زلی کلیق کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور زلی کلیق کا بیجنگ پر سے قبضہ ختم ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور چھوٹی چھوٹی جھڑپیں بھی ہوئیں۔ اس کے بعد فنگ یو شیانگ جو انہوئی کلیق کا جنگی سردار تھا اور زانگ زولن Zhang Zuolin جو فنگ ٹیان کلیق کا سردار تھا دونوں کے ہاتھ میں بیجنگ کی باگ ڈور آ گئی۔ اور دونوں نے مل کر جنرل ڈوان قروئی کو بیجنگ حکومت کا وزیر اعظم بنا دیا۔ یاد رہے فنگ ٹیان کلیق کی پشت پناہی جاپان کر رہا تھا، اس لئے بیجنگ حکومت میں جاپان کا عمل دخل بڑھ گیا، جس کو عام چینی پسند نہیں کرتے تھے۔ جس کے نتیجے میں ملک میں جگہ جگہ احتجاج ہونے لگے۔ جس کے نتیجے میں شمالی مہم Northern Expedition (1926–1928 CE) کی جنگ ہوئی[346]۔

پس منظر

شنگھائی Shanghai پر کنٹرول حاصل کرنے کی کشمکش، اس ٹکراؤ کی سب سے بڑی وجہ بنی۔ شنگھائی چین کا سب سے بڑا کاروباری شہر ہے جو جیانگ سو صوبے Jiangsu province کا حصہ ہے۔ اس وقت شنگھائی پر لو یونگ شیانگ Lu Yongxiang کا کنٹرول تھا جو انہوئی کلیق کا جنرل تھا اور زی جیانگ Zhejiang صوبے کا گورنر تھا۔ لیکن چونکہ شنگھائی شہر جیانگ سو صوبے کا حصہ تھا اور جیانگ سو پر زلی کلیق کی حکومت تھی، اس طرح اصولاً شنگھائی پر بھی زلی کلیق کا کنٹرول ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ستمبر 1924 میں فنگ ٹیان اور زلی کے درمیان تب ٹکراؤ ہو گیا جب زی جیانگ Zhejiang کے عہدیداروں نے چی شی یوان Gen. Qi Xieyuan جو زلی کلیق کا جنگی سردار تھا اس کو شنگھائی کا کنٹرول دینے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ زی جیانگ اس وقت تک غیر جانب دار تھا، اس لئے اس کی مدد کرنا کسی کلیق کا فرض نہیں بنتا تھا لیکن فنگ ٹیان کلیق کا سردار زانگ زولن، زی جیانگ کی حمایت میں آ گیا، زلی کلیق کے خلاف۔ کیونکہ وہ پچھلی جنگ میں زلی کلیق کے ہاتھوں اپنی شکست کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اس طرح زلی اور فنگ ٹیان پھر سے ایک دفعہ آمنے سامنے آ گئے۔ فنگ ٹیان کا ساتھ سن یات سین Dr. Sun Yat-sen نے بھی دیا کیونکہ سن یات سین دونوں کی لڑائی سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

جنگ کی تیاری

ایسا نہیں ہے کہ فنگ ٹیان نے ابھی جنگ کی تیاری شروع کی تھی بلکہ جب پہلی زلی فنگ ٹیان جنگ میں اسے ہار ہوئی تھی تبھی سے اس نے زلی کلیق سے بدلہ لینے کی تیاری شروع کر دی تھی، اور اب اسے وہ موقع ہاتھ لگ چکا تھا جس کا وہ انتظار کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج میں بہت سے سدھار کئے اور لڑنے کی ترکیبوں میں بہتری پیدا کی۔ اس نے اپنے چیف آف جنرل اسٹاف یانگ یوٹنگ Yang Yuting کو مکڈین ہتھیاروں کے ذخیرے Mukden Arsenal کا انسپکٹر جنرل بنایا اور وانگ ین ٹائی (王荫泰) Wang Yintai کو مٹیریل ڈپارٹمنٹ Department of Materials کا ڈائریکٹر بنایا۔ اس نے بہت سے ایف ٹی ٹینک FT tanks خریدے اور ہر سال 150 توپ خانے خریدے۔ ہر سال 1000 مشین گن اور 60,000 رائفلیں بڑھائیں۔ اس کے علاوہ فضائیہ اور بحریہ کو بھی مضبوط کیا۔ اس نے اپنے بیٹے زانگ شو لیانگ Zhang Xueliang کو ایوی ایشن آفس کے ڈائریکٹر Director of the Aviation Office بنایا اور اس کی مدد کے لئے زو پی بنگ (周培炳) Zhou Peibing اور یاؤ شی جیو (姚锡九) Yao Xijiu کو مقرر کیا۔ اٹلی اور جرمنی سے مزید جہاز خریدے اس طرح اس کے پاس کل جہازوں کی تعداد 300 ہو گئی جن کو 4 گروہوں میں بانٹا گیا۔ مزید فضائی اڈے اسٹریٹجک مقامات Strategic locations پر بنائے گئے۔ ہربن Harbin میں بحریہ کا

کوارٹر Naval headquarters اور ایک ٹریننگ اسکول بنایا گیا۔ مواصلات کو بہتر بنانے کے لیے، اضافی پانی اور کوئلے کے سپلائی اسٹیشن سوئی زونگ، شنگ چینگ اور ڈایاؤ گو Suizhong, Xingcheng and Dayaogou میں بنائے گئے تاکہ ٹرین کے ذریعہ فوجیوں کو فوراً بھیجا جا سکے[347]۔ جن علاقوں تک ریل لائن نہیں تھی وہاں کے لیے سڑکیں بنائی گئیں۔ اور ہر فوج کا اپنا وائر کمیونی کیشن (ٹیلی فون اور ٹیلی گراف) اسکے جنرل ہیڈ کوارٹر سے منسلک بنایا گیا۔ ریڈیو مواصلاتی یونٹیں Radio communication units بھی بنائی گئیں۔ ریڈیو مواصلات کو مزید بہتر بنانے کے لیے، شین یانگ، ہربن اور جن کاؤنٹی Shenyang, Harbin and Jin County میں ریڈیو اسٹیشن بنائے گئے۔

جنگ

جنگ کی شروعات 3 ستمبر 1924 کو ہوئی جب پہلی جیانگ سوزی جیانگ جنگ First Jiangsu-Zhejiang War پھوٹ پڑی۔ فنگ ٹیان کلیق کے سردار زانگ زولن نے اپنے گھر پر ایک ہنگامی میٹنگ کی جس میں اس کی حکومت اور فوج کے تمام اعلیٰ عہدیدار شریک ہوئے، فوج کے بریگیڈ کمانڈر اور اس سے اونچے درجے کے تمام کمانڈر موجود تھے۔ اس مجلس میں زانگ زولن نے زلی کلیق کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اور 13 ستمبر کو بیجنگ اور فنگ ٹیان کے درمیان چلنے والی تمام ٹرینیں روک دی گئیں۔

دوسری طرف زلی کلیق جو اپنی فوجی طاقت کے بے جا زُعم میں تھی، اس نے جنگ کی کوئی تیاری نہیں کی تھی جبکہ فنگ ٹیان کلیق 1923 سے ہی تیاری میں مصروف تھی۔ حالانکہ زلی کلیق کی فوج کی تعداد زیادہ تھی لیکن فنگ ٹیان کلیق کے جنگی منصوبہ سازوں کا ماننا تھا، کہ فنگ ٹیان کی فتح کی امید کی جا سکتی ہے اگر 250,000 فوج لے کر زلی پر اچانک حملہ کر دیا جائے اور اسے تیاری کا موقع نہ دیا جائے۔

فنگ ٹیان کا مقصد یہ تھا کہ بیجنگ اور تیانجن سے زلی کا قبضہ ختم کر کے اپنا قبضہ قائم کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے پہلے ان کو شان ہائی گوان Shanhaiguan پر قبضہ کرنا تھا، اس لئے فنگ ٹیان کو اپنی ایک حملہ آور فوج شی ہی ندی Shi He (石河) کے مغربی کنارے پر شو جیا لنگ Xujialing (徐家岭) کے علاقے میں بھیجنا ضروری تھا، کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ اگر ایک دفعہ اس علاقے پر فنگ ٹیان کا قبضہ ہو جائے گا تو پھر فنگ ٹیان کی پوری فوج شان ہائی گوان میں جمع ہو کر بھرپور حملہ کرے گی۔ یہ فوج پہلے اور دوسرے فوجی ڈویژنوں پر مشتمل ہو گی۔ شان ہائی گوان پر قبضے کے بعد آگے بڑھ کر بیجنگ اور تیانجن پر قبضہ کیا جائے گا۔ اگر شان ہائی گوان پر قبضہ نہیں ہو پایا تو دو پل بنائے جائیں گے چیانسو Qiansuo میں جو شان ہائی گوان سے 20 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک ٹرین اسٹیشن ہے۔

سیاسی حکمتِ عملی

جنگی منصوبہ بندی کے علاوہ فنگ ٹیان کلیق نے سیاسی سطح پر بھی جوڑ توڑ شروع کر دیا۔ اس کے لئے اس نے زلی مخالف اتحاد بنایا جس میں اس نے گوانگ ڈونگ Guangdong کے سن یات سین اور انہوئی کے جنگی سردار لو یونگشیانگ (卢永详) Lu Yongxiang کو بھی شامل کیا جس کا مرکز زی جیانگ Zhejiang تھا۔ اس کے علاوہ اس نے زلی کلیق کے اندر بھی پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور اس کے جنرل فنگ یو شیانگ Feng Yuxiang کو پیش کش کی کہ وہ پالا بدل کر فنگ ٹیان سے آملے، اس کے لئے اس نے اپنے سب سے معتمد افسر لیفٹیننٹ فوشنگ پی Fu Xingpei کو اپنا خط لیکر بھیجا تا کہ وہ فنگ یوشیانگ سے خفیہ طور پر ملاقات کرے۔ بیجنگ پہنچنے کے بعد فو شنگ پی پہلے فنگ یو شیانگ کے چیف آف اسٹاف لیو جی chief of staff Liu Ji سے ملا ہوٹونگ Hutong کے ڈاجیو (大觉) Dajue کے مقام پر اور اس کو بتایا کہ فنگ یو شیانگ اس سے ملنے کا منتظر ہے۔ چنانچہ نان یوان Nanyuan کے مقام پر دونوں نے خفیہ ملاقات کی اور بات چیت کے بعد دونوں نے ایک خفیہ معاہدہ کیا کہ فنگ یوشیانگ پسِ پردہ فنگ ٹیان کلیق کا ساتھ دیگا۔ اس کے بعد فنگ نے فو سے کہا کہ کسی اہلکار کا بیجنگ میں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہے اس لئے وہ جلدی وہاں سے روانہ ہو جائے۔ حالانکہ کہ یہ ملاقات بہت مختصر تھی لیکن کامیاب رہی، اس کے بعد فنگ یوشیانگ کی کئی ملاقاتیں ہوئیں فنگ ٹیان کلیق کے اہلکاروں گو ینگ زو Guo Yingzhou (郭瀛洲) اور ما بنگ نان (马炳南) Ma Bingnan سے۔ کوئی شک نہ پیدا ہو، اس کے لئے انہوں نے غیر جانبدار انہوئی کلیق کے اہلکاروں کو بچولئے middlemen کے طور پر مقرر کر دیا۔ چنانچہ انہوئی کلیق کا جنگی سردار وو گوانگ شن (吴光新) Wu Guangxin دونوں یعنی بیجنگ اور فنگ ٹیان کلیق کے دار الخلافہ شینگ یانگ کے بیچ خود جا کر پیغام رسانی کا کام کرتا۔ جب فنگ ٹیان کلیق نے فنگ یو شیانگ کو 2,000,000 جاپانی ین (Japanese yen) کی رشوت دی، تا کہ فنگ یوشیانگ فنگ ٹیان کلیق کے لئے کام کرے، تو یہ پیسے انفو کلب Anfu Club کے جیاڈی یاؤ Jia Deyao نے ہی فنگ یو شیانگ کو پہنچائے تھے۔ چنانچہ زلی کلیق نے تقریباً دو لاکھ (200,000) فوجی اور فنگ ٹیان کے ڈھائی لاکھ (250,000) فوجی جنگ میں اتارے۔

جنگ کا شروعاتی دور

15 ستمبر 1924 کو زانگ زولن کی قیادت میں فنگ ٹیان فوج نے منچوریا کی سرحد پر وو پی فو Wu Peifu کی فوج پر حملہ کر دیا۔ رے ہے Rehe اور شان ہائی گوان پر حملے کے بعد وہ سوئی زونگ Suizhong میں جمع ہوئے، اور پہلے اور تیسرے ڈویژن نے یو گوان (榆关) Yuguan کے مشرق میں زلی فوج کی چوکیوں پر حملہ

کیا۔ 28 ستمبر تک جنگ پورے زوروں پر آگئی۔ فنگ ٹیان فوج نے شان ہائی گوان میں زلی فوج پر بھرپور حملہ کیا، لیکن زلی نے بھی خوب دفاع کیا اور اپنی برتر جائے وقوع کا خوب فائدہ اٹھایا۔ ادھر سن یات سین اپنی فوج کو شمال کی طرف لے کر بڑھا تاکہ سن چوان فانگ Sun Chuanfang کو زلی فوج کی مدد کرنے سے روکے۔ لیکن اسی دوران 'کینٹن مرچنٹ کور' Canton Merchant Corps اور چین جیونگ منگ Chen Jiongming کے پیروکاروں نے گوانگزو میں بغاوت کر دی، اس لئے بغاوت کو قابو کرنے کے لئے سن یات سین کو اپنے مرکز واپس ہونا پڑا۔ جیسے ہی سن یات سین پیچھے ہٹا، تو سن چوان فان نے زی جیانگ اور شنگھائی پر قبضہ کر لیا۔

لیکن شان ہائی گوان کے برعکس، دوسرے مورچے پر یعنی ریہے محاذ پر فنگ ٹیان فوج نے تیزی سے پیش رفت کی۔ زلی کلیق نے اپنی سب سے قابل جو'یی فوج' Yi (毅) Army وہاں لگائی تھی جس کی قیادت می زینگ بیاو Mi Zhengbiao (米振标) کر رہا تھا وہ بھی زانگ زونگ چانگ Zhang Zongchang کی فنگ ٹیان فوج کو نہیں روک پائی۔ حالانکہ تیرہویں ڈویژن کی فوج جس کی قیادت وانگ ہوائی چنگ Wang Huaiqing (王怀庆) کر رہا تھا اس نے بھی زانگ زونگ چانگ کی مدد کی۔ 15 سے 22 ستمبر کے دوران زانگ زونگ چانگ کی فوج نے لنگ یوان Lingyuan پر حملہ کر دیا۔ 15 ستمبر کو فنگ ٹیان کی فوج نے فوشنگ اور جیان پنگ Fuxing and Jianping پر قبضہ کر لیا اور 7، اکتوبر کو چی فنگ Chifeng پر۔ 9 اکتوبر کو اس نے چی فنگ کے سامنے والے علاقے پر بھی اپنا قبضہ جمالیا۔ ابھی تک فنگ ٹیان کی بڑی فوج جنگ میں نہیں اتری تھی جب کہ زلی فوج کی حالت اتنی ابتر ہو چکی تھی کہ وو پی فو کو خود شان ہائی گوان جانا پڑا۔ فنگ ٹیان نے پہلے سے جو جنگی تیاری کی تھی اس کا اسے فائدہ مل رہا تھا جب کہ زلی کلیق اس وقت بے خبری میں تھی۔

ادھر فنگ یو شیانگ نے پہلے ہی ڈوان قروئی Duan Qirui اور زانگ زولن سے، زلی کے خلاف فوجی بغاوت کرنے کا خفیہ معاہدہ کر لیا تھا۔ چنانچہ جب زلی کی فوج جس کی قیادت وانگ ہوائی چنگ Wang Huaiqing کر رہا تھا اس نے فنگ یو شیانگ سے مدد کی درخواست کی تو اس نے صاف انکار کر دیا بلکہ اپنی فوج کو گوبی کو درے Gubeikou pass میں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا۔

شان ہائی گوان مورچہ

شان ہائی گوان کا محاذ دو علاقوں میں چل رہا تھا: شان ہائی گوان سیکٹر اور دوسرا جیومین کو Jiumenkou (九口门) سیکٹر میں۔ شان ہائی گوان سیکٹر میں تعینات پہلی اور تیسری فنگ ٹیان فوجوں نے کوئی پیش رفت نہیں کی کیونکہ انہیں اس علاقے میں کریک دستوں crack troops کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا جو اس علاقے کے مقامی ہونے کی وجہ سے، اس علاقے کی دشوار گزار سرزمین میں بخوبی لڑنے کے عادی تھے۔ یہ تعطل 7/اکتوبر کو تب ختم ہوا جب

فنگ ٹیان Fengtian فوج نے جیومین کو Jiumenkou سیکٹر میں پیش رفت کی۔ یہاں سن شوچانگ Sun Xuchang (孙旭昌) کی قیادت میں فنگ ٹیان فوج نے فتح حاصل کی۔ جبکہ اس کی مدمقابل زلی فوج جس کو تیرہویں کمبائنڈ زلی بریگیڈ (13th Combined Zhili Brigade) بھی کہا جاتا تھا اس کے کمانڈر فنگ یورونگ Feng Yurong (冯玉荣) نے ہار کے صدمے سے خودکشی کر لی۔ فاتح فنگ ٹیان Fengtian فوج نے حملہ جاری رکھا، اور زلی فوج کو ڈھکیلتی ہوئی شی مین زائی Shimenzhai (石门寨) پہنچ گئی اور زلی فوج کے پچھلے حصے پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد زلی Zhili فوجیوں نے جوابی حملہ کیا، جن کی قیادت جن ین پینگ Jin Yunpeng کر رہا تھا۔ اسی دوران 12، اکتوبر کے بعد ووپی فو ذاتی طور پر چارج سنبھالنے یو گوان پہنچا، اور جاتے ہی کمک کو دوبارہ تعینات کر دیا۔

اس کے بعد زلی فوج کو ہی نان شنشی فوج Zhili Henan-Shanxi کی بھی مدد پہنچ گئی جس نے زانگ فولائی Zhang Fulai کی قیادت میں 13/ اکتوبر سے 24 نومبر کے بیچ جیومین کو سیکٹر پہنچ گئی اور شیمین زائی Shimenzhai میں قائم فنگ ٹیان کے مورچوں پر حملہ کیا۔ فنگ ٹیان Fengtian فوجیوں نے، بدلے میں، تین مشترکہ بریگیڈز کے ساتھ اپنی لائن کو مضبوط کیا۔ فنگ ٹیان پہلی فوج Fengtian1 کے بالترتیب کمانڈر اور ڈپٹی کمانڈر جیانگ ڈینگ شوان Jiang Dengxuan اورہان لن چن Han Linchun ذاتی طور پر کمانڈ کرنے کے لیے فرنٹ لائن پر گئے۔ اضافی کمک کے باوجود، فنگ ٹیان کا دفاع تباہ ہو رہا تھا اور بہت سے کمپنی اور بٹالین کمانڈر ہلاک یا زخمی ہو رہے تھے، زیادہ تر ہی چویاؤ Heichuyao (黑出窑) کے قریب جہاں ان لن (An Lun) نامی ایک رجمنٹ (Regiment) کمانڈر کی موت ہو گئی، جو کہ اعلیٰ ترین عہدے پر تھا۔ جنگ میں ایک اور فنگ ٹیان Fengtian افسر بھی مارا گیا۔ اسی وقت شان ہائی گوان میں مرکزی فنگ ٹیان فورس دو دن تک زلی محافظوں پر مسلسل حملوں کے بعد کوئی پیش رفت کرنے میں ناکام رہی۔

اس دوران فنگ ٹیان Fengtian فوج کو یہ غیر مصدقہ انٹیلی جنس اطلاع موصول ہوئی جو جاپانیوں کی طرف سے فراہم کی گئی تھی کہ زلی Zhili فوج نے زینگ جی شپنگ کمپنی Zhengji (政记) Shipping Company کے 13 ہوائی جہازوں کی مدد لی ہے تاکہ تاکو قلعوں Taku Forts کے راستے تین سے چار زلی ڈویژنوں کو براہِ راست فنگ ٹیان افواج کے عقب میں لے جایا جائے، تاکہ فنگ ٹیان پر پیچھے سے حملہ کیا جاسکے۔ تاہم جہازوں کے اترنے کی صحیح جگہ کی کوئی انٹیلی جنس اطلاع حاصل نہیں ہو پائی، حالانکہ ممکنہ جگہوں میں ینگ کو اور ہولوڈاو Huludao and Yingkou شامل تھیں۔ فنگ ٹیان کے زیادہ تر افسران، جنرل ریز رو General Reserve فوج کو عقبی محافظ کے طور پر تعینات کرنا چاہتے تھے، لیکن جنرل اسٹاف کے ڈپٹی چیف فو شنگ پی Fu Xingpei نے اس خیال کی مخالفت کی، اور دعویٰ کیا کہ میدانِ جنگ میں ہنگامی صورت حال فوجوں

کی تقسیم کی اجازت نہیں دے رہی اور جنزل ریز رو کو جیومین کو Jiumenkou سیکٹر بھیجنا چاہئے۔ یانگ یوٹنگ، فنگ ٹیان چیف آف جنرل سٹاف، فکر مند تھا کہ 'جیومین کو' کا جغرافیہ بہت تنگ ہے اور وہ بڑی تعداد میں فوجیوں کو تعینات کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ تاہم زانگ زولن نے جنزل ریز رو فوج کو زانگ زوشیانگ Zhang Zuoxiang کی کمان میں جیومین کو کی طرف جا کر جنگ میں شامل ہونے کا حکم دے کر بحث کو ختم کر دیا۔

گوسونگ لنگ کا واقعہ

جنزل ریز رو فوج کے شامل ہونے کے باوجود فنگ ٹیان فوج فتح حاصل نہیں کر پا رہی تھی اس لئے زانگ شولیانگ اور گو سونگ لنگ نے خفیہ طور پر 8 انفنٹری رجمنٹ اور 2 آرٹلری بریگیڈ شان ہائی گوان سے سیدھے جیومین کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس نئی کمک کا کمانڈر گوسونگ لنگ کو بنایا گیا لیکن اس فوج کے اندر کچھ افسران سے گوسونگ لنگ کی ذاتی رنجش تھی جس کی وجہ سے یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ ہوا یہ کہ ایک آرٹلری کمانڈر یان زونگ زو Yan Zongzhou جو گوسونگ لنگ کا ہم سبق classmate تھا اس کو آرٹلری رجمنٹل کمانڈر چین چین Chen Chen نے کسی وجہ سے برخواست کر دیا، یہ اصل میں اس فوج کے کمانڈر جیانگ ڈینگ شوان اور ڈپٹی کمانڈر ہان لن چن کے حکم پر کیا گیا تھا۔

اپنے ہم سبق کے ساتھ اس ناروا سلوک سے ناراض ہو کر گوسونگ لنگ نے چین چین Chen Chen کو اس کے عہدے سے برخواست کر دیا، جس سے جیانگ ڈینگ شوان Jiang Dengxuan اور ہان لن چن Han Linchun نے گوسونگ لنگ کی شکایت زانگ زولن Zhang Zuolin سے کی۔ زانگ زولن نے حکم دیا کہ دونوں کو یعنی یان زونگ زو اور چین چین کو ان کے عہدوں پر بحال کر دیا جائے۔ لیکن اس سے گوسونگ لنگ مزید ناراض ہو گیا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کو میدانِ جنگ سے ہٹا لیا اور پیچھے کی طرف آ گیا۔ جب زانگ شولیانگ کو اس کی خبر ہوئی تو وہ فوراً گوسونگ لنگ کو ڈھونڈنے نکلا اور اس کو پا کر اس سے درخواست کی کہ کو وہ طے شدہ منصوبے کے مطابق حملہ کرے۔ خوش قسمتی سے اس کی خبر زلی فوج کو نہیں ہوئی جو اس پھوٹ کا فائدہ اٹھا پاتی۔

رے ہے مورچہ

رے ہے Rehe مورچے پر فنگ ٹیان فوج نے 22 ستمبر کو لنگ یوان Lingyuan اور پنگ چوان Pingquan پر قبضہ کر لیا۔ تھوڑے وقفے کے بعد فنگ ٹیان فوج نے جنزل زانگ زونگ چانگ Zhang Zongchang کی قیادت میں پھر سے حملہ شروع کر دیا۔ اس وقت زلی فوج چار حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔ یہ چار جنرل تھے یان زی ٹانگ، ڈونگ زینگو، ہو جنگ یی اور وانگ چینگ بن۔

(Yan Zhitang, Dong Zhengguo, Hu Jingyi and Wang Chengbin).

ہو جنگ یی اور وانگ چینگ بن پہلے ہی فنگ یو شیانگ سے خفیہ معاہدہ کر چکے تھے اس لئے انہوں نے زانگ زونگ چانگ کے خلاف لڑائی لڑنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جب فنگ ٹیان فوج نے حملہ کیا تو سب فوج پیچھے ہٹ کر لینگ کو Lengkou آگئی۔

بیجنگ تختہ پلٹ Beijing Coup 1924

بالآخر 22، اکتوبر کو تیسری زلی فوج کے کمانڈر فنگ یو شیانگ نے منصوبے کے مطابق بیجنگ میں بغاوت کر دی اور صدر کاؤ کن Cao Kun کو اگلے دو سال کے لئے نظر بند کر دیا، اس طرح بیجنگ پر فنگ یو شیانگ اور اس کی گو منجن Guominjun پارٹی کی حکومت ہو گئی، اس کو بیجنگ فوجی بغاوت Beijing Coup کہا جاتا ہے۔ وو پی فو جو اس وقت شان ہائی گوان میں تھا وہ فوراً لوٹا تاکہ بیجنگ میں اپنی حکومت بچا سکے۔ چنانچہ وو پی فو 8000 فوج لے کر مورچے سے ہٹ گیا اور صرف 4000 زلی فوج مورچے پر بچی۔ موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فنگ ٹیان جنرل زانگ زونگ چانگ اور لی جنگ لن Li Jinglin نے زلی فوج کو تیانجن تک پیچھے ڈھکیل دیا۔ اس کے بعد فنگ ٹیان فوج نے لوانزو Luanzhou پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد شی فنگ کو درے Xifengkou Pass پر بھی زلی فوج کو شکست ہوئی۔ فنگ یو شیانگ کی بغاوت کی وجہ سے زلی فوج کا حوصلہ پہلے ہی پست ہو چکا تھا۔ اس کے بعد گو سونگ لنگ نے ایک زور دار حملہ کر کے زلی فوج کا بہت سا علاقہ فتح کر لیا۔ زلی فوج چن ہوانگ ڈاو Qinhuangdao اور شان ہائی گوان Shanhaiguan کے بیچ میں محصور ہو کر رہ گئی اور باقی فوج سے اس کا رابطہ منقطع ہو گیا۔ چنانچہ کچھ زلی فوجی ہی بچ کر نکل سکے باقی زلی فوج کے 40,000 فوجیوں نے فنگ ٹیان فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

ادھر وو پی فو جب تیانجن پہنچا تو اس نے اپنی فوج کو یانگ کن Yangcun میں ٹھہرایا اور جہاں جہاں اس کی فوج لڑ رہی تھی جیسے جیانگ سو، ہوبی، ہی نان اور زی جیانگ سب جگہ ٹیلی گرام بھیج کر مزید کمک منگائی۔ لیکن اسی دوران انہوئی کلیق جو ابھی تک غیر جانبدار تھی اس نے چانگ زو Cangzhou اور ماچانگ Machang پر قبضہ کر لیا۔ دوسری طرف زینگ شی شانگ Zheng Shishang کی فوج نے ہان زوانگ Hanzhuang میں جن پو ریلوے Jinpu railway کو تباہ کر دیا جس سے ریلوے لائن کا رابطہ کٹ گیا۔ اسی دن یان شی شان Yan Xishan نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ وہ شی جیا زوانگ Shijiazhuang پر قبضہ کر کے جنگ ہان ریلوے لائن Jinghan railway کو تباہ کر دے۔ جس کے نتیجے میں وو پی فو کی مدد کے لئے کوئی فوج نہ پہنچ سکی۔ 2 نومبر 1924 کو فنگ یو شیانگ کی فوج نے یانگ کن Yangcun اور بی کانگ Beicang پر قبضہ کر لیا اور وو پی فو کی فوج پسپا ہو کر اپنے مرکز جن لیانگ چینگ Junliangcheng چلی گئی۔ اسی دوران فنگ ٹیان فوج نے تانگ شان Tangshan اور لوٹائی Lutai پر بھی قبضہ کر لیا۔ ڈوان قروئی نے وو پی فو کو حکم دیا کہ وہ سمندر کے

راستے وہاں سے روانہ ہو جائے۔ چاروں طرف سے حملے ہونے کی وجہ سے وو پی فو کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ وہ اپنی بچی کھچی 2000 فوج کے ساتھ ہواجیا Huajia سے 3 نومبر کو سوار ہو کر مرکزی چین ٹانگو Tanggu پہنچا جہاں سن چوانفانگ Sun Chuanfang نے اسے مزید فنگ ٹیان کے حملوں سے بچایا۔

پہلی جیانگسو-زی جیانگ جنگ

First Jiangsu-Zhejiang War

حالانکہ 3 نومبر 1924 کو دوسری زلی فنگ ٹیان جنگ ختم ہو چکی تھی لیکن یہ جنگ بعد میں 1925 تک چلتی رہی جس کو پہلی جیانگسو- زی جیانگ جنگ First Jiangsu-Zhejiang War کہا جاتا ہے۔ اس میں انہوئی اور فنگ ٹیان کی مشترکہ فوج نے جیانگ سو اور شنگھائی پر قبضہ کر لیا۔ زلی کے جنگی سردار چی شی یوان نے اپنی فوج کو سن چوان فانگ کے حوالے کیا اور جاپان کی طرف فرار ہو گیا۔ سن چوان فانگ نے اس کے بعد جوابی حملہ کیا اور زانگ زونگ چانگ کو زی جیانگ سے باہر ڈھکیل دیا۔ چنانچہ ڈوان قروئی نے زانگ کو اس کی وفاداری کے لئے اپنا آخری صوبہ شانڈونگ Shandong اسے دے دیا۔

فنگ یوشیانگ نے فنگ ٹیان کے ساتھ مل کر نئی عبوری حکومت تشکیل دی جس میں انہوئی کلیق کے ڈوان قروئی کو وزیر اعظم بنایا گیا۔ سن یات سین کو مدعو کیا گیا کہ وہ بھی مذاکرات میں شامل ہو لیکن اس کا اسی دوران کینسر سے انتقال ہو گیا۔ لیکن جلد ہی فنگ یوشیانگ جو عیسائی تھا اور جاپانی حمایت یافتہ زانگ زونگ چانگ میں اختلافات ابھر آئے، تو دونوں زلی کلیق سے اتحاد کی کوششیں کرنے لگے، بالآخر زلی کلیق نے زانگ کی حمایت قبول کر لی۔ فنگ یوشیانگ نے فنگ ٹیان کلیق کے جنرل گو سونگ لنگ سے اتحاد کر لیا اس لئے فنگ ٹیان کے خلاف پھر سے جنگ شروع ہو گئی جس کو فنگ ٹیان مخالف جنگ Anti-Fengtian War کہا جاتا ہے جو 1926 تک چلی، لیکن عبوری حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

سن یات سین کے بعد

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ سن یاتسین کا دوسری زلی فنگٹیان جنگ Second Zhili–Fengtian War کے آخری دور میں 12 March 1925 کو انتقال ہو گیا تو چیانگ کائی شیک اس کا جانشین بنا اور کیومنٹانگ کی باگ ڈور سنبھالی۔

کینٹن تختہ پلٹ Canton Coup

دراصل سن یاتسین کے انتقال کے بعد، کیومنٹانگ کا سربراہ بننے کے لیے بنیادی طور پر دو دعویدار تھے جن میں پہلا چیانگ کائی شیک تھا جو سن یاتسین کا سب سے قریبی تھا اور قومی انقلابی فوج National Revolutionary Army کا کمانڈر تھا اور دوسرا تھا وانگ جنگوی Wang Jingwei جو کیومنٹانگ کے بائیں بازو left wing کا

صدر تھا اور ووہان حکومت کا حاکم تھا۔ یاد رہے ووہان بائیں بازوleft wingکا مرکز تھا جس کا حاکم وانگ جنگوی تھا، جب کہ دائیں بازوRight wing کی راجدھانی نانجنگ تھی جس پر چیانگ کا کنٹرول تھا۔ اس لیے وانگ جنگوی اور چیانگ میں اقتدار حاصل کرنے کے لیے اٹھا پٹخ شروع ہو گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کمیونسٹ اور کیو منٹانگ مل کر کام کر رہے تھے جس کو پہلا متحدہ محاذFirst United Front کہا جاتا ہے لیکن چیانگ کائی شیک، کمیونسٹوں کو پسند نہیں کرتا تھا جب کہ وانگ جنگوی کمیونسٹوں کو پسند کرتا تھا اور ان سے بہت قریبی مراسم تھے۔ اس لیے چیانگ ہمیشہ وانگ سے ڈرا رہتا تھا اور اس پر شک کرتا تھا۔ دوسری طرف حکومت میں کمیونسٹوں کی طاقت بڑھتی جا رہی تھی اور زیادہ تر اونچے عہدے کمیونسٹوں کے پاس تھے۔ چنانچہ جنوری 1926 میں پارٹی کانفرنس میں زیادہ تر بڑے عہدے کمیونسٹوں کو مل گئے جن کی پشت پناہی روس کر رہا تھا اس لیے چیانگ اور اسکے ساتھی بہت فکر مند ہو گئے۔ چنانچہ قومی انقلابی فوج کی بحریہ Navy کا سب سے بڑا جہاز جس کا نام ایس ایس زونگشانSS Zhongshan تھا اور اس کا کپتان لی زی لونگ Li Zhilong ایک کمیونسٹ تھا، وہ سوویت بحریہ کے مشیر Soviet naval advisor کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ ان لوگوں نے 18-19 مارچ کی بیچ کی رات اس جہاز کو چانگزوChangzhou سے جو وامپوا ملٹری اکیڈمیWhampoa Military Academy کا اڈہ تھا وہاں سے گوانگزو لے جا کر کھڑا کر دیا جہاں دنگے چل رہے تھے اور دوسرے دن واپس لے آئے۔ جب چیانگ نے جہاز کے کمانڈر سے اس بارے میں سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ آپ کے حکم پر ہی کر رہے ہیں۔ جب کہ چیانگ نے ایسا کوئی حکم دیا ہی نہیں تھا، اس لیے چیانگ کو شک ہوا[348]۔ اس کے علاوہ چیانگ کے آفس میں بہت سی فون کال آئیں یہ پوچھنے کے لیے کہ چیانگ کب باہر جا رہا ہے جس سے چیانگ کا شک یقین میں بدل گیا کہ اسکے خلاف کوئی سازش ہونے والی ہے اور اس نے جان بچا کر جاپان کے شانٹو Shantou بھاگنے کے لیے اسٹیمر کا ٹکٹ بھی بک کرا لیا۔ لیکن بعد میں چیانگ نے بھاگنے کے بجائے لڑنے کا فیصلہ کیا[349]۔



چیانگ کائی شیک 1955

تختہ پلٹ

چنانچہ 20 March 1926 کو چیانگ نے مارشل لاء لگا دی اور گوانگزو کی ساری فون لائنیں بند کر دیں۔ اور وامپوا ملٹری اکیڈمی کے اہلکاروں کے ذریعے اس نے سارے کمیونسٹ اہلکاروں کو گرفتار کروا لیا۔ اور وانگ جنگوی اور دوسرے اعلیٰ کمیونسٹ اہلکاروں کو انکے گھروں میں نظر بند کر دیا۔ اس کے بعد 22 مارچ کو وانگ جنگوی کے گھر میں نیشنل سٹ ایگزیکٹو کمیٹی Nationalist Executive Committee کی میٹنگ ہوئی جس میں یہ سمجھوتہ ہوا کہ وانگ جنگوی جلد ہی چھٹی لیکر بیرون ملک چلے جائیں گے۔ چنانچہ 7 اپریل کو وانگ جنگوی نے سارے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا اور بیرون جانے کا اعلان کر دیا اور 11 مئی کو چپ چاپ فرانس کے لیے روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد چیانگ بلا شرکتِ غیر کیومنٹانگ کا سب سے بڑا افسر بن گیا اور کوئی اس کا مد مقابل نہیں رہا۔ 5 جون 1926 کو اسے قومی انقلابی فوج (NRA) National Revolutionary Army کا کمانڈر ان چیف چنا گیا۔ اور 27 جولائی کو اس نے شمالی مہم شروع کرنے کا اعلان کر دیا[350]۔

شمالی مہم Northern Expedition

سربراہ بننے کے بعد چیانگ کی سب سے پہلی خواہش تھی، کہ اپنے قائد سن یاتسین کا دیرینہ خواب سچا کرنا جو وہ اپنی زندگی میں پورا نہیں کر پایا یعنی چین کو فوجی کارروائی کے ذریعے متحد کرنا۔ یاد رہے شمالی مہم وہ لڑائی ہے جس میں کیومنٹانگ کی قومی انقلابی فوج نے یوان شکائی کی بے یانگ حکومت کے خلاف لڑائی کر کے اس کو شکست دی جس کے نتیجے میں بے یانگ حکومت ختم ہو گئی، حالانکہ یوان شکائی اس وقت تک مر چکا تھا، یہ جنگ 29 July 1926- 9 December 1928 CE تک چلی

اس میں کیومنٹانگ کو کامیابی ملی۔ چنانچہ چیانگ نے 9 جولائی 1926 کو این آر اے (NRA) کی 100,000 فوج کے سامنے تقریر کی جس میں اس نے شمالی مہم Northern Expedition کے آغاز کا اعلان کیا۔ اس مہم کا اصلی مقصد تین جنگی سرداروں کے خلاف کارروائی کرنا تھا۔ یہ تھے زانگ زولن Zhang Zuolin جو منچوریا کا گورنر تھا، ووپیفو Wu Peifu جو مرکزی میدانوں Central Plain کی سب سے بڑی زلی کلیق کا سب سے طاقتور جنرل تھا اور سن چوان فانگ Sun Chuanfang جو زلی کلیق کا دوسرا جنرل تھا اور مشرقی سمندری ساحل East Coast کا گورنر تھا۔ یہ پورا علاقہ زو Zhu River اور یانگسی Yangtze River ندیوں کے بیچ کا علاقہ ہے جو شمالی چین کہلاتا ہے اسی لیے اسکو شمالی مہم کہتے ہیں۔ چنانچہ چیانگ کی فوج نے 6 مہینے میں یہ علاقہ فتح کر لیا۔ جیت کے بعد چیانگ کی فوج 1 لاکھ سے بڑھ کر ڈھائی لاکھ ہو گئی۔

کمیونسٹوں کا قتلِ عام

ابھی شمالی مہم بیچ میں ہی تھی کہ کیومنٹانگ اور کمیونسٹوں کے بیچ میں زبردست تنازعہ ہو گیا جس میں چیانگ نے کمیونسٹوں کے قتلِ عام کا حکم دے دیا، چنانچہ چیانگ کے حکم پر شنگھائی شہر میں تقریباً 3000 کمیونسٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور 5000 لوگ لاپتہ ہو گئے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ چیانگ کی فوج علاقے فتح کرتی ہوئی نان کنگ Nanking شہر کی طرف بڑھ رہی تھی کہ چیانگ کے پہنچنے سے پہلے ہی 21 مارچ 1927 کو کمیونسٹ فوج نے کمیونسٹ پارٹی کے دو افسران زو اینلائی Zhou Enlai اور چین ڈوشیو Chen Duxiu کی سربراہی میں شنگھائی کی زلی کلیق Zhili clique کے خلاف بغاوت کر دی اور اسکو شنگھائی سے بے دخل کر دیا۔ اسی کے ساتھ ہی انہوں نے غیر ملکیوں (انگلینڈ، جاپان امریکہ) کے رہائشی علاقوں پر جن کو کنسیشن Concession کہا جاتا تھا، ان پر بھی حملہ کر دیا اور انکے مال واسباب کو لوٹ لیا اور بہت سے اعلیٰ افسران اور عام لوگوں کو قتل کر دیا باقی غیر ملکیوں نے چھپ کر جان بچائی۔ حالانکہ ودیشیوں پر حملہ کرنا شمالی مہم کے ایجنڈے میں نہیں تھا۔ جواب میں تینوں ملکوں (انگلینڈ، جاپان امریکہ) نے ملکر نانجنگ کے کمیونسٹ باغیوں پر حملہ کر دیا جس میں پورا نانجنگ شہر راکھ ہو گیا اور باغیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اسی دوران چیانگ اپنی فوج لیکر شہر میں داخل ہوا اور اسے سارے حالات کا پتہ چلا۔ نانجنگ تشدد پر غیر ملکیوں نے چیانگ کو ذمہ دار ٹھہرایا حالانکہ چیانگ کا کوئی رول نہیں تھا لیکن فوج کا کمانڈر ان چیف ہونے کی وجہ سے چیانگ پر اسکی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔



صفائی مہم کے دوران کمیونسٹوں کو گھیر کر لے جاتے ہوئے

چیانگ کو ہرجانے کے طور پر بھاری رقم غیر ملکیوں کو دینی پڑی۔ لیکن اسکے نتیجہ میں چیانگ نے سارے معاملے کا مجرم کمیونسٹوں کو مانا اور کمیونسٹوں کے بڑھتے ہوئے اثر کو بھی چیانگ نے اپنے اقتدار کے لیے خطرہ محسوس کیا۔ اسی کے ساتھ ہی مغربی ممالک سے تعلقات ٹھیک کرنے کے لیے بھی چیانگ کو کمیونسٹوں کے خلاف قدم اٹھانا پڑا کیونکہ مغربی ممالک بھی اپنے مفادات کے لیے کمیونسٹوں کو بہت بڑا خطرہ محسوس کرتے تھے اور اسکا نمونہ وہ ابھی نانجنگ فساد میں دیکھ بھی چکے تھے۔ آخرکار 12/اپریل 1927 کو چیانگ نے اپنی فوجوں کو شنگھائی میں کمیونسٹوں کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا، حالانکہ جب چیانگ کی فوج نانجنگ میں داخل ہوئی تھی تو کمیونسٹوں نے چیانگ کا بہت گرمجوشی

سے استقبال کیا تھا[351]۔ شہر میں تقریباً 3000 کمیونسٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور 5000 لوگ لا پتہ ہو گئے۔ اس واقعے کو ' شنگھائی قتلِ عام' Shanghai Massacre یا سفید دہشت White Terror یا کمیونسٹوں کا صفایا Purge of communists کہا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں فساد کے بعد کیو منٹانگ اور کمیونسٹوں کا ناطہ ختم ہو گیا اور روس نے بھی کیو منٹانگ سے تعلقات ختم کر لیے۔ اسکے بعد چیانگ نے مختلف شہروں میں کمیونسٹوں کے صفائے کی مہم چلائی اور کچھ ہی مہینوں میں پورے چین میں تقریباً 3 لاکھ کمیونسٹوں اور انکے حامیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کمیونسٹوں نے اس نقصان کے لیے چین ڈوشیو اور دوسرے کمیونسٹ لیڈروں کو دوشی ٹھہرایا جو کیو منٹانگ سے تعاون کو بڑھاوا دینے کے حق میں تھے۔ اس لیے روس نے چین ڈوشیو Chen Duxiu اور اسکے روسی صلاح کاروں کو پارٹی کی قیادت سے بر خواست کر دیا اور اس کی جگہ چو چیوبائی Qu Qiubai کو قیادت سونپ دی[352]۔ اس کے ساتھ ہی کیو منٹانگ اور کمیونسٹوں کے بیچ دس سال لمبی خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا جس کی شروعات نانچانگ بغاوت Nanchang Uprising سے ہوئی۔

نانچانگ بغاوت
Nanchang Uprising

شنگھائی قتلِ عام کے بعد کیو منٹانگ اور کمیونسٹوں کے بیچ دس سال لمبی خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا جس کی شروعات نانچانگ بغاوت Nanchang Uprising سے ہوئی۔ نانچانگ بغاوت 1/ اگست 1927 کو شروع ہوئی جس میں، ہی لونگ He Long , زو اینلائی Zhou Enlai اور دیگر لیڈروں کی قیادت میں کمیونسٹوں نے نانچانگ پر حملہ کر دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس میں انکے ہاتھ 5000 چھوٹے ہتھیار اور 10 لاکھ کارتوس آئے۔ دوپہر میں کمیونسٹوں نے چینی نیشنل سٹ پارٹی کی انقلابی کمیٹی Revolutionary Committee of the Chinese Nationalist Party بنائی جو 25 ممبروں پر مشتمل تھی۔ لیکن کیو منٹانگ کے جوابی حملے میں کمیونسٹوں کی ہار ہوئی، اس لیے 5 / اگست کو کمیونسٹوں نے نانچانگ چھوڑ کر مغربی جیانگ شی Western Jiangxi کے جنگانگ پہاڑ Jinggang Mountains پر پناہ لی۔ حالانکہ کہ یہ ایک چھوٹی سی جنگ تھی جس میں کمیونسٹوں کو شکست ہوئی لیکن اس جنگ میں دو تاریخی واقعات پیش آئے۔ ایک تو اس جنگ میں 1 August 1927 کو پیپلز لبریشن آرمی (People's Liberation Army (PLA جس کو سرخ فوج یا لال گارڈ Red Army or Red Guards بھی کہا جاتا ہے، تشکیل دی گئی اور اسی دن نانچانگ پر حملہ کیا گیا، یعنی PLA کی یہ سب سے پہلی جنگ تھی۔ PLA کا مستقبل میں چین کی سیاست میں اہم کردار رہا اور آج بھی وہ چین کی سب سے طاقتور فوج

ہے۔ دوسری یہ کہ ماؤ زیڈونگ Mao Zedong اس لڑائی میں پہلی بار بطور فوجی افسر سامنے آئے جو بعد میں چین کے سب سے طاقتور لیڈر بن کر ابھرے اور چین میں کمیونسٹ حکومت کے پہلے صدر بنے۔

خانہ جنگی

اس دس سالہ خانہ جنگی کا آغاز 1 / اگست 1927 کو ہوا اور اختتام 22 دسمبر 1936 کو ہوا، اس کو پہلی کیومنٹانگ–کمیونسٹ خانہ جنگی۔ First Kuomintang–Communist Civil War کہا جاتا ہے، اس کے بعد جاپان نے حملہ کر دیا اور جاپان کے جانے کے بعد دوبارہ خانہ جنگی شروع ہو گئی جو 1945 سے 1949 تک چلی جس کو دوسری کیومنٹانگ – کمیونسٹ خانہ جنگی Second Kuomintang–Communist Civil War کہا جاتا ہے۔ یہ لڑائی بنیادی طور پر کیومنٹانگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے بیچ ہوئی جس میں آخر میں کمیونسٹوں کو جیت ملی اور وہ پورے اصل چین Mainland China پر قابض ہو گئے اور وہاں پر کمیونسٹ حکومت بن گئی جب کہ کیومنٹانگ کے سربراہ چیانگ کائی شیک اور اسکے ساتھیوں کو فارموسا جزیرے Formosa island کی طرف فرار ہونا پڑا جہاں پر چیانگ نے اپنی الگ جمہوری حکومت بنائی، اور اس ملک کا نام ٹائیوان کر دیا۔ اسکے بعد سے آج تک دونوں حکومتیں خود کو چین کی حقدار حکومت مانتی ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی دشمن ہیں۔ حالانکہ اس خانہ جنگی میں بیشمار واقعات چین کے مختلف حصوں میں پیش آئے، ان سب واقعات کو یہاں بیان کرنا بہت مشکل ہے اس لیے ہم یہاں صرف قابلِ ذکر واقعات پر مختصراً گفتگو کریں گے۔

لانگ مارچ Long March 1934-36

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ نانچانگ کی لڑائی میں کمیونسٹوں کی ہار ہوئی اور انہیں جنگانگ پہاڑوں Jinggang Mountains میں پناہ لینی پڑی۔ اسکے علاوہ جیانگ شی Jiangxi اور ہونان Hunan کے علاقے میں ماؤ زیڈونگ Mao Zedong نے ایک چھوٹی سی کمیونسٹ حکومت بھی قائم کر لی تھی جس کو ہونان سوویت Hunan Soviet کہا گیا۔ اس حکومت کی راجدھانی روئی جن Ruijin شہر تھا۔ لیکن چیانگ نے کمیونسٹوں کو مختلف مقامات پر گھیر کر شکست دینے کی مہمیں چلائیں جن کو گھیراؤ مہمیں Encirclement Campaigns (1930-1934) کہا جاتا ہے۔ یہ کل پانچ مہمیں تھیں جن میں سے پہلی چار ناکام رہیں لیکن آخری مہم میں کمیونسٹوں کو ہار کا سامنا کرنا پڑا اور کیومنٹانگ نے انہیں اتنا مجبور کر دیا کہ کمیونسٹ اپنی پناہ گاہوں کو چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ کمیونسٹوں نے بہت سے علاقوں میں اپنی اپنی پناہ گاہوں کو چھوڑ کر جانا شروع کر دیا لیکن سب سے بڑا لشکر ان میں ماؤزیڈونگ کا تھا جس نے ماؤزیڈونگ کی قیادت میں چیانگ کی فوجوں سے بچنے کے لیے جیانگ شی کی ہونان سوویت Hunan Soviet سے نکل کر بہت لمبا راستہ طے کیا جو تقریباً 9000 کلومیٹر کا تھا اور اسکو طے کرنے

میں تقریباً 370 دن لگے۔ یہ مارچ جیانگ شی Jiangxi سے شروع ہوا اور شانکسی Shaanxi صوبے کے یانان Yan'an میں ختم ہوا جہاں پر تین کمیونسٹ قافلے جو تین طرف سے آ رہے تھے مل گئے۔ یہ ''مارچ'' 16 October 1934 سے 19 October 1935 تک چلا، اس کو لمبی پیش قدمی یا لانگ مارچ (Long March) کہا جاتا ہے۔

لانگ مارچ کے سفر کے دوران

لانگ مارچ کی شروعات سے ہی کیومنٹانگ انکا پیچھا کر رہی تھی اور راستے میں ہر جگہ ان پر حملہ کر رہی تھی۔ چنانچہ شروع میں جب یہ لوگ لانگ مارچ کے لیے جیانگ شی سے روانہ ہوئے تو کیومنٹانگ نے ان پر حملہ کر دیا اس لیے 86,0000 کمیونسٹوں میں سے صرف 36,000 ہی بچ نکالنے میں کامیاب ہو پائے۔ راستے میں کئی جگہ ان پر کیومنٹانگ اور مقامی سرداروں نے حملہ کیا اور کمیونسٹوں کو ان سے مقابلے میں جانیں گنوانی پڑیں۔ ان میں سے کئی پلوں پر بھی دشمن سے انکی جنگ ہوئی جن میں سب سے مشہور لوڈنگ Battle of Luding Bridge کی لڑائی ہے۔ جن میں کئی کمیونسٹوں نے بہادری سے اپنی جان گنوا کر اپنے لوگوں کے لیے راستہ کھلوایا۔ مارچ کے دوران ہی 1935 میں ماؤ کی بیوی ہی زیزین (He Zizhen) کی ایک بیٹی پیدا ہوئی لیکن حالات کی سنگینی کی وجہ سے اسے ایک مقامی آدمی کے گھر میں چھوڑنا پڑا۔ اس کے علاوہ تھکان، بھوک، سردی، دشوار گزار راستوں اور زخموں کی تاب نہ لا کر بھی بہت سے کمیونسٹ مارے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ جن 100,000 آدمیوں نے یہ مارچ شروع کیا تھا ان میں سے آخر میں صرف 8000 ہی بچ پائے تھے، ان میں سب سے چھوٹے شیانگ شوان Xiang Xuan کی عمر 9 سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس لانگ مارچ کے دوران پرانے کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کی تعداد 300,000 سے گھٹ کر صرف 40,000 رہ گئی تھی۔

لیکن اس لانگ مارچ نے حالات کو بالکل الٹ دیا اور سارے حالات کمیونسٹوں کے موافق Favor ہوتے چلے گئے اور ماؤ زیڈونگ کمیونسٹوں کا سب سے طاقتور لیڈر بن کر ابھرا۔ ہوا یوں کہ یہ لانگ مارچ جس علاقے اور گاؤں سے گزرتا کمیونسٹ لوگ غریب کسانوں سے وعدہ کرتے کہ ''اگر ہم جیت گئے تو سب کسانوں کے درمیان زمینوں کو بانٹ دیا جائیگا اور جاگیرداری نظام کو ختم کر دیا جائیگا'' اور انہوں نے اپنے ماتحت علاقوں میں یہ کیا بھی۔ یاد رہے کہ اس وقت چین میں جاگیرداری نظام تھا اور عوام جو غریب اور کسان تھی وہ جاگیرداروں کے مظالم سے پریشان تھی اور وہ اس سے چھٹکارا چاہتی تھی۔ اس لیے ماؤ کے وعدے ان کے لیے ایک بہت بڑی امید تھے۔ اس نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ کسانوں سے اچھا برتاؤ کریں اور سخت ضرورت میں بھی انکے مال و اسباب نہ لوٹیں۔ ان سب باتوں نے غریب کسانوں کا دل جیت لیا۔ اسکی وجہ سے ہر علاقے سے ہزاروں کسان اور غریب رضاکار کمیونسٹ فوج میں شامل ہوتے چلے گئے اور

وہ اپنے ساتھ پیسے اور ہتھیار بھی لاتے تھے جس کی وجہ سے کمیونسٹوں کے پاس آدمی، ہتھیار اور پیسے زیادہ ہوتے چلے گئے۔ اس کے علاوہ کمیونسٹوں نے ہر علاقے کے سرداروں سے پیسے اور ہتھیار ضبط کئے۔ جس کی وجہ سے کمیونسٹوں کی فوج میں کئی گنا اضافہ ہو گیا اور وہ کیومنٹانگ فوج سے بھی کئی گنا بڑی اور طاقتور ہو گئی اور اب اس کو ہرانا کیومنٹانگ کے بس کا نہیں رہا۔

لانگ مارچ کے اختتام پر ماؤ نے اعلان کیا کہ ''لانگ مارچ ایک منشور Manifesto ہے۔ اس نے دنیا کو یہ اعلان کیا ہے کہ سرخ فوج ہیرو کی فوج ہے، جبکہ سامراجی اور ان کے بھونکنے والے کتے، چیانگ کائی شیک اور اس کی طرح لوگ نامرد ہیں۔ اس نے ہمیں گھیرنے، تعاقب کرنے اور روکنے میں ان کی سراسر ناکامی کا اعلان کیا ہے۔ لانگ مارچ ایک پروپیگنڈہ قوت بھی ہے۔ اس نے گیارہ صوبوں میں تقریباً 200 ملین افراد کو اعلان کیا ہے کہ سرخ فوج کا راستہ ہی ان کی آزادی کا واحد راستہ ہے''۔[353]

نومبر 1935 میں ماؤ کو ملٹری کمیشن کا چیئر مین Chairman of the Military Commission چنا گیا۔ اس وقت تک ماؤ کمیونسٹ پارٹی کے بلا شرکت غیر لیڈر بن چکے تھے۔ اور 1943 میں انہیں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا چیئر مین Chairman of the Central Committee of the Chinese Communist Party چنا گیا جو چین کا سب سے اونچا عہدہ تھا، اس عہدے پر وہ مرتے دم تک رہے۔ اس لئے ان کو عام طور پر ' چیئر مین ماؤ' کہا جاتا تھا۔

لانگ مارچ سے کمیونسٹ حکومت کے قیام تک

''ماؤ ''لانگ مارچ کے بعد یانان Yan'an سے ہٹ کر باؤان Bao'an میں رہنے لگے جہاں وہ 1936 تک رہے۔ وہ ایک غار گھر cave-house میں چلے گئے اور اپنا زیادہ تر وقت پڑھنے، اپنے باغیچے کی دیکھ بھال کرنے اور قوانین بنانے میں گزارنے لگے۔ لانگ مارچ میں ماؤ کی بیوی ہی زی زین سر میں چھری لگنے سے زخمی ہو گئی تھی۔ علاج کے لیے اسکو ماسکو کے ایک دماغی اسپتال mental asylum میں داخل کر دیا گیا اور ماؤ نے اسے طلاق دی۔ اس کے بعد ماؤ نے ایک اداکارہ جیانگ چنگ Jiang Qing سے شادی کر لی۔ کہا جاتا ہے کہ چنگ کے لیے جگہ بنانے کے لیے ہی زی زین کو ماسکو کے دماغی اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ 1936 میں ہی ماؤ نے یانان میں شمال مغربی اینٹی جاپانی ریڈ آرمی یونیورسٹی North West Anti-Japanese Red Army University in Yan'an بنائی جس میں نئے بھرتی ہونے والوں کو فوجی تربیت دی جاتی تھی۔ اس کے بعد 1937 میں اس نے جاپانیوں کے خلاف گوریلا حملوں کے لیے بہت سے علاقوں میں لڑاکے بھیجے۔

لیکن ماؤ کا ماننا تھا کہ اکیلے سرخ فوج جاپانیوں کو ہرانے کے قابل نہیں ہے، اس لیے KMT اور دوسری جماعتوں کے ساتھ ایک کمیونسٹ قیادت والی " قومی دفاع کی حکومت " Government of national defense بنائی جائے۔ حالانکہ وہ چیانگ کائی شیک کو "ملک کا غدار" کہتے تھے۔ چنانچہ 5 مئی کو، انہوں نے نانجنگ نیشنل گورنمنٹ کی ملٹری کونسل Military Council of the Nanjing National Government کو ٹیلی گرام کیا جس میں ایک فوجی اتحاد کی تجویز پیش کی، جس کی اسٹالن نے وکالت کی تھی۔ حالانکہ چیانگ کا ارادہ ماؤ کے پیغام کو نظر انداز کرنے اور اس سے لڑائی جاری رکھنے کا تھا، لیکن اسے شیان میں اسکے اپنے ہی ایک جنرل زانگ شولیانگ Zhang Xueliang نے گرفتار کر لیا، جس کو شیان واقعہ Xi'an Incident کہا جاتا ہے[354]۔ زانگ نے چیانگ کو کمیونسٹوں کے ساتھ اس معاملے پر مفاہمت کرنے کے لیے مجبور کر دیا، جس کے نتیجے میں 25/ دسمبر 1937 کو دونوں فریق نے ایک متحدہ فوج تشکیل دی جس کو دوسرا متحدہ محاذ Second United Front کہا جاتا ہے[355]۔

لیکن یہ اتحاد 1945 میں ٹوٹ گیا اور کمیونسٹوں اور کیو منٹانگ کے بیچ پھر سے جنگ چھڑ گئی جس میں اخیر میں کیو منٹانگ کو ہار ہوئی اور اس کو چین سے نکلنا پڑا۔ ہوا یہ کہ جب 1945 میں امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم گرائے تو جاپان کو ہار ہوئی۔ دوسری طرف روس جو جرمنی سے لڑنے میں مصروف تھا جس کو آپریشن باربا روسا Operation Barbarossa کہا جاتا ہے، اس میں جرمنی کو ہار ہوئی اور روس جیت گیا۔ جیسے ہی روس وہاں سے نمٹا اس نے جاپان کی پشت پناہی والی مان چکو حکومت State of Manchukuo پر حملہ کر دیا جو چین کے منچوریا Manchuria میں قائم تھی۔ روس نے جب اس علاقے پر قبضہ کر لیا تو اس نے خفیہ طور پر اسے کمیونسٹوں کو دے دیا، جب کہ وہ پہلے کیو منٹانگ سے اسے دینے کا معاہدہ کر چکا تھا جس کو دوستی اور اتحاد کا معاہدہ Treaty of Friendship and Alliance (14 August 1945) کہا جاتا ہے۔ اس سے کیو منٹانگ اور کمیونسٹوں میں دشمنی ہو گئی اور لڑائی شروع ہو گئی۔ لیکن اب کمیونسٹ بہت طاقتور ہو چکے تھے چنانچہ 1948 میں کمیونسٹوں نے کیو منٹانگ کی حکومت والے چانگ چن Changchun کا گھراؤ کر لیا۔ یہ گھراؤ 5 مہینے چلا جس میں 160,000 لوگ یا تو مارے گئے یا لاپتہ ہو گئے اور کیو منٹانگ فوج کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ اس کے بعد اور بھی لڑائیاں ہوئیں لیکن ہر جگہ کیو منٹانگ کو ہار ہوئی۔ چنانچہ 01 October 1949 کو ماؤ نے بیجنگ کے تیان مین چوک Tiananmen square پر نئی حکومت کے قیام کا اعلان کیا جس کو'' مرکزی عوامی حکومت "Central People's Government" کا نام دیا گیا[356]۔ اس کے بعد 10 December 1949 کی صبح PLA فوج نے کیو منٹانگ کی حکومت والے چونگ چنگ Chongqing اور چینگڈو Chengdu کا گھراؤ کر لیا، کیو منٹانگ کے سربراہ چیانگ کائی شیک اور اسکے ساتھیوں کو فارموسا جزیرے Formosa island کی طرف فرار ہونا پڑا جہاں

پر چیانگ نے اپنی الگ جمہوری حکومت بنائی، اس ملک کا نام ٹائیوان کر دیا۔ اسکے بعد سے آج تک دونوں حکومتیں خود کو چین کی حقدار حکومت مانتی ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی دشمن ہیں۔ لیکن جمہوری حکومت ہونے کی وجہ سے ٹائیوان کو مغربی ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے۔

بعد کے حالات

اب ہم پھر پیچھے مافوشیانگ کی طرف لوٹتے ہیں۔ 1922 CE میں مافوشیانگ نے جی لاؤ ہوئی Gelaohui نام کی تنظیم سے معاہدہ کیا اور اس کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ اون کے تاجروں سے لگان لے سکتی ہے۔ اس وقت مافو شیانگ باؤٹو Baotou کی فوج کے سربراہ تھے اور باوٹو کی حکومت بیجنگ حکومت کے ماتحت تھی۔ 1924 CE میں مافوشیانگ نے سوئی یوان میں رہے ہے Rehe اور چاہار Chahar صوبوں کو دفاعی مقاصد کے لئے متحد کیا[357]۔

مافوشیانگ نے جنرل ووپی فو سے اتحاد کیا اور اندرونی منگولیا اور زانگ زولن کے الگ ہونے کے بعد زمینیں حاصل کیں۔ اس وقت مافوشیانگ کی فوج کی قیادت ان کا بھتیجا ماہونگ بن کر رہا تھا اور ان کی حکومت کا انچارج ایک غیر مسلم تھا۔ دا ٹرانس پیسیفک جلد 6 (The Trans-Pacific, Volume 6) میں لکھا ہے کہ مافوشیانگ ایک مذہبی رواداار انسان تھا اور ترقی پسند تھا۔ وہ غیر مسلموں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی کھایا کرتا تھا۔ اپٹون کلوس Upton Close نام کے مؤرخ کے مطابق وہ خود تو شراب نہیں پیتا تھا اور نہ ہی سگریٹ پیتا تھا لیکن اپنے مہمانوں کو پیش کرتا تھا[358]۔ مافوشیانگ کی کئی بیویاں تھیں جن میں سے ایک کا انتقال 1927 CE میں بیجنگ میں ہوا اور اس کی موت کی رسومات ہوچو Hochow میں ادا کی گئیں[359]۔

کیومنٹانگ میں شمولیت

1924 CE میں ماں فوشیانگ، کیومنٹانگ لیڈر سن یات سین سے ملے اور ان کی قیادت کو قبول کیا۔ 1928 CE میں مافوشیانگ نے کیومنٹانگ کی شمال مہم میں حصہ لیا۔ وہ اور ان کے بیٹے ماہونگ کوئی جنرل فنگ یوشیانگ کی فوج کا حصہ تھے۔ اس کے بعد انکو کئی بڑے عہدے دیئے گئے جیسے ان کو کیومنٹانگ سینٹرل کمیٹی کا اور اسٹیٹ کاونسل کا ممبر بنایا گیا، چنگڈاؤ کا میئر، انہوئی کا گورنر اور منگول اور تبتی امور کمیشن کا چیئرمین بنایا گیا،

Member of the Kuomintang Central Committee, member of the State Council, Mayor of Qingdao, Governor of Anhui and chairman of the Mongolian and Tibetan Affairs Commission[360].

ما نے کیو منٹانگ کی مدد سے کئی مسلم تنظیمیں بنائیں جن میں چائنا اسلامک ایسوسی ایشن China Islamic Association (Zhongguo Huijiao Gonghui) بھی شامل ہے[361]۔ما، انہوئی کے گورنر رہے March- September 1930 CEتک[362]۔

سن یات سین کے بعد ما فوشیانگ اور ما چی نے فنگ یوشیانگ کی پارٹی گو منجن Guominjun سے ناطہ توڑ لیا اور وہ چیانگ کائی شیک کی کیو منٹانگ میں شامل ہو گئے[363]۔ 1931 CE میں ما فوشیانگ، چیانگ کائی شیک اور زانگ شو لیانگ Zhang Xueliang کی نیشنل لیڈر شپ کانگریس National leadership conference میں بھی شریک ہوئے جو نانجنگ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس زمانے میں چین و جاپان جنگ چل رہی تھی جس میں ''ما'' نے صاف اعلان کر دیا کہ منچوریا چین کا حصہ ہے[364]۔

اسی سال 1931 CE میں بڑے مسلم جنرل جیسے ما لیانگ، ما فوشیانگ اور بائی چونگ شی Ma Liang (general), Ma Fuxiang and Bai Chongxi نانجنگ میں ملے تاکہ ہان اور ہوئی کے مابین خوشگوار تعلقات استوار کرنے پر غور کر سکیں۔

ما فوشیانگ نے سویڈن کے سیاح سوین ہیڈن Sven Hedin کو گانسو میں داخل ہونے کی اجازت دی[365]۔ ما کو کیو منٹانگ کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی Central Executive Committee of the Kuomintangکا بھی ممبر مقرر کیا گیا۔

مرکزی میدانوں کی جنگ
Central Plains War

حالانکہ شمالی مہم Northern Expedition میں چیانگ کو زبردست کامیابی ملی تھی لیکن اس کے بعد چیانگ کے ہی کچھ جنرل اسکے خلاف ہو گئے کیونکہ چیانگ نے ان کو اپنی اپنی فوج کو قومی انقلابی فوج National Revolutionary Armyمیں ملانے کا حکم دیا تھا۔ اس لیے دونوں فریق میں ایک جنگ ہوئی جس کو مرکزی میدانوں کی جنگ Central Plains War کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ جنگی سرداروں کے دور کی سب سے بڑی جنگ تھی، جو ہی نان، شانڈونگ، انہوئی Henan, Shandong, Anhui اور چین کے مرکزی میدانوں میں لڑی گئی، جس میں نانجنگ (چیانگ) کے 300,000 فوجی اور (چیانگ مخالف) اتحاد کے 700,000 فوجی شامل تھے۔ یاد رہے شمالی مہم Northern Expedition وہ لڑائی تھی جس میں کیو منٹانگ کی قومی انقلابی فوج نے یوان شکائی کی بے یانگ حکومت کے خلاف لڑائی کر کے اس کو شکست دی جس کے نتیجہ

میں بے یانگ حکومت ختم ہو گئی۔ شمالی مہم کی جنگ 9 July 1926-29 December 1928 CE تک چلی۔ اس میں کیومنٹانگ کو کامیابی ملی۔ اور مرکزی میدانوں کی جنگ March 1929 – November 1930 کے درمیان ہوئی۔ مرکزی میدانوں کی جنگ میں ایک طرف تھے چیانگ کائی شیک، ہان فوچو، لیو ذی، ہو زونگنان، چین چینگ، ٹانگ این بو، ماکس بوئیر اور زانگ شولیانگ (Chiang Kai-shek, Han Fuqu, Liu Zhi, Hu Zongnan, Chen Cheng, Max Bauer, Tang Enbo, Zhang Xueliang) وغیرہ۔ اس جنگ میں کئی مسلم جنرل فنگ یوشیانگ سے ناطہ توڑ کر چیانگ کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گئے۔ یہ جنرل تھے ما ہونگ کوئی، ما بفانگ، ما فوشیانگ، ما ٹنگرانگ اور ما زونگ ینگ (Ma Hongkui, Ma Bufang Ma Fuxiang, Ma Tingrang, Ma Zhongying) وغیرہ۔ اور دوسری طرف چیانگ مخالف اتحاد میں تھے یان شیشان، فنگ یوشیانگ، لی زونگرین، ٹانگ شینگ زی، زانگ فاکوئی، بائی چونگ شی (مسلم)، فو زوئی (Yan Xishan, Feng Yuxiang, Li Zongren, Tang Shengzhi, Zhang Fakui, Bai Chongxi, Fu Zuoyi) وغیرہ[366]۔

چیانگ کائی شیک کے خلاف اتحاد

اس کی شروعات اس طرح ہوئی کہ 1 January 1929 CE کو ہتھیار ترک کرنے کی کانفرنس Demilitarization conference ہوئی لیکن یہ فیل ہو گئی اسکے بعد دوسری کانفرنس ہوئی اگست 1929 میں، لیکن اس میں تین لیڈر، لی زونگرین، بائی چونگ شی اور ہوانگ شاؤہونگ Li Zongren, Bai Chongxi and Huang Shaohong چیانگ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے چیانگ کائی شیک سے اپنا ناطہ توڑ لیا اور اس کے خلاف فوجی کارروائی کی تیاری شروع کر دی[367]۔

اس کانفرنس کے بارے میں پوری معلومات نہیں ہے تاہم اتنا لگتا ہے کہ اس میں چیانگ نے اپنے اتحادیوں کو یہ حکم دیا ہو گا کہ وہ اپنی الگ الگ فوج رکھنے کے بجائے اپنی اپنی فوجوں کو قومی انقلابی فوج National Revolutionary Army میں شامل کر دیں جس سے یہ جنگی سردار ناراض ہو گئے ہونگے۔ اسی لئے اسے ہتھیار ترک کرنے کی کانفرنس کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے وانگ جنگ وی Wang Jingwei کو بھی اپنے ساتھ ملالیا جو چیانگ کائی شیک کا حریف تھا۔ May 1929 CE میں فنگ یوشیانگ Feng Yuxiang کی بھی چیانگ سے لڑائی ہو گئی تھی اس طرح وہ بھی چیانگ مخالف اتحاد میں شامل ہو گیا۔ November 1929 CE میں لی زونگرین نے علی الاعلان چیانگ کے خلاف اتحاد بنانے کا اعلان کر دیا۔ دسمبر میں ٹانگ شینگ زی اور زانگ فاکوئی Tang Shengzhi and Zhang Fakui نے بھی چیانگ مخالف اتحاد میں شامل ہونے کا

اعلان کر دیا۔ اس اتحاد نے بیجنگ میں اپنی نئی حکومت قائم کر لی۔ نانجنگ حکومت نے چیانگ مخالف اتحاد میں شامل ہونے پر وانگ جنگ وی کو کیومنٹانگ پارٹی سے نکال دیا[368]۔ February 1930 CE کو یان شی شان Yan Xishan جو شنشی کلیق Shanxi clique کا سردار تھا اس نے چیانگ سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا لیکن چیانگ نے انکار کر دیا، اس لئے یان بھی چیانگ مخالف اتحاد میں شامل ہو گیا۔ چنانچہ یان شی شان اس اتحاد کا سربراہ بن گیا لیکن زانگ شولیانگ Zhang Xueliang چیانگ کا وفادار رہا[369]۔

اس جنگ میں بھی مسلمان چیانگ کے وفادار رہے اور پوری طرح اس کا ساتھ دیا[370]۔ ان مسلم جنگی سرداروں کے ناموں کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ پہلے یہ فنگ یو شیانگ کے ساتھی تھے لیکن 1928 CE میں انہوں نے اس سے تعلقات توڑ لئے تھے[371]۔ چنانچہ مرکزی میدانوں کی جنگ میں انہوں نے فنگ یو شیانگ کی فوج کو مرکزی میدانوں سے بھگا دیا تھا[372]۔

جنگ کی تیاریاں

چیانگ مخالف اتحاد نے مختلف سمتوں سے چیانگ پر حملے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت چیانگ کا سب سے مضبوط اڈہ نانجنگ کے بعد ووہان Wuhan تھا۔ چنانچہ لی زونگ رین نے منصوبہ بنایا کہ وہ گوانگ شی سے اپنی گوانگ شی فوج لے کر چلے گا اور ہو نان Hunan ہوتا ہوا ووہان پر حملہ کرے گا۔ فنگ یو شیانگ کا ارادہ تھا کہ وہ اپنی شمال مغربی فوج Northwest Army لے کر ہی نان Henan ہوتا ہوا شان ڈونگ Shandong کے راستے شوزو Xuzhou پر حملہ کرے گا تاکہ سوہان پر دباؤ پڑے۔ یان شیشان Yan Xishan، شنشی فوج Shanxi Army کی قیادت کرے گا اور شمال مغربی فوج کی مدد کرے گا شوزو پر حملہ کرنے میں۔ شوزو پر قبضہ کرنے کے بعد یہ مشترکہ فوج نانجنگ پر حملہ کرے گی جو چیانگ کا دار الخلافہ تھا۔

چیانگ نے اس کے جواب میں ہان فوچو کو حکم دیا کہ وہ پیلی ندی کے جنوبی ساحل پر اپنا مورچہ بنائیں تاکہ شانشی فوج کا راستہ روک سکیں۔ جبکہ چیانگ اپنی فوج کے ساتھ شوزو میں ٹھہرا ہوا تھا اور دشمن فوج کی آمد کا انتظار کر رہا تھا[373]۔

جنگ

11 May 1930 CE کو چیانگ نے یان شی شان اور فنگ یو شیانگ کی فوج پر حملہ بول دیا۔ چیانگ کی مرکزی فوج لونگ ہائی ریل وے Longhai Railway ہوتی ہوئی مغرب کی سمت شوزو کی طرف بڑھی اور 16 مئی کو ہی نان کے کائی فنگ کے باہر پہنچی۔ چیانگ مخالف اتحاد کی سب سے مضبوط فوج شمال مغربی فوج تھی جس کی قیادت فنگ یو شیانگ کر رہا تھا۔ اس نے چیانگ کی مرکزی فوج کو گانسو میں شکست دی اس وقت چیانگ کی فوج کی قیادت چین چینگ Chen Cheng کر رہا تھا۔ چیانگ بھی قریب تھا کہ پکڑا جاتا لیکن نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا[374]۔ تاہم

فنگ یوشیانگ اس جیت کا پورا فائدہ نہیں اٹھا پایا، کیونکہ اس کی فوج بر وقت دوبارہ چیانگ کائی شیک پر حملہ کر کے اسے پوری طرح شکست نہیں دے پائی۔ قریب تھا کہ چیانگ پوری طرح شکست کھا جاتا کہ اسی دوران گانسو کے مسلمانوں نے چیانگ کی مدد کی جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ چیانگ شکست کھانے سے بچ گیا بلکہ مسلمانوں کا ساتھ ملنے کی وجہ سے چیانگ بہت طاقتور ہو گیا اور اب اس نے دشمنوں پر اقدامی حملے شروع کر دیئے اور شمال مغربی فوج اپنے دفاع میں لگ گئی۔ لیکن کائی فنگ میں شمال مغربی فوج نے چیانگ کائی شیک کو زبردست شکست دی اور چیانگ کا بھاری نقصان ہوا۔ اس کے بعد دونوں فوجوں نے پوری طاقت سے شوزو میں ایک دوسرے پر حملہ کیا جس کی وجہ سے دونوں جانب بھاری جانی نقصان ہوا، ایک اندازے کے مطابق اس لڑائی میں تقریباً 200,000 لوگ دونوں طرف سے زخمی یا قتل ہوئے۔ اس کے بعد شنشی فوج جینان Jinan کی طرف واپس ہوئی اور راستے میں پیلی ندی پار کرتے ہوئے اس کا مزید جانی نقصان ہوا۔ چیانگ مخالف اتحاد کی فوجیں ایک دوسرے سے ہم آہنگی (Coordination) نہ ہونے کی وجہ سے کمزور پڑنے لگیں جس سے چیانگ کو کامیابی ملنے لگی[375]۔

ادھر جنوبی طرف لی زونگ رین اور بائی چونگ شی Li Zongren and Bai Chongxi کی فوج نے شمال کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے یویانگ Yueyang پر قبضہ کر لیا لیکن چیانگ نے پیچھے سے ان کا راستہ روک دیا جس سے ان کو واپس گوانگ شی لوٹنا پڑا۔ 25 جون کو شانشی فوج نے جینان پر قبضہ کر لیا۔ چیانگ نے ہونان میں گوانگ شی فوج کو شکست دی اس کے بعد وہ شانڈونگ میں شانشی فوج پر بڑا حملہ کرنے کی تیاری کرنے لگا۔ چنانچہ 15، اگست کو چیانگ نے چنگ ڈاؤ Qingdao سے چل کر جینان پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد چیانگ نے گانسو اور شانکسی Shaanxi میں اپنی فوجیں اکٹھی کیں اور شمال مغربی فوج پر بڑا حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اگست کے آخر سے شروع ستمبر تک چلتا رہا۔

18 September کو زانگ شولیانگ (فنگ ٹیان کلیق کا جنگی سردار) اور شمال مشرقی فوج نے اپنی غیر جانبداری ترک کر دی اور چیانگ سے اتحاد کا اعلان کر دیا۔ اسکے کچھ دن بعد شمال مشرقی فوج، شن ہائی درے Shanhai Pass کے راستے چین کے شمالی میدان میں داخل ہوئی اور دو دن بعد پیکنگ پر قبضہ کر لیا جو پہلے چیانگ کے دشمنوں کا دار الخلافہ تھا۔ شانشی فوج پسپا ہو کر پیلی ندی پار کر کے اس کے شمالی ساحل پر چلی گئی۔ شمال مغربی فوج تتر بتر ہو گئی کیونکہ چیانگ مخالف اتحاد کے حوصلے پست ہو چکے تھے۔ 4 نومبر کو یان شیشان اور فنگ یوشیانگ Yan Xishan and Feng Yuxiang نے اپنے تمام عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ جس سے اس جنگ کا خاتمہ ہو گیا اور نانجنگ حکومت دوبارہ سے قائم ہو گئی لیکن اب وہ پہلے سے بہت زیادہ طاقتور ہو چکی تھی[376]۔

لیکن نانجنگ حکومت کو اس جنگ سے کچھ نقصانات بھی ہوئے۔ اس میں پیسہ بہت خرچ ہو گیا جس کی وجہ سے بعد میں کمیونسٹ پارٹی کے خلاف جو محاصرے والی مہمیں ہوئیں وہ کمزور رہیں جس کا فائدہ کمیونسٹ پارٹی کو بہت زیادہ ہوا۔ شمال

مشرقی فوج جو منچوریا کی حفاظت کر رہی تھی جب چین کے مرکزی علاقے میں آگئی تو منچوریا کا دفاع کمزور ہو گیا جس کی وجہ سے جاپان کو حملہ کرنے کا موقع مل گیا جس کے نتیجے میں مکدین سانحہ Mukden Incident پیش آیا۔ جس کے بعد دوسری چین و جاپان جنگ ہوئی اور اس کے بعد خانہ جنگی ہوئی جس میں چیانگ کے ہاتھ سے چین نکل گیا اور کمیونسٹ پارٹی کا پورے چین پر قبضہ ہو گیا۔

مافوشیانگ کی فوج

مافوشیانگ کی فوج میں زیادہ تر سالار لوگ تھے۔ اس نے اپنی فوج کو 5 اندرونی حصوں اور 8 بیرونی حصوں میں بانٹا تھا۔ اس نے بیرونی حصے میں تبتی بولنے والے سالار لوگوں کو رکھا تھا جو دونوں زبانیں، سالار اور چینی بولنا جانتے تھے۔ اس کی فوج کا ایک یونیفارم بھی تھا اور ان کے پاس کاربائن، رائفل، پستول اور دوربین بھی ہوتی تھیں۔ اس کی گھڑسوار فوج ہیزو Hezhou کے مسلمانوں پر مشتمل تھی[377]۔ اس کو کئی فوجوں کا کمانڈر بنایا گیا تھا جن میں 1922 CE میں گانسو کی چھٹی بریگیڈ کا کمانڈر اور 1926 CE میں شمال مغربی فوج کے ساتویں ڈویژن کا کمانڈر کا عہدہ شامل تھا۔

منشیات پر پابندی

جب مافوشیانگ 1921 CE میں سوئی یوان کے گورنر بنائے گئے تو ان دنوں وہاں منشیات کا کاروبار زوروں پر تھا کیونکہ وہاں بڑے پیمانے پر افیون کی کھیتی ہوتی تھے۔ اور چونکہ وہاں کے فوجیوں کو پوری تنخواہیں نہیں مل پا رہی تھیں اس لئے وہ افیم کے کاروبار سے اپنا خرچ پورا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ گانسو میں مافوشیانگ نے افیم کے کاروبار پر پابندی لگا دی تھی کیونکہ وہاں مسلم آبادی اکثریت میں تھی لیکن سوئی یوان میں وہ یہ نہیں کر پائے کیونکہ وہاں اس کا کاروبار بہت زوروں پر تھا اور سرکاری اہلکار بھی اس کو بند کرنا نہیں چاہتے تھے۔ ما نے سوئی یوان میں بہت سے ترقیاتی کام کئے جس سے وہاں کے لوگوں کے روزگار میں کافی اضافہ ہوا، ملٹری میں لوگوں کو بھرتی کیا، اور تعلیمی نظام کو ترقی دی، اسکول اور کالج تعمیر کئے وغیرہ[378]۔

ننگ شیا میں بھی مافوشیانگ نے افیون کے کاروبار پر پابندی لگا دی اور اس کو غیر قانونی قرار دے دیا لیکن گومنجن Guominjun نے اس کی پالیسی کو الٹ دیا۔ چنانچہ 1933 CE تک تقریباً ہر مرد افیم کا عادی ہو چکا تھا۔

تعلیمی میدان

مافوشیانگ نے مالن یی Ma Linyi کے ساتھ مل کر امام وانگ جنگ زائی Wang Jingzhai کو 1921 CE میں حج پر بھیجا۔ ما نے امام ہو سونگ شان Hu Songshan کی بھی حمایت کی۔ مافوشیانگ نے دوسرے مسلم لیڈروں کے ساتھ ہوئی مسلمانوں کی چانگڈا ٹیچرس اکیڈمی Hui Muslim Chengda Teacher's

Academy کی بھی مدد کی۔ اس ادارے میں ہوئی چینی مسلمانوں کے تعلیمی نظام میں اصلاحات کیں اور لوگوں میں چینی وطن پرستی کو فروغ دیا[379]۔

مانے پورے شمال مغربی چین میں مسلمانوں کے لیے بہت سے پرائمری اور ہائی اسکول بنائے۔ انہوں نے 1918 میں صوبائی دارالحکومت گانسو میں اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے انجمن کی بنیاد رکھی[380]۔ شمال مغربی چین میں ہوئی مسلمانوں کے درمیان دانش وروں کے ایک طبقے کو تعلیم دینے کے لیے قائم ہونے والے، بیجنگ کے نارتھ ویسٹرن مڈل اسکول اور یی ہوا اسکول

Beijing's Xibei Gongxue (the Northwestern Middle School) Yuehua

کو مافوشیانگ نے مالی امداد فراہم کی۔ ان کا خیال تھا کہ جدید تعلیم ہی مسلمانوں کو ایک بہتر معاشرہ بنانے میں مدد دے گی اور چین کو غیر ملکی سامراج کے خلاف مزاحمت اور قوم کی تعمیر میں مدد ملے گی۔ ان کے پاس تعلیم کو فنڈ دینے کے لیے فوجی طاقت اور معاشی اختیار دونوں تھے۔ 1932 میں ان کی وفات تک ہر ماہ 100 یوان تعلیم کے لیے ان کی طرف سے عطیہ کیے جاتے تھے۔ انہوں نے ننگ شیا میں ایک پبلک لائبریری بھی قائم کی، اور مختلف مسلم اسکولوں کی سرپرستی کی۔ وہ ایک چینی قوم پرست اور کنفیوشس پسند مسلمان تھے، اور غیر مسلموں کی طرف سے ان کی "گوجیا یی زی" (قومی شعور) "guojia yizhi" کی تعریف کی گئی۔ انہوں نے کنفیوشس اور اسلامی کتابوں کے نئے ایڈیشن اور دوبارہ پرنٹنگ میں بھی مالی امداد فراہم کی[381]۔ انہوں نے ایک گزٹ Gazette "شووفانگ ڈاؤزی" "Shuofang Daozhi" کی تصحیح کی۔ اور کتابیں جیسے 'مینگ کانگ زوانگ کوانگ: ہوئی بو شن جیانگ فو "Meng Cang Zhuang Kuang: Hui Bu Xinjiang fu"' کی بھی تصحیح کی۔ ماتیہ سن Ma Te-hsin کی کتاب ہو ین ما فوچو سین شینگ "Ho-yin Ma Fu-ch'u hsien-sheng i-shu Ta hua tsung kuei Ssu tien yaohui"[382] جو 1865 میں چھپی تھی اس کو دوبارہ 1927ء میں مافوشیانگ نے چھپوایا[383]۔ مافوشیانگ کا گھریلو نام ین ٹنگ تھا، چنانچہ ان کی یاد میں ایک اسکول کا نام ین ٹنگ پروونشیل نارمل اسکول Yunting Provincial Normal School رکھا گیا۔ مانے شانکسی میں خواتین کی تعلیم کو بھی فروغ دیا[384]۔

ماہونگ کوئی Ma Hongkui

ماہونگ کوئی Ma Hongkui (March 14, 1892 – January 14, 1970)، ننگ شیا کے فرماں روا تھے اور دولت اور علاقے کے اعتبار سے تینوں ما میں سب سے زیادہ طاقتور مانے جاتے تھے، انہوں نے اپنی الگ کرنسی بھی بنائی تھی۔ جب چین و جاپان کی جنگ کے بعد کیو منٹانگ اور کمیونسٹوں کے بیچ دوبارہ سے لڑائی چھڑی تو ماہونگ کوئی نے کیو منٹانگ کا ساتھ دیتے ہوئے کمیونسٹوں کو کئی محاذوں پر شکست دی اور کمیونسٹوں کو زبردست نقصان

پہنچایا۔ ماہونگ کوئی کو آخر میں شوگر ہوگئی تھی لیکن وہ آئس کریم کے بہت شوقین تھے اور آئس کریم کھانے کی لت لگ گئی تھی۔ 1949 میں کمیونسٹوں کے غلبے کے بعد وہ چونگ چنگ Chongqing بھاگ گئے اور اسکے بعد ٹائیو ان اور اسکے بعد امریکہ میں سان فرانسسکو میں بس گئے اور وہیں 1970 ء میں انکا انتقال ہوا۔

ماہونگ بن Ma Hongbin

ما ہونگ بن Ma Hongbin (September 14, 1884 – October 21, 1960)، ایک چینی جنگی سردار تھے جو چینی جمہوری دور میں گانسو اور ننگ شیا کے چیئر مین رہے۔

- 7 Jan 1921– Dec 1928 ننگ شیا کے گورنر رہے، حالانکہ ننگ شیا کے زیادہ اختیارات مازونگ ینگ کے پاس تھے اور وہ ماہونگ بن کے حریف تھے۔ اور 1930 CE میں ننگ شیا کے چیئر مین ہوئے۔
- November 1930 – December 1931 تک گانسو کے گورنر رہے۔
- دوسری بار 1948–1949 تک گانسو کے گورنر رہے۔

ماہونگ بن گانسو کے شہر لن شیا کے ہان چیاچی Hanchiachi گاؤں میں پیدا ہوئے۔ وہ ما فولو کے بیٹے تھے جو 1900 CE میں پیکنگ میں باکسر بغاوت کے دوران پیکنگ کی جنگ میں شہید ہوئے تھے[385]۔ وہ ما فوشیانگ کے بھتیجے ہونے کے ناطے ان کے ساتھ فوج میں شامل ہوگئے اور بعد میں وہ فنگ یوشیانگ Feng Yuxiang کی فوج میں شامل ہوگئے۔ اسی دوران انہوں نے ما فوشیانگ کے ساتھ مل کر ایک کیتھولک مشن کو چینی حملہ آوروں سے بچایا جس کا ذکر مافوشیانگ کے عنوان میں گزر چکا ہے۔ گانسو کے مرکزی میدانوں کی جنگ میں ماہونگ بن نے ماٹنگ شیانگ پر حملہ کر دیا، اس وقت ماٹنگ شیانگ فنگ شوئی کی طرف سے ننگ شیا کے فرماں روا تھے۔ چیانگ کائی شیک نے ان کی مدد کے عوض ان کو اپنی نیشنل ریولیوشنری آرمی کے 22 ویں اور 24 ویں ڈویژن کا کمانڈر بنا دیا تھا۔ 1930 CE میں چیانگ کائی شیک نے ماہونگ بن کو گانسو کی صوبائی کاونسل کا چیئر مین بنا دیا جس عہدے پر وہ 1931 CE تک رہے۔ تاہم ان کا اختیار گانسو پر نام کو ہی تھا کیونکہ اصل اختیارات مازونگ ینگ کے ہاتھ میں تھے جو گانسو کا جنگی سردار تھا اور کیومنٹانگ سے اتحاد رکھتا تھا۔ وہ اپنی مسلم فوج کے ساتھ کیومنٹانگ میں شامل ہوگیا تھا۔ چیانگ کائی شیک نے اس کی مسلم فوج کو اپنی نیشنل ریولیوشنری آرمی کا 36 واں ڈویژن بنا دیا تھا اور مازونگ ینگ کو اس کا کمانڈر بنا دیا تھا۔ بعد میں 1934 میں مازونگ ینگ سوویت روس چلا گیا لیکن اب بھی گانسو کی فوج مازونگ ینگ کی وفادار تھی۔

General Ma Hongbin	ماہونگ بن
Governor of Gansu: November 1930 –	گانسو کے گورنر

December 1931	
Governor of Ningxia (1st time): 7 Jan 1921 – Dec 1928	پہلی بار ننگ شیا کے گورنر
Governor of Ningxia (2nd time): 1948–1949	دوسری بار ننگ شیا کے گورنر

سن ڈیان ینگ مہم
Sun Dianying Campaign

یہ جنگ 1934 CE میں ننگ شیا میں ہوئی۔ اس میں دو مخالف گروہ ننگ شیا پر اپنا کنٹرول قائم رکھنے کے لئے آپس میں بھڑ گئے ایک تھی ما کلیق اور اس کے ساتھ تھے شنشی کلیق Shanxi clique اور چین کی جمہوری حکومت Nationalist government of China جب کہ مخالف گروہ تھا سن ڈیان ینگ کی ذاتی فوج Sun Dianying's private army جس کو ۴۱ واں ڈویژن (41st Army Division) بھی کہا جاتا تھا۔

پسِ منظر

1930 کی دہائی میں چین کی جمہوری حکومت صرف دار الخلافہ نانجنگ تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی باقی پورا چین کلیقوں میں بٹا ہوا تھا جہاں الگ الگ جنگی سرداروں کی حکومتیں تھیں، جن میں مسلمانوں کی ما کلیق بھی تھی جو گانسو، ننگ شیا اور چنگ ہائی کے علاقے میں تھی۔ حالانکہ یہ ما کلیق بھی چیانگ کائی شیک سے اتحاد رکھتی تھی لیکن چیانگ کائی شیک اس کو کمزور کرنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف چیانگ کا دشمن اول، فنگ یوشیانگ اپنی الگ فوج بنا رہا تھا جس کا نام اس نے چاہار عوام کی جاپان مخالف فوج Chahar People's Anti-Japanese Army رکھا۔ بظاہر یہ فوج اندرونی منگولیا میں جاپانی حملے کے خلاف لڑنے کے لئے تھی لیکن در حقیقت فنگ یوشیانگ اس کی آڑ میں اپنے دشمن چیانگ کے خلاف فوج اکٹھی کر رہا تھا اور عوامی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے جواب میں چیانگ نے پہلا کام تو یہ کیا کہ قومی انقلابی فوج (NRA) کی یونٹوں کو صوبہ چاہار سے ہٹا کر چین کے دوسرے حصوں میں بھیج دیا[386]۔ اس کے بعد اس نے ایسا منصوبہ بنایا کہ ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں۔ سن ڈیان ینگ کو ما کلیق کے علاقوں میں بسنے کا حکم دیا تاکہ بعد میں وہ خود سن ڈیان ینگ کا ساتھ چھوڑ دے اور فنگ یوشیان اپنے پرانے ساتھی (سن ڈیان ینگ) کی مدد کو آئے اور ما کلیق اور فنگ یوشیانگ آپس میں لڑنے لگیں اور ایک دوسرے کو

کمزور کرنے لگیں[387]۔ یاد رہے سن ڈیان ینگ Sun Dianying چیانگ کائی شیک کی جمہوری فوج کے 41ویں ڈویژن کا کمانڈر تھا لیکن پہلے وہ فنگ یوشیانگ کا ساتھی رہ چکا تھا۔

چنانچہ جون 1933 CE میں چیانگ نے سن ڈیان ینگ کو حکم دیا کہ وہ چنگ ہائی میں قیام پذیر ہو جائے اور وہاں کے قیدام بیسن Qaidam Basin کے علاقے میں ہان لوگوں کو بسائے، تاکہ مسلم آبادی کا تنا سب proportion وہاں کم ہو جائے۔ چنانچہ اپنی 60,000 فوج کے ساتھ سن، چنگ ہائی پہنچ گیا جہاں چیانگ نے اسے چنگ ہائی کو دوبارہ بسانے والا کمشنر Reclamation Commissioner of Qinghai مقرر کر دیا۔ لیکن چونکہ چنگ ہائی اس وقت ماکلیق کے زیرِ حکومت تھا اس لئے ماکلیق کے سرداروں کے کان کھڑے ہو گئے کہ سن ان کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ چنانچہ چنگ ہائی کے گورنر مالن اور ننگ شیا کے گورنر ماہونگ کوئی نے چیانگ کے اس قدم کی مخالفت شروع کر دی اور چیانگ کائی شیک پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ وہ اس حکم کو واپس لے ورنہ وہ چیانگ کے اتحاد سے استعفیٰ دے دیں گے اور اس کے خلاف بغاوت کر دیں گے۔ چنانچہ چیانگ نے سن ڈیان ینگ کو حکم دیا کہ وہ اپنی پیش قدمی روک دے۔ اس لئے سن ڈیان ینگ ، ننگ شیا کی سوئی یوان سرحد پر رک گیا لیکن وہاں اس کی فوج کو بھوک کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ وہاں اس کی فوج کو کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملیں۔ اس لئے مجبور ہو کر وہ ننگ شیا میں داخل ہو گیا جس کی وجہ سے ماکلیق کا اس سے کھلا ٹکراؤ ہو گیا[388]۔

جنگ

سن ڈیان ینگ، ننگ شیا میں داخل تو ہو گیا لیکن چیانگ کائی شیک بھی اس سے بظاہر ناراض ہو گیا کیونکہ چیانگ نے اسے رکنے کا حکم دیا تھا لیکن اس نے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس طرح چیانگ کائی شیک بھی ماکلیق کے جنرلوں کی طرف سے لڑنے کی تیاری کرنے لگا۔ ویسے بھی ڈیان ینگ، کوئی وفادار جنرل نہیں تھا چیانگ کا کیونکہ وہ اپنے پالے بدلتا رہتا تھا کبھی چیانگ کی طرف ہو جاتا، کبھی اس کے مخالف فنگ یوشیانگ Feng Yuxiang کی طرف ہو جاتا۔ جس وقت ڈیان ینگ، ننگ شیا میں داخل ہوا اس وقت اس کے پاس تقریباً 60,000 فوج تھی جبکہ ماہونگ کوئی بھی پہلے سے 10,000 فوج کے ساتھ سرحد پر ٹھہرا ہوا تھا۔ سن ڈیان ینگ نے شی زوئی شان Shizuishan میں اپنی ایک عبوری حکومت قائم کر لی تھی اور کھلم کھلا اعلان کر دیا تھا کہ ہم پورے صوبے پر قبضہ کریں گے۔ چنانچہ ماہونگ کوئی اپنی فوج لے کر میدانِ جنگ کی طرف چل دیا جس میں اس کی مشہور گھڑ سوار فوج بھی شامل تھی[389]۔ اس کے علاوہ ہونگ بن، مازونگ ینگ اور مابفانگ نے بھی گانسو اور چنگ ہائی سے مدد کے لئے فوج بھیجی۔ ادھر چیانگ کائی شیک نے دیکھا کہ سن ڈیانگ ینگ اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے تو اس نے بھی کھلے طور پر ماکلیق کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اس نے شنشی Shanxi میں اپنے گورنر یان شی شان Yan Xishan کو حکم دیا کہ وہ ماکلیق کی مدد کے لئے فوج

بھیجے اور سوئی یوان کی اپنی فوج کو زو شاؤلیانگ Zhu Shaoliang کی کمان میں سن ڈیان ینگ کے خلاف لڑنے بھیجا۔ ماکلیق کے لیڈروں کا یہ بھی ماننا تھا کہ چیانگ ان غیر مسلم فوجوں کو اس لئے بھیج رہا ہے تا کہ ماکلیق کے سردار اکیلے اس جنگ کو نہ جیتیں اور وہ جیت کے بعد پہلے سے زیادہ طاقتور نہ ہو جائیں[390]۔ چنانچہ سن ڈیان ینگ، شی زوئی شان میں اپنی فوج اکٹھی کر کے ننگ شیا کے دار الخلافہ ین چوانYinchuan کی طرف بڑھا۔ حالانکہ ماہونگ کوئی کی فوج سے اس کی کچھ جھڑپیں بھی ہوئیں لیکن وہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا لکانگ پو Likangpu پہنچ گیا جو ین چوان سے صرف 13 کلو میٹر دور تھا۔ اس کے بعد سن کی فوج نے ماہونگ کوئی کی فوج کو 24 جنوری کو ینگلو شہر کے پاس شکست دی۔ لیکن اس کے باوجود وہ ماکلیق کے مورچے کو توڑنے اور ین چوان پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا کیونکہ ماکلیق نے اسے آگے نہیں بڑھنے دیا۔ اس دوران جنگ میں اس کے بہت سے فوجی روزمارے جا رہے تھے اور کچھ بھوک سے مر رہے تھے۔ اس طرح اس کی فوج کمزور ہونی شروع ہو گئی۔ دوسری طرف ماکلیق کی فوج جو پہلے کمزور تھی وہ گانسو اور جمہوری فوج کی کمک پہنچنے سے دن بدن طاقتور ہوتی جارہی تھی اور اس سے مقابلہ کرنا دن بدن مشکل ہوتا چلا جارہا تھا۔ چنانچہ جنوری کے اخیر تک ماکلیق کی فوج نے اقدامی حملے شروع کر دیئے۔ ایک موقع پر چیانگ کائی شیک نے ماکلیق کی مدد کے لئے قومی ہوائی فوجNationalist Air Force کے بمبار جہاز بھی بھیجے جنہوں ننگ شیا میں دشمن فوج پر بمباری کی اور ماکلیق کی فوج کو رسد پہنچایا[391]۔ 30 جنوری کو چیانگ کائی شیک نے سن ڈیان ینگ کو چنگ ہائی کو دوبارہ بسانے والا کمشنر Reclamation Commissioner of Qinghai کے عہدے سے برخواست کر دیا گیا۔ مارچ میں ماکلیق کی فوج نے سن کو شکستِ فاش دی اور اس کی بھاگتی ہوئی فوج کا یان شی شان کی فوج نے راستہ بند کر دیا۔ سوئی یوان کی جمہوری فوج نے سن ڈیان ینگ کے ڈینگ کو شہر Dengkou County پر قبضہ کر لیا۔ شکست کھانے کے بعد سن ڈیان ینگ نے پانگ بنگ شوان کو ثالث بنا کر یان شی شان سے ہتھیار ڈالنے کی پیش کش کی اور April 1934 CE میں ہتھیار ڈال دیئے۔

مغربی سوئی یوان کی جنگ

Battle of Western Suiyuan

ننگ شیا کی جنگ کے بعد جاپان نے 1939 CE میں ننگ شیا میں اپنی ایک ہوئی مسلم کٹھ پتلی حکومتHui Muslim puppet state بنانے کا منصوبہ بنایا۔ اگلے سال 1940 CE میں جاپان نے ننگ شیا پر حملہ کر دیا لیکن ماہونگ بن نے اسے شکست دی۔ مانے صرف شکست ہی نہیں دی بلکہ تیاری کر کے بڑا حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں جنگ ہوئی جس کو مغربی سوئی یوان کی جنگ کہا جاتا ہے[392]۔

یہ جنگ January & February 1940 کے بیچ ہوئی۔

اس کی شروعات اس طرح ہوئی کہ چینی جمہوری حکومت کو خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی کہ جاپان، ننگ شیا اور سوئی یوان کے علاقے میں اپنی ایک مسلم کٹھ پتلی حکومت بنانا چاہتا ہے۔ یاد رہے اس سے پہلے 1939 CE میں جاپان منگولیا کے علاقے میں اپنی ایک اور کٹھ پتلی حکومت بنا چکا تھا جس کو مینگ جیانگ Mengjiang کہا جاتا تھا اور اس کا دار الخلافہ کالگان Kalgan تھا۔

جاپان نے منصوبہ بنایا تھا کہ وہ سوئی یوان کے راستے ننگ شیا پر حملہ کرے گا۔ چائنا میگزین کے مطابق اس جنگ میں 300 منگول جاپان کی طرف سے لڑ رہے تھے جن کو صرف ایک مسلم میجر نے (وولان اوبو کی جنگ Battle of Wulan Obo in 1939) میں شکست دے کر بھگا دیا[393]۔ اس کے بعد ما ہونگ بن کی فوج جس کو 81 واں ڈویژن کہا جاتا تھا، نے جاپان کو 1940 CE میں شکست دی۔ اس کے بعد وویوان کی جنگ ہوئی۔

وویوان کی جنگ
Battle of Wuyuan

یہ جنگ March 16 – April 3, 1940 کے درمیان ہوئی۔ یہ جنگ سوئی یوان کی جنگ کے بعد ہوئی جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ چنانچہ 16 march 1940 CE کو جاپان کی فوج کے نئے چوتھے ڈویژن نے لن ہے Linhe کے علاقے پر حملہ کر دیا۔ باقی 35ویں کور (35th Corps) اور نئے ۳۱ویں ڈویژن (New 31st Division) کی فوج جس کو چھاؤنی کی بریگیڈ Garrison Brigade کہا جاتا تھا اس نے مشرق کی طرف پیش قدمی کی اور ووچیا Wu-chia ندی کو پار کیا۔ 20 مارچ کی رات کو وہ وویوان میں داخل ہوئے اور کئی لڑائیوں کے بعد 21 / مارچ کی شام 4 بجے انہوں نے وویوان شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد 22 کو انہوں نے سنان چین Hsin-an-chen پر قبضہ کر لیا جس سے وویوان سے پیلی ندی جانے والا روڈ کٹ گیا۔ اس کے بعد 600 جاپانی فوجیوں کا قافلہ 80 ٹرکوں میں سوار ہو کر ڈاشے ٹائی Dashetai سے سی یی ٹانگ Siyitang ہوتا ہوا تا سائی چو Ta-tsai-chu پہنچا تاکہ وہاں سے وہ ووچیا Wu-chia ندی پار کر کے وویوان Wuyuan پہنچ سکے۔ 3 دن تک ان کی لڑائی چینی فوج کے 101ویں ڈویژن سے ہوتی رہی لیکن کوئی کامیابی نہ ملی لیکن 25 تاریخ کو 3000 جاپانیوں کی کمک اور پہنچ گئی اس کے علاوہ جاپانی فوج نے ہوائی حملے بھی کئے جس کی وجہ سے وویوان پر دوبارہ جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا اور چینی فوج فانگ چی چو Fang-chi-chu ندی کے ساحل تک پیچھے ہٹ گئی لیکن انہوں نے شینان، شی شان زوئی اور شی شیاؤزاؤ اور مان کو سو Xishanzui, Xixiaozhao, and Man-ko-Xin'an su پر اپنے حملے جاری رکھے۔

مڈلس بورو روزنامہ Middlesboro Daily نے پیشن گوئی کی کہ جاپان مسلم علاقوں پر حملے کی تیاری کر رہا ہے لیکن اس کو اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں کراری شکست ملے گی[394]۔ چنانچہ 13 April 1940 تک ما ہونگ کوئی اور ماہونگ بن کی مشترکہ فوج نے جاپانیوں کو شکست دی اور ان کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ مسلم گھڑ سوار فوج نے جاپانیوں سے اپنے سارے علاقے واپس لے لئے۔ اس جنگ میں جاپان نے چینی مسلم فوج کے خلاف زہریلی گیس کا بھی استعمال کیا[395]۔

ماہونگ بن کی فوج جس کو ۸۱ ویں کور (81st corps) کہا جاتا تھا، میں زیادہ تر ان کے خاندان کے لوگ تھے۔ ان کے چیف آف اسٹاف ان کے نسبتی بھائی ما چیانگ لیانگ Ma Chiang-liang تھے۔ امریکن ایشیاٹک ایسوسی ایشن کے مطابق ماہونگ بن کے ماتحت 84ویں کور بھی تھی۔ جنگ کے بعد وہ شمال مغرب فوج کے ہیڈ کوارٹر کے سینیئر صلاح کار Senior adviser within the Northwestern Army Headquarters بن گئے۔ جب 1949 CE میں چین میں کمیونسٹ حکومت قائم ہوئی تو ما ہونگ کوئی وہاں سے فرار ہو کر ٹائیوان آ گئے اور ماہونگ بن اور ان کے بیٹے ماڈن جنگ Ma Dunjing اپنی فوج 81 ویں کور سمیت کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ ان کو ماہونگ کوئی کے چھوڑے ہوئے عہدے بھی مل گئے۔ اس کے علاوہ وہ گانسو کے وائس چیئرمین بنا دیئے گئے اس عہدے کو بعد میں وائس گورنر کر دیا گیا۔ ان کو نسلی امور کی کمیشن کا وائس ڈائریکٹر بنا دیا گیا اور نیشنل ڈیفنس کمیشن کا ممبر بھی بنا دیا گیا۔ ان کا انتقال 1960 CE میں لانزو Lanzhou میں ہوا۔

خاندان

ماہونگ بن، مافولو کے بیٹے تھے اور ماہونگ کوئی کے چچازاد بھائی تھے[396]۔ مافوشیانگ، مافوشو اور مافوچائی ان کے چچا تھے۔ ما چیان لنگ ان کے دادا تھے۔ ماڈن جنگ General Ma Dunjing (1906-1972 CE) ان کے بیٹے تھے۔ ماڈن جنگ کے تین چچا ماڈنہو، ماڈن جنگ اور ماڈن رین جنرل بنے۔

Ma Dunhou (Ma Tun-hou, misspelled as Ma Tung-hou) 馬敦厚, Ma Dunjing (1910–2003), and Ma Dunren.

مازونگ ینگ

Ma Zhongying

مازونگ ینگ (1910/1908-1936) کو کمانڈر گا بھی کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہوتا ہے چھوٹا کمانڈر کیونکہ وہ 20 سال سے بھی کم عمر میں کمانڈر بن گئے تھے۔ ان کا پیدائشی نام مابوینگ Ma Buying تھا۔ 14 سال کی عمر

میں وہ مسلم ملیشیا Muslim militia میں شامل ہو گئے۔ جنرل مازونگ ینگ نے وام پوا wampoa ملٹری اکیڈمی میں تربیت حاصل کی تھی۔ وہ 1930 CE کی دہائی میں گانسو کے جنگی سردار رہے۔

چیانگ کائی شیک نے اپنی کیو منٹانگ پارٹی کی ایک فوج بھی بنائی تھی جس کو قومی انقلابی فوج National Revolutionary Army کہا جاتا تھا۔ یہ فوج 1928 سے 1947 تک قائم رہی۔ اسکا 36 واں ڈویژن پورا ہوئی مسلمانوں پر مشتمل تھا جس کو 36 واں ڈویژن قومی انقلابی فوج یا 'ڈنگن 36 واں ڈویژن' یا' کے ایم ٹی 36 ڈویژن' بھی کہا جاتا تھا۔ پہلے یہ فوج دراصل ماکلیق کے جنگی سردار مازونگ ینگ کی ذاتی فوج تھی جو اس نے 1929 میں بنائی تھی۔ لیکن جب مازونگ ینگ نے کیو منٹانگ کی اطاعت قبول کی تو اس کی فوج کو کیو منٹانگ نے اپنی قومی انقلابی فوج میں شامل کر لیا اور اس کا نام 36 واں ڈویژن کر دیا اور اس کا کمانڈر مازونگ ینگ Ma Zhongying کو ہی بنا دیا۔ جنرل مازونگ ینگ نے وام پوا wampoa ملٹری اکیڈمی میں تربیت حاصل کی تھی ۔ اس ڈویژن نے چین کی طرف سے بہت سی جنگوں میں حصہ لیا خاص کر 1934 میں جب روس کی سفید فوج White Russian forces نے سنکیانگ پر حملہ کیا تو اس فوج نے انکو کھدیڑ دیا اور بہت سے ہتھیار بھی روسی فوج چھوڑ گئی جو بعد میں ان لوگوں نے استعمال کئے۔

چیانگ کائی شیک نے مازونگ ینگ کو حکم دیا تھا کہ وہ سنکیانگ کے گورنر جن شورین Jin Shuren کو بے دخل کر دیں۔ انہوں نے سنکیانگ میں روس کے خلاف کئی لڑائیاں لڑیں اور 1934 تک روسی پشت پناہی والی حکومت کے بہت بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا۔

تفصیلی حالات

جب مسلمانوں نے فنگ یوشیانگ کی گومن جن فوج Feng Yuxiang's Guominjun forces کے خلاف بغاوت کی تو مازونگ ینگ نے بھی اس میں حصہ لیا اور اپنے کئی رشتے داروں کے خلاف بھی جنگ کی جیسے مالن Ma Lin جو گومنجن کے ساتھ تھے[397]۔ مازونگ ینگ نے مالن کی فوج کے گڑھ ہیزو پر قبضہ کر لیا اور جب مالن کی فوج اس کے مقابلے کے لئے گئی تو اس کو شکست دی[398]۔ زاؤ شی پنگ جو فنگ یوشیانگ کی نیشنل پیوپلس آرمی کے 17 ویں ڈویژن کا کمانڈر تھا اس نے مازونگ ینگ کے حملے کے رد عمل میں ہیزو شہر کو جلا دیا جس میں کافی مسلمانوں کا جانی و مالی نقصان ہوا اور 12 مسجدیں بھی جلیں[399]۔ حالانکہ مازونگ ینگ کو اس کا حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ ہیزو پر قبضہ کرے، اس لئے حکم کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس کے کمانڈر ماکو چانگ Ma Ku-chang (جو کہ اس کے چچا بھی تھے)، نے اسے کمشنر کے عہدے سے برخواست کر دیا[400]۔ کہا جاتا ہے کہ اس قبضے میں اس علاقے کے ہوئی مسلمانوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا لیکن اس نے اپنی فوج میں بہت سے سالار لوگوں کو بھرتی کر لیا۔ 1928 CE میں ما

زونگ ینگ Ma Zhongying نے تاؤ زو پر حملہ کر دیا جو شی ڈاؤ ٹانگ فرقے کا مرکز تھا۔ شی ڈاؤ ٹانگ کے ممبران اپنے گھر، دوکانیں اور کھیتیاں چھوڑ کر وہاں سے چنگ ہائی Qinghai کی طرف فرار ہو گئے[401]۔ مازونگ ینگ نے ان کے مرکز پر قبضہ کر لیا جس کو رنگ برنگی مسجد کہا جاتا تھا اور اس میں آگ لگا دی[402]۔ شی ڈاؤ ٹانگ کے لوگوں نے اپنا نیا مرکز زانگ جیا کو Zhangjiakou میں بنالیا جو بیجنگ کے شمال مغرب میں ایک بندر گاہ کے قریب تھا۔ اس کے بعد مازونگ ینگ نے April 1929 CE میں گانسو کے لانزو شہر پر قبضہ کر لیا یہ بھی گو منجن کے قبضے میں تھا لیکن بعد میں مخالف فوج نے اسے شکست دے کر بے دخل کر دیا۔

1929 CE میں ہی ما نے نانجنگ کی وام پوا ملٹری اکیڈمی Whampoa Military Academy میں تربیت حاصل کی[403]۔

مازونگ ینگ سنکیانگ میں

مازونگ ینگ کے حالات سنکیانگ کلیق میں بیان کئے گئے ہیں لیکن یہاں بھی ان کے حالات مختصر طور پر بیان کئے جا رہے ہیں۔ جب جن شورین نے کمول خانیت کو ختم کر دیا تو کمول خانیت کے وزیر یل برس خان نے مازونگ ینگ سے التجا کی کہ وہ سنکیانگ میں ان کی مدد کریں اور جن شورین کے خلاف کارروائی کریں۔ چنانچہ مازونگ ینگ نے جن شورین سے جنگ کی لیکن اس لڑائی میں وہ زخمی ہو گیا اور گانسو لوٹ آیا۔ علاج کے بعد دوبارہ 1933 CE میں وہ سنکیانگ گیا۔ اس کی فوج چیانگ کائی شیک کی فوج کا 36واں ڈویژن کہلاتی تھی۔ اس بار جن شورین نے اپنے ساتھ سفید فام روسی فوج کو بھی ملالیا۔ چیانگ کائی شیک، جن شورین سے اس لئے ناراض تھا کیونکہ اس نے روس کے ساتھ بغیر چیانگ کی اجازت کے ایک معاہدہ کر لیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت مازونگ ینگ کی عمر صرف 20 سال تھی۔ ایک بار ایک فوجی قلعہ کا اس نے محاصرہ کر لیا اور ڈبلیو پیٹرو W. Petro نام کے ایک یوروپی کو ثالث کے طور پر اس فوجی قلعہ کے سردار کے پاس بھیجا۔ سردار نے اس سے سوال کیا، کیا واقعی مازونگ ینگ کی عمر صرف 20 سال ہے تو یوروپی نے جواب دیا ہاں۔ اس لئے 80 سالہ سردار نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا، حالانکہ اس کے ساتھیوں نے اس کی بہت خوشامد کی کہ حالات بہت خراب ہیں ہمیں ہتھیار ڈال دینے چاہئیں[404]۔

مازونگ ینگ پر یہ الزام تھا کہ وہ ہوئی لوگوں کو ترجیح دیتا ہے اور ان کو بڑے بڑے عہدے دیتا ہے اور اویغور اور ہان لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور انکو بڑے عہدے نہیں دیتا۔ اس پر یہ بھی الزام تھا کہ وہ ہان اور اویغور کو زبردستی اپنی فوج میں بھرتی کرتا ہے اور ان کو اپنی فوج میں سب سے آگے رکھتا ہے تاکہ دشمن کا سب سے پہلے نشانہ وہ بنیں۔

روس اور شینگ شکائی نے یہ بھی الزام لگایا کہ مازونگ ینگ جاپان سے ساز باز رکھتا ہے، کیونکہ اس نے کچھ جاپانی جنرلوں کو پکڑ کر اپنی فوج میں بھرتی کر لیا ہے اور اب وہ جاپانی فوجی اس کی فوج میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ لیکن مازونگ ینگ نے ہمیشہ اس بات کی تردید کی اور اس کا کہنا تھا کہ وہ چیانگ کائی شیک کا وفادار ہے۔

مازونگ ینگ نے برکل میں اپنا ایک حاکم مقرر کر دیا تھا جو ہوئی تھا لیکن ہوئی اور ہان لوگ اس سے بھی نفرت کرتے تھے[405]۔ ایک یوروپی سیاح پیٹر فلے منگ Peter Fleming کے مطابق 1935 CE میں سنکیانگ چین کا واحد علاقہ تھا جہاں جاپانی ایجنٹ سرگرم نہیں تھے[406]۔

زانگ پی یوان اور اس کی ہان الی فوج جو پہلے مازونگ ینگ کے خلاف لڑ رہے تھے بعد میں وہ مازونگ ینگ سے آ ملے اور شینگ شکائی کے خلاف لڑنے لگے۔ جب روس نے سنکیانگ پر چڑھائی کی تو مازونگ ینگ نے اس کے خلاف بھی مزاحمت کی[407]۔

دیگر حالات

مازونگ ینگ خود کو کیومنٹانگ فوج کا ایک جنرل مانتے تھے اور کیومنٹانگ فوج کی ہی یونیفارم پہنتے تھے۔ اس کے بازو پر کیومنٹانگ کا جھنڈا بنا ہوتا تھا جس میں نیلے آسمان میں سفید سورج تھا[408]۔ ان کی فوج مسلم پیشقدمی والے گیت Muslim marching songs گایا کرتی تھی۔ مازونگ ینگ کے پاس ایک ہارمونیم تھا جس پر وہ گھنٹوں مسلم نظمیں گایا کرتا۔ اس کے پاس ماؤزر Mauser پستول رہا کرتی تھی۔ وہ اپنا رول ماڈل نیپولین، چنگیز خان، ہنڈن برگ اور زو زونگ ٹانگ Genghis Khan, Napoleon, Hindenburg and Zuo Zongtang کو بتاتا۔

ایک یوروپی مؤرخ سوین ہیڈن، جو مازونگ ینگ کی قید میں بھی رہا تھا، لکھتا ہے میں نے چینی ،ڈنگن اور ترکوں سے سنا ہے کہ مازونگ ینگ کے عزائم بہت بلند ہیں۔ حالانکہ اس کے عزائم چنگیز خان جیسے بلند نہیں ہیں لیکن تیمور لنگ سے کم بھی نہیں ہیں۔ مازونگ ینگ کا ارادہ ہے کہ وہ پہلے سنکیانگ اور گانسو پر حکومت قائم کرے گا اس کے بعد وہ روسی ترکستان پر قبضہ کرے گا اور کیس پین سمندر تک اور ایران تک اپنی سرحدوں کو پھیلا دے گا۔ اس کا خواب ہے کہ وہ پورے وسطی ایشیا پر اپنی حکومت قائم کرے گا اور توران کا سلطان کہلائے گا جس طرح رضا شاہ ایران کا سلطان کہلاتا ہے[409]۔ مازونگ ینگ کے 36ویں ڈویژن کے فوجی سوین ہیڈن کو غیر ملکی شیطان foreign devil کہتے تھے[410]۔

ایک نازی جرمن ایجنٹ جورج واسل لکھتا ہے کہ اس کا ڈرائیور ایک روسی تھا۔ وہ ڈرائیور مازونگ ینگ کے علاقے سے گزرتے ہوئے ڈر رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ تم جانتے ہو کہ ڈنگن لوگ روسیوں سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ واسل نے اس ڈرائیور کو جرمن بتا کر مازونگ ینگ کے علاقے سے نکالا[411]۔

سوین ہیڈن یہ بھی لکھتا ہے کہ ایک دفعہ وہ مازونگ ینگ کے علاقے سے گزرا۔ یہ وہ وقت تھا جب مازونگ ینگ کی فوج روسی چڑھائی کا مقابلہ کر رہی تھی لیکن اسے روس کے حملوں سے پسپا ہو کر پیچھے ہٹنا پڑ رہا تھا۔ اس دوران سوین کی ملاقات مازونگ ینگ کے ماتحت افسروں ماہوشان Ma Hushan اور کمال کایا افندی Kemal Kaya Effendi سے ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ما زونگ ینگ کی حکومت پورے جنوبی سنکیانگ southern Xinjiang پر قائم ہے جس کو تیان شان نان لو Tien-shan-nan-lu کہا جاتا ہے[412]۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ ہمارے علاقے سے بے فکر ہو کر بحفاظت گزر سکتے ہیں۔ لیکن سوین کو ان کی اس بات کا یقین نہیں تھا، کہ پورے جنوبی سنکیانگ پر ان کی حکومت ہے[413]۔ سوین کا خیال تھا کہ مازونگ ینگ کے پاس 10,000 شہ سوار فوج تھی اور کل 20,000 فوج تھی اتنی سی فوج کے ساتھ وہ اتنے بڑے علاقے پر اپنی حکومت کیسے قائم کر سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعد میں کچھ ڈنگن لوگوں نے سوین کی گاڑی پر گولیاں بھی برسائی تھیں[414]۔

کاشغر پر حملہ

اپریل 1934 CE میں مازونگ ینگ نے کاشغر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کی عید گاہ میں اس نے تقریر کی اور اویغور لوگوں سے کہا کہ وہ نانجنگ حکومت کے وفادار رہیں[415]۔ مازونگ ینگ نے شینگ شکائی کو بھی برا بھلا کہا کہ وہ روس کا پٹھو بنا ہوا ہے۔ اور کیو منٹانگ حکومت سے اپنی وفاداری کا بھی اعلان کیا۔

اپریل 1934 CE میں جب روس نے سنکیانگ پر چڑھائی کی تو مازونگ ینگ نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن بار بار اس کی فوج پسپا ہو جاتی تھی۔ اس نے آخری بار کھوتان میں اپنا مورچہ بنا کر روس کا مقابلہ کیا۔ لیکن اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چلا کہ کیا ہوا۔

اس کے غائب ہونے کے بارے میں مختلف رائے پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے کچھ ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

روسی خفیہ ایجنسی این کے وی ڈی NKVD کا ایجنٹ ولادمیر پیٹرو[Vladimir اپنی کتاب ایمپائر آف فئر Empire of Fear میں لکھتا ہے کہ مازونگ ینگ، کیومنٹانگ کے جہاز میں سوار ہو کر جا رہا تھا لیکن یہ جہاز کیومنٹانگ کا نہیں تھا بلکہ روس کا تھا جس کے ارکان ما کو دھوکے سے پہلے اپنے یرقند کے این کے وی ڈی کے ہیڈ کوارٹر Yarkand NKVD headquarter لے گئے جہاں انہوں نے مازونگ ینگ سے زبردستی اس کی فوج کو یہ

حکم دلوایا کہ وہ روس کے آگے ہتھیار ڈال دیں اور اپنی شکست تسلیم کر لیں۔ اس کے بعد اس کو روس لے جایا گیا۔ اس کے بعد پتہ نہیں اس کا کیا ہوا[416]۔

ایک دوسری کتاب 'ہوز ہو ان چائنا' Who's Who in China میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مازونگ ینگ 1934 CE میں روس سے چین واپس ہوا اور تیانجن Tianjin میں کئی سال گزارے[417]۔

ہندوستان کی برطانوی حکومت کے 1937 CE کے ٹیلی گراموں کے مطابق مازونگ ینگ اور ماہو شان کا روس سے معاہدہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ جاپان نے 1937 CE میں چین پر حملہ کر دیا تھا اس لئے مازونگ ینگ نے روس سے وعدہ کیا کہ وہ روس کے خلاف اب مزاحمت نہیں کریں گے، کیونکہ وہ جاپانی حملے کے خلاف چین کی مدد کرنا چاہتے ہیں اس لئے ان کو چین واپس کر دیا جائے۔ اس لئے روس نے ان کو گانسو واپس بھیج دیا[418]۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شینگ شکائی نے روس سے درخواست کی کہ وہ ما کو اس کے حوالے کر دے لیکن روس نے مسترد کر دیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ 1936 CE میں زانگ گو ٹاؤ کی فوج نے پیلی ندی پار کی اور سنکیانگ میں داخل ہو کر وہاں کمیونسٹ مرکز بنانے کے لئے روس سے رابطہ قائم کیا۔ اس دوران مازونگ ینگ روس کی لال فوج میں شامل ہو گیا اور روسی فوج کا خصوصی صلاح کار بن گیا۔ اس دوران مازونگ ینگ، زانگ گو ٹاؤ کو سنکیانگ میں مضبوط کمیونسٹ مرکز بنانے کے مشورے دیتا تھا اور اپنے کزن مابفانگ، ماہونگ بن سے بات چیت کرنے میں کمیونسٹ پارٹی کی مدد کرتا تھا۔ لیکن منصوبہ کامیاب نہیں ہو پایا کیونکہ چیانگ کائی شیک نے ایک لاکھ (100,000) فوج ان کے خلاف جمع کر لی جن میں چنگ ہائی سے مابفانگ کی فوج، گانسو سے مازونگ ینگ کے بچے ہوئے فوجی اور ننگ شیا سے ماہونگ کوئی اور ماہونگ بن کی فوج بھی شامل تھی۔ چیانگ کی اس فوج نے زانگ گو ٹاؤ کی فوج کو شکست دے کر تتر بتر کر دیا۔ پہلے زانگ گو ٹاؤ کی 21,000 فوج پر حملہ کیا، اس کے بعد ماؤزیڈونگ کی 8000 فوج اس کی مدد کو آئی تو اس کو بھی شکست دی۔ لیکن اس واقعے کے بعد مازونگ ینگ کا نہیں پتہ کہ کیا ہوا۔

- کچھ کا کہنا ہے کہ وہ جنگ عظیم دوم میں مارا گیا۔
- کچھ کا کہنا ہے کہ اس کو ماسکو لے جایا گیا جہاں اس کو سزائے موت دے دی گئی۔
- کوئی کہتا ہے کہ اس کو مزدور کیمپ labor camp میں ڈال دیا گیا اور 1937-1938 CE کے بیچ جو اسٹالن نے اپنے دشمنوں کا صفایا کیا جس کو بڑی صفائی Great Purge کہا جاتا ہے اس میں مارا گیا۔

لال فوج کے جنرل کونس ٹان ٹن روکوسوسکی Gen. Konstantin Rokossovsky کا کہنا ہے کہ ما بڑی صفائی Great Purge کے دوران گرفتار ہوا لیکن بعد میں اس کو رہا کر دیا گیا اور اس نے عظیم حب الوطنی کی لڑائی Great Patriotic War میں بھی شرکت کی۔

شینگ شکائی نے اپنی کتاب پان اور پی ووٹ میں لکھا ہے کہ مازونگ ینگ کو پورے اس کے عملے کے ساتھ ماسکو لے جایا گیا جہاں اسٹالن کے حکم پر 1937 CE میں ان سب کو قتل کر دیا گیا۔

چنگ ہائی کی ما کلیق

اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ ماچی کو چنگ ہائی کا گورنر بنا دیا گیا تھا۔ اصل میں اس زمانے میں صوبوں میں دو بڑے عہدے ہوتے تھے۔ ایک تو ملٹری گورنر (جنگی سردار) کا تو ماچی 1915 سے 1928 تک چنگ ہائی کے ملٹری گورنر رہے اور دوسرا عہدہ ہوتا تھا چیئر مین آف دا گورنمنٹ (چیئر مین یا گورنر) تو ماچی 1929 سے 1931 تک چنگ ہائی کے چیئر مین رہے۔ ماچی کے دو بیٹے تھے مابفانگ اور مابو چنگ۔ ماچی کے بعد انکے بھائی مالن چیئر مین بن گئے اور مابفانگ ملٹری گورنر بن گئے۔ مالن 1931 ء سے 1936 ء تک چنگ ہائی کے گورنر رہے۔ بعد میں مابفانگ اور مالن کے بیچ چنگ ہائی کا گورنر بننے کے لئے لڑائی ہوئی جس میں بالآخر مابفانگ جیت گئے اور مالن کو عہدے سے ہٹنا پڑا اور مابفانگ گورنر بھی بن گئے اس طرح مابفانگ کے پاس دونوں عہدے آ گئے۔ اس طرح وہ چنگ ہائی کے مطلق العنان فرماں روا بن گئے۔ مالن عہدے سے استعفیٰ دیکر حج کو چلے گئے۔ اب ماچی کے تفصیلی حالات بیان کئے جائیں گے ۔

ماہائی یان کے خاندان کے نامور افراد

Ma Haiyan
Ma Haiyuan
Ma Qi
Ma Lin
Ma Bao
Ma Guzhong
Ma Liang (general)
Ma Yuanxiang
Ma Bufang
Ma Buqing
Ma Bukang
Ma Buluan
Ma Burong
Ma Buyuan
(Ma Buying)Ma Zhongying
Ma Zhenwu
Ma Hushan
Ma Xuyuan
Ma Weiguo
Ma Jiyuan

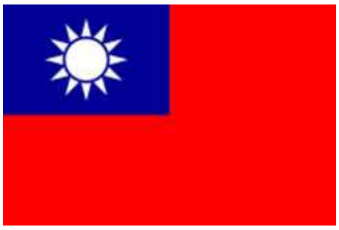
Ma Chengxiang
Ma Biao (general)
Ma Burong

ماچی

ماچی (23 September 1869- 5 August 1931) ایک ہوئی جنگی سردار تھے جو جنگی سرداروں کے دور میں چنگ ہائی کے حاکم تھے۔ بلکہ ماچی ماکلیق کے چنگ ہائی میں پہلے حکمران تھے ان کے بعد ان کے بھائی مالن حاکم بنے اور ان کے بعد ماچی کے بیٹے مابفانگ حاکم بنے اس کے بعد یہ حکومت ختم ہو گئی۔

تفصیلی حالات

ماچی ایک ہوئی گھرانے میں 23 September 1869 CE کو گانسو Gansu کے لن شیا شہر Linxia کے ڈاوہے Daohe علاقے میں پیدا ہوئے۔ ان کا قد 6 فٹ تھا۔ ان کے والد کا نام ماہائی یان Ma Haiyan تھا۔ ماہائی یان (1837-1900) بھی ایک جنگی سردار تھے جو پہلے ڈنگن بغاوت میں شریک ہوئے جو چنگ حکومت کے خلاف مسلمانوں کی ایک بغاوت تھی لیکن بعد میں وہ پالا بدل کر چنگ حکومت کے ساتھ ہو گئے اور ڈنگن بغاوت کو کچلنے میں چنگ حکومت کی مدد کی[419]۔ بعد میں وہ کانسو بریوس نام کی فوج میں شامل ہو گئے جو باکسر بغاوت کے دوران مسلمانوں کی ایک فوج تھی اور چنگ حکومت کی حمایت میں لڑ رہی تھی۔ ماہائی یان 1900 CE میں لانگ فانگ کی جنگ میں لڑتے ہوئے تھکن exhaustion سے انتقال کر گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب باکسر بغاوت کے دوران ماہائی یان اور ان کے بیٹے ماچی کانسو بریوس کی فوج میں شامل تھے جو چنگ شاہی خاندان کی حمایت میں لڑ رہی تھی اور کانسو بریوس، چنگ شاہی خاندان کو دشمنوں سے بچا کر لے جا رہے تھے، اسی دوران لانگ فانگ کی جنگ ہوئی تھی۔ ماہائی یان کے تین بیٹے تھے ماچی، مالن اور مافنگ Ma Feng[420]۔ ماہائی یان کے بعد ان کے بیٹے ماچی ان کے جانشین ہوئے[421] اور اپنے والد کے آٹھوں عہدے انہیں مل گئے جو چنگ حکومت نے انہیں دیئے تھے۔



چینی جمہوری حکومت کا جھنڈا
(Republic of China Flag)

ماچی نے 1915 CE میں اپنی ذاتی فوج بھی تشکیل دی تھی جو ننگ ہائی جن Ninghaijun یا ننگ ہائی فوج Ninghai Army کہلاتی تھی۔ یہ فوج بعد میں چیانگ کائی شیک کی قومی انقلابی فوج میں شامل کر لی گئی اور اس کا ۲۶ واں ڈویژن (26th Division of National Revolutionary Army) کہلائی۔ کہا جاتا ہے کہ ماچی جب ماانلیانگ کی ماتحتی میں لڑ رہے تھے تو انہوں نے ایک موقع پر ماانلیانگ کے ایک حکم کی خلاف ورزی

بھی کی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ ماانلیانگ کے حکم پر ان کے ایک دوسرے افسر یانگ زینگ شن Yang Zengxin نے ما وانفو پر حملہ کر دیا اور ان کو گرفتار کر لیا تاکہ ماانلیانگ کے پاس بھیج سکے۔ یاد رہے ماوانفو ایک جماعت کے قائد تھے جس کو یہوانی Yihewani یا مسلم اخوت کا نام دیا جاتا تھا۔ لیکن ماانلیانگ ماوانفو اور ان کی جماعت کو گمراہ سمجھتے تھے اور ان کو قتل کرنا چاہتے تھے، بلکہ ان کی پوری جماعت کے قتل کا حکم صادر کیا تھا۔ لیکن جب یانگ زینگ شن نے ماوانفو کو گرفتار کر کے ماانلیانگ کے پاس بھیجا تاکہ ماانلیانگ ان کو قتل کر سکے تو ماچی نے بیچ راستے میں ماوانفو کو لے جانے والے قافلے پر حملہ کر دیا اور ان کو چنگ ہائی میں اپنی حفاظت میں رکھ لیا۔

1911 CE میں شنہائی انقلاب Xinhai Revolution کے دوران ماچی، چنگ حکومت کی حمایت میں لڑ رہے تھے، اسی دوران انہوں نے ننگ شیا میں جی لاؤ ہوئی انقلابیوں Gelaohui revolutionaries کو شکست دی اور انقلابیوں کے سر لڑھکاتے ہوئے چنگ بادشاہ کے پاس بھیجے۔ یاد رہے شنہائی انقلاب کے دوران کئی جماعتیں انقلاب میں حصہ لے رہی تھیں اور چنگ حکومت کا تختہ الٹنے کے درپے تھیں ان میں ایک توسن یات سین کی جماعت ٹونگ منگھوئی Tongmenghui تھی اور دوسری جی لاؤ ہوئی انقلابیوں کی جماعت تھی۔ اس جماعت میں بڑی تعداد میں مسلمان بھی تھے۔ لیکن بعد میں جب بادشاہ تخت سے دست بردار ہو گیا تو ماچی نے چینی جمہوریت Republic of China کا ساتھ دیا جس کے قائد سن یات سین تھے[422]۔

جب تبتی اور منگول لوگوں نے چینی جمہوری حکومت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ماچی نے ان سے سفارتی طور پر رابطہ کیا اور ان کو چینی جمہوریت کو قبول کرنے پر آمادہ کیا چنانچہ وہ لوگ آمادہ ہو گئے۔ ماچی نے چینی جمہوریت کے قائد یوان شکائی کے پاس بھی پیغام بھیج کر چینی جمہوری حکومت کے تئیں اپنی وفاداری کا عہد کیا اور انہوں نے اپنا نعرہ 'بادشاہ سدا سلامت رہے'"Long, Long, Long, Live the reigning Emperor" کو بدل کر 'چینی جمہوریت سلامت رہے' Long live the Republic of China کر دیا۔ اور جگہ جگہ اسے لکھوادیا[423]۔

دیگر حالات

ماچی نے 1913 CE میں چنگ ہائی میں اون اور چمڑا بیورو بنایا جس میں اس نے اون اور چمڑے کی برآمد پر ٹیکس لگایا[424]۔ 1917 CE میں اس نے تبتیوں کی لبرانگ موناسٹری Labrang monastery پر قبضہ کر لیا، یہ پہلی بار تھا کہ کسی غیر تبتی نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ شاید اسی کے ردعمل میں تبت میں ماچی کے خلاف بغاوت ہوئی تھی۔

1917 CE میں ماانلیانگ نے اپنے بھائی ماگولیانگ Ma Guoliang کو شن ہوا Xunhua بھیجا تاکہ وہ وہاں پر تبتی لوگوں کی بغاوت کو کچل سکے۔ لیکن ماانلیانگ نے اس کی خبر مرکزی حکومت کو نہیں کی تھی اس لئے بیجنگ

حکومت نے اس کو اس پر پھٹکار لگائی اور ما چی کو بھیجا کہ وہ معاملے کی تحقیقات کرے اور بغاوت کو ختم کرائے۔ چنانچہ 1918 CE میں ما چی نے تبتی باغیوں کو شکست دی۔ اور 8 سال تک اس کے گاوؤں پر بھاری ٹیکس لاگو کئے۔ 1921 CE میں اس نے دوبارہ لبرانگ موناسٹری کے تبتی بھکشوؤں کو شکست دی[425]۔ 1925 CE میں تبتی لوگوں نے پھر بغاوت کر دی اور ہزاروں مسلمانوں کو تبت سے نکال دیا۔ ما چی نے 3000 فوج کے ساتھ باغیوں پر حملہ کر دیا جس میں ہزاروں تبتی بھکشو مارے گئے۔ لیکن تبتی لوگوں نے لبرانگ موناسٹری کو واپس حاصل کرنے کے لئے مزاحمت جاری رکھی یہاں تک کہ 1927 CE میں ما چی نے اس کو چھوڑ دیا۔ چینی جمہوری حکومت قائم ہونے کے بعد ما چی 1915-1928 CE تک چنگ ہائی کے گورنر رہے اور 1929-1931 CE تک چنگ ہائی کے چیئرمین رہے۔ چیانگ کائی شیک نے جب چین کے بہت بڑے علاقے پر اپنی حکومت قائم کر لی تو ما چی کو اپنی فوج National Revolutionary Army کے 26ویں ڈویژن کا کمانڈر بنا دیا۔ ان کو گانسو کی تعمیرات کے بیورو Gansu Bureau of Construction کا ڈائریکٹر بھی بنایا گیا۔ ما چی کے سب سے بڑے بیٹے ما بو چنگ Ma Buqing تھے اور دوسرے بیٹے مابفانگ Ma Bufang تھے۔ وہ مازونگ ینگ کے چچا بھی تھے۔ ما چی کا انتقال 5 August 1931 CE کو چنگ ہائی کے شی ننگ Xining میں ہوا[426]۔

مابفانگ

مابفانگ (L.1903-31 July 1975)، ماکلیق کے ایک مشہور جنگی سردار یا لیفٹیننٹ جنرل تھے[427] اور چنگ ہائی کی ماکلیق کے آخری فرماں روا تھے۔ جنرل ما نے ریاست کے زیر انتظام کنٹرول شدہ صنعت کاری کے منصوبے controlled industrialization project کا آغاز کیا، جس میں براہِ راست تعلیمی، طبی، زرعی، اور صفائی کے منصوبے بنائے گئے، جو حکومت کے ذریعے چلائے گئے یا حکومت کی طرف سے ان کی مدد کی گئی۔ حکومت نے تمام اسکولوں، سرکاری یا نجی میں خوراک اور یونیفارم کے لیے رقم فراہم کی۔ سڑکیں اور ایک تھیٹر بنایا[428]۔

ایک امریکی ماہر ڈوک برنیٹ A. Doak Barnett نے مابفانگ کی حکومت کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے:

"وہ چین میں سب سے زیادہ کارآمد efficient اور سب سے زیادہ طاقتور حکومت تھی ۔ جب کہ چین کا بیشتر حصہ خانہ جنگی کی وجہ سے، تقریباً، برباد ہو چکا تھا، لیکن چنگھائی خوشحال تھا۔ اس نے چھوٹے پیمانے پر، ترقی اور تعمیر نو کی اسکیموں کو اپنی ہی پہل پر انجام دیا۔"[429]

تفصیلی حالات

ماچی کے دو بیٹے تھے مابوچنگ اور مابفانگ۔ مابوچنگ (1901-1977) مابفانگ سے دو سال بڑے تھے۔ یہ دونوں بیٹے لن شیا شہر کے مونی گو قصبے Monigou Township میں پیدا ہوئے جو اب لن شیا کاؤنٹی بن چکا ہے اور لن شیا شہر Linxia City سے 35 کلو میٹر مغرب میں ہے[430]۔ اس وقت ان کے والد چنگ ہائی کے گورنر تھے اور ننگ ہائی فوج کے سربراہ تھے۔ مابوچنگ نے قدیم چینی طرز کی تعلیم حاصل کی جبکہ مابفانگ نے اسلامی تعلیم حاصل کی[431]۔ ماچی ،مابفانگ کو امام بنانا چاہتے تھے جبکہ مابوچنگ نے بعد میں ملٹری تعلیم حاصل کی۔ مابفانگ نے 19 سال تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد وہ ملٹری تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہوئے۔ شروع میں بفانگ نے اپنی کاوشوں کا مرکز بڑی ڈونگ چوان مسجد Great Dongguan Mosque کو بنایا۔ بعد میں انہوں نے چنگ ہائی کے ملٹری ادارے Training Corps of Qinghai سے سند حاصل کی[432]۔



مابفانگ

مابفانگ نے پہلے فنگ یوشیانگ کی گومن جن کی فوج میں شمولیت اختیار کی لیکن مرکزی میدانوں کی جنگ کے بعد وہ چیانگ کائی شیک کے ساتھ ہو گئے۔ CE 1931 میں ماچی کا انتقال ہو گیا۔ ماچی کے بھائی جنرل مالن چیئر مین (سول گورنر) کے عہدے پر فائز ہوئے، جب کہ مابفانگ، چنگ ہائی کے فوجی گورنر بنے۔ مالن 1931 سے 1936 تک چنگ ہائی کے چیئر مین رہے۔ بعد میں مابفانگ اور مالن کے بیچ چنگ ہائی کا گورنر بننے کے لئے لڑائی شروع ہو گئی۔ لیکن لوگ زیادہ تر مالن کو پسند کرتے تھے۔

زانگ گوٹاؤ کو شکست دینا

مابفانگ نے 1936 میں لانگ مارچ کے دوران کمیونسٹ لیڈر زانگ گوٹاؤ Zhang Guotao کی فوج کو شکست دے کر ختم کر دیا، جب زانگ، مابفانگ کے علاقے میں پیلی ندی پار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اصل میں اس وقت کمیونسٹ فوج، دو لیڈروں کے بیچ بٹی ہوئی تھی ایک ماؤزیڈونگ جن کے پاس صرف 10,000 فوج تھی اور دوسرے زانگ گوٹاؤ جن کے پاس 80,000 فوج تھی یاد رہے کہ زانگ ، ماؤ سے زیادہ پرانے کمیونسٹ تھے بلکہ چین میں کمیونسٹ پارٹ کے بانیوں میں سے تھے اور روس سے تعلیم حاصل کر کے آئے تھے اور عالمی کمیونسٹ تحریک 'کیومنٹرن' Komintern کے سینیئر ممبروں میں تھے اور ان کے بہت سے عالمی کمیونسٹ لیڈروں سے قریبی تعلقات تھے۔ 1935 میں لانگ مارچ کے دوران زانگ کی 80,000 فوج ماؤ کی 10,000 فوج سے آملی۔ لیکن اس کے بعد ماؤ اور زانگ میں پارٹی کا لیڈر بننے کی کش مکش شروع ہو گئی۔ اسی دوران دونوں میں ایک بات پر اختلاف ہو گیا

،بات یہ تھی کہ زانگ گو ٹاؤ چاہتے تھے کہ کمیونسٹ لانگ مارچ کے لئے جنوب کی طرف کوچ کریں جہاں پر زیادہ تر اقلیتیں آباد تھیں خاص کر مسلمانوں کی ماکلیق آباد تھی اور انہیں امید تھی کہ وہاں انکو زیادہ سہولت رہے گی اور سچوان میں وہ اپنا اڈہ بنا سکیں گے، جبکہ ماؤ کا کہنا تھا کہ ہمیں وہاں جانے پر خطرہ ہے اور ہمیں شمال کی طرف کوچ کرنا چاہیے اور اپنے اڈے شانکسی Shaanxi میں پہنچنا چاہیے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زانگ گو ٹاؤ کا خفیہ منصوبہ یہ تھا کہ وہ جنوب کی طرف لے جا کر ماؤ کو قتل کر دے گا اور پوری فوج کا کمانڈر بن جائے گا لیکن اسکے دو قریبی لوگوں یی جیان ینگ Ye Jianying اور یانگ شانگ کن Yang Shangkun نے یہ راز فاش کر دیا اور ماؤ نے شمال کی طرف کوچ کر کے اپنی جان بچائی جبکہ زانگ گو ٹاؤ نے جنوب کی طرف کوچ کیا، لیکن جنوب کا علاقہ بہت مشکل تھا اور زانگ کا اڑیل رویہ جس کی وجہ سے اسکے بہت سارے ساتھی اسکا ساتھ چھوڑ کر ماؤ سے جا ملے۔ جس میں اسکے کچھ قریبی دوست بھی تھے۔ اس کے علاوہ سچوان صوبے میں بھی زانگ کی فوج کو شکست ہوئی اس لئے پیلی ندی پہنچتے پہنچتے اسکی فوج کی تعداد صرف 21,800 رہ گئی۔ جب یہ لوگ پیلی ندی پار کر کے مابفانگ کے علاقے میں داخل ہوئے تو مابفانگ نے اپنی فوج لے کر انکا مقابلہ کیا اور انکو شکست دی اور زانگ گو ٹاؤ کی فوج شکست کھا کر تتر بتر ہو گئی، جب یہ شکست خوردہ فوج یان میں ماؤ کی فوج سے ملی تو زانگ کے ساتھ صرف 427 لوگ بچے تھے اور اب وہ ماؤ کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ اس لئے وہ کیو منٹانگ سے جا ملا لیکن وہاں بھی اسے کوئی عہدہ نہیں ملا اور 1949 میں کیو منٹانگ کی ہار کے بعد وہ ہانگ کانگ فرار ہو گیا اور وہاں سے 1968 میں زانگ گو ٹاؤ ، کینیڈا Canada منتقل ہو گیا۔ 3 دسمبر 1974 میں وہیں اس کا انتقال ہوا۔ مرنے سے کچھ پہلے اس نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ لیکن زانگ گو ٹاؤ کی شکست کا سب سے زیادہ فائدہ ماؤ کو ہوا اور وہ کمیونسٹوں کا بلا شرکتِ غیر لیڈر بن گیا اور پارٹی میں اس کا کوئی حریف نہیں بچا۔

مابفانگ نے دوسرے دوما، ماہونگ کوئی اور ماہونگ بن کے ساتھ مل کر مازونگ ینگ کی مدد کی کہ وہ سنکیانگ میں کیو منٹانگ کے لئے ایک فوجی اڈہ بنائیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چیانگ کائی شیک اور مازونگ ینگ کے بیچ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر وہ سنکیانگ میں کیو منٹانگ کے لئے کام کریگا اور سنکیانگ کو کیو منٹانگ کے لئے فتح کر لیگا تو مازونگ ینگ کو سنکیانگ کا گورنر بنا دیا جائے گا۔ اس لئے مازونگ ینگ نے سنکیانگ پر قبضہ کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ اسے پوری طرح فتح کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو پایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تینوں ما نے مازونگ ینگ کی مدد اس لئے کی تھی کہ وہ مازونگ ینگ کو اپنے سے دور رکھنا چاہتے تھے تا کہ مازونگ ینگ ان سے حکومت میں اپنا حصہ نہ مانگ لے، ایک دفعہ مابفانگ اور مازونگ ینگ میں ایک چھوٹی سی جنگ بھی ہوئی تھی جس میں مابفانگ نے مازونگ ینگ کو ہرا دیا تھا۔

مابفانگ بحیثیت فرماں روا

ما بفانگ نہیں چاہتے تھے کہ 14 ویں دلائی لاما تین زن گیا تسو (Tenzin Gyatso) اپنے پیشرو کا عہدہ سنبھالیں اس لئے انہوں نے اس طرح سے دلائی لاما کے چاروں طرف فوج لگائی تھی کہ وہ اپنے گھر میں نظر بند سے ہو کر رہ گئے تھے اور انہیں تبت بھی نہیں جانے دیا اور دلائی لاما سے یہ شرط رکھی کہ اگر وہ تبت جانا چاہتے ہیں تو پہلے 1 لاکھ چاندی کے سکّے ادا کریں[433]۔ کہا جاتا ہے کہ چیانگ کائی شیک، مابفانگ کو اپنا سب سے وفادار اور قابل جنرل سمجھتے تھے اور ہر نازک اور خطرے والی جگہ پر ان کو بھیجتے تھے۔ مابفانگ کے باپ دادا چنگ حکومت کے پہلے بھی وفادار رہے تھے اسی لئے چنگ نے ان کے خاندان کو ایک پیلا بیج Yellow standard عطا کیا تھا جس پر ما (Ma) لکھا ہوا تھا۔ مابفانگ نے یہ بیج اپنے والد سے پایا تھا اور ہر جنگ کے موقع پر وہ اس بیج کو اپنی یونیفارم پر پہنتے تھے۔ 1926 CE میں ان کی فوج میں 30,000 گھڑ سوار فوجی تھے[434]۔

13 ویں دلائی لاما کے خلاف جنگ

1932 میں جب دلائی لاما کی فوجیں چنگ ہائی پر حملہ آور ہوئی تھیں تو ما بفانگ اور کیو منٹانگ جنرل لیو وین ہوئی نے 13 ویں دلائی لاما تھو بٹن گیا تسو (Thubten Gyatso) کی فوجوں کو شکست دی تھی، اور ما بفانگ نے تبتی فوج سے شی کانگ صوبہ Xikang province چھین لیا تھا۔ اس کے علاوہ شی چو، ڈینگ کے Shiqu, Dengke اور دوسرے شہر بھی تبتیوں سے چھین لئے اور تبتی فوجوں کو جن شا ندی Jinsha River کے پار ڈھکیل دیا تھا اور دونوں میں معاہدہ ہوا تھا کہ تبتی فوج جن شا ندی کو پار نہیں کرے گی[435]۔ تبت کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کے بعد چنگ ہائی فوج کا دبدبہ بہت بڑھ گیا اور چیانگ کائی شیک کے نزدیک مسلم فوج کافی اہم ہو گئی۔ تبت کے سرحدی علاقے کھام اور یوشو Kham and Yushu پر چین کا کنٹرول تھا لیکن اس کی حفاظت کی ذمہ داری چنگ ہائی مسلم فوج کو دی ہوئی تھی۔

ما بفانگ نے کیو منٹانگ کی مدد سے گو لوگ Golog علاقے پر سات بار حملہ کیا اور وہاں سے ہزاروں نگلوک قبائلیوں Ngolok tribesmen کو کوچ کرنے پر مجبور کر دیا۔ کچھ تبتیوں کا ماننا ہے کہ مابفانگ نے 17 بار حملہ کیا۔ ما نے شمال مشرق اور مشرقی چنگ ہائی سے نگلوک قبائلی تبتی Ngolok tribal Tibetans لوگوں کا بھی صفایا کر دیا اور ان کے بدھ مندر ڈھا دیئے[436]۔ تاہم ما بفانگ نے تبتیوں کی تعلیم کے لئے کنلن مڈل اسکول Kunlun Middle School کے نام سے ایک اسکول بھی کھلوایا اور بہت سے تبتیوں کو مترجم کے طور پر اپنی فوج میں بھی بھرتی کیا، کیونکہ وہ تبت پر اپنا کنٹرول بڑھانا چاہتے تھے۔

1939 CE میں ما بفانگ نے امڈو Amdo کے ربگونگ Rebgong علاقے کی سب سے قدیم بدھ موناسٹری پر حملہ کیا اور 1941 CE میں سانگر موناسٹری Tsanggar Monastery پر اور وہاں سے بدھ بھکشوؤں کو نکال دیا۔ لیکن چین میں کیمونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہونے کے بعد 1953 CE میں دوبارہ وہ موناسٹری بدھ لوگوں کے حوالے کر دی گئی[437]۔1939 and 1941 CE میں جنوبی چنگ ہائی کے تبتی لوگوں نے بغاوتیں کیں جن کو ختم کر دیا گیا لیکن اس میں ہزاروں تبتی پناہ گزیں، تبت پہنچے۔

مابفانگ اور 14ویں دلائی لاما

زانگ گوٹاؤ کو ہرانے کے بعد مابفانگ کا قد بہت بڑھ گیا اور وہ اب چنگ ہائی کے مطلق العنان حکمران بننے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی لئے مابفانگ اور مالن کے بیچ اختلافات شروع ہو گئے لیکن چیانگ کائی شیک نے مابفانگ کا ساتھ دیا اور مالن کو اپنے عہدے سے دست بردار ہونے پر زور دیا۔ بالآخر مالن کو عہدے سے ہٹنا پڑا اور مابفانگ نے چیئرمین کا عہدہ بھی سنبھال لیا، اس طرح مابفانگ کے پاس دونوں عہدے آ گئے اور وہ چنگ ہائی کے مطلق العنان فرماں روا بن گئے اور 1949 CE میں کیمونسٹ حکومت قائم ہونے تک اسی عہدے پر قائم رہے۔ مالن عہدے سے استعفیٰ دے کر حج کو چلے گئے۔ 1936 CE میں مابفانگ کو نئی فوج کا کمانڈر بنا دیا گیا جس کو سیکنڈ آرمی (2nd army) کہا جاتا تھا۔

جاپانی حملے کے خلاف مابفانگ کا کردار

1937 میں جب دوسری چین و جاپان جنگ شروع ہوئی تو جاپانیوں نے مابفانگ کو اپنی طرف ملانے کی کوشش کی اور بہت سے لالچ دیئے لیکن مابفانگ نے انکار کر دیا اور وہ کیومنٹانگ کے وفادار رہے بلکہ جاپانیوں کو بہت سے محاذوں پر شکست دی ۔ چنانچہ جب 1937 CE میں مارکو پولو پل کا واقعہ Marco Polo Bridge Incident ہوا جس کے بعد دوسری چین و جاپان جنگ چھڑی (جس کو بی پنگ-تیانجن جنگ Battle of Beiping–Tianjin کہا جا تا، اسکا ذکر اوپر بھی آ چکا ہے۔) تو چیانگ کائی شیک نے مابفانگ کو ٹیلی گرام کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ وہ جاپان کے خلاف جنگ کے لئے تیار رہیں، تو مابفانگ نے اپنی گھڑ سوار فوج تیار کی اور اس کا کمانڈر مابیاؤ Ma Biao کو بنایا، تاکہ اس کو چیانگ کائی شیک کی مدد کے لئے بھیج سکے۔ یاد رہے مابیاو، ماہائی چنگ کے بیٹے تھے اور ماہائی چنگ مابفانگ کے دادا ماہائی یان کے چھوٹے بیٹے تھے۔ اس کے بعد مابو چنگ اور مابفانگ نے چیانگ کائی شیک سے فون پر بات کر کے جنگ کی حکمتِ عملی بنائی اور مابفانگ نے اپنی گھڑ سوار فوج کو جاپان کے خلاف اتارا۔ اس فوج میں زیادہ تر سالار مسلمان تھے۔ مسلم فوج کی اس زبردست مزاحمت کی وجہ سے جاپانی فوج کبھی بھی لانزو شہر Lanzhou پر قبضہ نہیں کر پائی جو مابفانگ کا دار الخلافہ تھا اور جاپانیوں کو تبتیوں سے رابطہ بھی قائم نہیں کرنے دیا۔ اسی وجہ سے جاپانی ایجنٹ ،مسلمانوں کو دشمن کہا کرتے تھے[438]۔ اس کے علاوہ مابفانگ نے ہی نان Henan صوبے میں بھی جاپانیوں سے بہت

خونریز لڑائی لڑی۔ مابفانگ نے اپنے ساتھیوں سے مرنے تک لڑنے کا حلف لیا تھا اور یہ بھی کہ اگر وہ پکڑے جانے کے قریب ہوں تو خود کشی کر لیں۔ اس جنگ کے دوران ما بفانگ کی فوج کو کیومنٹانگ کی ۸۲ویں فوج (82nd Army) کا نام دیا گیا۔ جاپانیوں کو اس لڑائی میں بہت بڑی شکست ہوئی اور مابفانگ کی فوج نے بہت سے جاپانیوں کو قتل کر دیا اور جو کچھ بچے تھے انہیں قید کر کے چنگ ہائی بھیج دیا۔ اسی طرح 1940 میں جاپان نے چنگ ہائی پر حملہ کیا تو ما کی فوج نے جاپانیوں کے دانت کھٹے کر دیئے، جاپانیوں کو الٹے پاؤں بھاگنا پڑا اور اپنے ساتھیوں کی لاشیں بھی نہ لے جا سکے۔ بس سب کا ایک ایک ہاتھ کاٹ کر لے گئے تا کہ ان کی آخری رسومات ادا کر سکیں۔

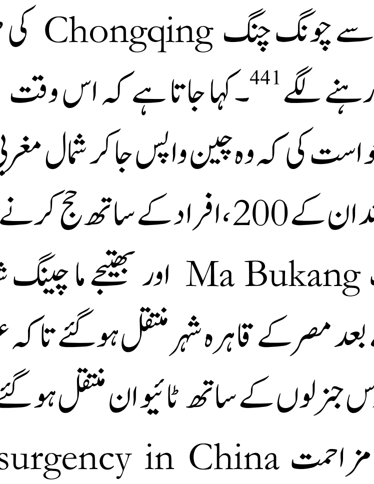
شی ننگ پر جاپانی حملہ

1941 میں جب جاپانی جہازوں نے شی ننگ Xining پر حملہ کیا تو سالار مسلم جنرل ہان یوون Han Youwen نے اپنی فوج لے کر جاپانیوں کا مقابلہ کیا اور شہر کا دفاع کیا، ایک دفعہ تو ہان یوون جاپانیوں کے حملے میں بال بال بچے۔ وہ اس لئے کیونکہ مابفانگ انہیں ٹیلیفون پر ہدایات دے رہے تھے، مابفانگ اس وقت ایک فوجی بیرک میں ہوائی حملے کی پناہ گاہ میں چھپے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس حملے میں انسانی گوشت ماکلیق کے جھنڈے پر پھیل گیا تھا اور ہان یووین ملبے میں دب گئے تھے۔ جب ہان کو نکالا گیا تو وہ لنگڑا رہے تھے لیکن اسی حالت میں انہوں نے اپنی مشین گن سے دوبارہ جاپانی جنگی جہازوں پر حملہ شروع کر دیا اور ان کو اپنی سالار زبان میں کوسا[439]۔

1942 میں چیانگ کائی شیک نے شمال مغربی ریاستوں سنکیانگ، گانسو، شانکسی، اور چنگ ہائی کا دورہ کیا جس میں ان کی ملاقات مابفانگ اور دوسرے ما سے بھی ہوئی اس وقت ما کے پاس 50,000 فوج تھی۔ مابفانگ نے چینی قومیت پرست امام ہو سونگ شان Hu Songshan کی بھی مدد کی۔

مابفانگ کو 1945 میں کیومنٹانگ کی چھٹی سینٹرل کمیٹی Sixth Central Committee of the Kuomintang کا ممبر بھی چنا گیا، جو کیومنٹانگ کا اعلیٰ ترین ادارہ تھا۔ کیومنٹانگ نے بفانگ کو کئی دفعہ سنکیانگ میں اپنی فوج کو مارچ کرانے کا حکم بھی دیا تاکہ وہاں کے فرماں رواشینگ شکائی Sheng Shicai جس کو روس کی پشت پناہی حاصل تھی پر رعب پڑے۔ 1945 میں جب الی بغاوت Ili Rebellion ہوئی تب بھی مابفانگ نے اپنی شہسوار فوج کو ارچی بھیجا تاکہ اویغور لوگوں کا مقابلہ کر سکیں[440]۔ 1949 میں مابفانگ نے چنگیز خان کی قبر کو یولن Yulin سے شی ننگ Xining شہر منتقل کر دیا۔ اسی سال مابفانگ اور ماہونگ کوئی نے مشترکہ اعلان کیا کہ ہم کمیونسٹوں کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھیں گے اور ان سے کبھی بھی معاہدہ نہیں کریں گے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کمیونسٹوں کو ہر محاذ پر کامیابی مل رہی تھی اور کیومنٹانگ ہار رہی تھی۔ کیومنٹانگ نے مابفانگ کو پورے شمال مغربی چین کا کمانڈر ان چیف بنا دیا تھا۔ روس کے 40 جنگی جہازوں نے جب مابفانگ کے علاقے پر حملہ کیا تو مابفانگ نے انکا بھی مقابلہ

کیا۔ کیومنٹانگ جنرل ہوزونگنان Hu Zongnan اور مابفانگ نے مل کر کیمونسٹ فوج پی ایل اے کے 15,000 فوجیوں کو باؤجی Baoji کے قریب قتل کیا۔ اگست 1949 میں مابفانگ، کیومنٹانگ افسروں سے ملنے جہاز سے کینٹن Canton گئے تاکہ وہ درخواست کریں کہ وہ مابفانگ کو ہتھیاروں کی مدد فراہم کریں۔ اس دوران مابفانگ کے بیٹے ماجی یوان Ma Jiyuan نے انکا عہدہ سنبھالا۔ لیکن کیومنٹانگ نے کسی طرح کی مدد دینے سے انکار کر دیا، ما واپس لوٹے اور پھر لانزو Lanzhou سے ایک ٹرک میں اپنے خاندان کو لے کر شی ننگ کی طرف فرار ہو گئے۔ کیمونسٹ جنرل پینگ ڈیہوائی Peng Dehuai نے ما کی فوج کو شکست دے کر گانسو کی راجدھانی لانزو پر قبضہ کر لیا۔ مابفانگ اپنے خاندان کے ساتھ شی ننگ سے چونگ چنگ Chongqing کی طرف فرار ہو گئے اور وہاں سے ہانگ کانگ منتقل ہو گئے اور ایک فلیٹ میں رہنے لگے[441]۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت 50,000 ڈالر کی رقم ان کے پاس تھی۔ چیانگ کائی شیک نے ان سے درخواست کی کہ وہ چین واپس جا کر شمال مغربی علاقے میں کیمونسٹوں کا مقابلہ کریں لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور اپنے خاندان کے 200، افراد کے ساتھ حج کرنے کے لئے مکہ چلے گئے[442]۔ حج کے ایک سال بعد ما بفانگ اپنے کزن ما بکانگ Ma Bukang اور بھتیجے ما چینگ شیانگ Ma Chengxiang کے ساتھ سعودی عرب چلے گئے اور حج کے بعد مصر کے قاہرہ شہر منتقل ہو گئے تاکہ عرب ممالک سے مدد کی درخواست کر سکیں اور مابفانگ کے بیٹے ماجی یوان، دس جنرلوں کے ساتھ ٹائیوان منتقل ہو گئے[443]۔ 1950 میں مابفانگ نے اعلان کیا کہ چین میں کیومنٹانگ اسلامی مزاحمت Kuomintang Islamic Insurgency in China (1950–1958) جاری رہے گی اور چینی مسلمان کبھی بھی کیمونسٹوں کے آگے ہتھیار نہیں ڈالیں گے[444]۔ ما نے مصر میں کیومنٹانگ کے سفیر کے فرائض بھی انجام دیے۔ 1957 میں جب مصر اور چینی کیمونسٹ حکومت کے تعلقات قائم ہو گئے تو ٹائیوان نے ان کو سعودی عرب میں اپنا سفیر بنا کر بھیج دیا، ما بفانگ نے اس عہدے پر 4 سال کام کیا لیکن وہ کبھی بھی ٹائیوان لوٹ کر نہیں گئے اور باقی زندگی سعودی عرب میں ہی گزاری اور وہیں پر انکا 1975 میں انتقال ہوا۔ چین میں چنگ ہائی شہر میں انکی حویلی آج بھی موجود ہے جس کو ما بفانگ مینشن Ma Bufang Mansion کہا جاتا ہے اور اس کو اب ماکلیق کا میوزیم بنادیا گیا ہے اور سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز ہے، لاکھوں سیاح ہر سال اس کی سیر کو آتے ہیں یہ ایک عالیشان بنگلہ ہے جس میں 290 مکانات ہیں اور اس کا رقبہ 30,000 مربع میٹر ہے۔ اس میں ماکلیق اور کیومنٹانگ افسروں کے بہت سارے یادگار فوٹو اور باقیات موجود ہیں[445]۔



مابفانگ مینشن

باکسر بغاوت

1895 CE کی چین و جاپان جنگ کے بعد مغربی چین کے دیہاتی لوگوں نے محسوس کیا کہ عیسائی مبلغین Christian missionaries اپنی سرگرمیوں کو بڑھا رہے ہیں اور چینی لوگوں کو عیسائی بنانے میں لگے ہیں۔ اس کے علاوہ 1898 میں شمالی چین میں کئی قدرتی آفات آئیں جیسے پیلی ندی کا سیلاب وغیرہ اس کو بھی لوگوں نے یہ مانا کہ یہ عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے قدرت ہم سے ناراض ہو گئی ہے۔ چنانچہ 1899 CE میں باکسر لوگوں نے عیسائیوں کے خلاف حملے شروع کر دیئے جو زیادہ تر مغربی ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کو باکسر بغاوت کہا جاتا ہے۔

باکسروں کا آغاز

اس بغاوت کو باکسر بغاوت اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کو 'مکے بازوں' نے شروع کیا تھا۔ یہ اصل میں ایک کشتی سکھانے کا ادارہ تھا جس کا نام یی ہی چوان Yihequan تھا جس کا مطلب ہوتا ہے راست باز اور ہم آہنگ مکہ Righteous and Harmonious Fists (Yihequan)۔ یہ ادارہ شمالی ساحلی صوبہ شانڈونگ Shandong میں واقع تھا۔ یہ علاقہ پہلے سے ہی سماجی بدامنی اور مذہبی فرقہ واریت کا شکار تھا۔ یہاں پر کشتی کا چلن بھی بہت زیادہ تھا اور سینکڑوں ادارے کشتی کے کھلے ہوئے تھے۔ اس کشتی میں تلوار چلانا، پر تشدد کشتی اور دیوتاؤں کے منتر پڑھنا شامل تھا[446]۔ عیسائی مشنریوں نے ان کشتی کرنے والوں کو باکسر "Boxers" کا نام دیا جس کا مطلب ہوتا ہے مکے باز۔ ان باکسروں کا ماننا تھا کہ ان پر مغربی ہتھیار، رائفل اور توپ بھی اثر نہیں کر سکتے۔ اور یہ لوگ عیسائی مشنریوں کو اپنے مذہب اور سماج کے لئے خطرہ سمجھتے تھے اس لئے ان سے خاص نفرت رکھتے تھے۔

1895 CE میں کاؤزو Caozhou علاقے کا حاکم یوشیان Yuxian جس کو پری فیکٹ کہا جاتا تھا اور بعد میں وہ اس صوبے کا گورنر بھی بنا، اس نے کشتی کی ایک تنظیم بگ سورڈ سوسائیٹی Big Swords Society سے ہاتھ ملا لیا، اس تنظیم کا دعویٰ تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے خلاف کارروائیاں کرتی ہے[447]۔

اسی دوران ایک جرمن عیسائی مشنری تنظیم سوسائیٹی آف دا ڈوائین ورڈ Society of the Divine Word نے اپنی سرگرمیاں اس علاقے میں تیز کر دیں اور کچھ لوگوں کو عیسائی بنا لیا جس سے علاقے میں کھلبلی مچ گئی۔ ان عیسائی ہونے والے لوگوں میں کچھ جرائم پیشہ لوگ بھی شامل تھے۔ 1895 CE میں ڈاکوؤں کے ایک بڑے گینگ کو کشتی کی تنظیم بگ سورڈ سوسائیٹی نے شکست دی۔ ان ڈاکوؤں میں کچھ نئے عیسائی بھی شامل تھے۔ جس سے باکسروں کے اس دعوے کو اور تقویت مل گئی کی کہ عیسائی لوگ چینی لوگوں کو عیسائی بنا کر ان کو جرائم میں استعمال کر رہے ہیں جیسے ڈاکہ زنی وغیرہ۔ اس لئے عیسائی اور ڈاکو مترادف الفاظ مانے جانے لگے۔ جس سے عوام میں

عیسائیوں کے خلاف غصہ اور بڑھ گیا۔ اسی کے ساتھ ایک مشنری جارج اسٹینز George Stenz نے قانونی طور پر ان ڈاکوؤں کی مدد کی اور ان کو قانونی سزا سے بچانے کی کوشش کی۔ اس کے رد عمل میں بگ سورڈ سوسائٹی Big Swords Society کے باکسروں نے عیسائیوں کے خلاف حملے شروع کر دیئے۔ ان کو مارنا اور ان کی املاک کو جلانا شروع کر دیا[448]۔ لیکن جب مغربی ممالک نے دباؤ ڈالا تو یوشیان Yuxian نے بگ سورڈ سوسائٹی کے کئی لیڈروں کو سزائے موت دے دی جس سے پورے علاقے میں غم و غصہ پھیل گیا۔ اور عام لوگ بھی اس بغاوت میں شامل ہوتے چلے گئے اور کئی کشتی کی تنظیمیں بھی اس میں شریک ہو گئیں۔ اسی دوران ایک شخص جس کا نام زو ہونگ ڈینگ(Zhu Hongdeng (Red Lantern Zhu تھا وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو گیا۔ زو اصل میں چلتا پھرتا ایک طبیب تھا جو گھوم پھر کر لوگوں کا علاج کرتا تھا اور علاج کا کوئی معاوضہ بھی نہیں لیتا تھا اس لئے لوگوں میں اس کی کافی عزت تھی۔ اس نے اعلان کیا کہ اس کا مقصد چنگ کو دوبارہ زندہ کرنا اور غیر ملکیوں کو تباہ کرنا ہے "Revive the Qing and destroy the foreigners" ("扶清滅洋 fu Qing mie yang")۔[449]اس کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ اس کا تعلق منگ شاہی خاندان سے ہے کیونکہ منگ کا سر نیم surnameاور اس کا ایک ہی تھا یعنی زو Zhu ۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا کہ غیر ملکی اور عیسائی بننے والے چینی، یہ دونوں شیطان ہیں یا تو یہ لوگ توبہ کریں یعنی چینی مذہب قبول کریں یا ان کو نکال دیا جائے گا یا قتل کر دیا جائے گا[450]۔ چنانچہ بڑے پیمانے پر عیسائیوں پر حملے شروع ہو گئے۔

ایک اور بڑی وجہ عیسائیوں کے خلاف غصے کی یہ تھی کہ دوسری افیم جنگSecond Opium War کے بعد 1860 CE میں چین اور غیر ملکیوں کے بیچ تیانجن کا معاہدے Treaties of Tianjin اور پیکنگ کا کنونشن Convention of Pekingجیسے معاہدے ہوئے تھے جن کی رو سے غیر ملکیوں کو چین میں تبلیغی سرگرمیوں کے حقوق دیئے گئے تھے اور ان کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ کہیں بھی زمین خرید کر چرچ بنا سکتے ہیں[451]۔ اس کے بعد سے عیسائی کھل کر اپنے مذہب کی تبلیغ میں لگ گئے تھے۔

جویے کا واقعہ Juye Incident

1 November 1897 CEکو ایک مسلح گروہ شاید یہ لوگ بگ سورڈ سوسائیٹی Big Swords Society سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے ایک جرمن مشنری جس کا تعلق سوسائیٹی آف ڈوائن ورڈ Society of Divine Wordسے تھا اس پر حملہ کر دیا اور دو پادریوں کو مار دیا لیکن تیسرا بچ گیا۔ مرنے والے تھے رچرڈ ہینلے Richard Henle اور فرانز شیوِر نایز Franz Xaver Nies اور بچنے والا تھا جورج ماریا اسٹینز Georg Maria Stenz ۔ یہ واقعہ آل سینٹز ڈے اور آل سولس ڈے کی درمیانی رات میں(All

(Saints' Day to All Souls' Day یعنی 1 ،اور 2 نومبر 1897 کی درمیانی رات میں زانگ جیا گاؤں Zhang Jia Village میں پیش آیا[452]۔ اس کو جو یے واقعہ Juye Incident کہا جاتا ہے۔ جب جرمنی کے بادشاہ کائی زر ول ہیلم دوم Wilhelm II Kaiser کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ آگ بگولہ ہو گیا اور انتقامی کارروائی کے طور پر اس نے جرمن ایسٹ ایشیا سکواڈرن German East Asia Squadron نام کی ایک فوج چین بھیجی جس نے جیاؤ زو کھاڑی Jiaozhou Bay پر قبضہ کر لیا۔ یہ کھاڑی شانڈونگ Shandong کے جنوبی ساحل پر تھی۔ چنانچہ جرمنی کی طرف سے خطرے کو دیکھتے ہوئے چنگ حکومت نے شانڈونگ علاقے میں اپنے اہلکاروں کو برطرف کر کے واپس بلا لیا جن میں گورنر لی بنگ ہینگ Li Bingheng بھی شامل تھا۔ جرمنی نے جی ننگ، کاؤزو اور جو یے (Jining, Caozhou, and Juye) کے علاقوں میں 3 گرجا گھر بھی تعمیر کر لئے[453]۔ اس کے علاوہ چنگ حکومت نے اسے حرجانے کے ٣٠٠٠ چاندی کے ٹائل taels) (3,000) ادا کئے[454]۔

دسمبر 1897 CE میں جب جرمن بادشاہ کائی زر ول ہیلم دوم Kaiser Wilhelm II نے چین میں اس علاقے پر اپنے قبضے کا اعلان کیا کہ وہ دراصل جرمنی کے لئے ایک کن سیشن concessions بنانے کے لئے اس پر قبضہ کر رہا ہے۔ لیکن اس کو دیکھ کر تمام مغربی ممالک کے درمیان اپنے اپنے کن سیشن بنانے کے لئے زمینیں قبضہ کرنے کی ہوڑ لگ گئی۔ یاد رہے چین میں کن سیشن concessions اس علاقے کو کہا جاتا تھا جس کو غیر ملکی حکومتوں کو الاٹ کیا جاتا تھا تاکہ وہ غیر ملکی بحفاظت اس میں رہ سکیں اور چینی لوگوں کو اس علاقے میں گھر بنانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی، یہ علاقہ صرف اسی غیر ملکی حکومت کے لئے مختص ہوتا تھا۔ یہ ممالک تھے جرمنی، جاپان، روس، برطانیہ، فرانس، امریکہ، اٹلی، اور آسٹریا ہنگری Germany, Japan, Russia, Britain, France, the United States, Italy, and Austria-Hungary ۔ اسی کے ساتھ ہی ان ممالک نے مختلف شعبوں پر بھی قبضے کرنا شروع کر دیئے۔ جرمنی نے شانڈونگ علاقے کی کانوں، ریلوے اور ترقیاتی لون developmental loans پر قبضہ کر لیا، اس کے علاوہ جرمنی کو فنگ ٹیان، جلن اور ہیلونگ جیانگ Fengtian, Jilin and Heilongjiang میں ٹیکس سے چھوٹ کے حقوق بھی حاصل تھے۔ روس نے دیوار چین Great Wall کے شمال کا علاقہ لے لیا اس کے علاوہ اس کو منگولیا Mongolia اور سنکیانگ Xinjiang میں ٹیکس سے چھوٹ کے حقوق بھی حاصل تھے[455]۔ فرانس نے ینان، گوانگ شی اور گوانگ ڈونگ کے صوبوں Yunnan, most of Guangxi and Guangdong provinces کے زیادہ تر علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ جاپان نے فوجیان پر قبضہ کیا تو برطانیہ نے یانگ سی ندی کا علاقہ اور گوانگ ڈونگ، گوانگ شی اور تبت کے کچھ علاقوں پر قبضہ کیا[456]۔ صرف اٹلی نے شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے درخواست کی کہ اس کو زی

جیانگ صوبے Zhejiang province کا علاقہ دیا جائے لیکن چنگ حکومت نے اس کو مسترد کر دیا[457]۔ اس کے علاوہ ان سب ممالک کے جو کن سیشن تھے وہ علیحدہ تھے جن پر انکی پوری طرح حکومت قائم تھی۔

روس نے اپنے مقبوضہ علاقے میں اپنی فوج بڑھا دی، اپنا قانون لاگو کر دیا، اسکول کھولے، کان کنی اور درختوں کی کٹائی Logging پر اپنی اجارہ داری قائم کی، اپنے شہریوں کو وہاں بسانا شروع کر دیا اور کئی شہروں پر اپنی میونسپل انتظامیہ قائم کر لی[458]۔

باکسر بغاوت کی شروعات

لی یوان ٹن نام کے ایک گاؤں Liyuantun village میں ایک مندر تھا جس کو فیروزے کے بادشاہ کا مندر Jade Emperor کہا جاتا تھا لیکن بعد میں اس کو عیسائیوں کو دے دیا گیا تھا جس کو انہوں نے ایک چرچ میں تبدیل کر دیا تھا۔ لیکن عام چینی لوگ اس سے بہت دلبر داشتہ تھے۔ چنانچہ اکتوبر 1898 CE میں باکسروں نے اس چرچ پر بھی حملہ کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب باکسروں نے یہ نعرہ استعمال کیا کہ 'چنگ کی حمایت کرو اور غیر ملکیوں کو تباہ کرو'۔

"Support the Qing, destroy the foreigners" ("扶清滅洋 fu Qing mie yang") ۔ یہ نعرہ بعد میں کثرت سے استعمال کیا جانے لگا اور باکسروں کی پہچان بن گیا۔ شروع میں باکسروں کو ایک شر پسند گروہ مانا گیا اور چنگ حکومت بھی ان کے خلاف تھی۔ چنانچہ ایک سال بعد اکتوبر 1899 CE میں چنگ حکومت اور باکسروں کے بیچ جنگ ہوئی جس کو سین لو مندر کی جنگ Battle of Senluo Temple کہا جاتا ہے جس میں باکسروں نے پہلی بار اپنے کو "ملیشیا یونائیٹڈ ان رائیٹ یس نیس "Militia United in Righteousness" کا نام دیا۔

انہوں نے اپنے لئے "باکسر" کے بجائے "ملیشیا" militia کا لفظ استعمال کر کے مارشل آرٹس کے ممنوعہ فرقوں سے اپنی الگ پہچان بنانے کی کوشش کی اور اپنی تحریک کو ایک ایسے گروہ کی حیثیت دینے کی کوشش کی جو چینی تہذیب کا دفاع کر رہا تھا۔ ادھر غیر ملکی حکومتیں بھی اپنے شہریوں کو بچانے کے لئے مختلف کوششیں کر رہی تھیں۔ 1899 CE میں ایک فرنچ اہلکار نے اپنے حق میں ایک حکم نامہ صادر کروالیا جس کی رو سے رومن کیتھولک مذہبی عمائدین اپنے مقدمات کے بارے میں خود فیصلہ دے سکتے تھے اور ان کو حکومتی افسروں کو نظر انداز کرنے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے۔ جب جرمنی نے شانڈونگ پر قبضہ کیا تو چینی عوام میں یہ خوف بیٹھ گیا کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے غیر ملکی طاقتیں پورے چین پر قبضہ کر لیں گی to colonize China piece by piece۔ چنانچہ ایک چینی افسر نے ان الفاظ میں اپنا مدعا بیان کیا 'اپنے مشنری اور اپنی افیم واپس لے جاؤ تو ہم تمہیں خوش آمدید کہیں گے'

"Take away your missionaries and your opium and you will be welcome." [459]۔ باکسروں کی طاقت اور حملے دن بدن بڑھتے جارہے تھے اس لئے اب ان کا مقابلہ کرنا چنگ حکومت کے بس میں بھی نہیں رہا تھا۔ اسی کے ساتھ ہی 100 دن کی اصلاحات کی مہم کی ناکامی کی وجہ سے چنگ خاندان میں آپس میں پھوٹ پڑ چکی تھی، اور حکومت میں بد عنوانی بہت بڑھ گئی تھی۔ ڈواگر سی شی نے سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے تھے اور بادشاہ کو گھر میں نظر بند کر دیا تھا۔ اس سے عوام کے حالات اور خراب ہو گئے۔ لیکن عام چینیوں کا ماننا تھا کہ سارے فساد کی جڑ غیر ملکی طاقتوں کا چین میں دخل دینا ہے۔ اس لئے وہ باکسروں کے ساتھ ہوتے جارہے تھے۔ ڈواگر سی شی کے ہاتھ میں جب اختیارات آئے تو اس نے بھی اپنی ہمدردی بدل دی اور اب وہ باکسروں کے ساتھ ہو گئی اور باکسروں کے دفاع کے لئے حکم نامے جاری کرنے لگی۔ اس کے خلاف غیر ملکیوں نے احتجاج شروع کر دیئے۔ باکسر بغاوت پورے چین میں پھیل چکی تھی اور جگہ جگہ عیسائی املاک تباہ کی جارہی تھیں۔ امریکی وزیر ایڈون کونگر Edwin H. Conger نے واشنگٹن کو ٹیلی گرام سے پیغام بھیجا جس میں اس نے لکھا 'پورا ملک بھوکے، بیروزگار اور ناامید لوگوں سے بھرا ہوا ہے' [460]۔

سی مور مہم Seymour Expedition

حالات اتنے خراب ہو گئے کہ برطانیہ کے ایک وزیر کلاوڈ میکس ویل میک ڈونالڈ Claude Maxwell MacDonald نے درخواست کی کہ غیر ملکی فوج آکر بیجنگ میں لی گیشنوں legations کا دفاع کرے۔ یاد رہے لی گیشن غیر ملکی سفارت گاہ کو کہا جاتا تھا۔ چنانچہ دوسرے دن 8 ممالک کی ملی جلی فوج کے 435 بحری فوجی پانی کے جنگی جہازوں سے چین کے ساحل پر اترے اور ٹرین کے ذریعہ ڈاگو Dagu (Taku) سے بیجنگ پہنچے، جہاں انہوں نے اپنے اپنے لیگیشنوں Legations کے اطراف میں دفاعی مورچے بنائے [461]۔

05 June 1900 CE کو باکسروں نے تیان جن جانے والی ریلوے لائن تباہ کر دی جس سے بیجنگ دوسرے علاقوں سے کٹ گیا۔

11 June 1900 CE کو بیجنگ کے یونگ ڈنگ گیٹ Yongding gate پر مسلم جنرل ڈونگ فوشیانگ کی فوج نے جاپانی لی گیشن کے سیکریٹری سوگی یاما اکیرا Sugiyama Akira کو قتل کر دیا۔ ڈونگ فوشیانگ Dong Fuxiang کی فوج جس کو کانسو بریوس Kansu Braves کہا جاتا تھا اس وقت بیجنگ کے جنوبی علاقے کی حفاظت پر مامور تھی۔ ان لوگوں کے پاس ماؤزر Mauser اور رائفلیں ہوتی تھیں لیکن یہ لوگ اپنے روایتی کپڑے پہنتے تھے [462]۔ کہا جاتا ہے کہ جب یہ فوج 1898 CE میں بیجنگ پہنچی تو غیر ملکی فوجوں میں ان کا اتنا خوف بیٹھ گیا تھا کہ جرمنی کے بادشاہ کائی زرول ہیلم دوم Wilhelm II Kaiser نے ترکی کے عثمانی خلیفہ عبد الحمید دوم سے درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو کسی طرح لڑنے سے روکیں۔ اور امریکی فوج بلائی گئی تاکہ وہ بیجنگ میں

لگیش نوں کا دفاع کریں۔ چنانچہ خلیفہ عبد الحمید نے انور پاشا کو چین بھیجا تاکہ ان کو روکنے کی کشش کرے لیکن بغاوت اس وقت تک ختم ہو چکی تھی[463]۔

لانگ فانگ کی جنگ

باکسر بغاوت کے دوران بہت سی لڑائیاں ہوئیں جن میں سب سے زیادہ مشہور لانگ فانگ کی جنگ ہے۔ 18 جون1900 میں کانسوؤں نے سی مور مہم Seymour Expedition کو بھی لانگ فانگ کی جنگBattle of Langfang میں شکست دی اور انہیں تیانجن کی طرف پیچھے بھاگنے پر مجبور کر دیا اور بڑی تعداد میں لوگ مارے گئے۔ یاد رہے کہ سی مور مہم 8 غیر اتحادی ممالک جاپان روس، برطانیہ ،فرانس، امریکہ، اٹلی، آسٹریا اور ہنگری کی متحدہ فوج تھی، اسے اتحادی فوج بھی کہا جاتا تھا۔

جنگ سے پہلے

چنانچہ حالات جب اور زیادہ خراب ہوئے توڈاگو میں مقیم 8 ممالک کی فوجوں نے ایک اور نئی فوج بیجنگ بھیجی جس میں 2000 ملاح sailors تھے۔ اس کی قیادت وائس ایڈمرل ایڈورڈ سی مور Vice-Admiral Edward Seymour کر رہا تھا، اس میں سب سے بڑا دستہ برطانوی فوج کا تھا۔ یہ فوج ڈاگو سے تیانجن کے لئے روانہ ہوئی۔ انہوں نے ڈاگو سے تیانجن جانے کے لئے چنگ حکومت سے اجازت بھی لے لی تھی۔ لیکن تیانجن سے بیجنگ جانے والی ریلوے لائن تباہ کر دی گئی تھی۔ سی مور نے فیصلہ کیا کہ ہم ٹرین سے ہی جائیں گے اور جہاں جہاں سے پٹڑی خراب ہے اس کی مرمت کر کے آگے بڑھیں گے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہوا تو پیدل ہی جائیں گے۔ تیانجن سے بیجنگ120 کلومیٹر دور تھا۔ لیکن جب یہ فوج تیانجن سے بیجنگ کی طرف بڑھی تو چنگ حکومت ان سے ناراض ہو گئی کیونکہ انہوں نے صرف تیانجن تک آنے کی اجازت لی تھی۔ چنانچہ چنگ حکومت نے اس علاقے کے حاکم زونگ لی یامین Zongli Yamen (جس کو شہزادہ چنگPrince Qing بھی کہا جاتا تھا) کو ہٹا کر اس کی جگہ شہزادے ڈوان Manchu Prince Duan کو بنا دیا۔ اس کا تعلق ائیسن گیورو خاندان Aisin Gioro clanسے تھا جس کو غیر ملکی، خونی شاہی خاندان کہا کرتے تھے اور یہ غیر ملکیوں سے بے حد نفرت رکھتا اور باکسروں کا حامی تھا۔ چنانچہ شہزادے ڈوان نے فوراً چنگ فوج کو غیر ملکی فوج پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن جنرل نیشی چینگ Nie Shicheng جو چنگ حکومت کے متضاد حکم ناموں سے تذبذب کا شکار ہو گیا تھا اس نے غیر ملکی فوج پر حملہ کرنے کے بجائے، اس کو اپنے علاقے سے گزرنے کی اجازت دے دی[464]۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چینی کمانڈر ان چیف رونگلو Ronglu (6 April 1836 – 11 April 1903)اندر خانے غیر ملکیوں سے مل گیا تھا اور نیشی چینگ کو متضاد احکامات دے رہا تھا جس سے کن فیوز ہو کر نیشی چینگ نے اتحادیوں پر حملہ نہیں کیا۔

میدانِ کارزار



ڈونگ فوشیانگ

تیانجن سے روانہ ہونے کے بعد یہ فوج لانگ فانگ پہنچی لیکن لانگ فانگ میں بھی ٹرین کی پٹڑی تباہ کر دی گئی تھی۔ سی مور کے انجنیئر پٹڑی درست کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اسی دوران ڈونگ فوشیانگ کی کانسو بریوس فوج نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا اور باکسر فوج بھی ان کے ساتھ آملی۔ ڈونگ فوشیانگ کی فوج کی تعداد اس وقت 5000 تھی اور باکسر کی فوج کی تعداد غیر معلوم ہے۔ چنانچہ اس فوج نے چاروں طرف سے غیر ملکی فوج پر حملہ کر دیا۔ مغربی فوج نے بھی ان کا مقابلہ کیا ان کے پاس جدید ہتھیار تھے رائفلیں، توپیں اور مشین گن وغیرہ، جب کہ باکسروں کے پاس چھری، کرپان اور تلواریں اور روایتی ہتھیار تھے۔ لیکن اس کے باوجود چینیوں نے بے خوف ہو کر مقابلہ کیا اور سی مور فوج کو شکست دی حالانکہ اس میں چینی بھی بڑی تعداد میں مارے گئے۔ اس کو لانگ فانگ کی جنگ Battle of Langfang کہا جاتا ہے جو 18 جون 1900 کو لڑی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ چینیوں نے جانوں کی پرواہ کئے بغیر چھری اور تلواروں سے غیر ملکیوں کی رائفلوں اور مشین گنوں کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے یہ حکمتِ عملی اپنائی کہ وہ پورے جھنڈ بنا کر اتحادی فوج پر چھریوں اور تلواروں سے حملہ کرتے تھے جبکہ غیر ملکی ان پر رائفلوں اور مشین گنوں سے حملہ کرتے تھے جس میں بڑی تعداد میں چینی مارے جاتے تھے، لیکن کچھ باکسر غیر ملکیوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے تھے اور قریب سے مقابلہ ہوتا تھا، اس حکمتِ عملی کو انسانی لہر human wave کہا جاتا ہے[465]۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے غیر ملکیوں کو شکست دی۔ ایک برطانوی فوجی کا بیان ہے کہ ایک باکسر کے اس نے 4 گولیاں ماریں تب وہ گرا۔ اسی طرح ایک امریکی کیپٹن بومین میک کلا Capt. Bowman McCalla نے بتایا کہ ان باکسروں پر ایک گولی کام نہیں کرتی تھی بلکہ کئی گولیاں داغنے کے بعد ان کو گرانا ممکن ہو پاتا تھا۔ باکسروں کو روکنے کے لئے صرف مشین گن ہی زیادہ کارگر تھی[466]۔ ڈونگ فوشیانگ کے بھائی مافولو جو خود گھڑ سوار فوج کی قیادت کر رہے تھے انہوں زبردست حملہ کیا اور کئی غیر ملکی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

ایک دفعہ تو ڈونگ فوشیانگ کی فوج اور باکسروں نے جرمن کیپٹن گویڈو وان یوسڈوم German Captain Guido von Usedom کی فوج کے دائیں بازو پر مل کر ایسا زوردار حملہ کیا کہ جرمن فوج شکست کھانے کے قریب ہو گئی لیکن آخری وقت میں فرانسیسی اور برطانوی دستے ان کی مدد کو آ گئے اور ان کو بچا لیا۔ اور اتحادی فوج اپنے زخمیوں کے ساتھ ٹرین میں سوار ہو کر تیانجن کی طرف فرار ہو گئی۔ یہ ٹرین گولیوں کے سوراخوں سے بھری ہوئی تھی۔ جرمن فوج نے اس جنگ میں 200 باکسروں اور 200 کانسو بریوس کو قتل کیا جب کہ اتحادی فوج کے 7 لوگ

مارے گئے اور 57 زخمی ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں باکسروں کے پاس رائفلیں اور بندوقیں نہیں تھیں لیکن وہ پٹاخے چھڑاتے تھے جس سے غیر ملکی فوج سمجھتی تھی کہ ان کے پاس بھی بندوقیں ہیں، اس لئے غیر ملکی فوج کا حوصلہ ٹوٹتا تھا۔ یہ چینیوں کی ایک حیران کن جنگی چال تھی۔

ایڈورڈ سی مور کی زبانی

17 جون کو لوفا اور لانگ فانگ سے 2، 3 اور 4 نمبر ٹرینیں واپس بلانے کے لیے پیغامات بھیجے گئے، کیونکہ یہ واضح تھا کہ ریل کے ذریعے پیش قدمی ناممکن تھی، اور ٹرینوں پر حملہ ہونے کا خدشہ تھا۔ نمبر 3 ٹرین 18 جون کی دوپہر کو واپس آئی، اور شام کو نمبر 2 اور 4 لانگ فانگ سے۔ نمبر 2 اور 4 ٹرینوں کے ساتھ موجود سینیئر افسر جرمن کیپٹن وان یوز ڈوم Captain Von Usedom نے اطلاع دی کہ ان کا دشمن کے ساتھ شدید مقابلہ ہوا ہے، جس نے تقریباً 2:30 بجے کے قریب لانگ فانگ پر ان پر غیر متوقع طور پر حملہ کیا۔ اس دن (18 جون کو) بڑی طاقت کے ساتھ 'پورے طور پر مسلح 5,000 آدمی (جن میں گھڑ سوار فوج بھی شامل تھی) تھے، جن میں سے بڑی تعداد جدید ترین طرز کی میگزین رائفلوں سے لیس تھی۔ انہوں نے بینر اٹھائے ہوئے تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کا تعلق جنرل ڈونگ فوشیانگ کی فوج سے ہے۔ یہ لوگ جنوبی بیجنگ کے باہر ہن ٹنگ پارک Hunting Park in southern Beijing میں چینی فوجیوں کی کمان کر رہے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شاہی فوج بھی غیر ملکیوں کے خلاف لڑ رہی تھی۔ ہم پر حملہ سامنے اور دونوں اطراف سے کیا گیا۔ دشمن نے گزرنے والی اتحادی افواج پر شدید گولہ باری کی۔ حالانکہ دشمن کو بھگا دیا گیا لیکن بہت بڑا نقصان ہو چکا تھا۔ لیکن جب انہوں نے ہماری افواج کو ٹرینوں کی طرف پیچھے ہٹتے دیکھا تو انہوں نے ایک بار پھر سے حملہ کر دیا۔ ان کا پھر سے مقابلہ کیا گیا لیکن نقصان پہلے سے زیادہ ہوا تھا۔ اس کارروائی میں چینیوں کی 400 سے زیادہ ہلاکتیں ہوئیں، اتحادی افواج کے 6 ہلاک اور 48 زخمی ہوئے[467]۔

جنگ کے بعد

لانگ فانگ کی جنگ کے بعد اتحادی فوج تیانجن واپس ہو گئی۔ لیکن واپسی کے دوران چینی فوج ان پر برابر گولے اور گولیاں برساتی رہی۔ جون کے آخر میں باکسروں نے تیانجن میں برطانوی کن سیشن پر حملہ کر دیا۔ چینی جنرل نیئی شی چینگ Nie Shicheng جو ابھی تک اتحادی فوج کا حمایتی تھا وہ قریب ہی تھا۔ اس نے باکسروں پر حملہ کر دیا جس سے باکسر واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد نیئی شی چینگ نے اپنی فوج ووئی کور (Wuwei Corps) کو حکم دیا کہ وہ واپس ہوتے ہوئے باکسروں پر اپنی برطانوی مشین گنوں سے حملہ کر دیں۔ چنانچہ سینکڑوں کی تعداد میں باکسر مارے گئے باقی بھاگ گئے۔ اس کے بعد نی شی چینگ بھی اتحادیوں کے خلاف ہو گیا لیکن وہ کسی کن سیشن پر قبضہ نہیں کر پایا۔

جولائی میں نیشی چینگ کو اسی کے ساتھیوں نے گولی مار کر قتل کر دیا، کچھ کا کہنا ہے کہ اس نے خود کشی کی تھی اور کچھ نے اس کو ایک بہادر ہیرو کی موت مانا ہے[468]۔

باب ۱۳
سنکیانگ کلیق

第十三章
新疆系

Chapter Thirteen
Xinjiang Clique

سنکیانگ کلیق اس کلیق کو کہا جاتا ہے جو سنکیانگ کے علاقے میں قائم ہوئی۔ اس میں زیادہ تر آبادی مسلمان تھی لیکن اسکا فرماں روا، یانگ زینگ شن Yang Zengxin ایک غیر مسلم تھا۔ بنیادی طور پر یانگ ایک ہان تھا اور چنگ پولیس افسر تھا، 1907 میں چنگ حکومت نے یانگ کو سنکیانگ میں بطور مجسٹریٹ تعینات کر دیا۔ چونکہ سنکیانگ میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اس وجہ سے یانگ کے مسلمانوں سے بہت اچھے اور قریبی تعلقات ہو گئے اور اسے اسلام کے بارے میں غیر معمولی معلومات ہو گئی، یہاں تک کہ اس نے صوفی سلسلوں پر ایک کتاب بھی لکھی ۔1911 میں جب چین میں جمہوری انقلاب آیا تو سنکیانگ کا گورنر یوان ڈاہوا Yuan Dahua وہاں سے اپنی جان بچا کر فرار ہو گیا اور انقلابیوں نے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ لیکن یانگ زینگ شن نے مسلمانوں کی مدد سے ایک بڑی فوج اکٹھی کر لی جس میں زیادہ تر ہوئی مسلمان تھے۔ اس کام میں صوفی جہریہ شیخ مایوان زانگ Ma Yuanzhang نے بھی اس کی حمایت کی اور مسجدوں میں یانگ کا ساتھ دینے کے اعلانات ہوئے، اس طرح یانگ زینگ شن نے انقلابیو ں کو شکست دی اور سنکیانگ میں اپنی حکومت قائم کر لی جس کو سنکیانگ کلیق کہا جاتا ہے۔

مسلم جنرل ما انلیانگ نے یانگ کی مدد سے یہوانی (عربی میں اخوانی) صوفی شیخ ماوانفو Ma Wanfu کو گرفتار اور قتل کرانے کی سازش رچی لیکن ما انلیانگ کے ماتحت افسر ماچی نے انہیں بچا لیا[469]۔

طرزِ حکومت



مافوشنگ قتل کے بعد

یانگ نے اپنی حکومت مسلمانوں کی مدد سے خوب مضبوط کر لی اور سنکیانگ سے انقلابیوں اور جی لاؤ ہوئی Gelaohui خفیہ تنظیم کے لوگوں کو نکال دیا۔ یاد رہے کہ جی لاؤ ہوئی ایک خفیہ انقلابی تنظیم تھی جو اپنی آستینوں میں چھوٹی چھوٹی تلواریں چھپا کر چلتے تھے۔ یانگ نے اپنا فوجی کمانڈر ایک مسلم جنرل مافوشنگ Ma Fuxing کو بنایا جس کی ماتحتی میں 2000 ہزار لشکر دے دیا، کہ وہ یانگ کے دشمنوں کا صفایا کرے اور اس کو 1916 میں کاشغر کا ٹی ٹائی Titai of Kashgar کا لقب دیا۔ جب یوان شکائی کی حکومت قائم ہوئی تو یوان شکائی نے یانگ کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ اسکے بدلے یانگ نے یوان مخالفین کو 1916 میں نئے سال کے موقع پر ایک دعوت میں مدعو کیا اور سب کی گردنیں اڑا دیں۔ یانگ ان چند سرداروں میں تھا جنہوں نے یوان شکائی کی بہت مدد کی اسی لئے یانگ، یوان کے سب سے قریبی لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ یانگ کی پالیسی تھی کہ جو بھی وقت کی طاقت ہو اسکا ساتھ دیا جائے اور اسکی اطاعت کی جائے۔ اسی لئے اسکی حکومت خلفشار سے محفوظ تھی

جبکہ پورا چین بد امنی کا شکار تھا۔ اس نے مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں پر ٹیکس بھی کم کر دیئے اور انکو حفاظت بھی فراہم کی اور اس نے اقلیتوں پر حملوں پر بھی روک لگائی اور اسکی فوج میں بھی زیادہ تر مسلمان تھے اور بہت سے اونچے عہدے اس نے ہوئی مسلم لوگوں کو دے رکھے تھے جس کی وجہ سے ہان اور اویغور لوگ جلتے تھے۔

لیکن یانگ نے اپنے بہت سے خاص لوگوں کو بھی قتل کرایا بلکہ کئی کو تو ذرا سے شک پر مروا دیا، چنانچہ اسکو اپنے فوجی کمانڈر مسلم جنرل ما فوشنگ پر ایک دفعہ شک ہو گیا کیونکہ یانگ نے اسکے کچھ خطوط پکڑ لئے تھے جس میں کچھ مشکوک باتیں لکھی تھیں۔ چنانچہ اس نے اپنے دوسرے مسلم جنرل ماشاؤوو Ma Shaowu کو حکم دیا کہ وہ ما فوشنگ کو قتل کر دے اور اسکا عہدہ خود سنبھال لے، چنانچہ ماشاؤوو نے 1924 میں مافوشنگ کو گولی مار کر قتل کر دیا اور اسکی لاش کئی دن تک میدان میں لٹکی رہی اور خود اسکا عہدہ سنبھال لیا، اور اس کو کاشغر کا ڈاؤتائیDaotai of Kashgarکالقب ملا۔

جن شورین کی حکومت

1 جولائی 1928 کو جب نانجنگ میں جمہوری حکومت قائم ہوئی تو یانگ نے اسکو بھی تسلیم کر لیا لیکن اسکے 6 دن بعد یعنی 7 جولائی 1928 کو اسکے قریبی ساتھی فان یاؤنان Fan Yaonan نے ایک دعوت میں بلا کر یانگ کو دھوکے سے قتل کر دیا۔ لیکن اسکے فوراً بعد یانگ کے قریبی ساتھی جن شورین Jin Shuren نے فان یاؤنان کو بھی قتل کر دیا اور خود یانگ کا عہدہ سنبھالتے ہوئے سنکیانگ کلیق کا فرماں روا بن گیا[470]۔حالانکہ جن شورین نے تقریباً 5 سال حکومت کی لیکن اسکے زمانے میں بہت بد امنی رہی کیونکہ اس نے اپنی مسلم رعایا کو پریشان کرنا شروع کر دیا اور ہان لوگوں کو ترجیح دینی شروع کر دی۔ بلکہ اس نے ترک لوگوں کی زمینیں چھین کر ہان لوگوں کو دینے کا اعلان کر دیا، لیکن اسکے بجائے اپنے قریبی لوگوں میں انہیں تقسیم کر دیا، اس نے مختلف مذاہب کے لوگوں کو لڑوانے کی پالیسی اپنائی۔ اس لئے لوگوں میں مذہبی نفرتیں بڑھیں۔ مسلمانوں نے کئی دفعہ اسکی حکومت کے خلاف بغاوتیں بھی کیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے کمول بغاوت کی جو 1931 سے 1934 تک چلی۔ یہی وہ بغاوت ہے جس میں ماکلیق کے جنرل ما زونگ ینگ نے چیانگ کائی شیک کے حکم پر کمول فوج کی مدد کی اور انکی طرف سے لڑا۔

کمول خانیت

کمول خانیت یا ہامی سلطنت(ہامی شہر کا نام ہے جہاں یہ خانیت تھی، مسلمان اس حکومت کو کمول کہتے تھے جبکہ چینی اس کو ہامی کہتے تھے) ،یہ ایک چھوٹی سی مسلم خانیت تھی سنکیانگ کے علاقے میں، جس کی آبادی 25,000 سے 30,000 کے درمیان تھی[471]،اور یہ منگ حکومت کے زمانے سے چلی آرہی تھی بلکہ یہ لوگ منگ حکومت کے بہت وفادار تھے۔ جب 1646 میں چنگ حکومت نے منگ حکومت پر حملہ کر کے اسکا تختہ الٹا تو کمول خانیت کے لوگوں نے

منگ حکومت کی حمایت کرتے ہوئے چنگ حکومت کے خلاف بغاوت کر دی جسے ملا ین بغاوت Milayin rebellion کہا جاتا ہے۔ لیکن چنگ حکومت نے اس بغاوت کو کچل دیا اور اس میں کمول خانیت کے سلطان سعید بابا Sultan Said Baba Khan کا بیٹا شہزادہ ترمتائے Prince Turumtay بھی مارا گیا، اسکا ذکر اوپر بھی آچکا ہے۔ اسکے بعد کمول خانیت نے 1696 CE میں چنگ حکومت کی ماتحتی قبول کرلی۔ اس وقت کمول کا خان عبداللہ بیگ تار خان Abdullah Beg Tarkhan تھا جو سلطان محمد شاہ بیگ تار خان Muhammad Shah-i-Beg Tarkhan کا بیٹا تھا۔ اور اسکو سالانہ خراج ادا کرنا شروع کر دیا جس کے بدلے چنگ نے انکو اپنی حکومت چلانے کی اجازت دے دی اور اسے نیم خود مختار حکومت Semi-autonomous rule کا درجہ دے دیا اور اس کے خان کو جسک تار خان Jasak Tarkhan کا لقب عنایت کیا۔ اس کے علاوہ کمول خانیت کے فرماں روا کو ہر 6 سال میں ایک دفعہ چنگ حکومت کے دار الخلافہ بیجنگ میں حاضری دینا ضروری تھی[472]۔ جب چنگ حکومت نے زنگر خانیت کو ختم کیا جو ایک منگول غیر مسلم خانیت تھی تو کمول خانیت نے بھی چنگ حکومت کا ساتھ دیا اور فوجی کارروائیوں میں حصہ لیا کیونکہ کمول اس وقت چنگ کی لگان داری تھی۔ لیکن بعد میں خان محمد اور اس کے بیٹے خان مقصود شاہ کے دور میں لوگوں پر بہت زیادہ ٹیکس بڑھا دیئے گئے اور مزدوروں سے بیگار لیا جانے لگا۔ جس کے رد عمل میں یہاں 1907 & 1912 میں بغاوتیں ہوئیں۔ لیکن یہ بدستور چنگ کی لگان داری رہی، جن شورین کی حکومت قائم ہونے تک۔

کمول خانیت کے حکمراں

Generation	Name	Reign years	Information	حکمراں
1st generation	Abdullah Beg 額貝都拉 E-bei-dou-la	1697–1709	In the 36th year of Kangxi's reign, he was granted the title of Jasagh Darhan of the First Rank. He died in	عبداللہ بیگ

			the 48th year of Kangxi's reign.	
2nd generation	Gapur Beg 郭帕 Guo-pa	1709–1711	Abdullah Beg's eldest son. In the 48th year of Kangxi's reign he was granted the title of Jasagh Darhan of the First Rank. He died in the fiftieth year of Kangxi's reign.	گاپر بیگ
3rd generation	Emin 額敏 E-min	1711–1740	Gapur Beg's eldest son. In the fiftieth year of Kangxi's reign, he inherited the title of Jasagh Darhan of the First Rank. In the fifth year of Yongzheng's reign, he was promoted to Zhenguo Gong (鎮國公; Duke	امین

			Who Guards the State); in the 7th year of Yongzheng's reign, he was promoted to Gushan Beizi (固山貝子; Banner Prince). In the 5th year of Qianlong's reign, he died.	
4th generation	Yusuf 玉素甫 Yu-su-fu or Yusup 玉素卜 yu su bu	1740–1767	Emin's eldest son. In the fifth year of Qianlong's reign, he inherited the title of Jasagh Zhenguo Gong. In the 10th year of Qianlong's reign, he was promoted to Gushan Beizi. In the 23rd year of Qianlong's reign he was granted the title of Beile pinji	یوسف

			(貝勒品級). In the 24th year of Qianlong's reign, he was conferred the title of Duoluo Beile (多羅貝勒) and conferred the title of Junwang pinji (郡王品級). He died in the 12th month of the 31st year (January 1767).	
5th generation	Ishaq 伊薩克 yi-sa-ke	1767–1780	Yusuf's second son. In the 32nd year of Qianlong's reign he inherited the title of Junwang pinji Jasagh Duoluo Beile. In the 45th year he died.	اسحاق
6th generation	Ardashir 額爾德錫爾 e-	1780–1813	Ishaq's eldest son. In the 45th year of Qianlong's	اردشیر

	Er-de-xi-er		reign, he inherited the title of Junwang pinji Jasagh duoluo beile. In the 48th year by imperial order he was granted permanent succession (all his descendants would automatically inherit his title). In the 18th year of the Jiaqing Emperor he died.	
7th generation	Bashir 博錫爾 Bo-xi-er	1813–1867	Son of Ardashir. In the 18th year of Jiaqing's reign, he inherited (his father's titles). In the 12th year of Daoguang's reign, he was promoted to Duoluo Junwang 多羅郡王. In the third year	بشیر

			of Xianfeng's reign, he was granted the title of Qinwang 親王. In the fifth year of Tongzhi's reign, the Dungan revolt broke out, but he stayed loyal (to the Qing). In the sixth year of Tongzhi's reign, he was posthumously granted the title of Hezhuo Qinwang 和碩親王.	
8th generation	Muhammad 賣哈莫特 Mai-ha-mo-te	1867–1882	Son of Bashir. In the sixth year of Tongzhi's reign he inherited the title of Jasagh Heshuo Qinwang. In the seventh year of Guangxu's reign, he	محمد

			died, leaving no one to succeed to his title.	
9th generation	Maqsud Shah 沙木胡索特 Sha-mu-hu-suo-te	1882–1930	Muhammad's agnatic nephew. In the eighth year of Guangxu's reign he inherited his titles. In the fourth year of the Republic of China, his salary as qinwang was doubled. In the 19th year of the Republic of China on the sixth month on the sixth day, he died of illness.	مقصود شاہ
10th generation	Nasir 聶滋爾 Nie-zi-er	1930–1934	Maqsud Shah's second son. In the 19th year of the Republic of China on the 9th month on the 13th day he inherited his titles. In	ناصر

			the 23rd year of the republic he died.	
11th generation	Bashir 伯錫爾 Bo-xi-er	1934–1949	Nasir's eldest son. In the 23rd year of the republic on the fourth month he inherited his titles. He was arrested and sent to prison. In 1951 he died while in prison.	بشیر

Source: wikipedia.org [473]

کمول بغاوت

اب ہم کمول بغاوت اور اس کے بعد کے حالات بیان کریں گے لیکن یہ حالات بہت گنجلک ہیں اس لئے ہم تاریخ وارا نہ ترتیب chronological order کے حساب سے واقعات کا ذکر کریں گے۔ کمول بغاوت Kumul Rebellion 20 February 1931 -1934 CE کے درمیان چلی۔ یہ بغاوت کمول خانیت کے لوگوں نے برپا کی تھی۔ اسی کے نتیجے میں پہلی مشرقی ترکستان حکومت قائم ہوئی۔ اس کی شروعات اس طرح ہوئی کہ جب چِنگ حکومت کے سنکیانگ کے گورنر یانگ زینگ شن Yang Zengxin کو 1928 میں قتل کر دیا گیا تو جن شورین سنکیانگ کا گورنر بن گیا۔ جب جن شورین سنکیانگ کا فرماں روا بنا تو اس نے ایسے فیصلے لئے جس سے مسلمان دل برداشتہ ہو گئے۔ جیسے اس نے سنکیانگ میں جانور ذبح کرنے پر ٹیکس لگا دیا اور لوگوں کو حج پر جانے کی ممانعت کر دی[474]۔ جن نے کمول لوگوں پر ٹیکس بڑھا دیئے اور ان کی زمینیں چھین کر ہان لوگوں کو دینی شروع کر دیں، اور حکومت کے سارے بڑے عہدے مسلمانوں کے بجائے ہان لوگوں کو اور اپنے رشتہ داروں کو دینے شروع کر دیئے۔ اس نے پورے علاقے میں اپنے جاسوس پھیلا دیئے اور اگر اسے ذرا سا بھی شک ہو جاتا تھا کہ یہ شخص میرے خلاف ہے تو وہ اس کو سزائے موت دے دیتا۔ اس نے اپنی فوج کا جنرل ایک مسلمان ماشاؤوو Ma Shaowu کو بنا رکھا تھا لیکن لوگ اس کو بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ جن شورین نے کمول خانیت کو اپنی حکومت میں ملانے کا فیصلہ کر لیا۔

لیکن وہ موقع کی تلاش میں تھا۔ اسی دوران کمول حاکم مقصود شاہ Maqsud Shah کا 1930 میں انتقال ہو گیا ۔مقصود شاہ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا ناصر اسکی جانشینی کا دعوے دار تھا اس لئے وہ اپنے وزیر یلبر س خان کے ساتھ جن شورین سے ملنے دار الخلافہ ارمچی گیا تا کہ جن شورین سے وہ اپنے لئے اجازت لے لے اور جن شورین اسکی حکومت کو تسلیم کر لے۔ لیکن جن شورین نے موقع دیکھ کر اپنے وزیروں کی میٹنگ کی جس میں کمول خانیت کو، سنکیانگ صوبائی حکومت میں ملانے کی قرارداد پاس کروالی اور کمول خانیت کو تین شہروں میں بانٹ دیا گیا جن کے نام ہیں ہامی hami، ابھو I-ho اور ای وو i-wu اور ناصر کو سینیئر مشیر senior advisor کا عہدہ دیکر روک لیا اور یلبر س خان کے ساتھ اپنے بہت سے چینی افسروں کو بھیج دیا کہ وہ وہاں اپنی نئی حکومت قائم کریں۔ ان اقدامات سے کمول لوگ جن میں اکثریت اویغور مسلمانوں کی تھی ،جن شورین کے خلاف ہو گئے اور یلبر س خان کے ماتحت متحد ہو گئے اور وقتاً فوقتاً بغاوتیں ہونے لگیں۔

وہ واقعہ جس نے بغاوت کو جنم دیا

لیکن ایک واقعہ ایسا ہوا کہ فساد پوری طرح بھڑک اٹھا۔ ہوا یوں کہ 1931 میں جن نے اپنے بہت سے قریبی لوگوں کو حکومت میں اونچے عہدے دیئے تھے، انہیں میں اس نے سیاؤ پو hsiao-pu شہر کا پولیس افسر اور ٹیکس کلکٹر ایک نوجوان افسر کو بنا دیا جو گانسو کے علاقے سے تعلق رکھتا تھا، یاد رہے کہ جن شورین خود بھی گانسو کا تھا۔ اس پولیس افسر کا نام چینگ مو Chieng mu تھا، اسکو سیاو پو شہر میں ایک مسلم لڑکی پسند آگئی جس کے باپ کا نام صالح تھا اور اس نے لڑکی کے والدین کو تنگ کرنا شروع کر دیا[475] اور زبردستی شادی پر زور ڈالنے لگا[476]۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے اس اویغور لڑکی کا ریپ کر دیا اور اس سے زبردستی شادی کرنے لگا۔ چنانچہ اویغور لوگوں نے 20 February 1931 CE کو چینگ اور اسکے 33 فوجیوں کو شادی سے ایک دن پہلے ایک تقریب میں دعوت دی اور تقریب کے دوران سب کو قتل کر دیا مع اس لڑکی کے۔ اسکے علاوہ تقریباً 120 ہان پناہ گزینوں کو جو گانسو سے آئے ہوئے تھے انہیں بھی قتل کر دیا۔ یہ لڑائی صرف اویغور تک ہی محدود نہ رہی بلکہ بہت جلد دوسرے مسلمان جیسے قازق، کرغیز اور ہوئی لوگ بھی اویغور لوگوں کی حمایت میں آگئے، حالانکہ یہ لوگ بھی آپس میں کبھی کبھی لڑتے رہتے تھے۔ کمول خانیت کے وزیر یل بر س خان نے خوجہ نیاز اور ماژونگ ینگ سے التجا کی کہ وہ جن شورین کے خلاف انکی مدد کریں۔

کرغیز بغاوت

کمول بغاوت سے ہمت پا کر کرغیز لوگوں نے بھی بغاوت Kirghiz rebellion کر دی۔ یہ بغاوت March 1932 میں تیان شان پہاڑوں کے علاقے میں ہوئی جس کی قیادت عید میر اب Id Mirab نام کا ایک مسلم جنرل

کر رہا تھا۔ لیکن اس کو ہوئی جنرل ماشاؤوو Ma Shaowu نے کچل دیا جس کو جن شورین اور روس کی پشت پناہی حاصل تھی[477]۔

جن شورین کی تیاری

جن شورین نے ستمبر 1931 میں سوویت یونین سے 40,000 میکسی کن چاندی کے ڈالر 40,000 Mexican silver dollars میں دو بائی پلین biplanes خریدے۔ وہ مشین گنوں اور بموں سے لیس تھے اور انہیں روسی پائلٹ چلاتے تھے۔ اس نے اکتوبر 1931 میں سوویت یونین کے ساتھ ایک خفیہ معاہدے پر دستخط بھی کیے جس کے نتیجے میں کمول بغاوت کو فوری طور پر دبا دیا گیا اور 30 نومبر 1931 کو صوبائی فوجیوں کے ذریعے کمول کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ جن شورین کو ہتھیار خریدنے کے لیے سوویت حکومت سے سونے کے بڑے ذخیرے بھی ملے۔ اس کے عوض جن شورین نے سوویت فوج کو یہ اجازت دی کہ روسی فوج آٹھ صوبائی قصبوں میں سوویت تجارتی ایجنسیاں کھول سکتی ہے یہ قصبے تھے : گلجا، چگوچک ،الطائی، ارمچی، کاراشہر، کوچہ، اکسو، کاشغر، یرقند اور کھوتان Ghulja, Chuguchak, Altai, Urumqi, Karashahr, Kucha, Aksu, Kashgar, Yarkand, Khotan.

مازونگ ینگ کی آمد



مازونگ ینگ

اوپر ذکر آچکا ہے کہ کمول خانیت کے وزیر یلبر س خان نے خوجہ نیاز اور مازونگ ینگ سے التجا کی تھی کہ وہ جن شورین کے خلاف انکی مدد کریں۔ کیومنٹانگ Kuomintang کو بھی جب اس بارے میں پتہ چلا تو اس نے بھی جن شورین کے خلاف مازونگ ینگ Ma Zhongying کو اتارنے کا فیصلہ کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کیومنٹانگ جن شورین سے اس لئے ناراض ہو گئی تھی کیونکہ جن شورین نے اس کی اجازت کے بغیر روس سے مدد حاصل کیتھی اور معاہدہ کیا تھا۔ چنانچہ نانجنگ میں کیومنٹانگ حکومت نے ہوئی مسلمانوں پر مشتمل ایک نیا ڈویژن بنایا جس کو 36 واں ڈویژن کا نام دیا۔ یہ دراصل قومی انقلابی فوج کا ایک ڈویژن تھا[478]۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر چیانگ کائی شیک اور مازونگ ینگ کے بیچ ایک خفیہ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر وہ سنکیانگ میں کیومنٹانگ کے لئے کام کرے گا اور سنکیانگ کو کیومنٹانگ کے لئے فتح کرے گا تو مازونگ ینگ کو سنکیانگ کا گورنر بنا دیا جائے گا[479]۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مابفانگ نے دوسرے دوما، ماہونگ کوئی اور ماہونگ بن کے ساتھ مل کر مازونگ ینگ کی مدد کی کہ وہ سنکیانگ میں کیومنٹانگ کے لئے کام کرے اور ایک فوجی اڈہ بنائے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تینوں مانے مازونگ ینگ کی مدد اس

لئے کی تھی کہ وہ مازونگ ینگ کو اپنے سے دور بھیجنا چاہتے تھے تاکہ مازونگ ینگ ان سے حکومت میں اپنا حصہ نہ مانگ لے، ایک دفعہ مابفانگ اور مازونگ ینگ میں ایک چھوٹی سی جنگ بھی ہوئی تھی جس میں مابفانگ نے مازونگ ینگ کو ہرا دیا تھا۔

مازونگ ینگ اور جن شورین کی پہلی جنگ

چنانچہ مازونگ ینگ نے ہیشی کوری ڈور Hexi corridor کے ذریعہ کمول پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ حالانکہ اس سے پہلے اسے کئی جنگوں میں کامیابی مل چکی تھی۔ چنانچہ October 1931 میں اس کی لڑائی جن شورین کی فوج سے ہوئی لیکن مازونگ ینگ جن شورین کو ہرا کر کمول شہر پر قبضہ کرنے میں ناکام رہا۔ ستمبر کے آخر میں یا اکتوبر 1931 کے اوائل میں اپنی فوج میں جن شورین نے 250 سفید فام روسیوں White Russians کو بھی الی Ili علاقے سے بھرتی کیا تھا جن کی قیادت جرنل پاپنگٹ Pappengut کر رہا تھا۔ ادھر زانگ پی یوان کی فوج الی سے کمول کے پرانے شہر کے فوجی قلعہ کی طرف بڑھی۔ مازونگ ینگ کی فوج مغرب میں چی جیاؤ جنگ زین Qijiaojingzhen کی طرف پیچھے ہٹی جبکہ سفید فام روسیوں کی فوج مازونگ ینگ کی طرف بڑھی۔ لیکن وہاں ان کے درمیان کوئی شدید لڑائی نہیں ہوئی۔ تاہم، چی جیاؤ جنگ زین Qijiaojingzhen سے تقریباً 150 کلومیٹر مشرق میں لیاؤ ٹن Liao-tun گاؤں میں ہونے والی ابتدائی جھڑپوں میں سے ایک میں، سفید فام روسی فوج نے مازونگ ینگ کو شدید زخمی کر دیا۔ اس لڑائی میں مازونگ ینگ زخمی ہونے کے بعد علاج کے لئے اپنی فوج کے ساتھ گانسو واپس ہو گیا۔ جب کہ ایک سفید فام روسی مارا گیا اور 2 زخمی ہوئے۔

گانسو میں اس کا علاج ایک مشنری ڈاکٹر ملڈرڈ کیبل Mildred Cable اور دو نرسوں سسٹر فران سسکا اور سسٹر اوا فرنچ Sisters Francesca and Eva French نے کیا۔ اس دوران سنکیانگ کے مسلمان جن شورین کا مقابلہ کرنے کے لئے اکیلے رہ گئے۔ بعد میں شینگ شکائی اور روسی لوگوں نے ما پر الزام لگایا کہ اس نے اویغور اور ہان لوگوں کو اپنی فوج میں زبردستی بھرتی کیا تھا لیکن سارے اونچے عہدے ہوئی لوگوں کو دیئے۔ شینگ کا یہ بھی الزام تھا کہ ما جاپانیوں سے ساز باز رکھتا تھا اور اس نے کچھ جاپانی جنرلوں کو پکڑ لیا تھا جو اس کی فوج کی کمانڈنگ کر رہے تھے لیکن ما نے ہمیشہ ان الزامات کی تردید کی اور جاپانیوں کو ظالم کہا اور خود کو کیو منٹانگ کا اہلکار بتایا۔

مازونگ ینگ اور جن شورین کی دوسری جنگ

گانسو واپس لوٹ کر مازونگ ینگ نے اپنے قریبی افسر ماشی منگ Ma Shih-ming کو حکم دیا کہ ترفان علاقے میں بغاوت برپا کرے، چنانچہ ماشی منگ نے ترفان میں بغاوت کر کے اس پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ فروری 1933 میں ماشی منگ دوبارہ ارمچی شہر پہنچا اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اس جنگ کو ارمچی کی پہلی جنگ First Battle of

Urumchi بھی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ بظاہر چیانگ کائی شیک نے جن شورین کو سنکیانگ کا گورنر بھی تسلیم کر لیا تھا لیکن وہ اندر خانے مازونگ ینگ کو اس سے لڑا بھی رہا تھا۔ اس جنگ میں ایک طرف جن شورین اور پاپنگٹ Col. Pappengut کی فوج تھی جس میں بعد میں شینگ شکائی اور روس کی شمال مشرقی قومی فلاحی فوج بھی شامل ہو گئی اور دوسری طرف مازونگ ینگ، ماشی منگ اور کیومنٹانگ ہان جنرل زانگ پی یوان Zhang Peiyuan کی فوجیں تھیں۔ اس بار ماشی منگ Ma Shih-ming کی فوج زیادہ طاقتور تھی اور جن کی فوج بھی لڑتے لڑتے تھک چکی تھی اور انکے پاس راشن بھی کم تھا۔ اس بار جن شورین نے سفید فام روسی فوجیوں کی تعداد 250 سے بڑھا کر 1500 کر دی۔ بہت سے روسی جو بھرتی نہیں ہونا چاہ رہے تھے ان کو یہ دھمکی دی گئی کہ اگر وہ بھرتی نہیں ہونگے تو ان کو یا تو روس واپس بھیج دیا جائے گا یا ان کی عورتوں کو یرغمال بنا لیا جائے گا[480]۔ چنانچہ 21 February 1933 کو ڈنگن (ہوئی) فوج ارمچی شہر کے باہر پہنچ گئی۔ لیکن شہر کی حفاظت کے لئے صرف 700 لوگ موجود تھے۔ چنانچہ شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے لیکن کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہونے لگی اور ہان اور ہوئی لوگوں کے بیچ تناؤ بہت بڑھ گیا۔ قریب ہی تھا کہ ارمچی پر ڈنگن کا قبضہ ہو جاتا لیکن اسی دوران 300 سفید فام روسی ان کی مدد کو پہنچ گئے جس نے ڈنگن فوج کو تقریباً ایک کلو میٹر پیچھے ڈھکیل دیا۔ اسی کے ساتھ ہی شینگ شکائی ترپان سے اپنی سنکیانگ سرحدی فوج Xinjiang's Frontier Army لے کر پہنچ گیا جس نے ڈنگن فوج کو دیہات کی طرف ڈھکیل دیا۔ روس نے بھی 2000 فوج بھیج دی جس کو شمال مشرقی قومی فلاحی فوج North-East National Salvation Army کہا جاتا تھا۔ یہ وہی فوج تھی جس کو جاپان کے خلاف اتارا گیا تھا لیکن جاپان نے اس کو روس کی سرحد میں واپس ڈھکیل دیا تھا۔ اس لڑائی میں تقریباً 6000 مسلم فوجی مارے گئے۔

جن شورین کی بے دخلی

اس بار جن شورین کی فوج شکست کھانے سے تو بچ گئی لیکن جن شورین کو لوگ ناپسند کرنے لگے اور اس کے مقابلے شینگ شکائی کو پسند کرنے لگے۔ اس لئے جن کی فوج میں اسکے خلاف غصہ پھیل گیا اور انہوں نے جن کو بے دخل کرنے کی ٹھان لی۔ اس کے بعد پاپنگٹ شمال مشرقی قومی فلاحی فوج کے لیڈروں سے ملا اور ان سے مدد کی یقین دہانی کے بعد 12 April 1933 کو سفید فام روسی فوجیوں نے جن کے خلاف تختہ پلٹ کارروائی کر کے جن کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا، ان کے ساتھ کچھ صوبائی عمائدین بھی تھے جیسے چین زونگ Chen Zhong، ٹاؤ منگ یو Tao Mingyue اور لی شیاؤ ٹیان[481] Li Xiaotian۔ کہا جاتا ہے کہ سفید فام روسی فوج جن شورین سے اس لئے ناراض تھی کہ باوجود اس کے کہ سفید فام روسی فوجیوں نے جن شورین کی مدد میں قابل تعریف کردار ادا کیا تھا لیکن جن ان کو سب سے خستہ حال گھوڑے اور ہتھیار دیتا تھا اور تنخواہیں بھی وقت پر نہیں دیتا تھا۔ جن استعفیٰ دیکر

چگوچک Chuguchak ہوتا ہوا روس کی طرف فرار ہو گیا اور بعد میں چین واپس لوٹ گیا۔ تاہم اس کے بھائی جن شو سن کو لوگوں نے پکڑ کر مار ڈالا[482]۔ جب شینگ شکائی کو اسکی خبر ہوئی جو اس وقت اروبا Uruba میں تھا تو وہ فوراً ارمچی پہنچا اور اس نے 14 April 1933 کو اعلان کر دیا کہ شینگ شکائی اب سنکیانگ کا ملٹری گورنر ہو گا اور لیو وین لونگ Liu Wenlong جو ابھی تک جن شورین کا وزیر تعلیم تھا وہ اب سنکیانگ کا صوبائی چیئرمین یا سول گورنر ہو گا۔ یاد رہے سب سے زیادہ اختیارات ملٹری گورنر کے پاس ہوتے تھے، سول گورنر اسی کو جوابدہ ہوتا تھا۔ اس طرح شینگ شکائی سنکیانگ کا ملٹری افسر بن گیا جس کو ڈوبان Duban کہا جاتا تھا اور عنان حکومت اسکے ہاتھ میں آ گئی۔ اس کے بعد سے وہ سنکیانگ کی سیاست میں مرکزی لیڈر کے طور پر سرگرم رہا یہاں تک کہ 29 August 1944 کو اس نے استعفیٰ دے دیا۔ بعد میں روسی قونصل جنرل گارگن اپریسوف Garegin Apresov کی سفارش پر شینگ شکائی نے جنرل پاپنگٹ Pappengut کو جنوری 1934 میں سزائے موت دے دی۔ اس دوران شینگ نے بہت سے اویغور جنرلوں کو لالچ دیکر مسلم فوج میں پھوٹ ڈلوادی کہ اگر تم مازونگ ینگ کے خلاف لڑنے میں ہماری مدد کرو گے تو ہم تمہیں اپنی فوج میں اونچے عہدے دیں گے۔ ان بے وفا مسلم افسروں میں خوجہ نیاز Khoja Niyaz بھی تھا جو بعد میں چل کر پہلی مشرقی ترکستان حکومت کا پہلا فرماں روا بنا۔

شینگ شکائی



شینگ شکائی

ہم شینگ شکائی کے حالات بیان کریں گے جس سے پورے حالات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ شینگ شکائی Sheng Shicai (L. 3 December 1895-13 July 1970) منچوریا کے کائی یوان Kaiyuan میں پیدا ہوا، وہ ایک ہان چینی تھا۔ شینگ نے 14 سال کی عمر میں مکڈین کے صوبائی جنگلات اور زرعی اسکول Provincial Forestry and Agricultural School in Mukden میں داخلہ لیا[483]۔ 17 سال کی عمر میں، شینگ نے شنگھائی کے ووسونگ پبلک اسکول Wusong Public School in Shanghai میں داخلہ لیا، جہاں اس نے سیاسیات اور معاشیات کی تعلیم حاصل کی۔ وہاں وہ "بنیاد پرستانہ رجحانات" کے طلبا اور اساتذہ کے ساتھ منسلک ہو گیا۔ 1915 میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد، ان کے مشورے سے وہ ٹوکیو، جاپان میں تعلیم حاصل کرنے چلا گیا۔ وہاں، شینگ نے واسیڈا Waseda یونیورسٹی میں داخلہ لیا، جہاں اس نے ایک سال تک سیاسی معیشت Political Economy کا مطالعہ کیا۔ اس دوران، شینگ قوم پرستانہ نظریے میں پختہ ہو چکا تھا اور "共产主义 ABC" (The ABC of Communism) اور دیگر کمیونسٹ کتابوں

4 کے نمائندے کے طور پر Liaoning students میں اس نے لیاؤننگ طلبہ 1919 سے متأثر ہو چکا تھا۔
میں شرکت کی۔ اس دور میں وہ ایک انتہا پسند محب وطن بن چکا May Fourth Movement مئی کی تحریک
تھااور جاپان مخالف نظریات اختیار کر چکا تھا۔ اس کے علاوہ وہ کتابی تعلیم کو فضول سمجھنے لگا تھااور فوجی تربیت میں دلچسپی
کے جنوبی صوبے میں داخل ہو گیا،اس Kwantung کوانٹنگ لینے لگا تھا۔ چنانچہ فوجی تربیت کے لئے وہ جاپان کے
میں۔ اسکے بعد واپس آکر اس نے گو Northeastern Military Academy کے بعد شمال مشرقی اکیڈمی
کے ماتحت فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ گو سونگ لنگ، منچورین جنگی سردار زانگ Guo Songling سونگ لنگ
lieutenant colonel کا ڈپٹی تھا۔ لیکن وہ جلد ہی ترقی کر کے لیفٹیننٹ کرنل Zhang Zuolin زولن
کے عہدے تک پہنچ گیااور ایک کمپنی کا کمانڈر بنا دیا گیا۔ اس کی قابل تعریف خدمات اور فوجی قابلیت کی وجہ سے گو نے
Imperial Japanese Army اس کا نام اعلی فوجی تعلیم حاصل کرنے کے لئے شاہی جاپانی فوجی اکیڈمی
سال میں اس نے یہ تعلیم بھی مکمل کر لی تاہم بیچ میں وہ منچوریا کی 3 میں داخلے کے لئے پیش کیا۔ Academy
سیاست میں بھی سرگرم رہا۔ اس دوران وہ کچھ دن کے لئے منچوریا واپس آیااور زانگ زولن کے خلاف ایک فوجی بغاوت
Feng میں بھی شریک ہوااس کے بعد وہ پھر جاپان واپس چلا گیا لیکن اس بار وہ زانگ کے دشمنوں فنگ یوشیانگ
کی مدد سے جاپان گیا جنھوں نے اسے مالی امداد فراہم کی Chiang Kai-Shek اور چیانگ کائی شیک Yuxiang
کی Northern Expedition میں وہ جاپان سے لوٹا اور شمالی مہم 1927 تھی اور وہ انہیں اپنا محسن مانتا تھا۔
He Yingqin جنگ میں شریک ہوا۔ اس وقت اسے کرنل کے عہدے پر مقرر کیا گیا اس دوران وہ ہی ینگ چن
Staff Officer of the Chiang's field کے ماتحت چیانگ کائی شیک کے فیلڈ ہیڈ کوارٹر کا اسٹاف آفیسر
تھا۔ شمالی مہم کے دوران، شینگ نے اپنے آپ کو ایک قابل افسر کے طور پر ثابت کیا، اور مختلف headquarters
کا بھی ممبر بنا[484]، یہ جماعت چینی جمہوری حکومت کی Guominjun فوجی خدمات بخوبی انجام دیں۔ شینگ گو منجن
حمایت کرتی تھی تاہم وہ کیومنتانگ کا ممبر نہیں بنا کیونکہ وہ کمیونسٹ نظریات کا حامی تھا[485]۔

کیومنتانگ سے علیحدگی

شمالی مہم کے خاتمے کے بعد اس کو نانجنگ کے جنگی آپریشن کے سیکشن کے جنرل اسٹاف کا سربراہ Chief of the
war operations Section of the general staff بنا دیا گیا۔ لیکن کسی بات پر اپنے اعلیٰ افسر ان
سے اختلاف پر اس نے استعفیٰ دے دیا۔ اس وجہ سے اسے اپنے کیریر career میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس سے
مایوس ہو کر اس نے وہ راستہ چھوڑ کر خود کو چین کے سرحدی دفاع کو مضبوط کرنے پر لگا دیا۔

اسی کے کچھ دنوں بعد سنکیانگ کے گورنر جن شورین نے ایک وفد نانجنگ بھیجا تاکہ کیو منٹانگ سے سنکیانگ کے لئے کچھ مالی امداد حاصل کر سکے۔ اس وفد کے قائد گوانگ لو Guang Lu سے جن شورین نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ وہاں کسی قابل افسر کو تلاش کرے جو سنکیانگ کی صوبائی فوج کو سنبھال سکے۔ کافی تلاش کے بعد انہوں نے شینگ شکائی کو اس کے لئے منتخب کیا اور اس کو جن شورین کی فوج میں ایک عہدہ دے دیا گیا، چنانچہ وہ 1929-30 کے جاڑوں میں روس ہوتا ہوا سنکیانگ پہنچا[486]۔ کچھ لوگوں کا اندازہ ہے کہ شاید چیانگ نے ہی اسے سنکیانگ بھیجا ہو گا۔ لیکن جن شورین نے شینگ کا بہت گرمجوشی سے استقبال نہیں کیا شاید وہ اسے اپنے لئے ممکنہ خطرے کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ اس کے باوجود جن نے اسے فرنٹیئر آرمی کا چیف آف اسٹاف Chief of Staff of the Frontier Army مقرر کیا اور بعد ازاں اسے صوبائی ملٹری کالج میں چیف انسٹرکٹر Chief Instructor at the Provincial Military College مقرر کیا گیا۔ ادھر چیانگ کائی شیک نے ما زونگ ینگ کو جن شورین سے لڑنے سنکیانگ بھیجا۔ تو ایک طرح سے چیانگ کائی شیک نے ہی دونوں کو یعنی شینگ شکائی اور مازونگ ینگ کو سنکیانگ بھیجا تھا، ایک دوسرے کے خلاف لڑانے کے لئے۔ 1932 میں جن شورین اور مازونگ ینگ کے بیچ لڑائی تیز ہو گئی اور مارچ 1933 میں ارمچی کی جنگ کے دوران شینگ اور سفید فام روسی فوج کے تعاون سے جن شورین نے مازونگ ینگ کو شکست دی لیکن اس کے بعد جن کا دبدبہ بہت گھٹ گیا اور سفید فام روسی فوج نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کو عہدے سے دست بردار ہونے کو مجبور کر دیا، اس کا ذکر اوپر آ چکا ہے ۔ چنانچہ جن کے فرار کے بعد شینگ اس کا جانشین بن گیا اور 14 April 1933 کو شینگ بغیر کیو منٹانگ کی اجازت کے ڈوبان Duban (ملٹری گورنر) کے عہدے پر قابض ہو گیا[487]۔ اور لیو وین لونگ Liu Wenlong کو چیئر مین یا سول گورنر بنا دیا[488]۔

ہوانگ موسونگ کی تقرری

شینگ نے عہدہ تو سنبھال لیا لیکن نہ تو کیو منٹانگ نے اس کے بارے میں کسی موقف کا اظہار کیا کہ آیا اس کو ملٹری گورنر کے طور پر قبول کیا گیا یا نہیں۔ نا ہی کچھ دوسرے افسروں نے اسے مانا جیسے مازونگ ینگ جو تر پان کا جنرل تھا اور زانگ پی یوان Zhang Peiyuan جو ہی نگ کا جنرل تھا۔ لیکن اس موقع سے چیانگ نے ہوانگ موسونگ Huang Musong کو مئی میں سنکیانگ کی ملٹری کا ڈپٹی چیف Deputy Chief of General Staff بنا کر بھیج دیا جس سے شینگ چراغ پا ہو گیا اور اس نے ہوانگ کو راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنا لیا۔ چنانچہ کچھ دن بعد اس نے ہوانگ پر الزام لگایا کہ ہوانگ، وانگ جنگ وی Wang Jingwe کا ایجنٹ ہے۔ یاد رہے وانگ، چیانگ کائی شیک کا سخت حریف تھا۔ اور ہوانگ نے لیو وین لونگ ، زانگ پی یوان اور ما زونگ ینگ کے ساتھ مل کر صوبائی

حکومت (شینگ) کا تختہ الٹنے کی سازش کی ہے۔ چنانچہ ہوانگ کو نظر بند کر دیا گیا اور اس کے تین ساتھی جنرلوں کو گرفتار کر کے سزائے موت دے دی گئی۔ فوراً چیانگ کائی شیک نے معافی مانگی اور شینگ کو ملٹری گورنر کے طور پر منظوری دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد ہوانگ کو 3 ہفتے نظر بند رہنے کے بعد رہا کر دیا گیا اور لیووین لونگ کو بھی اس کے عہدے پر بحال کر دیا گیا۔

لوویںگان کا سفر

اس کے کچھ دنوں کے بعد اگست میں چیانگ کائی شیک نے اپنے وزیر خارجہ لوویںگان Luo Wengan کو خیر سگالی کے طور پر شینگ کے پاس بھیجا تاکہ وہ شینگ کی تقرری برائے' سنکیانگ کے بار ڈر ڈیفنس کمشنر' Commissioner of the Xinjiang Border Defense کی افتتاحی تقریب کی صدارت کر سکے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس سفر کے دوران لو نے خفیہ طور پر شینگ کے دشمنوں مازونگ ینگ سے ترپان میں اور زانگ پی یوان سے یی ننگ Yining میں رابطہ کیا اور دونوں کو مل کر شینگ پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا۔ چنانچہ لو کے لوٹتے ہی دونوں فریق میں جنگ چھڑ گئی۔ ایک طرف شینگ شکائی تھا اور دوسری طرف مازونگ ینگ اور زانگ پی یوان تھے۔

لوویںگان، اکتوبر میں لوٹا اور ستمبر میں شینگ نے لیووین لونگ پر الزام لگایا کہ وہ چیانگ کے حکم اور لوویںگان کے کہنے پر مازونگ ینگ اور زانگ پی یوان کے ساتھ ملکر شینگ کا تختہ الٹنے یا اس کے قتل کی سازش کر رہا تھا چنانچہ اسے جبراً استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا گیا اور اس کو ہٹا کر اس کی جگہ زوروئی چی Zhu Ruichi کو مقرر کر دیا گیا[489]۔

سنکیانگ پر روسی حملہ
Russian invasion on Xinjiang

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ، لو نے خفیہ طور پر شینگ کے دشمنوں ما زونگ ینگ سے ترپان میں اور زانگ پی یوان نے یننگ Yining میں رابطہ کیا اور دونوں کو ملکر شینگ پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا۔ چنانچہ لو کے لوٹتے ہی دونوں پکشوں میں جنگ چھڑ گئی۔ ایک طرف شینگ شکائی تھا اور دوسری طرف ما زونگ ینگ اور زانگ پی یوان تھے۔

چنانچہ جب شینگ کا ٹکراؤ ارمچی سے باہر مازونگ ینگ سے ہوا تو شینگ نے روس سے مدد طلب کی۔ تاہم پہلے سے جن شورین نے بھی ایک مطالبہ کیا ہوا تھا لیکن شینگ نے مزید بڑے پیمانے پر روس سے معاہدے کئے۔ یہی وہ موقع تھا جب روس، سنکیانگ میں داخل ہوا۔

سنکیانگ میں روس کا دخل 1911 سے 1949 تک رہا۔ 1931 CE میں جن شورین نے سوویت روس سے دو بائی پل ین (biplanes) خریدے ہر ایک کی قیمت 40,000 میکسی کن چاندی کے ڈالر 40,000 Mexican silver dollars each تھی۔ یہ جہاز جدید ہتھیاروں سے لیس تھے جیسے مشین گن اور بم وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ جن نے 1931 CE میں روس کے ساتھ خفیہ معاہدہ کیا جس میں اس نے کمول بغاوت کو ختم کرنے میں روس سے مدد کا وعدہ لیا۔ اسی کے بعد 30 November 1931 CE کو کمول کی ناکہ بندی کی گئی۔ روس نے جن شورین کو بڑی تعداد میں سونے کے ذخائر بھیجے تاکہ وہ ان سے ہتھیار خرید سکے۔ اس کے بدلے جن شورین نے روس کو اجازت دی کہ وہ ہر بڑے شہر میں اپنی تجارتی ایجنسیاں کھولے اور تجارت سے نفع حاصل کرے۔ روس نے شینگ کو بھی بڑے پیمانے پر فوجی مدد فراہم کی جس کی مدد سے شینگ نے کئی محاذوں پر ما زونگ ینگ کو شکست دی۔ اس مدد کے بدلے شینگ نے روس کو سنکیانگ میں وسیع سیاسی، اقتصادی اور فوجی اختیارات دیئے جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں روس نے کئی شہروں میں اپنی ایجنسیاں کھولیں جیسے گلجہ، چگوچک، التائی، ارمچی، کاراشہر، کوچا، اکسو، کاشغر، یرقند اور کھوتان Ghulja, Chuguchak, Altai, Urumqi, Karashahr, Kucha, Aksu, Kashgar, Yarkand, Khotan[490]۔

چنانچہ دسمبر 1933 میں روس نے جنرل گارگن اپریسوف Garegin Apresov کی قیادت میں ایک مدد بھیجی، اپریسوف کو بعد میں ارمچی میں روس کا جنرل قونصل Soviet General Consul in Urumqi بنا دیا گیا۔



ماہوشان

جنوری 1934 کی اس لڑائی کو روس کی چڑھائی Russian invasion on Xinjiang کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور ارمچی کی دوسری جنگ Second Battle of Urumqi کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور ٹوٹنگ کی جنگ Battle of Tutung کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس لڑائی میں ما زونگ ینگ کی فوج نے شینگ شکائی کو تقریباً ہرا ہی دیا تھا[491] اور وہ ارمچی شہر میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ شینگ شکائی نے ٹیلی گرام کے ذریعہ روس سے مدد طلب کی۔ روس نے شینگ کی مدد کرتے ہوئے ما کی فوج پر ٹوٹنگ Tutung ندی کے کنارے حملہ کر دیا۔ روسی فوج کی قیادت جنرل وولگن Gen. Volgin کر رہا تھا۔ چنانچہ تقریباً 7,000 سوویت GPU (Joint State Political Directorate) فوجیوں کے دو بریگیڈ، جن کے پاس ٹینک، جنگی جہاز اور مسٹرڈ گیس تھی، اس نے شینگ شکائی کی مدد کے لیے سرحد پار کی۔ ان بریگیڈوں کے نام "الطایسکی "Altayiiskii" اور "تربختایسکی" Tarbakhataiskii" رکھے گئے تھے[492] اور مشترکہ سوویت سفید روسی فوج کو "الٹائی رضاکار "The Altai Volunteers" " کہا جاتا تھا۔ سوویت فوجی

یونیفارم پہنے ہوتے تھے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا تھا اور وہ بھیس بدل کر سفید فام روسیوں میں منتشر ہو جاتے تھے[493]۔ روسی جہازوں نے ما کی فوج پر بموں اور سرسوں کی گیس mustard gas کی بمباری کی۔ ایک دفعہ توما کی فوج نے اپنا بھیس بدلنے کے لئے بھیڑوں کی کھالیں پہن کر جان بچائی لیکن وہ روسی فوج کے مشین گن اڈوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور روسی فوج پر بڑا حملہ کر دیا، اس جنگ میں دونوں فریق کو بہت بھاری نقصان ہوا۔ اس جنگ میں ماہوشان جو 36 ویں ڈویژن کا ڈپٹی ڈویژنل کمانڈر Deputy Divisional Commander تھا، نے کئی دفعہ روس کو شکست دی جس کی وجہ سے وہ مشہور ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب یہ خبر ارمچی پہنچی کہ مازونگ ینگ نے روس کو ہرا دیا ہے تو ارمچی کے لوگوں نے اس کا بے پناہ جشن منایا[494]۔ ماشی منگ کی فوج نے اپنے سے برتر روس کی سرخ فوج Red Army کا جس کے پاس مشین گن، ٹینک اور جنگی جہاز جیسے جدید ہتھیار تھے، اس کا 30 دن تک ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بالآخر مازونگ ینگ کو ارمچی سے پسپا ہونا پڑا۔ مشرقی ترکستان کا صدر خوجہ نیاز وہاں سے فرار ہو کر ارکیشتم Irkeshtam چلا گیا اور وہاں اس نے شینگ شکائی سے اتحاد کر لیا۔ اسی سال زوروئی چی کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ لی رونگ Li Rong کو سول گورنر مقرر کیا گیا۔

ہوانگ شاؤہونگ کا منصوبہ

ارمچی کی دوسری جنگ میں مازونگ ینگ کی ہار کے بعد 1934 کے شروع میں چیانگ کائی شیک نے ہوانگ شاؤہونگ کی قیادت میں سنکیانگ میں ایک بڑی فوجی کارروائی کا منصوبہ بنایا تا کہ اس پر چیانگ کا کنٹرول دوبارہ قائم ہو سکے۔ لیکن اس کا یہ بہانہ بنایا گیا کہ سنکیانگ اور اس کے آس پاس کے صوبوں میں ترقیاتی کاموں میں تیزی لانی ہے اس کے لئے یہ کارروائی کی جارہی ہے۔ اس مقصد کے لئے سنکیانگ میں تعمیراتی منصوبہ بندی کا دفتر قائم کیا گیا جس کا انچارج ہوانگ شاؤہونگ کو بنایا گیا۔ مالیاتی وزیر ایچ ایچ کنگ H. H. Kung کے مشورے پر ہوانگ نے غیر ملکی بکتر بند گاڑیاں خریدیں۔ اپریل تک ساری تیاریاں مکمل کر لی گئیں لیکن مئی میں اس منصوبے کو ترک کرنا پڑا کیونکہ شینگ پہلے ہی مازونگ ینگ کے خلاف روس کو سنکیانگ میں بلا چکا تھا[495]۔ جب چیانگ نے روس کے دخل کے بارے میں سنا تو اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ روس کے ساتھ بلاواسطہ direct ٹکراؤ کہیں کسی بڑے عالمی حادثے کا سبب نہ بن جائے۔

مازونگ ینگ کی پسپائی

شینگ کی بڑھتی ہوئی طاقت دیکھ کر مازونگ ینگ جون میں کاشغر سے جنوب مشرق کی طرف کھوتان اور اس کے بعد یرقند کی طرف پیچھے ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ 1937 میں وہ ارکیشتم کے راستے روس میں داخل ہو کر ناپید ہو گیا۔ شینگ نے روس سے مطالبہ کیا کہ وہ مازونگ ینگ کو اس کے حوالے کر دے لیکن روس نے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ روس مازونگ ینگ کو بھی ختم، نہیں کرنا چاہتا تھا تا کہ اگر شینگ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ مازونگ ینگ کو اس

کے خلاف استعمال کر سکے۔ زانگ پی یوان جس کے ماتحت 3000 فوج تھی اس نے روس کے ہاتھ گرفتار ہونے کے ڈر سے مزارٹ درے Muzart Pass کے پاس خودکشی کرلی۔

مازونگ ینگ کے ناپید ہونے کے بعد سنکیانگ میں مسلم فوج نے شینگ شکائی کے سارے اڈوں کو حملہ کرکے تباہ کر دیا صرف ماشاؤوو اپنے اڈے کو بچا پایا، جس کا اڈہ کاشغر میں تھا۔ جولائی میں جب ہوئی فوج کھوتان سے واپس ہوئی تو ماہو شان اس کا کمانڈر تھا۔ ماہو شان نے اپنی طاقت کو مجتمع کرکے تریم بیسن میں اپنی چھوٹی سی ستراپی Satrapy قائم کر لی لیکن عوام کی اکثریت ترک تھی جو ان کو پسند نہیں کرتی تھی۔ منگولیا کی تاریخ کے ماہر والٹر ہی سگ Walther Heissig نے اس کو ٹنگنستان Tunganistan کا نام دیا ہے۔ ٹنگنستان یا ڈنگنستان کی سرحد ایک طرف سنکیانگ سے ملتی تھی اور دوسری طرف تبت سے۔

ادھر ڈنگن فوج کی بات چیت روس سے چل رہی تھی، روس چاہتا تھا کہ ڈنگن بھی اس کی اطاعت قبول کرلے لیکن ڈنگن کسی بھی طرح دبنے کو تیار نہیں تھے۔ دوسری طرف روس بھی ڈنگن کو بالکل ختم نہیں کرنا چاہتا تھا تاکہ شینگ کے اوپر دباؤ بنا رہے۔ اس لئے وہ وقت پڑنے پر ڈنگن فوجیوں کو شینگ کے خلاف پناہ بھی دیتا تھا، مالی امداد بھی فراہم کرتا تھا اور 36ویں ڈویژن کے ساتھ اس کے تجارتی تعلقات بھی قائم تھے[496]۔ ایک طرح سے یہ حکومت روس کے رحم و کرم پر چل رہی تھی جس کو ستراپی Satrapy کہا جاتا ہے۔

شینگ کا اصلاحات کا منصوبہ

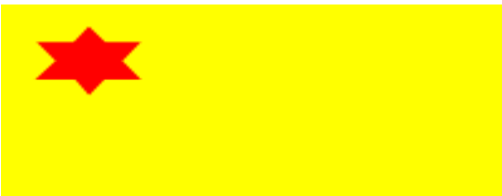
مازونگ ینگ کے ناپید ہونے کے بعد شینگ شکائی اور روس کا تقریباً پورے سنکیانگ پر قبضہ ہو گیا اور انہوں نے سنکیانگ میں نئے سرے سے اصلاحات کرنے کی تدبیریں شروع کر دیں۔ چنانچہ اگست / 1934 میں شینگ شکائی نے آٹھ نکاتی اصلاحاتی منصوبے کا اعلان کیا۔

1۔ نسلوں کے بیچ مساوات۔2۔ مذہبی آزادی۔3۔ دیہات کی ترقّی۔

4۔ مالیاتی اصلاحات۔5۔انتظامی اصلاحات۔6۔تعلیم کو فروغ۔7۔مقامی حکومتوں کو فروغ۔8۔عدلیہ میں اصلاحات۔



سنکیانگ کی صوبائی حکومت کا جھنڈا، سوویت یونین کے جھنڈے پر مبنی، 1934 سے 1944 کے دوران



سنکیانگ کی صوبائی حکومت کا جھنڈا 1933 سے 1934 کے دوران

حالانکہ شینگ نے ان میں سے بہت سی اصلاحات کیں بھی لیکن اس نے ان اصلاحات کی آڑ میں اپنی خاندانی اجارہ داری قائم کر لی اور مضبوط جاسوسی نظام قائم کیا تا کہ اپنے مخالفین کی نگرانی کر سکے۔ شینگ نے لوگوں کو یقین دہانی کرائی کہ روس سے قریبی روابط رکھنا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ روس ایک پر امن ملک ہے جو ہمیشہ کمزور لوگوں کے لئے کمربستہ رہتا ہے اور سنکیانگ بغیر روسی مدد کے اپنی تعمیرِ نو نہیں کر سکتا اور جاپان کے خطرے سے اکیلے نہیں لڑ سکتا[497]۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ روس کا ہر شعبے میں عمل دخل بہت بڑھ گیا، روسی انجنیئر، مشینیں، فیکٹریاں سنکیانگ میں بڑھنے لگے، روسی اسکول کھولے گئے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے طلبہ کو روس بھیجا جانے لگا، اسکولوں میں روسی زبان پڑھائی جانے لگی ۔ لیکن اسکے ساتھ ہی روسی دہریہ عقائد کو بھی فروغ دیا جانے لگا اور مذہبی شخصیات کو ہراساں کیا جانے لگا۔ مسجدوں کو اسکول اور کلبوں میں بدلا جانے لگا۔ اسکے نتیجے میں مسلم عوام میں شینگ کی مقبولیت کم ہونے لگی اور مسلمانوں میں شینگ حکومت کے خلاف باغیانہ رجحانات پنپنے لگے۔ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ شینگ نے بہت سے مسلم لیڈروں کو اونچے عہدوں پر فائز کیا تھا جیسے خوجہ نیاز، یلبرس خان، محمود موہیتی وغیرہ۔

محمود موہیتی


محمود موہیتی

جولائی 1934 میں مازونگ ینگ کے ناپید ہونے کے بعد 400 چینی سپاہیوں نے جن کی قیادت کنگ چینگ ہان Kung Cheng-han کر رہا تھا نے 20 جولائی کو کاشغر پر قبضہ کر لیا، اس کے ساتھ 2000 طاقتور اویغور فوج تھی جس کی قیادت محمود موہیتی Mahmut Muhiti کر رہا تھا جو ایک مالدار اویغور تاجر اور پر جوش جنگجو تھا۔ وہ سنکیانگ کے صوبائی حکام کے خلاف کمول بغاوت کے دوران خوجہ نیاز کی فوج کا کمانڈر بنا۔ سنکیانگ کے نئے مقرر کردہ حکمران خوجہ نیاز اور شینگ شکائی کے قیامِ امن کے بعد، شینگ نے موہیتی کو 1934 میں کاشغر کے علاقے کا فوجی کمانڈر مختصر وقت کے لئے مقرر کیا تھا، لیکن جلد ہی اسے ڈیموٹ کر کے ترک مسلمانوں پر مشتمل چھٹے ڈویژن کا کمانڈر مقرر کر دیا اور کاشغر کے علاقے کا ڈپٹی ملٹری کمانڈر بھی بنا دیا۔ موہیتی نے کاشغر میں اپنی حکومت کی مخالفت کرتے ہوئے سوویت یونین کے ساتھ شینگ کے قریبی تعلقات کی مخالفت کی۔ اس نے 1937 میں شینگ کے خلاف اسلامی بغاوت کو منظم کیا اور برطانوی ہندوستان فرار ہو گیا۔ اس کے بعد موہیتی جاپان کے زیر قبضہ چین میں سرگرم رہا، جاپان اور مسلمانوں کے درمیان تعاون کو بڑھانے کے لیے جاپان کے ساتھ بے سود تعاون کرتا رہا، اور بیجنگ میں دم توڑ گیا۔

موہیتی کے تفصیلی حالات

موہیتی 1887 میں ایک امیر گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات ہے۔ وہ ایک ترپان تاجر خاندان کا تیسرا بیٹا تھا۔ برطانوی قونصل تھامسن گلوور Thomson-Glover نے لکھا ہے کہ موہیتی "ایک سادہ اور مہربان آدمی اور ایک پر جوش محمدی تھا"[498]۔ وہ سوویت یونین کے ساتھ کپاس کا کاروبار چلاتا تھا اور ایک طویل عرصے تک جدیدی Jadidist رہا تھا[499]۔ اس کا بھائی مقصود Makhsut (-L. 1882 1933) جدیدی تحریک کا ایک کارکن تھا[500]۔

1932 کے آخر میں، موہیتی اپنے بڑے بھائی مقصود کے ساتھ سنکیانگ کے صوبائی حکام (جن شورین) کے خلاف ترپان بغاوت میں شریک ہوا[501]۔ ترپان میں بغاوت کا آغاز کرنے والا گروہ ایک خفیہ تنظیم تھی جس کا سربراہ موہیتی کا بھائی مقصود تھا، جو بغاوت کے دوران 8 مارچ 1933 کو پچان کاؤنٹی Pichan County میں لک چن کی جنگ Battle for Lukchun میں مارا گیا اور اس کا سر سفید فام روسیوں نے کاٹ دیا، جن کو 1932 میں سنکیانگ کے گورنر جن شورین نے اپنی مدد کے لئے بلایا تھا۔ مسلم فوج نے شدید لڑائی کی، اور جنوری 1933 تک شہر کا بیشتر حصہ مسلمانو کے قبضے آ گیا۔

مقامی اویغور کے رہنماؤں کو برائے نام قومی انقلابی فوج کے 36 ویں ڈویژن میں رکھا گیا تھا، جو ایک باقاعدہ چینی فوج تھی، جو مازونگ ینگ کے نائب ماشی منگ کی قیادت میں تھی۔ 1933 اور 1934 کے درمیان موہیتی خوجہ نیاز کی فوج کا چیف ملٹری کمانڈر رہا۔

جب شینگ شکائی، جن شورین کے بعد سنکیانگ کا ملٹری گورنر بنا تو اس نے مسلم فوج کے خلاف روس کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ چنانچہ روس نے شمال مشرقی قومی سلامتی فوج North-East National Salvation Army کو شینگ کی مدد کے لئے بھیج دیا۔ جس سے شینگ کی طاقت بہت بڑھ گئی، اور اس نے مازونگ ینگ کی مسلم فوج کو شکست دی۔ اویغور لوگوں کا قائد اس وقت خوجہ نیاز تھا جس کے ماتحت موہیتی بھی تھا۔ چنانچہ خوجہ نیاز جس نے اپنی فوج کا نام سنکیانگ شہریوں کی انقلابی فوج Xinjiang Citizens Revolutionary Army رکھا تھا وہ ارمچی کی طرف بڑھی تاکہ سنکیانگ کی صوبائی حکومت کا تختہ الٹ دے۔ لیکن اسی دوران مازونگ ینگ اور اویغور فوج میں علیحدگی ہو گئی کیونکہ اویغور لوگوں کا ماننا تھا کہ مازونگ ینگ نے اپنی فوج میں صرف ڈنگن لوگوں کو ہی عہدے دیئے ہیں اور اویغور لوگوں کے ساتھ وہ امتیازی سلوک کر رہا ہے۔ اس لئے خوجہ نیاز نے شینگ



زنگیریا (شمالی سنکیانگ) اور تریم بیسن (جنوبی سنکیانگ، نیچے والا)

شکائی سے اتحاد کر لیا جس کی ثالثی روسی جنرل گارگن اپریسوف Garegin Apresov نے کی۔ شینگ نے سنکیانگ میں مسلم طاقت کو بانٹنے کے لئے سنکیانگ کو دو حصوں، شمال اور جنوب میں بانٹ دیا۔ شمال کا حصہ جو زنگریا کہلاتا ہے جس میں ہامی اور ترپان شامل ہیں وہ مازونگ ینگ کی زیرِ حکومت تھا جبکہ جنوب کا حصہ جو تریم بیسن کہلاتا ہے وہ شینگ نے خوجہ نیاز کی زیرِ حکومت دے دیا۔ بعد میں کھوتان میں بغاوت ہوئی اور ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان Turkic Islamic Republic of East Turkestan (TIRET) قائم ہوئی جس کا وزیر اعظم سابت دمولا بنا اور خوجہ نیاز کو اس کی غیر موجودگی میں صدر بنایا گیا۔ خوجہ نیاز نے اس پیش کش کو قبول کر لیا لیکن اندر خانے وہ شینگ سے ملا ہوا تھا۔ وہ خفیہ طور پر روسی حکومت کے لئے بھی کام کر رہا تھا، روس نے اس کو اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کے لئے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ کسی طرح TIRET کے سوویت مخالف وزیر اعظم سابت دمولا کو اس کے پاس لے آئے چنانچہ خوجہ نیاز دھوکے سے، سابت دمولا کو روس کے پاس لے گیا، تو روس نے دمولا کو قتل کر دیا[502]۔ ادھر مازونگ ینگ کے حملے میں ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان TIRET بھی ختم ہو گئی۔

خوجہ نیاز کا قتل

بعد میں نومبر 1937 میں، جنوبی سنکیانگ میں اپریل سے اکتوبر کے درمیان کاشغر، ارتوش، یرقند، اکسو، کوچا اور کاراشہر میں صوبائی سنکیانگ حکومت کے خلاف جنرل محمود موہیتی کے ماتحت چھٹے اویغور ڈویژن نے بغاوت کر دی۔ جس کے بعد خوجہ نیاز اور شینگ شکائی کا اتحاد ٹوٹ گیا۔ اس لئے خوجہ نیاز کو شینگ نے ارمچی سے گرفتار کروالیا۔ خوجہ نیاز اور اس کے 120 پیروکاروں پر شینگ نے "ٹروٹس کی کے حامی" اور "جاپانی ایجنٹ" ہونے کا الزام لگا دیا۔ اس لئے اس کی سزائے موت کو ماسکو نے منظوری دے دی اور مبینہ طور پر 1938 میں اسے پھانسی دے دی گئی۔ لیکن خوجہ نیاز نے اپنے خلاف تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ سب شینگ شکائی کی طرف سے گھڑے گئے ہیں۔ موت کی سزا سنائے جانے کے بعد خوجہ نیاز نے اپنے آخری الفاظ میں کہا: یہ سزائے موت میرے لیے نئی نہیں ہے۔ درحقیقت، میری موت اسی دن ہو گئی تھی جب میں ارمچی آیا تھا (اس کا مطلب اگست 1934 میں اُرمچی میں سوویت قونصل جنرل گارگن اپریسوف کے ساتھ بات چیت کے بعد جب اس نے شینگ سے اتحاد کیا تھا)۔ یاد رہے گارگن نے خوجہ نیاز کو اُرمچی آنے اور شینگ شکائی کی پیشکش قبول کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ چنانچہ اس کو سنکیانگ حکومت کا وائس چیئر مین بنادیا گیا تھا اور تریم بیسن اس کو دے دیا گیا تھا، لیکن چھٹے اویغور ڈویژن کا کمانڈر محمود موہیتی اس اقدام کے خلاف تھا، کیوں کہ اس کا ماننا تھا کہ اس سے اویغور آزادی کی تحریک کو بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔ خوجہ نیاز نے کہا "میں مر جاؤں گا، لیکن میرے لوگ زندہ رہیں گے۔ انقلاب کو دبایا نہیں جا سکتا۔ اس نے اپنے ایک ملاقاتی (ضیاء الدین) سے کہا کہ "میں نے گارگن اپریسوف پر بھروسہ کیا، لیکن اب دیکھو شینگ شکائی نے میرے ساتھ کیا

سلوک کیا ہے۔ میں اس کا قیدی ہوں، جا کر اپر یسوف کو میری حالت کے بارے میں بتاؤ"، لیکن اپر یسوف کہیں نہیں مل سکا کیونکہ شینگ نے اس کو بھی قتل کروادیا تھا۔ دوسری خبر کے مطابق اسے 1943 کے موسم گرما تک جیل میں زندہ رکھا گیا، پھر اسے چیانگ کائی شیک کے حکم پر پھانسی دے دی گئی ، اس لئے کہ 1943 میں شینگ شکائی سوویت فوجی اہلکاروں اور مشیروں کو صوبے سے نکال کر سنکیانگ پر کیومنٹانگ کا کنٹرول بحال کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے چیانگ کائی شیک کو خوش کرنے کے لئے کئی روس نواز لوگوں کو مروایا جن میں خوجہ نیاز اور گارگن اپر یسوف بھی شامل تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ اسے 14 ماہ جیل میں رکھنے کے بعد اسی کے سیل میں گلا دبا کر قتل کر دیا گیا۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ پہلی مشرقی ترکستان حکومت کے بعد شینگ نے سوویت حمایت کے ساتھ شمالی سنکیانگ پر اپنی حکمرانی مضبوط کر لی۔ معاہدے کے عوض خوجہ نیاز کو تریم بیسن کا علاقہ دے دیا گیا جس کی راجدھانی اکسو تھی لیکن بعد میں شینگ شکائی نے خوجہ نیاز کو سنکیانگ حکومت کا وائس چیئر مین کا عہدہ بھی دے دیا اور اس کو ارمچی بلا لیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہوگی کہ شینگ کو خوجہ نیاز کی طرف سے ڈر ہو گا کہ کہیں وہ اکسو میں رہ کر شینگ کے خلاف بغاوت نہ کر دے ۔اس لئے اسے عہدہ دے کر قریب بلا لیا تاکہ وہ شینگ کی گرفت میں رہے۔ خوجہ نیاز کو روس نے 15,000 رائفلیں اور گولہ بارود دیا، جو سب ڈنگن فوج کے خلاف استعمال ہوا۔

بعد میں نومبر 1937 میں، جنوبی سنکیانگ میں اپریل سے اکتوبر کے درمیان کاشغر، ارتوش، یرقند، اکسو، کوچا اور کار اشہر میں صوبائی سنکیانگ حکومت کے خلاف جنرل محمود موہیتی کے ماتحت 6ویں اویغور ڈویژن نے بغاوت کر دی ۔جس کے بعد خوجہ نیاز اور شینگ شکائی کا اتحاد ٹوٹ گیا۔ اس لئے خوجہ نیاز کو شینگ نے ارمچی میں گرفتار کر وا لیا۔ خوجہ نیاز اور اس کے 120 پیروکاروں پر شینگ نے "ٹروٹس کی کے حامی" (Trotskyites) اور "جاپانی ایجنٹ" ہونے کا الزام لگایا۔ اس لئے اس کی سزائے موت کو ماسکو نے منظوری دے دی اور مبینہ طور پر 1938 میں اسے پھانسی دے دی گئی۔ بعض دوسری روایات بھی ہیں۔

موہیتی کی تعلیمی تحریک

اب ہم پھر پیچھے لوٹتے ہیں ماژونگ ینگ کی ناپیدی کے بعد جولائی 1934 میں کاشغر پر دوبارہ شینگ کی فوج نے قبضہ کر لیا۔ لیکن اپنی آسانی کے لئے شینگ نے موہیتی کو کاشغر کا ملٹری کمانڈر مقرر کر دیا۔ تاہم وہ موہیتی سے مسلم ہونے کے ناطے مطمئن نہیں تھا اس لئے اس نے اسے ہٹا کر ایک معتمد منچورین لیو پن Liu Pin کو کاشغر کا کمانڈر بنا دیا اور موہیتی کو ڈیموٹ کر کے ڈویژنل کمانڈر Divisional Commander بنا دیا۔ ڈویژنل کمانڈر کو مندرن میں شی زانگ کہا جاتا ہے اسی لئے اسے محمود شی زانگ Mahmut Shizhang بھی کہا جاتا ہے۔

لیکن چونکہ اس کا تعلق روس کی جدیدی تحریک سے رہا تھا اس لئے اسکول کھولنا اس کی اولین ترجیح تھی۔ اس نے جدیدی طرز پر پہلی مشرقی ترکستا حکومت (TIRET) کے زمانے کی تنظیم 'تعلیم کے فروغ کے لیے سوسائٹی' Society for the Promotion of Education کو دوبارہ بحال کیا اور اس کے زیر اہتمام 'اویغور روشن خیالی ایسوسی ایشن' Uyghur Enlightenment Association نام کی تنظیم تشکیل دی۔ عبدالکریم خان مخدوم، TIRET کا سابق وزیر تعلیم، اس نے موہیتی کی کاشغر تعلیمی تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔ اویغور انلائٹ منٹ ایسوسی ایشن Uyghur Enlightenment Association نے اپریل 1935 میں اپنا کام شروع کیا، اور کاشغر میں اسکولنگ کی ذمہ داری لی، جس نے بہت سے پرائمری اسکول کھولے اور لوگوں کو آسانی سے اسکول دستیاب ہونے لگے۔ اس کام کو فنڈ دینے کے لیے، انجمن نے کاشغر کے زکوٰۃ اور وقف کا کنٹرول بھی سنبھال لیا، اور مقامی مزارات کی دولت کو نصابی کتب خریدنے اور اساتذہ کی تنخواہیں دینے کے لئے استعمال کیا۔ قادر حاجیQadir Haji ، پرانے کاشغر شہر کا پولیس چیف، بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے موہیتی کی تعلیمی تحریک میں حصہ لیا۔ اس نے چندہ اکٹھا کیا اور اپنے آبائی گاؤں قازرق Qaziriq میں ایک اسکول کی بنیاد رکھی۔

ایغور روشن خیالی ایسوسی ایشن نے 'نیو لائف نامی' New Life ایک پرچہ بھی جاری کیا، جس نے اپنے قارئین کے لیے اویغور نام کی اہمیت سے متعلق مضامین کا ایک سلسلہ شائع کیا۔ اویغور روشن خیالی ایسوسی ایشن کی سرگرمی نے لوگوں میں قوم پرستی کا جذبہ پیدا کیا جس سے سوویت حکام فکر مند ہو گئے۔

ایک نئی حکومت کا منصوبہ

دریں اثنا، پہلی مشرقی ترکستان حکومت TIRET کے زندہ بچ جانے والے اہلکار کابل، افغانستان میں جمع ہونا شروع ہوئے، جہاں انہوں نے افغان حکومت اور بعض غیر ملکی سفارت خانوں، خاص طور پر جاپانی سفارت خانے کے ذریعہ جاپان، کی حمایت حاصل کرنے کے لیے لابنگlobbying کی۔ 1935 میں کھوتان کے سابق امیر، محمد امین بغرا نے جاپانی سفیر کتادا ماسا موٹو Kitada Masamoto سے ملاقات کی۔ بغرا نے سفیر کو جاپانی سرپرستی میں نئی مشرقی ترکستان جمہوریہ کے قیام کے بارے میں ایک تفصیلی منصوبہ پیش کیا، جو آزادی کے بدلے جاپان کو خصوصی اقتصادی اور سیاسی مراعات دے گی۔ انہوں نے موہیتی کو مجوزہ ریاست کے صدر کے طور پر پیش کیا۔

مسلمانوں کی شینگ سے ناراضگی

اب ہم پھر پیچھے لوٹتے ہیں کہ شینگ نے موہیتی کو ہٹا کر لیو پن کو کاشغر کا کمانڈر بنا دیا۔ لیکن لیو پن کو مسلم رسوم و رواج کے بارے میں علم نہیں تھا اس لئے اس نے جاتے ہی سب سے پہلے یہ حکم جاری کیا کہ مسجدوں میں چینی

جمہوریت کے بانی سن یات سین Sun Yat-sen کی تصویریں لٹکائی جائیں۔ یاد رہے اس وقت تک شینگ روس کا ساتھ چھوڑ کر چیانگ کائی شیک سے اتحاد کر چکا تھا جو سن یات سین کا جانشین تھا۔ مسلمان شینگ کی نئی تعلیمی اصلاحات سے بھی، نالاں تھے کیونکہ اس سے مذہبی تعلیم کو دھچکا لگا تھا اور وہ کمیونسٹ پروپگنڈے سے پہلے ہی خائف تھے۔ چنانچہ مسلمانوں کو یہ لگنے لگا کہ سنکیانگ پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا ہے اس لئے کمیونزم کو فروغ دیا جا رہا ہے اور مذہب کی بیخ کنی کے لئے یہ اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے دلوں میں شینگ کی نفرت بڑھنے لگی۔

موہیتی کی شینگ سے علیحدگی



محمود موہیتی مشرقی ترکستان کے نمائندے کے طور پر جاپان میں تقریر کرتے ہوئے

1936 میں التائی Altay علاقے میں جو شمالی سنکیانگ میں ہے مقامی مسلمانوں نے جن کی قیادت یونس حاجی Younis Haji کر رہا تھا، نے ایک تنظیم بنائی جس کا نام سوسائٹی آف نیشنل ڈیفنس Society of National Defence رکھا۔ اس تنظیم میں بہت سے با اثر اویغور لوگ شامل تھے۔ شینگ کو اس کی خبر ہو گئی کہ اویغور لوگ اس کے خلاف ایک بڑی بغاوت کی تیاری کر رہے ہیں لیکن وہ اس کو اکیلے شکست دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ ادھر امین بغرا جو افغانستان میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا وہ 1935 میں جاپان کے سفیر سے ملا اور اس سے نیا مشرقی ترکستان بنانے کی پیش کش کی جو جاپان کے ماتحت ہو گا اور محمود موہیتی کو اس کے لیڈر کے طور پر پیش کیا۔ چنانچہ 1936 میں موہیتی شینگ کا سب سے بڑا دشمن بن کر ابھرا۔ اس کے حامی 'نئی آزاد اویغور ریاست' بنانے کی دعوت چلانے لگے۔ موہیتی نے کاشغر کے روسی قونصل اسمیرنووف Smirnov سے رابطہ کیا اور روس سے ہتھیار فراہم کرنے کی درخواست کی لیکن اس کے مطالبے کو رد کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپریل 1937 کو سنکیانگ حکومت کے خلاف ایک بغاوت برپا کی لیکن چھٹے اویغور ڈویژن کی صرف دو رجمنٹ اس کے ساتھ آئیں جو کاشغر کے شمال اور جنوب میں ارتش Artush اور ینگی سار Yengisar کے مقام پر تھیں لیکن باقی دو 33 ویں اور 34 ویں رجمنٹ جو کاشغر کے اندر تھیں انہوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا، وہ شینگ کی وفادار رہیں۔

کاشغر میں کشیدگی عروج پر تھی۔ موہیتی اور اس کے حلقے کا سوویت نواز عناصر سے تصادم بڑھتا گیا، جن میں قادر حاجی Qadir Haji بھی شامل تھا۔ اسی دوران خوجہ نیاز کا ساتھی منصور آفندی Mansur Effendi , 1935 میں کاشغر پہنچا تا کہ اویغور انجمن کی مالیات پر کنٹرول حاصل کر سکے۔ تاہم وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا، لیکن نیو لائف کی ایڈیٹر شپ کے لیے ایک چینی کمیونسٹ کو مقرر کر دیا، اس طرح اسے حکومت مخالف تنظیم کے طور پر بے اثر کر دیا۔ کاشغر کا قاضی عبدالغفور دمولا Abdulghafur Damulla، جو قادر حاجی کا قریبی سمجھا جاتا تھا، مئی

1936 میں اس کو قتل کر دیا گیا۔ سوویت جنرل قونصل گارگن اپریسوف نے کاشغر میں موہیتی سے ملاقات کی اور اس پر جاپانی حمایت حاصل کرنے کا الزام لگایا[503]۔
روس کے کہنے پر شینگ نے ایک سلامتی مشن peacekeeping mission کاشغر بھیجا تاکہ معاملات کا تصفیہ ہو سکے لیکن یہ ناکام رہا۔ روس نے ماہو شان سے مذاکرات کی کوشش کی جو مازونگ ینگ کے بعد 36ویں ڈویژن کا کمانڈر تھا۔ شینگ نے موہیتی کو 1937 میں عوامی نمائندوں کی تیسری کانگریسThird Congress of People's Representatives میں بلایا۔ تاہم کن ہی وجوہات کی بنا پر موہیتی اپنے 17 ساتھیوں کے ساتھ 2 اپریل 1937 کو برطانوی ہندوستان کی طرف فرار ہو گیا۔ اس دوران وہ لداخ Ladakh میں داخل ہو کر درّہ قراقرم Karakoram Pass سے گزرتے ہوئے دریائے قراقش Karakash River اور اکسائی چن Aksai Chin پہنچا اور پھر چانگ لا Chang La سے سڑک کے راستے 27اپریل کو لیہہ Leh پہنچا۔ تقریباً چار ہفتے بعد وہ سری نگر پہنچا۔ وہ جنوری 1938 میں حج کے لئے مکہ روانہ ہو گیا[504]۔
روس سے شکست کھانے کے بعد ماہو شان بھی برٹش انڈیا فرار ہو گیا۔ برٹش انڈیا میں موہیتی اور ماہو شان کی موجودگی کو سنکیانگ کی سیاست میں برطانوی مداخلت کے ثبوت کے طور پر دیکھا گیا، جس کی وجہ سے چینیوں نے ہندوستان کے دو اہم تجارتی دفاتر جو گلگت اور لیہ میں تھے بند کر دیئے۔ لیہ میں تجارتی دفتر دوبارہ نہیں کھلا، جبکہ گلگت میں جلد ہی وہ دوبارہ کھول دیا گیا[505]۔ حج کے بعد موہیتی جاپان چلا گیا، جہاں اس نے 'آزادی سوسائٹی' Independence Society کی بنیاد رکھی، جس کا مقصد مشرقی ترکستان East Turkestan کا قیام تھا، جس کی سوویت یونین اور چین دونوں نے مخالفت کی[506]۔ موہیتی نے 1939 کے اوائل میں ایک بار پھر تعاون کے لیے جاپانیوں سے اپیل کی۔ اگلے سال وہ اکتوبر 1940 میں چین کا صوبہ سوئیان Suiyuan Province (موجودہ چین کا اندرونی منگولیا خود مختار علاقہ) میں واپس پہنچ گیا اور اسکا ایک وسیع دورہ ختم ہوا۔ چین میں اس نے پان اسلامی تحریک pan-Muslim movement چلائی جو جاپان اسلامی سوسائیٹی Japan-Islam society کے پسِ پردہ تھی، یہ پہلے ٹوکیو میں قائم تھی۔ اس سوسائٹی کا مقصد جاپان اور مسلمانوں کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی تعاون بڑھانا تھا۔ موہیتی نے ٹوکیو میں سنکیانگ اویغور سوسائٹی Xinjiang Uyghur Society قائم کرنے کا منصوبہ بنایا جس کی شاخیں پورے اندرونی ایشیا میں ہونگی۔ تاہم، موہیتی کے لیے جاپانی حمایت بے نتیجہ رہی۔
موہیتی 1944 میں جاپان کے زیر قبضہ بیجنگ Beijing میں برین ہیم رج Brain hemorrhage کی وجہ سے انتقال کر گئے، اور انہیں وہاں کے ایک مسلم قبرستان میں دفن کیا گیا[507]۔

ٹنگنستان Tunganistan



عبدالنیاز کاشغر میں اپنی فوج کے ساتھ

موہیتی کے فرار ہونے کے بعد اس کی فوج کا جنرل عبدالنیاز Abdul Niyaz بن گیا جس کو جنرل نیاز کا نام دیا گیا۔ جنرل نیاز اور دوسرے افسر کچک آخوند Kichik Akhund کی قیادت میں اویغور فوج نے پہلے یرقند اس کے بعد کاشغر پر قبضہ کر لیا۔ نئی حکومت کی بنیاد رکھی گئی اور جو روس کے حمایتی تھے ان کو قتل کر دیا گیا۔ اس کو دیکھ کر کوچا اور حامی کے لوگوں نے بھی علمِ بغاوت بلند کیا۔ کاشغر کے بعد اس کی فوج کاراشہر کی طرف بڑھی جہاں اسکا خیر مقدم کیا گیا۔

15 مئی کو جنرل نیاز اور ماہو شان نے ساتھ لڑنے کا معاہدہ کر لیا اس لئے ماہو شان نے جا کر کاشغر کا قبضہ لے لیا جیسا کہ معاہدے میں طے پایا تھا۔ لیکن شینگ کے مطالبے پر 5000 روسی فوج آ گئی جنگی جہازوں، بکتر بند گاڑیوں اور بی ٹی ے ٹینکوں (BT-7 tanks) کے ساتھ۔

چنانچہ روس کی فوج نے مسلم فوج کو شکست دے کر کئی شہروں پر قبضہ کر لیا جیسے کاشغر، کمول، کوچہ وغیرہ ۔ اسکے بعد روس نے ماہو شان کے 36 ویں ڈویژن کی حکومت کی مدد کرنا بھی بند کر دی جو اب تک روس کی مدد پر چل رہی تھی۔ چنانچہ ماہو شان کی حکومت اکتوبر 1937 میں ختم ہو گئی جس کا صدر مقام کھو تان تھا۔ اس قسم کی حکومت کو ستراپی satrapy کہا جاتا ہے۔ اس ستراپی کا نام ٹنگنستان Tunganistan یا ہوئی ستراپی Hui satrapy تھا۔ جس کی سرحدیں تین طرف سے سنکیانگ سے لگتی تھیں اور ایک طرف سے تبتی پٹھار Tibetan Plateau سے۔ ادھر ہامی میں یلبرس خان کی فوج کو بھی شکست ہوئی۔ یلبرس خان کو شینگ نے اس لئے شکست دی کیونکہ کاشغر میں جب 1937 میں چھٹے اویغور ڈویژن نے بغاوت کی تو اس دوران انہوں نے یلبرس خان سے درخواست کی کہ وہ شینگ اور چین کے بیچ کا رابطہ منقطع کر دے چنانچہ یلبرس خان نے ایسا ہی کیا جس سے شینگ چراغ پا ہو گیا، اس سے ڈر کر یلبرس خان وہاں سے فرار ہو گیا۔ اس طرح شینگ پہلی بار پورے سنکیانگ کا فرماں روا بن گیا[508] اور مسلمانوں کے پاس کوئی حکومت باقی نہ رہی۔

یلبرس خان کا کیا ہوا؟

جیسا کہ شروع میں 'کمول بغاوت' کے عنوان میں بیان کیا گیا تھا کہ کمول خانیت کے حاکم مقصود شاہ Maqsud Shah کا 1930 میں انتقال ہو گیا۔ مقصود شاہ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا ناصر اسکی جانشینی کا دعوے دار تھا اس لئے وہ اپنے وزیر یلبرس خان کے ساتھ جن شورین سے ملنے دار الخلافہ ارمچی گیا تا کہ جن شورین سے وہ اپنے لئے اجازت لے

لے اور جن شورین اسکی حکومت کو تسلیم کرلے۔ لیکن جن شورین نے موقع دیکھ کر اپنے وزیروں کی میٹنگ کی جس میں کمول خانیت کو، سنکیانگ صوبائی حکومت میں ملانے کی قرارداد پاس کروالی اور کمول خانیت کو تین شہروں میں بانٹ دیا گیا جن کے نام ہیں ہامی hami، ایھو I-hoاور ای وو i-wu اور ناصر کو سینئیر مشیر senior advisor کا عہدہ دیکر روک لیا اور یلبرس خان کے ساتھ اپنے بہت سے چینی افسروں کو بھیج دیا کہ وہ وہاں اپنی نئی حکومت قائم کریں۔ ان اقدامات سے کمول لوگ جن میں اکثریت اویغور مسلمانوں کی تھی جن شورین کے



یلبرس خان

خلاف ہو گئے اور یلبرس خان کے ماتحت متحد ہوگئے ۔ چنانچہ اویغور لوگوں نے February 1931 CE 20 کو جن شورین کے خلاف بغاوت کر دی۔ کمول خانیت کے وزیر یلبرس خان نے خوجہ نیاز اور مازونگ ینگ سے التجا کی کہ وہ جن شورین کے خلاف انکی مدد کریں۔ چنانچہ مازونگ ینگ نے اور خوجہ نیاز نے متحد ہو کر جن شورین کے خلاف لڑنے کا منصوبہ بنایا،یلبرس خان بھی انکے ساتھ تھا، لیکن بعد میں مازونگ ینگ اور خوجہ نیاز میں اختلاف ہو گیا اور خوجہ نیاز نے مازونگ ینگ سے علیحدہ ہو کر جن شورین کے جانشین، شینگ شکائی سے اتحاد کر لیا۔ تاہم یلبرس خان نے اس فیصلے میں خوجہ نیاز کی پیروی نہیں کی اور مازونگ ینگ کا وفادار رہا۔ مازونگ ینگ نے یلبرس خان کو کیومنٹانگ کے 36ویں ڈویژن کے خرید ڈیپارٹمنٹ کا چیف Chief of Procurement Department of Kuomintang (KMT) 36th Division مقرر کیا۔ لیکن 7 جولائی 1934 کو مازونگ ینگ کی ناپیدی کے بعد،یلبرس خان نے شینگ شکائی سے امن معاہدہ کر لیا، شینگ نے اسے کمول میں اویغور رجمنٹ کے کمانڈر کے طور پر مقرر کر دیا اور سنکیانگ کی صوبائی حکومت میں تعمیر نو کے امور کا کمشنر Commissioner for Reconstruction Affairs in Xinjiang Provincial Governmentکا اعلیٰ عہدہ بھی دیا ۔ لیکن مئی 1937 میں جنوبی سنکیانگ میں سنکیانگ کی صوبائی حکومت کے خلاف چھٹے اویغور ڈویژن اور 36 ویں ڈنگن ڈویژن نے بغاوت کر دی۔ اس دوران ان بغاوت کرنے والوں نے یلبرس خان سے درخواست کی کہ وہ شینگ اور چین کے بیچ کا رابطہ منقطع کر دے چنانچہ یلبرس خان نے ایسا ہی کیا جس سے شینگ چراغ پا ہو گیا۔ چنانچہ 1937 کے موسم گرما میں سوویت فوجی مدد (جس میں 5000 سوویت فوجی ، ہوائی جہاز اور BT-7 ٹینک شامل تھے) سے شینگ شکائی نے بغاوت کو کچل دیا۔ چنانچہ شینگ کے ڈر سے وہ نانجنگ بھاگ گیا اور 1946 میں کمول واپس آیا۔

بعد میں اس نے 1949 میں سنکیانگ پر قبضہ کرنے والی کمیونسٹ فوج پیپلز لبریشن آرمی (PLA) کی فوج کے خلاف چینی مسلم گھڑ سواروں اور سفید فام روسیوں کی قیادت کی۔ اس نے کمیونسٹوں کے خلاف یی وو Yiwu کی جنگ میں بھی حصہ لیا۔ لیکن 1951 میں، اس کی زیادہ تر فوج نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس لئے وہ تبت کے راستے فرار ہو کر ہندوستان کے کلکتہ پہنچ گیا، جہاں اس کے آدمیوں پر دلائی لاما کے آدمیوں نے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ ایک اسٹیمر steamer boat کے ذریعہ تائیوان چلا گیا۔ 1969 میں، اس کی یادداشتیں (چینی: 堯樂博士回憶錄؛ pinyin: Yaole boshi huiyilu) (Memoirs of Dr. Yao Le) شائع ہوئی اور 1971 میں وہیں اسکا انتقال ہوا۔

یی وو کی جنگ Battle of Yiwu

یی وو کی جنگ 29 March 1950 -7 May 1950 کے درمیان ہوئی۔ یہ جمہوریت پسندوں کی کمیونسٹوں کے خلاف آخری بڑی جنگوں میں سے ایک تھی۔ اس میں جمہوریت پسند فوج کی قیادت یلبرس خان اور ہامی کا سابق فرماں روا عبداللہ کر رہے تھے۔ وہ لوگ یی وو کو اپنی گوریلا جنگ کا مرکز بنانا چاہتے تھے تاکہ وہ کمیونسٹ حکومت کے خلاف اپنی مزاحمت جاری رکھ سکیں۔ اس جنگ میں یلبرس خان کی فوج کی تعداد 45,000 اور کمیونسٹ فوج کی تعداد 100,000 تھی، جس میں کمیونسٹوں کو فتح ملی۔

یی وو ایک چھوٹا قصبہ تھا جو ہامی سے 200 کلومیٹر شمال مشرق میں تھا جہاں کمیونسٹ فوج کی دوسری کمپنی کی ۴۶ ویں رجمنٹ (2nd Company of the 46th Regiment) کے صرف 100 فوجی تعینات تھے۔ چنانچہ یلبرس خان نے منصوبے کے مطابق 700 لوگوں کی فوج لے کر 29 March 1950 کو حملہ کر دیا۔ پہلے دن یلبرس خان کو کامیابی ملی اور اس کی فوج نے شمالی اور جنوبی پہاڑ کی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ کمیونسٹوں نے 4 اسکواڈ کو ان کے مقابلے کے لئے بھیجا جس نے جمہوریت پسندوں کو شکست دی۔ اس کے بعد جمہوریت پسندوں نے اپنی طاقت مجتمع کر کے 5 April 1950 کو پوری طاقت سے حملہ کیا۔ یہ لڑائی صبح 3 بجے تک 8 بجے تک چلی، اس بار بھی جمہوریت پسندوں کو زبردست شکست ہوئی اور بھاری نقصان ہوا۔ اس کے بعد وہ اس قابل نہیں رہے کہ دوبارہ اتنا بڑا حملہ کر سکیں۔ جو سب سے قریب کمیونسٹ فوج تھی وہ بھی وہاں سے 200 کلومیٹر دور تھی جب اس کو پتہ چلا کہ ان کے بھائی یی وو میں محصور ہیں تو انہوں نے ان کی مدد کے لئے تھوڑی سی فوج بھیجی لیکن اس کو تقریباً 12 کلومیٹر پہلے ہی یلبرس خان کی جمہوریت پسند فوج نے روک دیا۔ کمیونسٹ سمجھے کہ جمہوریت پسندوں کا یی وو پر قبضہ ہو چکا ہے اور انہوں نے شہر کے اندر کے کمیونسٹوں کا صفایا کر دیا اس لئے وہ 14 اپریل 1950 کو می چینگ Micheng کی طرف واپس لوٹ گئے۔ لیکن یہ ان کو غلط فہمی تھی کیونکہ شہر کے اندر کے کمیونسٹ پوری طرح محفوظ تھے بلکہ انہوں نے

جمہوریت پسندوں کے 7حملوں کو ناکام بنایا تھا۔ مئی 1950میں کمیونسٹ فوج کے ۱۶ویں ڈویژن (16th Division) کو پتہ چلا کہ یی وو میں کمیونسٹ فوج اب بھی جمی ہوئی ہے تو اس نے ان کی مدد کے لئے 2 بٹالین بھیجیں۔ چنانچہ کمیونسٹ فوج نے کالے پہاڑ کی چوٹی Black Hilltop پر قبضہ کر لیا اور یلبرس خان کی فوج کا محاصرہ کر لیا۔ اس طرح یلبرس خان کی فوج اندر باہر دونوں طرف سے دشمنوں کے بیچ گھر گئی۔ جب یلبرس خان کی فوج نے دیکھا کہ وہ دونوں طرف سے گھر چکی ہے تو اس کے قدم اکھڑ گئے اور ان لوگوں نے فرار ہونا شروع کر دیا لیکن کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تھی چنانچہ ان میں سے ایک بھی بچ کر نہیں جا پایا۔ تاہم یلبرس خان کسی طرح فرار ہو گیا۔ کمیونسٹ وزیر دفاع پینگ ڈی ہوائی Peng Dehuai نے دوسری کمپنی کی ۴۶ ویں رجمنٹ (2nd Company of the 46th Regiment) کو لوہے کی کمپنی کا خطاب دیا اور اس کے کمانڈر ہو چنگ شان Hu Qingshan کو جنگ کا ہیرو Combat Hero کا لقب دیا۔

جوجوب رنگ کے گھوڑے کا واقعہ

لیکن اس میں سب سے دلچسپ بات یہ ہوئی کہ اس میں ایک گھوڑے کو اس کی قابل قدر خدمات کے عوض تیسرے درجے کا اعزاز Third class honor دیا گیا، اس گھوڑے کو جوجوب رنگ کا گھوڑا Jujube Colored Horse کہا جاتا ہے۔ یاد رہے جوجوب ایک چینی کھجور ہے جو گہرے کتھئی رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ کمیونسٹ فوج جو شمالی پہاڑ کی چوٹی کا دفاع کر رہی تھی اس کی سپلائی لائن دشمن نے آگ کے ذریعہ کاٹ دی یعنی راستے میں آگ جلا کر راستہ بند کر دیا۔ اس لئے کمیونسٹ فوجیوں کو کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہونے لگی۔ اسی دوران ایک کمیونسٹ فوجی جس کا نام وو شیاؤ نیو Wu Xiaoniu تھا اس کا ایک گھوڑا تھا جس کو جوجوب رنگ کا گھوڑا کہا جاتا تھا۔ اس پر وو نے سامان لادا اور گھوڑے کو اشارہ کیا کہ وہ شمالی چوٹی پر اس سامان کو لے جائے چنانچہ وہ گھوڑا آگ کو پار کرتا ہوا وہ سامان لے گیا اور فوجیوں کو دے دیا۔ چنانچہ 40دن تک گھوڑا اس ڈیوٹی کو انجام دیتا رہا کہ وو اس پر پانی اور دیگر سامان لادتا اور وہ آگ کو پار کرتا ہوا اور دشمن کی نظروں سے بچتا ہوا، وہ سامان کمیونسٹ فوجیوں تک پہنچاتا۔ اس کی اس خدمت کے عوض اس کو کمیونسٹ حکومت کی طرف سے تیسرے درجے کا اعزاز دیا گیا اور اس کو اس کی طبعی موت تک یعنی نومبر 1967تک فوج میں رکھا گیا برخلاف دوسرے گھوڑوں کے کہ ان کو ایک خاص عمر کے بعد رٹائر کر کے تلف کر دیا (مار دیا) جاتا ہے۔ بعد میں اس کا مقبرہ اسی شمالی پہاڑ کے دامن میں بنایا گیا اور اس پر پتھر کی ایک یادگار نصب کی گئی[509]۔

سنکیانگ جمہوری حکومت کے آخری دور میں

جمہوری حکومت کے آخری دور میں ایک مستقل ریڈ آرمی کی یونٹ کو کمول میں تعینات کر دیا گیا جس کو 8 ویں رجمنٹ The 8th Regiment کہا جاتا تھا۔ شینگ نے کیومنٹانگ سربراہ چیانگ کائی شیک اور روس کے بیچ میں ثالثی کا رول ادا کر کے چیانگ کائی شیک کو یہ باور کرایا کہ جاپان کے کسی بھی حملے سے بچنے کے لئے روس کی مدد ضروری ہے اور روس سے مدد کا یہی راستہ ہے کہ ایک روسی یونٹ یہاں تعینات کر دی جائے اور روس اور چین کے بیچ جو راستہ ہے وہ بھی سنکیانگ ہو کر جاتا ہے اس لئے روس سے تعلقات بہتر بنائے جائیں۔ کچھ ہی دونوں بعد روس نے ایک فلائنگ اسکول flying school اور ایک ہوائی جہاز بنانے کی فیکٹری سنکیانگ میں قائم کر دی۔ روس کا دخل صرف فوجی شعبوں تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ ساری صنعتوں اور تیل کے ذخائر اور کچے مال کی کانوں پر بھی روس کی اجارہ داری Monopoly قائم ہو گئی تھی۔ بغیر کیومنٹانگ کی اجازت کے، کھلے عام روسی کمپنیوں نے سنکیانگ کے ذخائر کا بھرپور استحصال exploitation اور استعمال شروع کر دیا اور کیومنٹانگ حکومت اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ روس کی اس من مانی کی مخالفت کر سکتی کیونکہ وہ خود دوسری طرف جاپان سے جوجھ رہی تھی۔ روس نے نہ صرف سنکیانگ میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی بلکہ دوسری مخالف طاقتیں جیسا کہ برطانیہ اور دیگر، جو وہاں موجود تھیں انکو بھی تنگ کرنا شروع کر دیا۔

دشمنوں کا صفایا

روسی خفیہ ایجنسی این کے وی ڈی NKVD کی مدد سے سنکیانگ میں ایک مضبوط جاسوسی نظام قائم کیا گیا جس سے لوگوں میں بے اعتباری اور خوف وہراس پھیل گیا۔ روس میں 1936 میں اسٹالن نے اپنے دشمنوں کے صفائے کی مہم شروع کی جس میں اس نے اپنے سارے سیاسی حریفوں یا ممکنہ حریفوں کو چن چن کر قتل کیا۔ اس واقعے کو عظیم صفائی Great Purge (1936-1938) کہا جاتا ،تو بہت سے وہ لوگ جن کو اسٹالن سے اپنی جان کا خطرہ تھا سنکیانگ کی طرف فرار ہو گئے اور سنکیانگ میں روسی تارکین وطن کی تعداد بڑھ گئی۔

اسٹالن کی عظیم صفائی کے مہم سے متأثر ہو کر شینگ نے بھی 1937-1938 کے درمیان سنکیانگ میں اپنے دشمنوں کا صفایا کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے دشمنوں کو مختلف الزامی نام دیکر مروایا جیسے "غدار"، "پان ترک"، "عوام کے دشمن"، "قوم پرست" اور "سامراجی جاسوس"، "جاپان کے ایجنٹ" وغیرہ۔

Traitors, Pan-Turkists, enemies of the people, nationalists and imperialist spies.

اس مہم میں روس کی خفیہ ایجنسی NKVD نے بھی شینگ کی بہت مدد کی۔ اس کے بعد یہ صفائے کی مہم مڑ گئی لیون ٹروٹسکی Leon Trotsky کے حامیوں کے خلاف۔ یاد رہے ٹروٹسکی، لینن کا سب سے قریبی آدمی تھا لیکن لینن کے مرنے کے بعد جب اسٹالن نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو اس نے اپنے لئے ممکنہ خطرہ بننے والے سب کمیونسٹ لیڈروں کو مروا دیا جن میں ٹروٹسکی صف اول میں شامل تھا بلکہ اس کے حامیوں کو بھی نہیں بخشا۔ چنانچہ شینگ نے بھی اسٹالن کو خوش کرنے کے لئے ٹروٹسکی کے حامیوں کو چن چن کر مارنا شروع کر دیا جن میں بہت بڑی تعداد میں ہان لوگ تھے اور کچھ مسلمان بھی، بلکہ جو ٹروٹسکی کے حامی نہیں تھے ان کو بھی ٹروٹسکی کا حامی کہہ کر مارا گیا۔
ان مرنے والوں میں تھے گارگن اپریسوف ، ما شاؤ وو، محمود سجان Mahmud Sijan، ہوانگ ہان چانگ Huang Han-chang اور خوجہ نیاز وغیرہ۔ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ شینگ کی اس صفائے کی مہم میں 50,000 سے 100,000 کے درمیان لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار اگیا۔ اس مہم کے دوران اویغور اور ہوئی کے اعلیٰ سیاسی طبقے کا پوری طرح صفایا ہو گیا[510]۔
1937 میں شینگ نے تعمیر نو کا تین سالہ منصوبہ متعارف کرایا جس کے لئے اسے ایک کروڑ پچاس لاکھ روبل 15 million rubles روس نے فراہم کئے۔ 1938 میں شینگ نے روس کا ایک خفیہ سفر کیا جہاں اسٹالن کے مشورے پر شینگ نے با قاعدہ روسی کمیونسٹ پارٹی Communist Party of the Soviet Union (CPSU) کی ممبر شپ لی اور پارٹی کا کارڈ نمبر:1859118 مالٹووMolotov کے ہاتھ سے حاصل کیا، جبکہ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ اس سے کچھ سال پہلے خود اسٹالن نے شینگ کو کمیونسٹ پارٹی کا ممبر بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ تاہم شینگ نے سنکیانگ میں روسی کمیونسٹ پارٹی کا دفتر نہیں کھولا[511]۔

شینگ کا چینی کمیونسٹوں سے اتحاد

صفائے کی اس مہم میں شینگ نے اپنے بہت سارے اہلکاروں کو بھی قتل کرایا جن کو وہ اپنے لئے خطرہ سمجھتا تھا اس وجہ سے حکومتی اہلکاروں کی قلت ہونے لگی۔ اس لئے اس نے یان Ya'an شہر کے چینی کمیونسٹوں سے مدد مانگی اور افراد بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس کے پاس بہت سے کیڈروں cadres کو بھیج دیا گیا جن میں ماؤزیڈونگ کا بھائی ماؤ زیمن Mao Zemin بھی شامل تھا۔ ان کیڈروں کو شینگ نے اونچے عہدوں پر تعینات کیا، ارمچی، کاشغر، کھوتان اور دیگر علاقوں میں۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہوا کہ چینی کمیونسٹوں اور روسی کمیونسٹوں میں رابطہ کا ایک راستہ کھل گیا۔ ماؤزیمن کو نائب وزیر خزانہ Deputy Finance Minister مقرر کیا گیا۔

برادریوں کو تسلیم کرنا

گلبرٹ چان F. Gilbert Chan کے مطابق شینگ کے زمانے میں سنکیانگ میں ہان لوگوں کی آبادی صرف 6% تھی، جب کہ شینگ کے مطابق10%، تقریباً 400,000لوگ۔ چنانچہ اس نے غیر ہان لوگوں کو بھی صوبائی حکومت سے جوڑنے کی کوشش کی۔ اس لئے اس نے بہت سے اصلاحاتی منصوبوں پر کام کیا جیسے اس نے سنکیانگ ڈیلی Xinjiang Daily نام کے اخبار کو جاری کیا جو تین زبانوں میں چھپتا تھا مندرن، اویغور اور قازق میں۔ اس کی تعلیمی اصلاحات کی وجہ سے ہان لوگوں نے اویغور زبان سیکھی اور اویغور لوگوں نے مندرن۔ اس نے ترک لسانی اسکول بھی کھولے اور کچھ مدرسوں کو بھی دوبارہ شروع کیا اور ترک زبان میں اخبار بھی جاری کئے اور ایغور پروگریس یونین Uyghur Progress Union بنائی[512]۔

اس نے سنکیانگ میں 14 قومیتوں کو تسلیم کیا۔ یہ قومیتیں تھیں، ہان، اویغور، منگول، قازق، ہوئی یا ڈنگن، سیبے، سولون، مانچو، کرغیز، سفید فام روسی، ترانچی، تاجک اور ازبیک[513]۔

Uyghurs, Mongols, Kazakhs, Hui or Dungan, Sibe, Solon, Manchu, Kyrgyz, White Russian, Taranchi,Tajiks, and Uzbeks.

ان قومیتوں کے لئے الگ الگ علاقے مختص کئے جس سے ان قومیتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سنکیانگ میں ہی نہیں بلکہ پورے چین میں اس خیال کی پذیرائی کی گئی[514]۔ بعد میں جب1949 میں چین میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت آئی تو یہ تجویز پورے چین میں لاگو کی گئی۔ چنانچہ آج 50 سے زیادہ قومیتیں چین میں تسلیم شدہ ہیں جن کے الگ الگ علاقے مختص ہیں جن کو خود مختار علاقہ Autonomous Region کہا جاتا ہے۔

شینگ نے مذہبی جذباتیت کم کرنے کے لئے اور سنکیانگ میں سیکولر اقدار کو فروغ دینے کے لئے بہت سے اقدامات کئے جیسے اس نے بہت سے اویغور اور غیر ہان لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے بیرون ممالک بھیجا جیسے روس، وسطی ایشیا وغیرہ۔ ان لوگوں کو لوٹنے پر سنکیانگ حکومت میں اچھی ملازمتیں دی جاتی تھیں۔

شینگ کی زیادہ تر پالیسیوں کو بعد کی کمیونسٹ پارٹی نے سنکیانگ میں لاگو رکھا۔

روس کی مدد

مارچ 1935 میں، لازار کاگنووچ Lazar Kaganovich، جس نے سنکیانگ کے ساتھ تعاون کے شعبوں کو ترقی دینے کے لیے ایک نئی قائم کردہ کمیشن کی سربراہی کی، روس کی پولٹ بیورو کو سنکیانگ سے متعلق تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز کی بنیاد پر پولٹ بیورو نے متعدد قراردادیں منظور کیں۔ سنکیانگ کو کم شرح سود پر قرضے دینا، مختلف

اقتصادی امداد، اور متعدد کنسل ٹنٹس consultants اور ماہرین بھیجنا، جس سے شینگ کی حکومت کی پوزیشن مضبوط ہوئی۔

1 جنوری 1936 کو ایک خفیہ معاہدے کے تحت سنکیانگ کے ارد گرد سوویت یونین کی گرفت کو مزید بڑھایا گیا۔ اس معاہدے میں سنکیانگ پر کسی بیرونی حملے کی صورت میں ''سیاسی، اقتصادی اور مسلح قوت کے ذریعے، سنکیانگ کی مدد کے لیے آنے کی سوویت گارنٹی'' شامل تھی۔ 1936 کے وسط تک، سنکیانگ میں سوویت ماہرین کی ایک قابلِ ذکر تعداد سنکیانگ میں سرگرم تھی جو تعمیر، تعلیم، صحت اور فوجی تربیت میں شامل تھے۔ اسکولوں میں انگریزی کی جگہ روسی زبان پڑھائی جانے لگی۔ مسلم لڑکیوں سمیت متعدد مسلم نوجوانوں کو سوویت یا وسطی ایشیا میں تعلیم کے لیے بھیجا جانے لگا۔ شینگ کی حکومت نے کمیونسٹ پروپیگنڈہ نافذ کیا، اور مسلم خواتین کو بغیر نقاب کے عوام میں آنے کی ترغیب دی گئی۔

مراعات کا معاہدہ

26 نومبر 1940 میں شینگ نے روس سے ایک خفیہ معاہدہ کیا جس کو مراعات کا معاہدہ Agreement of Concessions کہا جاتا ہے اس میں شینگ نے روس کو اگلے 50 سال کے لئے کئی مراعات دینے کا وعدہ کیا۔ شینگ کا کہنا تھا کہ اسٹالن نے اسے اس معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ اس معاہدے میں 17 نکات تھے۔

معاہدے کے پہلے آرٹیکل میں کہا گیا تھا کہ سنکیانگ کی حکومت سنکیانگ کی سرزمین میں سوویت یونین کو ٹن کی کانیں اور اس کی ذیلی معدنیات کی تلاش، تحقیقات اور استحصال کے خصوصی حق دیتی ہے۔ اس کام کے لئے روس نے ایک ٹرسٹ یا کمپنی قائم کی جسے سن ٹن Sin-Tin کا نام دیا گیا تاکہ معاہدے میں مذکور شرائط کو لاگو کیا جاسکے۔ اس کی شرائط کی رو سے روس کو سنکیانگ کے پورے علاقے میں اپنے برانچ آفس اور ایجنسیاں کھولنے کا حق دیا گیا اور کام کرنے کی تمام سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ جیسے روس سے تمام عملہ اور مشینیں لانے کا حق اور سنکیانگ سے برآمد معدنیات اور ذخیرے بغیر کسٹم ڈیوٹی کے روس لے جانے کا حق۔ اس میں سنکیانگ سے حاصل ہونے والے معدنیات کا 5% حصہ سنکیانگ کی صوبائی حکومت کو دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ آرٹیکل 5 میں کہا گیا تھا کہ موجودہ معاہدے کی میعاد کے دوران، سنکیانگ کی حکومت زمینوں کے حصول کی ضمانت دے گی، بشمول لکڑیوں کی کٹائی، کوئلے کی کان کنی اور تعمیراتی سامان کی خریداری کے۔ جو علاقے اور سہولیات اس کے لئے درکار ہیں سنکیانگ حکومت وہ سب روس کو فراہم کرنے کو یقینی بنائے گی تاکہ اس معاہدے میں مذکور کاموں کو پورا کیا جاسکے۔ اور سنکیانگ کی حکومت ایسے علاقوں میں رہنے والی تمام آبادیوں کو ہٹا دے گی جو سن ٹن کو الاٹ کیے گئے ہوں۔ معاہدے میں روس کو سنکیانگ کے کسی بھی

علاقے میں سن ٹن کے لئے زمین قبضہ کرنے کا حق دیا گیا تھا کیونکہ آرٹیکل 5 میں کہا گیا تھا کہ زمین کے ایسے علاقے سن ٹن کی درخواست پر اسے الاٹ کیے جائیں جن کی اس کو ضرورت ہو اور الاٹمنٹ میں، کوئی تاخیر نہیں ہوگی اور درخواست کی شرائط کی سختی کے ساتھ پابندی کی جائیگی۔ اس طرح کے الاٹ شدہ علاقوں کا کرایہ سن ٹن کے ذریعہ حاصل کی گئی معدنیات کے ذریعہ ادا کیا جائے گا جیسا کہ آرٹیکل 7 میں ذکر کیا گیا ہے[515]۔ اس معاہدے کے بعد، سوویت یونین کی طرف سے 1940 سے 1941 کے درمیان سنکیانگ میں بڑے پیمانے پر ارضیاتی تلاش کی مہمات Geological exploration expeditions بھیجی گئیں اور بڑے پیمانے پر یورینیم، بیریلیم Uranium, Beryllium اور دیگر معدنیات کے ذخائر کاشغر کے قریب پہاڑوں اور الٹائی کے علاقے میں پائے گئے۔ 1949 کے آخر تک دونوں معدنیات کی دھاتیں (یورینیم، بیریلیم) روس تک پہنچائی جاتی رہیں۔ سوویت ماہرینِ ارضیات geologists سنکیانگ میں 1955 تک کام کرتے رہے، لیکن یہ سلسلہ تب ختم ہوا جب چینی حکومت اور روس میں اختلاف ہو گیا۔ اختلاف کی وجہ یہ تھی کہ سوویت صدر نکیتا خروشیف Nikita Khrushchev نے ماؤزیڈونگ کے مطالبے پر اسے ایٹمی ہتھیار بنانے کی ٹکنالوجی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ روس کے جانے کے بعد شمالی سنکیانگ میں چگوچک Chuguchak اور الٹائی Altai میں سوویت یونین کی تعمیر کردہ سہولیات کا استعمال کرتے ہوئے چینی حکومت نے اپنا جوہری منصوبہ شروع کیا۔ ان سہولیات کو سوویت یونین نے جوہری ہتھیاروں کے ڈیزائن اور پہلے سوویت ایٹم بم کی تخلیق کے لیے استعمال کیا تھا اور 29 اگست 1949 کو ایٹم بم کا کامیاب تجربہ کیا تھا۔

چینی جمہوریت سے قربت

1939 تک سنکیانگ پر باقاعدہ 'روسی کمیونسٹ پارٹی' کی حکومت قائم ہو چکی تھی اور وہ صرف نام کو چین کا حصّہ رہ گیا تھا۔ لیکن شینگ کی یہ روس کے ساتھ وفاداری بہت دنوں تک قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ کچھ واقعات ایسے ہوئے کہ شینگ پھر سے کیومنتانگ کی طرف جھک گیا۔ اس کی شروعات تب ہوئی جب 1937 میں چین پر جاپان نے دوسرا حملہ کر دیا تو چین اور روس کے درمیان 21 / اگست 1937 کو ایک عدم تشدد معاہدہ ہوا جس کو چین 'سوویت عدم جارحیت کا معاہدہ' Sino-Soviet Non-Aggression Pact کہا جاتا ہے، اس کی رو سے دونوں ممالک مل کر جاپانی جارحیت کے خلاف لڑیں گے۔ کچھ ہی دنوں بعد چیانگ کائی شیک کو بھی سنکیانگ کو اپنے ساتھ لینے کی ضرورت محسوس ہونے لگی کیونکہ چیانگ کائی شیک کو اندازہ تھا کہ جاپانی حملے سے نمٹنے کے بعد پھر سے چینی کمیونسٹ پارٹی اور کیومنتانگ کے بیچ جنگ چھڑ سکتی ہے اس لئے سنکیانگ میں مضبوطی کیومنتانگ کے لئے بہت ضروری ہے۔ چنانچہ شینگ کے حکم پر شینگ کے ایجنٹوں نے 1939 میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے جو

ور کر سنکیانگ میں کام کر رہے تھے ان کی آپس میں خفیہ ملاقاتوں، خطوط کے مسلسل تبادلے، اور غیر قانونی کمیونسٹ پروپگنڈے پر رپورٹیں شینگ کو بھیجیں۔ اسی دوران 13 اپریل 1941 کو جاپان اور روس کے بیچ غیر جانبداری معاہدہ ہوا جس کو 'سوویت-جاپانی غیر جانبداری معاہدہ' Soviet–Japanese Neutrality Pact کہا جاتا ہے یعنی دونوں ممالک ایک دوسرے پر یا ایک دوسرے کے ساتھیوں یا مفادات پر حملہ نہیں کریں گے۔ اس لئے روس کو اب شینگ کی کوئی ضرورت نہیں رہی تھی کیونکہ شینگ کو روس اپنے اور جاپان کے بیچ ایک آڑ کے طور پر استعمال کر رہا تھا اور دوسری طرف امریکہ دوسری جنگِ عظیم میں شامل ہو چکا تھا اور وہ چین کی کیومنٹانگ حکومت کو سپورٹ کر رہا تھا جس سے کیومنٹانگ کی اہمیت بہت بڑھ گئی تھی۔ اسکے علاوہ جرمنی نے 22 جون 1941 کو روس پر حملہ کر دیا جس کو بارباروسا کی مہم Operation Barbarossa کہا جاتا ہے اس میں چونکہ شروع میں روس کو جرمنی کے ہاتھوں ہار ہوئی اور روس کا زبردست نقصان ہوا، تو روس کو مصروف پا کر شینگ نے روس سے جان چھڑانے کا اچھا موقع جانا اور چینی جمہوری حکومت یعنی چیانگ کائی شیک سے تعلقات سدھارنے کا کام شروع کر دیا، جس کا دار الخلافہ اس وقت چونگ چنگ Chongqing تھا۔ شینگ کی چیانگ سے قربت کی پہلی علامت تب سامنے آئی جب شینگ نے چینی جمہوری حکومت کے ماسکو میں سفیر کو سنکیانگ کا سرکاری دورہ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جرمن حملے کے ایک ماہ بعد، جولائی 1941 میں، چیانگ کو خوش کرنے کے لئے شینگ نے ان رپورٹوں کی بنیاد پر چینی کمیونسٹ کیڈروں cadres کو ڈیموٹ کرنا یا نکالنا شروع کر دیا۔ اور مارچ 1942 تک شینگ روس کا ساتھ چھوڑ کر کیومنٹانگ سے اتحاد کر چکا تھا۔

19 مارچ 1942 کو شینگ کے بھائی شینگ شی چی Sheng Shiqi کا پر اسرار طور پر قتل ہو گیا۔ اس کے بارے میں لوگوں کے مختلف اندازے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اس کا قتل روس نے اس کی بیوی کے ذریعہ کروایا کیونکہ روس کو ڈر تھا کہ شینگ روس کے خلاف پالا بدل سکتا ہے اس لئے روس نے اس کا تختہ پلٹنے کی کوشش کی اور اس کی شروعات اس کے بھائی کو قتل کروا کر کی۔ کچھ کا کہنا ہے کہ خود شینگ نے اسے قتل کروایا کیونکہ وہ روس کے بہت قریب تھا۔

اپنے بھائی کے قتل کے بعد بھی شینگ نے چینی کمیونسٹوں کے صفائے کی مہم جاری رکھی۔ 1 جولائی 1942 کو شینگ نے سارے چینی کمیونسٹ کیڈروں کو ارمچی میں منتقل کروا دیا اور یہ بہانہ لگایا کہ ان کی حفاظت کے لئے ان کو منتقل کیا جا رہا ہے[516]۔

روس کی واپسی

شینگ کی دعوت پر 3 جولائی 1942 کو چیانگ کائی شیک نے زو شاؤلیانگ Zhu Shaoliang کی قیادت میں سنکیانگ کی طرف خیر سگالی وفد بھیجا۔ اصل میں اس کی شروعات شینگ کے بھائی شینگ شی چی نے دو مہینے پہلے کی تھی۔

لیکن روس کو یہ بات بہت ناگوار گزری کی شینگ چینی جمہوری حکومت سے قریب ہو رہا ہے، چنانچہ روس کے وزیر خارجہ ویاچسلاؤ مولوٹوف Vyacheslav Molotov نے شیانگ سے رابطہ کر کے اسے بتایا کہ شیان واقعہ Xi'an Incident میں شینگ اسکی گرفتاری میں شریک رہا ہے۔ شینگ ایک طرف سنکیانگ میں کیمونزم لاگو کرنے کی بات کر رہا ہے اور دوسری طرف چین کی جمہوری حکومت کو دھوکہ دے رہا ہے۔ لیکن چینی حکومت مولوٹوف کے بہکاوے میں نہیں آئی۔ تاہم چیانگ نے روسی سفیر کو پیغام بھیجا کہ آئندہ وہ شینگ سے کسی طرح کا کوئی رابطہ نہ کریں بلکہ کسی بھی معاملے سے متعلق چینی جمہوریت سے رابطہ کریں۔ اور چیانگ نے زوشاؤلیانگ کو اس بات کے لئے مقرر کر دیا کہ اگر روس کو رابطہ کرنا ہے تو وہ زو سے رابطہ کرے[517]۔

سوویت حکام کے ساتھ شینگ نے خط و کتابت کی، جو بعد میں چھپی اس سے پتہ چلتا ہے کہ شینگ نے چینی حکومت کو ارمچی میں ایک خصوصی دفتر قائم کرنے کی اجازت دی تھی، جہاں سے وہ سنکیانگ کے خارجہ امور کو سنبھال سکے، اور عوامی سامراج مخالف ایسوسی ایشن People's Anti-Imperialist Association کی جگہ پورے صوبے میں کیومنٹانگ کے دفاتر قائم کرے۔ عوامی سامراج مخالف ایسوسی ایشن کو اس نے اپریل 1942 میں ختم کر دیا۔ شینگ کو صوبے کی کیومنٹانگ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ ملٹری گورنر اور سول گورنر دونوں عہدے شینگ کے پاس آگئے۔ تاہم کیومنٹانگ کی قومی انقلابی فوج National Revolutionary Army کے دستوں کو سنکیانگ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔

جیسے ہی زوشاؤلیانگ نے ارمچی اور چونگ چنگ کے درمیان رابطے کا کام کیا، تو شینگ نے اپنے خارجہ امور کو سنبھالنے کے لیے مستقل رابطہ کا آفس قائم کرنے کی درخواست کی۔ چینی حکومت نے ووزی شیانگ Wu Zexiang کو سنکیانگ کا وزیر خارجہ مقرر کر دیا۔ حالانکہ صوبائی سطح پر وزارتی عہدہ نہیں قائم کیا جاتا تھا لیکن سنکیانگ میں "خصوصی حالات " کے پیش نظر چیانگ نے اس کی منظوری دی۔ وزیر وو کا عہدہ مشاورتی نوعیت کا تھا، اور وہ چینی حکومت اور صوبائی حکام کے درمیان تنازعہ کی صورت میں ثالث کا کام کرتا تھا۔ شینگ نے مطالبہ کیا کہ وو زی شیانگ سوویت یونین کے ساتھ معاملات میں اور زیادہ ذمہ داری قبول کرے۔

سنکیانگ سوویت تعلقات کو لے کر 1942 کے آخری مہینے میں حالات سب سے زیادہ ہنگامہ خیز رہے۔ اکتوبر 1942 میں شینگ نے سوویت جنرل قونصل سے مطالبہ کیا کہ تمام سوویت تکنیکی اور فوجی اہلکاروں اور آلات کو تین ماہ کے اندر سنکیانگ سے واپس بلا لیا جائے۔ روسیوں کے لیے جو اسٹالن گراڈ کی جنگ میں مصروف تھے (لیکن دوشانزی Dushanzi میں تیل کے ذخائر کو اپنے قبضے میں رکھ کر مزید فائدہ اٹھانا چاہتے تھے، جس کے تیل کا معیار باکو کے تیل ذخائر Baku oil fields کے برابر تھا)[518]، یہ مطالبہ بہت سی مشکلات کا سبب بنا۔ 3 نومبر 1942 کو شینگ نے ایک ہدایت جاری کی جس میں "تنظیموں، گروہوں اور نجی افراد" کو غیر ملکی درآمدات اور برآمدات یا

کسی بھی تجارتی سرگرمی میں ملوث ہونے سے منع کیا گیا تھا۔ اس ہدایت کا مقصد سنکیانگ میں سوویت یونین کی تجارتی اجارہ داری کو ختم کرنا تھا[519]۔ سوویت یونین نے مارچ 1943 تک اپنے فوجی اور سویلین اہلکاروں کو واپس بلا لیا۔ چنانچہ مارچ-اپریل 1943 میں سوویت یونین نے شینگ اور چینی حکومت کو اپنے انخلاء کی اطلاع دی۔

سنکیانگ پر دوبارہ کیو منٹانگ کی حکومت

سوویت یونین کے انخلاء کے ساتھ، کیو منٹانگ کے نمائندوں اور اہلکاروں نے اس خلا کو پر کیا۔ جون 1943 میں، Zhu Shaoliang کی زیر قیادت NRA کی نئی 2nd آرمی کے چار ڈویژنوں کو گانسو سے سنکیانگ منتقل کر دیا گیا۔


ماؤزیمن

اکتوبر 1943 میں، کیو منٹانگ Kuomintang نے سنکیانگ سے روس کا دخل مکمل طور پر ختم کر دیا۔ سوویت یونین کے چلے جانے کے بعد، ستمبر میں شینگ نے چینی کمیونسٹوں کی گرفتاری اور پھانسی کا حکم دیا۔ ان میں ماؤزیمن، ماؤزیڈونگ کا چھوٹا بھائی بھی تھا، ان پر الزام تھا کہ یہ لوگ شینگ کا تختہ الٹنے کی سوویت سازش میں ملوث 88 سازشیوں میں شامل تھے[520]۔

پھر سے روس کی طرف جھکاؤ

لیکن شینگ انتہائی درجے کا موقع پرست آدمی تھا اور وہ کیو منٹانگ کا بھی بہت دنوں تک وفادار نہ رہ سکا۔ اگست 1944 میں جاپانیوں کی چین پر پے در پے فتح کو دیکھ کر اور 1944 میں روس کے ہاتھوں مشرقی محاذ Eastern Front پر اسٹالن گراڈ اور کرسک کی جنگ Battle for Stalingrad and Battle of Kursk میں جرمنی کی شکست کو دیکھ کر وہ پھر روس کی طرف جھک گیا اور کیو منٹانگ سے اپنی وفاداری پھر ہٹالی اور سنکیانگ میں موجود کیو منٹانگ افسروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا اور سنکیانگ میں مارشل لاء لگادی۔ اسکے علاوہ اس نے روسی فرماں روا اسٹالن کو خط لکھا کہ وہ سنکیانگ کو روس میں شامل کر لے اور سنکیانگ کو روس کا 18 واں سوویت سوشلسٹ ریپلک 18th Soviet Socialist Republic مان لے اور مجھے یعنی شینگ شکائی کو اس 'سنکیانگ سوویت سوشلسٹ ریپلک' کا حاکم بنادے۔ لیکن اسٹالن کا شینگ پر سے بھروسہ اٹھ چکا تھا اس لئے اس نے شینگ سے کسی بھی طرح کا معاملہ کرنے سے انکار کر دیا اور شینگ کے اس خفیہ خط کو چیانگ کائی شیک کے پاس بھیج دیا۔ اسی کے ساتھ اس نے کیو منٹانگ اہلکاروں کی گرفتاری کا حکم دیا، اسٹالن کو بتایا کہ وہ جاپانی جاسوس ہیں، اور چیانگ کو بتایا کہ وہ کمیونسٹ ہیں۔ تاہم اسٹالن نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا اور شینگ کو چینی حکومت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا،

جس نے اسے عہدے سے ہٹانے کی کارروائی شروع کر دی۔ زو شاؤلیانگ Zhu Shaoliang نے اسے استعفیٰ دینے اور وزیر زراعت کا عہدہ قبول کرنے پر آمادہ کر لیا۔ چنانچہ شینگ نے باضابطہ طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور 29 اگست 1944 کو زراعت اور جنگلات کے وزیر Minister of Agriculture and Forestry کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔ اس نے 11 ستمبر 1944 کو سنکیانگ چھوڑ کر چونگ چنگ میں چینی حکومت میں شمولیت اختیار کی۔ کیومنٹانگ Kuomintang حکومت میں وزیر زراعت کا عہدہ اقتدار سے باہر ہونے والے اہلکاروں کے لیے مخصوص تھا کیونکہ اس عہدے کا جاگیر داروں کی بڑھتی ہوئی طاقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا[521]۔ چیانگ نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس میں شینگ کو سنکیانگ کے گورنر کی رہائش گاہ کے نیچے موجود دولت کو واپس لانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس گودام میں پچاس ہزار ٹائل کے برابر سونا fifty thousand taels of gold، ہرن کے قیمتی سینگوں سے بھرے صندوق اور افیون کا بہت بڑا ذخیرہ موجود تھا۔ مجموعی طور پر شینگ نے 135، ٹرکوں کی برابر دولت وہاں سے نکالی[522]۔

شینگ کا چونگ چنگ میں قیام مشکلوں بھرا تھا۔ اپریل 1945 میں، اس کے سابق وزیر خزانہ پینگ جیوان Peng Jiyuan کو ارمچی میں مارا پیٹا گیا، وہ صحت یاب ہونے کے بعد شینگ کی پناہ میں آ گیا۔ سنکیانگ میں اس کے جانشین وو زونگ شن Wu Zhongxin نے لکھا کہ شینگ نے "چونگ چنگ میں اپنا دماغ کھونا شروع کر دیا ہے" اور یہ کہ بدھ مت کے اصولوں کے مطابق وہ اپنے ماضی کے جرائم کے بدلے میں جہنم کی سب سے نچلی گہرائیوں میں جائے گا۔ چھٹی پارٹی کانگریس مئی 1945 میں منعقد ہوئی، جس میں اویغور رہنما مسعود صابری نے شینگ کے سر کا مطالبہ کیا، لیکن چیانگ نے شینگ کا دفاع کیا۔ شینگ 30 جولائی 1945 تک وزارتی عہدے پر فائز رہا۔ بعد میں وہ شیان میں ہوزونگنان Hu Zongnan کا مشیر بن گیا۔

1949 میں، شینگ، کیومنٹانگ Kuomintang کے ساتھ ٹائیوان منتقل ہو گیا جہاں اس نے اپنی بیوی اور چار بچوں کے ساتھ آرام سے ریٹائرمنٹ کے بعد کی زندگی گزاری اور 13 جولائی 1970 کو تائی پے کے ایک ہسپتال میں اس کا انتقال ہوا۔ ایک بار ایلن ایس وائٹنگ Allen S. Whiting نے شینگ کا انٹرویو لیا تھا۔ اس نے وائٹنگ کے ساتھ مل کر اپنی آپ بیتی بھی لکھی جس کا عنوان ہے 'سنکیانگ میں سرخ ناکامی: پیادہ یا محور؟ 'Red failure in Sinkiang in Sinkiang: pawn or pivot? یہ کتاب 1958 میں چھپی[523]۔

باب ۱۴
ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان
(پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت)

第十四章
东突厥斯坦土耳其伊斯兰共和国
(东突厥斯坦第一共和国)

Chapter Fourteen
Turkish Islamic Republic of East Turkistan (TIRET) 1933–1934 (First East Turkestan Republic)



پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کا جھنڈا

زر مبادلہ Currency

Copper	Pul	پُل	تانبا
Silver	Tanga	ٹنگا	چاندی
Gold	Tilla	تلا	سونا

اس کے علاوہ چین کا کسٹم گولڈ یونٹ Chinese customs gold unit (سکہ) بھی چلا کرتا تھا۔

ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان

اس باب میں پہلی مشرقی ترکستان حکومت Turkic Islamic Republic of East Turkestan (TIRET) کا ذکر کیا جائے گا۔ پہلی مشرقی ترکستان حکومت سنکیانگ کے علاقے میں وجود میں آئی اور 12 November 1933 to 16 April 1934 تک چلی[524]۔ پہلے پہل یہ کمول بغاوت کی وجہ سے ہوئی بدامنی کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ اس کا دار الخلافہ کاشغر تھا۔ یہ اصل میں اویغور لوگوں کی حکومت تھی اور اس کی زیادہ تر آبادی ترک اویغور لوگوں پر مشتمل تھی اور اعلیٰ اہلکار بھی ترک نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی لئے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پان ترک pan-Turkic تحریک کا حصہ تھی۔ اس کا صدر خوجہ نیاز تھا اور وزیر اعظم سابت دمولا تھا۔ لیکن بعد میں ہوئی مسلمانوں نے (جو کیومنتانگ کی طرف سے لڑ رہے تھے)، اس پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا۔ اس ہوئی فوج کی قیادت ما زونگ ینگ، ما ہوشان، ما زانچانگ، ما فویوان (Ma Zhongying, Ma Hushan, Ma Zhancang and Ma Fuyuan) وغیرہ کر رہے تھے۔ خوجہ نیاز نے بھی اندر خانے روس اور شینگ شکائی سے ساز باز کر لیا اور روس کے کہنے پر وہ سابت دمولا کو دھوکے سے روس کے پاس لے گیا،

جس نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے عوض خوجہ نیاز کو شینگ شکائی نے تریم بیسن کا حاکم بنادیا لیکن بعد میں خوجہ نیاز کو بھی روس نے قتل کروادیا۔

تفصیلی حالات

یہ وہ زمانہ تھا جب کمول بغاوت رونما ہوئی تھی اور پورا سنکیانگ بد امنی کا شکار تھا، جگہ جگہ لڑائیاں ہو رہی تھیں اور سنکیانگ کئی طاقتوں کا تختۂ مشق بنا ہوا تھا۔ حالانکہ کھوتان کے اویغور، کمول کے اویغور سے الگ تھے کیونکہ کمول کے اویغور کا صرف ایک مقصد تھا کہ کمول خانیت کو بحال کیا جائے۔ جب کہ کھوتان کے اویغور کمول خانیت دوبارہ قائم کرنے میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ تاہم وہ چین سے پوری آزادی کے خواہش مند تھے اور ایک 'آزاد اویغور حکومت' بنانا چاہتے تھے۔ تو ایک طرف تو کمول کے علاقے میں بغاوت چل رہی تھی جس میں شینگ شکائی اور مازونگ ینگ کے بیچ لڑائیاں چل رہی تھیں تو دوسری طرف کمول بغاوت سے ہمت پاکر کھوتان میں آزادی کی ایک نئ تحریک نے جنم لیا۔ مشرقی ترکستان حکومت قائم ہونے سے پہلے بھی کچھ تنظیمیں بنی تھیں۔ دراصل کھوتان میں تین بھائی رہتے تھے جن کو بغرا برادران کہا جاتا تھا، ان کے نام ہیں محمد امین بغرا، عبداللہ بغرا اور نور احمد جان بغرا اور ان کا ایک ساتھی تھا ساب‌ت دمولا۔ ان لوگوں نے سب پہلے 'کمیٹی برائے قومی انقلاب' بنائی تھی اسکے بعد کھوتان امارت اور اس کے بعد پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت بنی۔ اب نیچے ان کا تفصیلی ذکر کیا جائے گا۔

کمیٹی برائے قومی انقلاب

Committee for National Revolution



محمد امین بغرا

20 February 1933 کو کراکاش Karakash سونے کی کانوں کے مزدوروں gold miners کے لیڈر اسماعیل خان خوجہ Ismail Khan Khoja اور کھوتان کے امیر محمد امین بغرا نے ایک انقلابی تحریک کی بنیاد رکھی۔ ان کے علاوہ امین بغرا کے بھائی عبداللہ بغرا، نور احمد جان بغرا اور سابت دمولا نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی۔ یہ ایک انقلابی تحریک تھی جس کو 'کمیٹی برائے قومی انقلاب' Committee for National Revolution کا نام دیا گیا۔ شروع میں اس میں صرف 300 ممبر تھے اور 50 رائفلیں تھیں۔ یہ ایک طرح سے عارضی کھوتان حکومت Provisional Khotan Government تھی۔ اس میں سابت دمولا کو وزیر اعظم بنایا گیا اور امین بغرا کو فوج کا کمانڈر۔ یہ ایک اسلامی طرز کی حکومت تھی[525]۔

نوجوان کاشغر پارٹی
Young Kashgar Party

1933 میں ہی عبد الرحیم بے باچا Abd al Rahim Bay Bachcha نام کے ایک اویغور نے 'نوجوان کاشغر پارٹی' Young Kashgar Party نام کی ایک تنظیم کی بنیاد رکھی[526]۔ بعد میں اس نے امین بغرا اور اس کی 'کمیٹی برائے قومی انقلاب' سے اتحاد کر لیا۔ ان دونوں تنظیموں نے مل کر ایک پارلیمنٹ بنائی جس میں 40 ممبر تھے۔ اسی پارلیمنٹ نے خوجہ نیاز کے پاس دو لوگوں کا وفد بھیجا[527]۔

کھوتان امارت
Khotan Emirate


سابت دمولا

پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت سنکیانگ کے شہر کاشغر میں قائم ہوئی اسکو اویغورستان بھی کہا جاتا تھا اور اسکے بانی سابت دمولا Sabit Damolla اور حاجی خوجہ نیاز تھے۔ اس حکومت سے پہلے کھوتان امارت March 16, 1933 میں قائم ہوئی تھی۔ کھوتان امارت کے ہی کچھ لوگوں نے پہلی مشرقی ترکستان حکومت قائم کی تھی۔ اس لئے ہم پہلے کھوتان امارت کا ذکر کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ اویغور نسل کے لوگوں کی حکومت تھی لیکن انہوں نے شرعی قانون لاگو کرنے کی کوشش کی۔ اس حکومت کا علاقہ تریم بیسن میں اکسو Aksu سے کھوتان Khotan تک تھا اور اسکا دار الخلافہ کاشغر تھا۔ یہ حکومت ایک سال سے بھی کم چل پائی اور ہوئی مسلم کمانڈر ما زونگ ینگ اور صوبائی فرماں روا شینگ شکائی نے اسے ختم کر دیا۔

اسکی شروعات اس طرح ہوئی کہ جنوبی سنکیانگ میں ایک شہر کھوتان Khotan ہے، یہاں پر زیادہ تر اویغور لوگ آباد تھے جو زیادہ تر سونے کی کانوں میں کام کرتے تھے۔ یہ کانیں سرگھاک Surghak کانیں کہلاتی تھیں جو کیریا Keriya شہر کے پاس واقع تھیں جہاں دو دریا یرن کاش Yurunkash اور کرکاش Karakash بہتے تھے[528]۔ ان سونے کی کانوں کا امیر اسماعیل خان خوجہ Ismail Khan Khoja تھا۔ چنانچہ 1933 میں کھوتان شہر میں ان اویغور لوگوں نے چینی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اور سارے سرکاری افسروں کو یا تو بھگا دیا یا مار دیا اور پورے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ ان لوگوں کی قیادت تین بھائی کر رہے تھے جن کے نام ہیں محمد امین بغرا، عبد اللہ بغرا اور نور احمد جان بغرا Muhammad Amin Bughra, Abdullah Bughra and Nur Ahmad Jan Bughra۔ ان لوگوں نے 16 مارچ 1933 کو کھوتان کا چین سے آزادی کا اعلان کر دیا اور کھوتان امارت Khotan Emirate کے قائم ہونے کا اعلان کر دیا اور تینوں نے

اپنے آپ کو امیر متعیّن کر لیا۔ ایک اویغور لیڈر سابت دمولا عبد الباقیSabit Damulla Abdulbaki بھی ان کے سر کردہ قائدین میں تھا۔

مقامی چینی صوبائی حکام اور فوجیوں کو کھوتان کے کان کنوں نے تباہ کر دیا، بہت مشکل سے کچھ ہی چینی اپنی جان ومال کو بچا پائے، بہت سوں نے اسلام قبول کر لیا۔ کھوتان کا پرانا شہر 28 فروری 1933 کو مختصر مزاحمت کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں آگیا، تاہم نئے شہر کا محاصرہ کرنا پڑا اور 16 مارچ 1933 کو اس نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔ اس کے قلعہ میں موجود 266 ہان سپاہیوں کو بخش دیا گیا جنھوں نے ایک اطلاع کے مطابق اسلام قبول کر لیا۔ کئی ہزار رائفلیں اور تقریباً ایک ٹن سونا مسلمانوں کے ہاتھ آیا[529]۔

ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان

کھوتان امارت نے جولائی 1933 میں دو لوگوں کو کاشغر بھیجا تاکہ وہ کاشغر میں کھوتان امارت کا ایک آفس کھولیں یہ تھے عبد اللہ بغرا اور سابت دمولا۔ ان لوگوں نے کاشغر میں حکومت کا آفس تو کھول لیا لیکن کچھ ہی مہینوں بعد ان لوگوں نے اپنی الگ حکومت قائم کرنے کی ٹھان لی اور کھوتان امارت سے انکے رشتے ناطے برابر رہ گئے۔ یاد رہے کہ مشرقی ترکستان حریت تنظیمEastern Turkistsan Independence Association پہلے سے چل رہی تھی اور یہ ایک اخبار بھی نکالا کرتی تھی جس کا نام تھا استقلال Independence ،شاید یہ اخبار سابت دمولا ہی نکالا کرتا تھا کیونکہ اسکی بھی ایک پریس تھی۔چنانچہ12 نومبر 1933 کو سابت دمولا نے 'ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان' Turkic Islamic Republic of East Turkestan (TIRET) کے قیام کا اعلان کر دیا۔ اس کو' اویغورستان جمہوریت' Republic of Uyghurstanکانام بھی دیا گیا۔ سابت دمولا خود وزیر اعظم بن گیا اور خوجہ نیاز کو



پہلی مشرقی ترکستان کے لیڈر، سابت دمولہ دائیں سے تیسرا

اسکا صدر بنایا گیا۔ حالانکہ خوجہ نیاز اس وقت کاشغر میں موجود نہیں تھا بلکہ اکسو Aksu میں اس نے اپنی چھوٹی سی حکومت قائم کر لی تھی اور روس سے اسکی اتحاد کرنے کی بات چیت چل رہی تھی، یاد رہے کہ خوجہ نیاز پہلے کمول خانیت کے حاکم مقصود شاہ کا مشیر تھا۔ در اصل اس نئی حکومت (TIRET) میں زیادہ تر حصہ لینے والے روس کی جدیدی تحریک کے لوگ تھے جیسے مقصود موہیتی، محمود موہیتی، یونس بیگ، مسعود صابری، عبد الکریم محسوم، عبد القادر دمولا، محمد امین بغرا وغیرہ۔ شمس الدین دمولا وقف امور کے وزیر تھے جبکہ وزیر زراعت ابو حسن تھے۔

Mahmud Muhiti, Yunus Beg and Maqsud Muhiti, a Jadidist. Shams al-Din Damulla was the Waqf affairs Minister while Agriculture Minister was Abuhasan, and Muhammad Amin Bughra, Shemsiddin Damolla, Abdukerimhan Mehsum, Sabit Damulla Abdulbaki, and Abdulqadir Damolla etc.[530]

حکومت کی تاج پوشی



پہلی ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان کا قیام 12 نومبر 1933 کو کاشغر میں

حکومت کی تاج پوشی کی رسم 12 November 1933 کو اتوار کے دن، کاشغر سے باہر، تومان ندی Tuman River کے کنارے منعقد ہوئی، جس میں تقریباً 7000 فوج اور 13,000 عوام نے شرکت کی۔ اس میں حکومت کے وزیروں اور مختلف عہدے داروں کے نام بھی اعلان کئے گئے اور دوپہر کو 41 دفعہ توپوں کے دھماکے کرکے سلامی دی گئی اور اسکے بعد سب لوگ پرانی عید گاہ کی طرف گئے جہاں پر مقررین نے تقریریں کی جس میں مرکزی تقریر سابت دمولا کی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ حکومت پان اسلامی تحریک Pan-Islamism سے متأثر تھی اور جن لوگوں نے یہ حکومت قائم کی وہ جدید تعلیم سے آراستہ تھے اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے غیر ممالک روس، ترکی، انگلستان اور عرب ممالک میں تعلیم حاصل کی تھی، اس حکومت میں شرعی قانون نافذ کرنے کی کوشش گئی اور بہت سے تعمیری اور اصلاحی کام بھی کئے گئے۔ مسلاً اسکول اور اسپتال کھولے گئے اور معاشی اصلاحات کی گئیں۔ ان لوگوں نے ہان، ہوئی اور روسی تینوں کو اپنا دشمن قرار دیا۔ چنانچہ حکومت کے قیام کے وقت سابت دمولانے جو اعلامیہ پیش کیا اس کو 'ترکستان کی آزادی کا اعلان' Turkestan Declaration of Independence' کہا جاتا ہے۔

اس کا مضمون یہ ہے، [ہان سے زیادہ ڈنگن (ہوئی) ہمارے دشمن ہیں۔ آج ہمارے لوگ ہان کے جبر سے آزاد ہیں لیکن پھر بھی ڈنگن کی محکومیت میں رہتے ہیں۔ ہم اب بھی ہان سے ڈرتے ہیں، لیکن ڈنگن سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے۔ ہمیں ڈنگن سے ہوشیار رہنا چاہئے اور ان کی شدت سے مخالفت کرنی چاہیے۔ ہمیں ان سے نرمی سے پیش نہیں آنا چاہئے، کیونکہ ڈنگن نے ہی ہمیں اس راستے پر چلنے پر مجبور کیا ہے۔ پیلے ہان لوگوں کا مشرقی ترکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کالے ڈنگن کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ مشرقی ترکستان کا تعلق صرف ترک نسل کے لوگوں سے ہے۔ غیر ملکیوں کو ہمارے باپ اور مائیں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب سے ہمیں غیر ملکیوں کی زبان یا ان کے نام، ان کے رسم ورواج، عادات، رویے، تحریری زبان وغیرہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اپنے علاقے سے ہمیشہ کے لیے غیر



پہلی مشرقی ترکستان پاسپورٹ کا پہلا صفحہ

ملکیوں کو اکھاڑ پھینکنا ہو گا۔ پیلے اور کالے رنگ گندے ہیں۔ انہوں نے ہماری سرزمین کو طویل عرصے سے گندا کیا ہے۔ اس لیے اب اس گندگی کو صاف کرنا بہت ضروری ہے۔[531] پیلے اور کالے وحشیوں کو بھگاؤ، مشرقی ترکستان، زندہ باد![532] ۔ اس کے بعد انہوں نے ہان اور ہوئی پر حملے شروع کر دیئے۔ انہوں نے چینی حکومت کے دفتروں پر بھی قبضہ کر لیا اور اسکے خزانے اور ہتھیار بھی اپنے قبضے میں کر لئے اس طرح انکو کئی ہزار رائفلیں اور ایک ٹن سونا ہاتھ آیا۔ ان لوگوں نے اپنی حکومت کو 9 نکات پر قائم کیا وہ یہ تھے:

- مشرقی ترکستان کو چین کی تاناشاہی حکومت سے نجات دلانا۔
- ایک آزاد مشرقی ترکستان جمہوریت قائم کرنا، جس میں سب لوگوں کو برابری کا حق حاصل ہو گا۔
- حکومت میں معاشی اصلاحات اور ترقیاتی کام کرنا اور تجارت، کاشتکاری اور مویشی پالن کو فروغ دینا تاکہ لوگوں کے معاشی حالات بہتر ہوں اور خوشحالی آئے۔
- ملک میں تعلیم، صحت اور سماجی ترقی کے لئے کام کرنا۔
- چونکہ ملک میں اکثر لوگ اسلام کے ماننے والے ہیں اس لئے حکومت کو بھی اسلام کی وکالت کرنی چاہیے لیکن ساتھ ہی دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی پورے حقوق حاصل ہونگے۔
- دوسرے ممالک سے تعلقات بہتر اور خوش گوار بنانا خاص کر برطانیہ، روس، ترکی اور چین سے۔
- ملک میں امن و امان قائم کرنے کے لئے ایک مضبوط فوج بنائی جائیگی جس میں ہر نسل و مذہب کے لوگوں کو شامل کیا جائے گا
- بینک، ڈاک سروسز، ٹیلیفون اور ٹیلی گرام اور جنگلات اور زیر زمین خزانے سب حکومت کی ملکیت ہونگے۔
- حکومتی دفاتر سے بدعنوانی، اقرباء پرستی، عصبیت اور نوکر شاہی کو ختم کیا جائے گا۔

اسی کے ساتھ ہی حکومت نے دوسرے ممالک سے اپنے وجود اور اقتدار کو منوانے کی بھی مہم شروع کر دی اور اس مقصد کے لئے وزیر اعظم سابت دمولا نے اپنے سرکاری وفود روس، افغانستان، ایران، ترکی اور برطانوی ہندوستان بھیجے۔ لیکن کسی بھی ملک نے اسکے وجود کو تسلیم نہ کیا کیونکہ کوئی بھی روس اور چین جیسے ملکوں سے دشمنی لینا نہیں چاہتا تھا۔ انکا وفد افغانستان کے صدر محمد ظاہر شاہ اور وزیرِ اعظم سردار محمد ہاشم خان سے بھی ملا اور ان سے ہتھیاروں کی

فراہمی کا بھی مطالبہ کیا لیکن انہوں نے بھی کوئی مدد نہ کی کیونکہ سب کو یہ اندازہ تھا کہ یہ حکومت زیادہ دن تک نہیں چل پائے گی۔

کابینہ

ترک اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان کے کابینہ کے اراکین

Portfolio	Minister	عہدیدار	عہدہ
President	Khoja Niyaz	خوجہ نیاز	صدر
Prime Minister	Sabit Damolla	سابت دمولا	وزیراعظم
Minister of Foreign Affairs	Muhammad Qasim Jan	محمد قاسم جان	وزیر خارجہ
Minister of Justice	Sharif Qari	شریف قاری	وزیر انصاف
Minister of Interior	Yunus Beg	یونس بیگ	وزیر داخلہ
Minister of Health	Abdullah Khan	عبداللہ خان	وزیر صحت
Minister of Defence	Mahmut Muhiti	محمود موہیتی	وزیر دفاع
Minister of Education	Abd al-Karim Khan Makhdum	عبدالکریم مخدوم	وزیر تعلیم
Minister of Finance	Ali Akhund Bay	علی اخوند بے	وزیر خزانہ
Minister of Religious Institutions	Shams al-Din Turdi	شمس الدین تردی	مذہبی اداروں کا وزیر
Minister of Trade and Commerce	Sadiq Beg	صادق بیگ	وزیر تجارت
Emir of Khotan	Nur Ahmadjan Bughra	نور احمد جان بغرا	امیر کھوتان
Minister of Communications	Abdullah Damullah	عبداللہ دمولا	وزیر مواصلات

قومی اسمبلی کا صدر	طاہر بیگ	Tahir Beg	President of the National Assembly
سیکرٹری قومی اسمبلی	صوفی زادہ	Sufi Zada	Secretary of the National Assembly

فوج کی تنظیم

اسلامی جمہوریہ مشرقی ترکستان کی قومی فوج 12 نومبر 1933 کو تشکیل دی گئی اور یہ اصل میں دو ڈویژنوں (تقریباً 22,000 فوجیوں) پر مشتمل تھی، کاشغر انفنٹری ڈویژن Qeshqer infantry division (دارالحکومت کاشغر میں تعینات) اور کھو تان انفنٹری ڈویژن Khotan Infantry Division (کھو تان میں تعینات)۔ شروع میں یہ فوج کمزور اور غیر تربیت یافتہ تھی اور ہتھیار بھی تھوڑے تھے۔ اس لیے کیڈٹس کو تربیت دینے کے لیے آرتوش Artush میں ایک ملٹری اکیڈمی قائم کی گئی۔ تمام ترک قومیتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ہتھیار اٹھائیں اور قومی فوج میں شمولیت اختیار کریں۔ فوج کا کمانڈر ترپان کے ایک اویغور محمود موہیتی کو بنایا گیا۔ بعد میں اس کی تعداد ایک اندازے کے مطابق 40,000 سے 60,000 کے درمیان ہو گئی اور 6 انفنٹریاں ہو گئیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ کاشغر انفنٹری ڈویژن
۲۔ کھوتان انفنٹری ڈویژن
۳۔ اکسو شہسوار بریگیڈ
۴۔ کمول انقلابی رجمنٹ (بعد میں یہ ایک ڈویژن بن گیا)
۵۔ ترپان انقلابی بریگیڈ (بعد میں ترپان ڈویژن بن گیا)
۶۔ التائی انقلابی شہسوار بریگیڈ

بعد میں جنگ کے دوران ایک اندازے کے مطابق تین لاکھ سے پانچ لاکھ ترک شہری مارے گئے۔ اگرچہ یہ یقینی نہیں ہے کہ جنگ میں TIRET کے کتنے فوجی مارے گئے، لیکن ایک اندازے کے مطابق تقریباً 50,000 سے 70,000 فوجی مارے گئے۔ لڑائیوں میں کئی دفعہ پوری کمپنیوں اور بریگیڈوں کا صفایا ہو گیا۔ جب 1934 میں TIRET کو ختم کیا گیا تو فوج کو بھی ختم کر دیا گیا، سوائے چھٹے اویغور ڈویژن کے جس کی سربراہی محمود موہیتی کر رہا تھا[533]۔

پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کا زوال

یہ حکومت قائم تو ہو گئی لیکن یہ اپنے دشمنوں سے گھری ہوئی تھی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ لوگ ہان، ہوئی اور روس تینوں کو اپنا دشمن مانتے تھے لیکن تینوں سے کمزور تھے۔ اس لئے تینوں طاقتوں نے ان پر مختلف سمتوں سے حملہ کیا حالانکہ تینوں آپس میں بھی دشمن تھے۔

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ 1933 میں ما زونگ ینگ ارمچی کی جنگ میں زخمی ہو کر گانسو واپس لوٹ گیا تھا لیکن کچھ ہی مہینوں کے بعد وہ دوبارہ واپس سنکیانگ آیا لیکن اس بار اسکی فوج کی قیادت مختلف اوقات میں الگ الگ جنرل کر رہے تھے جیسے مسلم جنرل ما زانچانگ، ما شی منMa Shih-min، ما فیو نانMa Fuyuan ، ما ہوشان Ma Hushanوغیرہ۔

تین طاقتوں کی کش مکش

واضح رہے کہ سنکیانگ اس زمانے میں تین طاقتوں کا تختۂ مشق بنا ہوا تھا ایک شینگ شکائی کی طاقت تھی جس کی پشت پناہی روس کر رہا تھا اور دوسری طاقت ما زونگ ینگ کی تھی جس کی پشت پناہی چین کی جمہوری حکومت یعنی چیانگ کائی شیک کی کیومنٹانگ کر رہی تھی اور اسکی فوج کیومنٹانگ آرمی کا 36 واں ڈویژن 36th division of Kuomintang army کہلاتی تھی، تیسری طاقت تھی پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت، یہ تینوں طاقتیں آپس میں لڑ رہی تھیں اور سنکیانگ پر اپنا قبضہ جمانا چاہتی تھیں، لیکن ان تینوں میں سب سے زیادہ کمزور پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت تھی اس لئے سب سے پہلے یہی ختم ہوئی۔ ان تینوں طاقتوں کے بیچ کئی جنگیں ہوئیں جیسے کزل قتلِ عام، اکسو کی جنگ، سکیس تاش کی جنگ، کاشغر کی پہلی جنگ1933،توکسن کی جنگ، کاشغر کی دوسری جنگ1934،ینگی سار کی جنگ، یرقند کی جنگ، چار کلیق کی بغاوت وغیرہ۔ لیکن ان جنگوں میں سب سے بڑی لڑائی کاشغر کی دوسری جنگ تھی جو فیصلہ کن جنگ ثابت ہوئی اور اسکے بعد مشرقی ترکستان حکومت بے جان ہو کر رہ گئی بلکہ ختم سی ہو گئی۔ تو آیئے ہم مختصر طور پر ان جنگوں کا تھوڑا تھوڑا ذکر کر دیتے ہیں۔

روس کا موقف

دوسری طرف روس بھی اپنے برابر میں ایک مسلم حکومت نہیں بننے دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ 1933 میں مشرقی ترکستان حکومت کے قیام کے بعد روس نے سنکیانگ میں اپنا نیا قونصل جنرل مقرر کیا جس کا نام تھا گارگن اپریسوف Garegin Apresov۔ اس نے شینگ کو ان الفاظ میں آگاہ کیا ’آپ صوبے کو ترقی دے سکتے ہیں اور مختلف قومیتوں کے لوگوں کے حالات زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں، ان کی ثقافت کو ترقی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ

انہیں (مسلمانوں کو) صوبے کے جنوب میں ایک آزاد ریاست بنانے دیتے ہیں، جس سے سوویت یونین کے پچھلے دروازے پر دوسرا منچوریا قائم ہو جائے گا، تو ہم صرف کھڑے رہ کر تماشا نہیں دیکھیں گے، بلکہ کارروائی کریں گے'۔ گارگن کے کہنے پر ہی شینگ نے جنرل پاینگٹ کو سزائے موت دے دی جو سفید فام روسی فوج کا کمانڈر تھا اور روس کا بڑا دشمن تھا تاکہ سنکیانگ میں روس کا داخلہ آسان ہو جائے۔ اور اس کی جگہ قدرے سلجھا ہوا جنرل بکتےیو Bekteyev کو سفید فام روسیوں کا کمانڈر بنا دیا۔

روس کی چڑھائی Russian invasion on Xinjiang

ٹوٹنگ کی جنگ Battle of Tutung

جنوری 1934 کی اس لڑائی کو روس کی چڑھائی Russian invasion on Xinjiang کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور ارمچی کی دوسری جنگ Second Battle of Urumqi کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور ٹوٹنگ کی جنگ Battle of Tutung کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس لڑائی میں مازونگ ینگ کی فوج نے شینگ شکائی کو تقریباً ہرا ہی دیا تھا[534] اور وہ ارمچی شہر میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ شینگ نے ٹیلی گرام کے ذریعہ روس سے مدد طلب کی۔ روس نے شینگ کی مدد کرتے ہوئے ما کی فوج پر ٹوٹنگ Tutung ندی کے کنارے حملہ کر دیا۔ روسی فوج کی قیادت جنرل وولگن Gen. Volgin کر رہا تھا۔ بالآخر مازونگ ینگ کو ارمچی میں شکست ہوئی۔

خوجہ نیاز کی آمد

13 جنوری 1934 کو خوجہ نیاز 1500 فوجیوں کے ساتھ پہلی مشرقی ترکستان حکومت TIRET کی صدارت سنبھالنے کے لیے کاشغر پہنچا، یہ شینگ کے ساتھ معاہدے کی خلاف ورزی تھی۔ اس کے ساتھ مشرقی سنکیانگ (ترپان، کمول) سے تعلق رکھنے والا ایک اور ممتاز اویغور رہنما محمود موہیتی بھی تھا، جسے محمود شیز انگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یعنی ڈویژن جنرل۔ محمود موہیتی وزیر اعظم سابت دمولا کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے، پہلی مشرقی ترکستان حکومت TIRET کا وزیر دفاع اور فوجی کمانڈر بن گیا تھا۔ ثابت دمولا نے خوجہ نیاز کے لیے پرانے شہر کاشغر میں اپنا محل خالی کر دیا، جو سابق یمن Yamen تھا اور اس سے حکومت بنانے کی درخواست کی۔ پہلے یہ محل جنوبی سنکیانگ کے چینی فرماں روا کی رہائش گاہ تھی۔ یاد رہے چین میں سرکاری بنگلے یا رہائش کو یمن کہا جاتا ہے۔ بعد میں نانجنگ کی مرکزی حکومت کو لکھے گئے اپنے خط میں خوجہ نیاز نے اپنے فیصلے کی وضاحت ان الفاظ میں کی 'کہ میں نے مشرقی ترکستان کی عوام کی کانگریس کے فیصلے کو اپنی آزادانہ مرضی اور پسند سے قبول کیا اور یہ کہ چینی جمہوریہ کا 1912 کا آئین چین کی پانچ نسلوں کو اپنی خود حکمرانی self-determination کا حق دیتا ہے'۔ اس نے جمہوریہ کی خود حکمرانی کے پانچ اصول بتائے:

ا۔ تمام سنکیانگ مشرقی ترکستان ریپبلک کا حصہ ہے، جب کہ جن کا تعلق (ترک نسل سے) نہیں ہے، ان سب کو واپس چلے جانا چاہیے جہاں سے وہ آئے تھے۔

۲۔ حکومت اور معاشیات مقامی لوگوں کے ذریعے چلائی جائے گی۔

۳۔ تمام مظلوم لوگ، جو اب مشرقی ترکستان میں مقیم ہیں، ان کو تعلیم، تجارت اور ایک نئی قوم کی تعمیر کی آزادی ہو گی۔

۴۔ جمہوریہ کے صدر، خوجہ نیاز، عوام کی خوشی کے لیے وقف حکومت بنائیں گے۔

۵۔ جمہوریہ اپنے مختلف محکموں کے ساتھ دیگر جدید معاشروں کے برابر آنے کو شش کرے گی۔

خوجہ نیاز نے مشرقی ترکستان جمہوریہ کا نیا جھنڈا بنایا، جسے کوک بائرق Kok Bayraq یا بلیو بینر کہا جاتا ہے، جو ترکی کے جھنڈے سے ملتا جلتا تھا لیکن سرخ کی بجائے نیلے رنگ کے پسِ منظر کے ساتھ تھا۔

اکسو کی جنگ

یہ ایک چھوٹی سی جنگ تھی جو 31 مئی 1933 کو لڑی گئی جس میں ہوئی (ڈنگن) فوج کو اویغور فوج نے اکسو سے بھگا دیا، اس وقت اویغور فوج کی قیادت اسماعیل بیگ کر رہا تھا جو اکسو کا ٹاؤین Tao-yin تھا[535]، ٹاؤین افسر کو کہا جاتا تھا۔

چرچان بغاوت

چرچان Charchan میں اویغور لوگوں نے ڈنگن فوج کے خلاف بغاوت کر دی۔ کھوتان کے امیر نے چرچان کے دفاع کے لئے ڈنگن فوج کے خلاف کاراشہر سے 100 آدمیوں پر مشتمل فوج بھیجی[536]۔ اس وقت ڈنگن فوج کی حکومت قارغالق Karghalik علاقے پر تھی۔ بالآخر 11 ،اپریل 1933 کو گوما Guma ، قارغالق Karghalik، پوسگام Posgam اور قدیمی یرقند شہر Old City in Yarkand، اویغور فوج کے قبضے میں آ گئے[537]۔

ٹوکسن کی جنگ

یہ ایک چھوٹی سی جنگ تھی جو جولائی 1933 میں ٹوکسن کے مقام پر ہوئی۔ جب خوجہ نیاز جو اویغور فوج کا جنرل تھا اس نے 4 جون 1933 کو شینگ شکائی سے ایک معاہدہ کر کے اتحاد کر لیا، اسکے نتیجے میں شینگ نے خوجہ نیاز کو تریم بیسن، ترپان اور کمول علاقوں کا افسرِ اعلیٰ بنا دیا۔ اس معاہدے میں یہ بھی طے ہوا تھا کہ دونوں مل کر مازونگ ینگ کے 36 ویں ڈویژن سے لڑیں گے چنانچہ خوجہ نیاز نے ٹوکسن اور ترپان علاقے پر قبضہ کر لیا لیکن ہوئی فوج نے ماشی منگ Ma Shih-ming کی سرکردگی میں اسے بھاری شکست دی[538] اور خوجہ نیاز کی فوج پسپا ہو کر کاراشہر اور مشرقی

کاشغریہ اپنے مرکز کی طرف واپس آگئی۔ اس کو ٹوکسن کی جنگ Battle of Toksun کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ناکام کوشش تھی ہوئی فوج کی جنوب کی طرف پیش قدمی روکنے کی[539]۔

سکیس تاش کی جنگ Battle of Sekes Tash

یہ بھی ایک چھوٹی سی جنگ تھی جو 1933 میں ہوئی۔اس میں ایک طرف 36واں ڈویژن تھا جس کی قیادت مازانچانگ کر رہا تھا اور دوسری طرف اویغور اور کرغیز فوج تھی۔اس جنگ میں مازانچانگ نے اپنے مخالفین کو سکیس تاش کے مقام پر شکست دی[540]۔

کزل قتلِ عام Kizil massacre

کزل قتلِ عام واقعہ جون 1933 میں ہوا جب مشرقی ترکستان کی فوج کے اویغور اور ترک فوجیوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہوئی مسلم فوجیوں کو دھوکے سے قتل کر دیا جب وہ لوگ یرقند شہر سے کاشغر کی طرف واپس لوٹ رہے تھے۔اس لڑائی میں 800 ہوئی مسلم مارے گئے اس واقعے کے بعد ہوئی اور اویغور لوگوں میں دشمنی ہمیشہ کے لئے قائم ہو گئی حالانکہ دونوں مسلمان تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سال بعد جو کاشغر کی دوسری جنگ ہوئی تو اس میں ہوئی فوج نے مشرقی ترکستان کا پوری طرح صفایا کر دیا۔یہ جنگ کزل قتلِ عام کا ہی انتقام تھی۔

بدلتے اتحاد

کاشغر کی پہلی جنگ سے پہلے ایک طرف اویغور اور کرغیز فوجیں تھیں اور دوسری طرف ہوئی فوج تھی جس کا جنرل ما زان چانگ تھا۔ اس میں اویغور فوج کی سربراہی توفیق بے، عثمان علی اور بغرا برادران کر رہے تھے تاہم اس میں اویغور فوج کو شکست ہوئی۔ یہ جنگ اس وجہ سے ہوئی کہ اویغور فوج کاشغر کے نئے شہر پر قبضہ کرنا چاہتی تھی جس کو ہوئی فوج نے بسایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ تیمور بیگ کا تعلق ترک قوم پرست Turkic nationalist ، نوجوان کاشغر جماعت Young Kashgar Party سے تھا۔ چنانچہ تیمور بیگ نے خود کو 'تیمور شاہ' "Timur Shah" کا لقب دیا تھا۔ شروع میں مازان چانگ اور تیمور بیگ اتحادی تھے لیکن ہوا یہ کہ کرغیز کی نئی فوج جو عثمان علی کی قیادت میں تھی وہ پہلے ماشاؤ وو سے اتحاد رکھتی تھی لیکن بعد میں وہ تیمور بیگ سے جاملی۔ یاد رہے ماشاؤ وو ایک ہوئی مسلم کمانڈر تھا لیکن وہ جن شورین اور شینگ شکائی کے لئے کام کرتا تھا، اسی دوران مازان چانگ جو تیمور بیگ کا آدمی تھا وہ ماشاؤ وو سے جاملا۔ تیسری طرف زانگ پی یوان جو جن شورین کا آدمی تھا وہ مازونگ ینگ سے جاملا۔

مازان چانگ اور تیمور بیگ



تیمور بیگ

اسی دوران جنوبی سنکیانگ میں ما زان چانگ Ma (馬占倉 Zhancang (کی ہوئی فوج اور تیمور بیگ کی اویغور فوج نے اتحاد کر لیا، اور بغیر کسی مزاحمت کے کوچہ پر قبضہ کر لیا اور اکسو کی طرف آگے بڑھے۔ راستے میں ایک چھوٹے قصبے بائی چینگ Baicheng پر بھی قبضہ کیا۔ یاد رہے مازان چانگ، مازونگ ینگ کا ماتحت جنرل تھا۔ 25 فروری 1933 کو مسلم افواج اکسو کے قدیم شہر میں داخل ہوئیں، تمام چینی باشندوں کو گولی مار دی گئی اور ان کی املاک پر قبضہ کر لیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ تیمور بیگ کے آدمیوں کا کام تھا، کیونکہ مازان چانگ کی ہوئی (ڈنگن) فوج نے اکسو پر پرامن طور پر قبضہ کیا تھا۔ مازان چانگ نے ہتھیاروں اور خزانہ دونوں پر قبضہ کر کے اس سامان کو ڈنگن ہیڈ کوارٹر کارا شہر بھیج دیا۔ بعد ازاں مازان چانگ نے تقریباً 300 مسلح ڈنگن فوجیوں اور تیمور بیگ نے 4,700 ناکافی طور پر مسلح اور غیر تربیت یافتہ اویغور فوج کے ساتھ مارل باشی اور کاشغر کی طرف پیش قدمی کی۔ 13 ،اپریل 1933 کو جنوبی سنکیانگ میں چینی انتظامیہ کے سربراہ ما شاؤ وو(馬紹武) نے چینی بریگیڈیر یانگChinese Brigadier Yang کو حکم دیا کہ وہ مارل باشی کا محاذ چھوڑ کر فوج کے ساتھ کاشغر واپس چلا جائے کیونکہ جنوبی سنکیانگ میں حالات تیزی سے بگڑ رہے ہیں ۔ اس سے پہلے 25فروری 1933 کوماشاؤ وونے کاشغر میں موجود برطانوی قونصل جنرل این فٹزموری N. Fitzmaurice (جو مئی 1922 سے جولائی 1922 تک اور دوبارہ ستمبر 1931سے نومبر 1933 تک سنکیانگ میں تعینات رہا) کے ذریعہ ہندوستانی برطانوی حکومت سے درخواست کی کہ وہ چینی فوج کی مدد کے لئے سنکیانگ میں فوج بھیجے لیکن برطانوی حکومت نے انکار کر دیا۔ اس لئے اب یہ واضح ہو چکا تھا کہ ماشاؤ وو کی چینی فوج کے پاس کوئی باہری مدد نہیں آرہی کیونکہ اویغور فوج نے پہلے ہی اکسو میں ٹیلی گرام کی لائن کاٹ دی تھی جو کاشغر اور ارچی کے بیچ خبر رسانی کا کام کرتی تھی۔ اسی دوران بریگیڈیر یانگ کی 1000 فوج پر اویغور فوج نے حملہ کر دیا جن میں سے صرف 65لوگ بچ کر27 اپریل کو کاشغر واپس پہنچ پائے۔ اس کے بعد اویغور فوج نے جس کے ساتھ مازان چانگ کی فوج بھی تھی کاشغر کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن یہاں یہ ہوا کہ جنرل مازان چانگ Ma Zhancang نے خفیہ طور پر ما شاؤوو Ma Shaowu سے اویغور فوج کے خلاف اتحاد کر لیا، کیونکہ ان دونوں کا تعلق ڈنگن نسل سے تھا، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ کزل قتلِ عام کے بعد دونوں نسلوں میں نفرت بہت بڑھ گئی تھی۔ چنانچہ جب مازان چانگ اندر خانے ماشاؤ وو سے جاملا جس کی خبر تیمور بیگ کو نہیں تھی ،تو جنگ سے پہلے ہی مازان چانگ نے اویغور کمانڈر تیمور بیگ پر 9 اگست 1933 کو دھوکے سے حملہ کر کے قتل کر دیا اور اسکا سر کاٹ کے کاشغر کی عید گاہ پر لٹکا دیا۔ اس کے بعد

تیمور بیگ کے باقی ماندہ فوجی توفیق بے Tawfiq Bey کے ماتحت متحد ہونے لگے اور کرغیز لوگ عثمان علی Uthman Ali کے ماتحت۔ سابق تیمور بیگ کے فوجیوں نے مازان چانگ کی چھاؤنی پر دوبارہ حملے شروع کر دیئے۔

ادھر بریگیڈیر یانگ کی چینی فوجی مازان چانگ کی فوج میں شامل ہو گئی۔ 36 ویں ڈویژن کے مازان چانگ یونٹ کے کئی افسران کو سبز یونیفارم پہنے ہوئے دیکھا گیا، غالباً انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

کاشغر کی پہلی جنگ

چنانچہ 26 اگست 1933 کو کاشغر کی جنگ ہوئی جس میں ما زان چانگ کو فتح ہوئی اور کاشغر پر اس کا قبضہ ہو گیا۔ اور 26 ستمبر 1933 کو ہی توفیق بے Tawfiq Bey نے مازان چانگ کی فوج پر دوسرا حملہ کیا لیکن یہ حملہ بھی ما زان چانگ نے ناکام بنا دیا اور توفیق بے کے پیٹ میں گولی لگی[541]۔ توفیق بے ایک شامی عرب مسلمان تھا جس کو 'بے زادہ' بھی کہا جاتا تھا، یہ اگست 1933 میں سنکیانگ آیا تھا تاکہ اویغور لوگوں کی اسلامی حکومت قائم کرنے میں مدد کر سکے۔ بعد میں 1934 میں جب کاشغر کی دوسری جنگ میں مازان چانگ نے مشرقی ترکستان جمہوریت کو پوری طرح ختم کر دیا تو توفیق بے افغانستان چلا گیا اور وہاں پر اس نے جاپانی سفیر کیٹاڈا ماساموٹو Kitada Masamoto سے بھی رابطہ کیا اور وہ تھوڑے دن جاپان بھی رہا[542]۔

پہلی ترکستان جمہوریت کا خاتمہ

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ 1934 میں کاشغر کی یہ دوسری جنگ ہی تھی جو فیصلہ کن ثابت ہوئی اور اسکے بعد مشرقی ترکستان جمہوریت بے جان ہو کر رہ گئی بلکہ ختم سی ہو گئی۔ اس جنگ کی وجہ یہ تھی کہ کچھ دن پہلے مشرقی ترکستان کے اویغور اور ترک فوجیوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، ہوئی مسلم فوجیوں کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا جب وہ لوگ یرقند شہر سے کاشغر کی طرف واپس لوٹ رہے تھے، اس کو کزل قتلِ عام Kizil massacre کہا جاتا ہے۔ اسکی وجہ سے ہوئی فوج میں اویغور اور ترک فوجیوں کے خلاف بہت غصّہ تھا اور بدلہ لینے کا موقع تلاش کر رہے تھے۔ چنانچہ 1933 میں جب کاشغر کی پہلی جنگ ہوئی تھی جس میں مازان چانگ نے کاشغر پر قبضہ کر لیا تھا، تو خوجہ نیاز 13 جنوری 1934 کو اپنی 1500 فوجیوں پر مشتمل فوج لے کر پہنچا اور کاشغر میں مازان چانگ کا محاصرہ کر کے حملے شروع کر دیئے۔ یہ محاصرہ تقریباً ساڑھے پانچ مہینے جاری رہا۔ مازان چانگ نے خوجہ نیاز کی اویغور فوج کے 6 حملوں کو ناکام بنا دیا۔ لیکن وہ اس محاصرے کو توڑنے میں ناکام رہا، اس لئے ہوئی فوج جو باہر تھی اس نے ما فویوان General Ma Fuyuan کی سرکردگی میں اویغور اور ترک فوج پر حملہ کر کے اسکو

شکست دی اور مازان چانگ کی فوج کو چھڑا لیا۔ یہ جنگ 6 فروری 1934 میں ہوئی اور ہوئی فوج کا کاشغر شہر پر قبضہ ہو گیا، اس کو کاشغر کی دوسری جنگ کہا جاتا ہے جس میں پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ جنگ اصل میں بدلہ تھی کزل قتلِ عام کا۔ چنانچہ 36 ویں ڈویژن کا سربراہ ما زونگ ینگ 7 اپریل 1934 کو کاشغر آیا اور عید گاہ میں اس نے تقریر کی اور اویغور عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ چینی جمہوری حکومت (چیانگ کائی شیک) کے وفادار رہیں جس کا دار الخلافہ نانجنگ ہے۔ اس جنگ میں 2000 سے 8000 اویغور مارے گئے اور سینکڑوں برطانوی شہری اور افسر ان کو بھی ہوئی فوج نے موت کے گھاٹ اتار دیا[543]۔ شکست کھا کر اویغور اور ترک فوج ہر سمت فرار ہو گئی جیسے ینگی سار، یرقند، اُپل اور ارتُش کے علاقوں کی طرف[544]۔

خوجہ نیاز، سابت دمولا اور باقی حکومت کے لوگ 6 فروری 1934 کو جنوب میں ینگی سار کی طرف فرار ہو گئے۔ فاتح ہوئی فوج نے باقی رہ جانے والوں میں سے بہت سے لوگوں کو مار ڈالا، اور کاشغر شہر پر قبضہ کر لیا، اس طرح پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت اپنے انجام کو پہنچی۔ اس کے بعد بھی مشرقی ترکستان کے شکست خوردہ لوگ بار بار مازونگ ینگ کی فوج پر حملے کرتے رہے اور اپنے کھوئے ہوئے علاقے واپس لینے کی کوشش کرتے رہے اس لئے کئی جنگیں ہوئی جن کا آگے ذکر کیا جائے گا۔

خوجہ نیاز کی غداری

محمود موہیتی باقی ماندہ فوج کے ساتھ یرقند اور کھوتان کی طرف پیچھے ہٹ گیا، جب کہ خوجہ نیاز ارتش سے سوویت سرحد ارکیشتم کی طرف بھاگ گیا، ڈنگن فوج اس کا تعاقب کر رہی تھی، جس نے روس کی سرحد تک اس کا پیچھا کیا۔ خوجہ نیاز نے روس میں پناہ لی، جہاں پر سوویت یونین نے اس پر سابت دمولا سے TIRET (پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت) کے پہلے صدر کا عہدہ قبول کرنے کا الزام لگایا۔ تاہم انہوں نے خوجہ نیاز سے وعدہ کیا کہ اگر وہ مشرقی ترکستان جمہوریت کالعدم کرنے میں روس اور شینگ کی مدد کرے گا، تو اس کو مستقبل میں بڑے مواقع دیئے جائیں گے۔

چنانچہ خوجہ نیاز نے TIRET کو کالعدم کرنے اور اس کی فوج (جس میں کھوتان اور کرغیز فوج شامل تھی) کو منتشر کرنے کا معاہدہ کر لیا۔ یہ معاہدہ ارکیشتم کے مقام پر ہوا اور اس معاہدے کا نوٹس وزیر اعظم سابت دمولا کو 1 مارچ 1934 کو ملا جب وہ ینگی سار میں تھا۔ فوراً کابینہ کی اسپیشل میٹنگ بلائی گئی جہاں پر اس کی اطلاع دی گئی اور اس پر بحث ہوئی۔ سب لوگوں نے صدر خوجہ نیاز کی مذمت کی اور اس کو 'قومی غدار' کا لقب دیا۔ سابت دمولا نے اجلاس میں کہا: خوجہ نیاز اب اسلام کا چیمپین Champion نہیں رہا، اب وہ روسیوں کا ایک آلۂ کار بن چکا ہے جس سے وہ ہمارے ملک کو زیر کر سکیں۔ روس نے خوجہ نیاز کو اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کے لئے اس سے مطالبہ کیا، کہ وہ کسی

طرح TIRET کے سوویت مخالف وزیر اعظم سابت دمولا کو اس کے پاس لے آئے چنانچہ خوجہ نیاز دھوکے سے، سابت دمولا اور دیگر لوگوں کو روس کے پاس لے گیا، تو روس نے دمولا اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرا دیا۔

مسلمانوں کے اپسی اختلاف کا انجام

پہلی مشرقی ترکستان حکومت کے خاتمے کے بعد جنوری 1934 میں شینگ شکائی اور مازونگ ینگ میں جنگ ہوئی جس میں روس نے شینگ کی مدد کرتے ہوئے مازونگ ینگ کو شکست دی، جس کو روس کی چڑھائی کہا جاتا ہے۔ اس طرح روس نے مازونگ ینگ سے پہلی مشرقی ترکستان حکومت کو ختم کرایا اور مازونگ ینگ کو خود شکست دی۔ اور خوجہ نیاز سے سابت دمولا کو ختم کرایا اور بعد میں خوجہ نیاز کو خود شینگ نے مار دیا۔ اس طرح بہترین طریقے سے مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کر کے مسلمانوں کی طاقت کو توڑ دیا۔ اور مسلمانوں کی ایک بھی حکومت سنکیانگ میں باقی نہیں رہی۔ یہ ہوتا ہے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا انجام۔

ینگی سار کی جنگ

Battle of Yengisar

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ کاشغر کی دوسری جنگ کے بعد کچھ اویغور فوجی ینگی سار شہر کی طرف فرار ہو گئے تھے ان لوگوں کی قیادت نور احمد جان بغرا کر رہا تھا جن کی تعداد تقریباً 500 تھی۔ مازان چانگ کی سربراہی میں ہوئی فوج نے مارچ 1934 میں ینگی سار شہر کا محاصرہ کر لیا جو تقریباً 15 دن چلا۔ اس میں اویغور فوج کے پاس صرف رائفلیں تھیں اور ہوئی فوج کے پاس رائفلوں کے ساتھ مشین گنیں اور توپیں بھی تھیں۔ کچھ ہی دنوں میں اویغور فوج کے پاس ہتھیار ختم ہونے لگے اس لئے انہوں نے پیڑوں کے تنوں، بڑے بڑے پتھر اور دستی بموں سے اپنا دفاع شروع کر دیا۔ یہ لوگ ایک قلعہ میں پناہ لئے ہوئے تھے جس کا محاصرہ ہوئی فوج نے کر رکھا تھا۔ 26 مارچ 1934 کو نور احمد جان بغرا نے اپنے سپاہیوں کو جنگ روک کر قربانیاں کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس دن عید الاضحیٰ تھی۔ لیکن ہوئی فوج کو موقع مل گیا اور وہ لوگ قلعہ کی دیوار کو بارود سے اڑا کر قلعہ میں داخل ہو گئے اور سارے اویغور لوگوں کو تلواروں سے ذبح کر دیا اور نور احمد جان بغرا کا سر کاٹ کر باقی ہوئی فوج کے پاس بھیج دیا، ان لوگوں نے اسکے سر کو فٹبال بنا کر پریڈ گراؤنڈ میں فٹبال کھیل کر اپنی جیت کا جشن منایا[545]۔

یرقند کی جنگ Battle of Yarkand

16 April 1934 کو عبد اللہ خان بغرا جن کو شاہ منصور Shah Mansur بھی کہا جاتا تھا اپنے بھائی نور احمد جان بغرا Nur Ahmad Jan Bughra کی مدد کے لئے ینگی سار کی طرف گئے تاکہ ہوئی فوج نے جو ینگی سار کا محاصرہ کر رکھا ہے اسے ختم کروا کر اپنے بھائی کو چھڑوا سکیں لیکن راستے میں یرقند شہر میں ہی انکا مقابلہ ہوئی فوج

سے ہو گیا جن کی تعداد 10,000 تھی اور انکی قیادت مازان چانگ اور مافویوان کر رہے تھے جبکہ عبد اللہ بغرا کی فوج صرف2500افراد پر مشتمل تھی۔ دونوں کی مڈ بھیڑ یرقند شہر میں سویڈن مشن کے پاس ہوئی جس میں عبد اللہ بغرا کے زیادہ تر سپاہی مارے گئے اور اسکے ساتھ تقریباً24 افغان محافظ بھی تھے جن کو ظاہر شاہ نے بھیجا تھا وہ سب عبد اللہ بغرا کے ساتھ جمے رہے اور آخری وقت تک لڑتے رہے اور کوئی بھی ساتھ چھوڑ کر نہیں بھاگا یہاں تک کہ سب مارے گئے۔ عبد اللہ بغرا کا سر قلم کر کے عید گاہ پر لٹکا دیا گیا[546]۔

چار کلیق کی بغاوت Charkhlik Revolt

یہ جنگ پہلی مشرقی ترکستان کی آخری جنگ کہی جا سکتی ہے جس میں چار کلیق کے اویغور لوگوں نے 36 ویں ڈویژن کے خلاف چار کلیق کے شہر میں بغاوت کر دی لیکن ہوئی فوج نے اس بغاوت کو کچل دیا اور 100 سے زیادہ اویغور فوجیوں کو سزائے موت دے دی گئی اور اویغور لیڈر کے خاندان کو یرغمال بنالیا[547]۔

ڈوان چینگ کی جنگ

یہ مازونگ ینگ کی آخری جنگ سے پہلے والی جنگ تھی۔ 1934 میں مازونگ ینگ کی 36 ویں ڈویژن فوج کہیں سفر پر جا رہی تھی کہ سفید فام روسی فوج نے اسے دیکھ لیا اور اس کا پیچھا کیا۔ یہ سفید فام روسی فوج، منگول فوج اور ان کی چینی اتحادی فوج کی بکتر بند گاڑیوں کا ایک قافلہ تھا لیکن ما کی فوج نے اس پر ایسا زوردار حملہ کیا کہ وہ پورا قافلہ تقریباً ختم ہو گیا۔ اس کو ڈوان چینگ کی جنگ Battle of Dawan Cheng کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں ما کی فوج نے آخری کوشش کی روسی فوج کو ہرانے کی۔ انہوں نے پہاڑوں کے دروں میں خندقیں کھودیں تاکہ روسی قافلے کو روک سکیں، جس سے کئی ہفتوں تک روس کے قافلے کی پیش قدمی رکی رہی۔ لیکن روس نے اس کی فوج پر جواباً مسٹرڈ گیس برسائی جس سے اس کی تقریباً20٪ فوج ختم ہو گئی۔ اور وہ فروری 1934 میں ڈوان چینگ سے ترپان واپس ہو گیا۔

مازونگ ینگ کا روسی فوج سے آخری مقابلہ پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کے خاتمے کے بعد 'کھوتان' کے علاقے میں ہوا اس کے بعد مازونگ ینگ جولائی 1934 میں اچانک غائب ہو گیا اور اسکے بعد اسکا کچھ پتہ نہیں چلا کہ کیا ہوا ۔ کہا جاتا ہے کہ وہ روس چلا گیا اور روس سے اسکا معاہدہ ہو گیا حالانکہ وہ روس کے خلاف لڑ تا رہا تھا۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ روس نے اسے اپنی سرخ فوج Red Army میں ایک اونچا عہدہ دے دیا۔ اس طرح پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کے خاتمے اور مازونگ ینگ کی ناپیدی کے بعد شینگ شکائی کی واحد طاقت رہ گئی سنکیانگ میں اور کچھ ہی دنوں بعد شینگ نے کاشغر پر بھی قبضہ کر لیا۔ ستمبر 1934 میں شینگ شکائی اور ہوئی جنرل ماہو شان کے بیچ میں ایک معاہدہ ہوا جس میں طے پایا کہ ماہو شان، ہوئی لوگوں کی ایک حکومت قائم کریگا جس میں ہوئی لوگ، اویغور اور ترک لوگوں پر بطورِ آقا حکومت کریں گے یعنی اویغور اور ترک لوگوں کی حیثیت دوسرے درجے کے شہری کی ہو گی۔ مغربی مؤرخین نے

اس حکومت کو'ڈنگنستاں'نام دیا اسکادار الخلافہ کھوتان کو بنایا گیالیکن یہ حکومت کیومنٹانگ حکومت کے ماتحت ہوگی۔ یہ حکومت 1937تک قائم رہی۔

مازونگ ینگ کا آخری دور

مازونگ ینگ نے سوویت حملے کے خلاف مارل باشی اور فیض آباد میں اپنی دفاعی پوزیشن مضبوط کی۔ ماہوشان نے صوبائی افواج کے خلاف دفاع کی کمان سنبھالی۔ جون میں مارل باشی پر بمباری کا سلسلہ جاری رہا، مازونگ ینگ نے اپنی افواج کو کاشغر سے کھوتان منتقل ہونے کا حکم دیا۔ 4، 5 اور 6 جولائی کو ڈنگن فوج کاشغر سے کھوتان کی طرف روانہ ہوئی، وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ مازونگ ینگ عقبی دستے rear-guard کے ساتھ پیچھے آرہاہے، جیسا کہ اس نے کورلا سے کاشغر تک پسپائی کے دوران کیا تھا۔ لیکن، نامعلوم وجوہات کی بناء پر، مازونگ ینگ خود سرحد پار کر کے روس میں داخل ہو گیا اور پھر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ برطانوی قونصل جنرل تھامسن گلوور کے الفاظ میں اصل میں جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ: مازونگ ینگ اپنے تین یا چار افسروں کے ساتھ 7 جولائی کے اوائل میں کاشغر سے ار کیشتم Irkeshtam کے لیے روانہ ہوا۔ اس کے ساتھ 50 لوگوں کی ڈنگن فوج تھی اور ایک ممبر روس کی کونسلیٹ کا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ممبر تھا ایم کونسٹین ٹینوف M. Konstantinov جو کاشغر میں سوویت قونصل خانے کا سیکرٹری Secretary of the Soviet Consulate at Kashgar تھا۔ یہ لوگ منگ یولMing Yol تک پہنچے جو ار کیشتم جانے والی سڑک پر ایک جگہ تھی۔ اس کے بعد وہ روسی سرحد پر پہنچے جہاں ان کی ملاقات روسی فوج کی ایک ٹکڑی سے ہوئی۔ اس کے بعد ڈنگن لوگوں نے اپنے ہتھیار خوجہ نیاز کے اہلکاروں کو سونپے اور روس میں داخل ہو کر غائب ہو گئے[548]۔ 1937 میں کاشغر میں نائب برطانوی قونصل جنرل ایم سی جلیٹ M. C. Jillet، جنہوں نے 1937 میں ٹنگنستان کا سفر کیا اور 36ویں ڈویژن کا اس وقت کا کمانڈر ماہوشان Ma Hushan کا انٹرویو لیا تھا اس نے بتایا کہ مازونگ ینگ اپنے فوجیوں کو مزید سزا سے بچانے کے لیے یرغمال بن کر سوویت یونین گیا تھا[549]۔

باب ۱۵
مشرقی ترکستان جمہوریہ
(دوسری مشرقی ترکستان جمہوریت)
1944–1946

第十五章
东突厥斯坦共和国
(东突厥斯坦第二共和国)

Chapter Fifteen
East Turkestan Republic (ETR)
1944–1946
(Second East Turkistan Republic)



دوسری مشرقی ترکستان جمہوریت کا جھنڈا (1944–1946)

زر مبادلہ Currency

Copper	Pul	پُل	تانبا
Silver	Tanga	ٹنگا	چاندی
Gold	Tilla	تلا	سونا

اس کے علاوہ چین کا کسٹم گولڈ یونٹ Chinese customs gold unit (سکہ) بھی چلا کرتا تھا۔

تعارف

اب دوسری مشرقی ترکستان جمہوریت(Sherqiy Turkistan Jumhuriyiti) East Turkestan Republic (ETR)(November 12, 1944, and December 22, 1949) کے حالات پیش کئے جائیں گے جس کا دار الخلافہ گلجہ یا کلجہ Ghulja تھا۔ در اصل یہ حکومت الی بغاوت Ili rebellion کے نتیجے میں وجود میں آئی، اس کو یلی بغاوت Yilli Rebellion بھی کہا جاتا ہے۔ 1944 میں مسلمانوں نے سنکیانگ کے تین شہروں میں چینی جمہوری حکومت کے خلاف ایک بغاوت کی اور ان تین شہروں پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ یہ شہر تھے، الی Ili جس کو گلجہ Ghulja بھی کہا جاتا ہے ، التے Altay اور تربا گتے Tarbagatay۔ اس حکومت کو الی حکومت Ili Government بھی کہتے ہیں، مشرقی ترکستان جمہوریت East Turkestan Republic بھی کہتے ہیں اور تین شہروں کی حکومت Three Districts Government بھی کہتے ہیں[550]۔ اصل میں یہ بغاوت مسلمانوں نے روس کے اکسانے پر کی تھی کیونکہ روس اپنا عمل دخل سنکیانگ میں باقی رکھنا چاہتا تھا لیکن کیو منٹانگ حکومت نے شینگ شکائی سے مل کر روس

کو سنکیانگ سے نکال دیا تھا[551]۔ اسی لئے روس اس بغاوت کی پشت پناہی کر رہا تھا اور ایک روس نواز لیڈر احمد جان قاسم اس کی قیادت کر رہا تھا۔ کیومنٹانگ کو جب اس کی خبر ہوئی کہ الی علاقے کے مسلمان بغاوت کی تیاری کر رہے ہیں تو اس نے پہلے کی طرح ان کے خلاف ایک ہوئی مسلمان کو فوج دے کر بھیجا جس کا نام لیو بن ڈی Liu Bin-Di تھا، جس کو ارمچی سے الی علاقہ بھیجا گیا تھا۔ لیکن اب دیر ہو چکی تھی کیونکہ مسلمان پوری طرح منظم ہو چکے تھے۔ تھوڑے دن بعد جنرل ما بفانگ اور ان کے بھتیجے جنرل ما چینگ شیانگ کی قیادت میں ہزاروں چینی مسلمان فوجی، الی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے چنگ ہائی سے سنکیانگ پہنچے۔ اور الی فوج کو پے در پے شکست دینا شروع کی۔ ادھر جنگ چل رہی تھی تو دوسری طرف کیومنٹانگ نے آخری داؤ کے طور پر اپنے قابل جنرل زانگ زی زونگ Zhang Zhizhong کو ایک وفد کے ساتھ سنکیانگ بھیجا جس نے وہاں پر روسی اہلکاروں سے بات چیت کی اور دھمکی دی کہ اگر روس نے دونوں کے بیچ جنگ بندی نہ کرائی تو وہ اس معاملے کو عالمی برادری کے سامنے اٹھائیں گے اور اسکو ایک بین الاقوامی مسئلہ بنائیں گے۔ چنانچہ 14 اگست 1945 میں چین نے روس کے ساتھ دوستی اور اتحاد کا معاہدہ Treaty of Friendship and Alliance کر لیا جس میں روس کو سنکیانگ میں بہت سی مراعات دینے کا وعدہ کیا گیا۔ اس معاہدے کے بعد روس کے لئے ای ٹی آر کی اہمیت ختم ہو گئی۔ اسکے بعد ای ٹی آر نے بھی 27 جون 1946 کو چین سے سمجھوتہ کر لیا۔ ای ٹی آر حکومت نے ایک قرارداد منظور کی جس کو قرارداد نمبر ۳۲۴ (Resolution 324) کہا جاتا ہے اس میں یہ منظور کیا گیا کہ ای ٹی آر حکومت کو سنکیانگ صوبے کا الی پریفیکچر Ili Prefecture of Xinjiang Province بنایا جاتا ہے جو چینی حکومت کے ماتحت ہو گا اور ای ٹی آر کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد 1 جولائی 1946 کو ارمچی میں سنکیانگ صوبائی مخلوط حکومت Xinjiang Provincial Coalition Government بنی جس میں ان تینوں شہروں کے علاوہ 7 شہروں کو اور شامل کیا گیا۔ اسکا دار الخلافہ ارمچی شہر تھا۔ اس مخلوط صوبائی حکومت کی کمیٹی میں 25 ممبر تھے 7 ممبر مرکزی حکومت کے 8 سابق ای ٹی آر کے اور 10 باقی 7 ضلعوں کے۔ اس طرح ای ٹی آر حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ 25 اگست 1949 کو سابق ای ٹی آر حکومت کے 11 لیڈران جن میں شامل تھے احمد جان قاسم، عبدالکریم عبّاس، اسحاق بیگ، لیوزی اور ڈیلی ہان سگور بائیوف (Ehmetjan Qasimi, Abdulkerim Abbas, Ishaq Beg Munonov, Luo Zhi and Delilhan Sugurbayev) ہوائی جہاز (Ilyushin Il-12 plane) میں سوار ہو کر ماسکو کے لئے روانہ ہوئے، لیکن راستے میں ان کا جہاز ایک حادثے کا شکار ہو گیا جس سے ان سب کی موت ہو گئی۔ حالانکہ اس کے بارے میں دوسری روایات بھی ہیں جن کا نیچے ذکر کیا جائے گا۔



دوسری مشرقی ترکستان جمہوریت کا علاقہ

پس منظر

1934سے 1941تک سنکیانگ پر روس کی اجارہ داری تھی۔ سنکیانگ کے صوبائی گورنر شینگ شکائی نے دو دفعہ روس کو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا 1934 میں اور 1937 میں۔ چنانچہ 1934 میں روس کی مدد سے شینگ نے جنرل ما زونگ ینگ کو ہرایااور 1935 میں شینگ نے روس کو باہر نکال دیا۔ تاہم کمول میں روس کی ایک رجمنٹ باقی رہنے دی تاکہ جاپان کے ممکنہ حملے سے نمٹا جاسکے جو اندرونی منگولیا Inner Mongolia کے راستے سے ہو سکتا تھا۔ اس کے بدلے شینگ نے روس کو سنکیانگ کے تیل کے کنوؤں، ٹن اور ٹنگس ٹن tungstenکی کانوں کی پوری اجارہ داری دے دی۔

1936 میں شینگ نے 20,000 قازق لوگوں کو سنکیانگ کے برکول Barkol علاقے سے نکال کر چنگ ہائی Qinghaiکی طرف بھگا دیا جہاں ما بفانگ کی ہوئی فوج نے ان کا قتلِ عام کیا یہاں تک کہ صرف 135 قازق بچے[552]۔ حالانکہ یہ سب قازق مسلمان تھے۔

اِلی بغاوت

شینگ شکائی کے زمانے میں سنکیانگ میں ہان لوگوں کی تعداد 6% سے 10%کے درمیان تھی۔ اور وہ مسلمانوں کے لئے مختص تھا۔ لیکن سنکیانگ سے شینگ شکائی کے جانے کے بعد جو پہلا صوبائی گورنر کیو منٹانگ نے سنکیانگ میں متعین کیاوہ ایک ہان چینی ووزونگ شن Wu Zhongxin تھا جس نے ہان لوگوں کو سنکیانگ میں بسانے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ زونگ شن نے اعلان کیا کہ پورا چین ہان نسل سے تعلق رکھتا ہے لیکن افتادِ زمانہ کی وجہ سے وہ لوگ کئی نسلوں، زبانوں اور مذاہب میں تقسیم ہو گئے ہیں لیکن انکو ایک متحد قوم بن کر یعنی 'ہان' بن کر ہی چین میں رہنا چاہیے، جبکہ اس سے پہلے سنکیانگ کو ایک مسلم علاقہ مانا جاتا تھا اور اسکو 'ہان چین ' Han Chinaکا حصّہ نہیں مانا جاتا تھا۔

اس کے بعد بڑی تعداد میں ہان لوگ سنکیانگ میں بسنے لگے یا بسائے جانے لگے جس سے علاقے کے مسلمانوں میں بہت بے چینی پیدا ہوئی۔ اسی کے ساتھ ہی کمزور حکومت ہونے کی وجہ سے افراط زر Inflation وسائل کی قلت اور بدعنوانی کی بھرمار ہوگئی۔ سنکیانگ کی جو خفیہ پولیس تھی وہ اب بھی کام کر رہی تھی لیکن اب نئے آقاؤں کے لئے یعنی چیانگ کائی شیک اور ووزونگ شن کے لئے۔ اسی وجہ سے یہ مقولہ مشہور ہوگیا کہ 'ایک شینگ گیا اور دوسرا آگیا'[553]۔ شینگ شکائی کے اقتدار کے شروع ہی سے زنگریہ کے قازق لوگ اس سے ناخوش تھے اور یہ لوگ سنکیانگ کے اس علاقے میں رہتے تھے جہاں روس اور منگولیا کی سرحدیں ملتی تھیں۔ یاد رہے کہ منگولیا میں بھی روس کی پشت پناہی والی حکومت تھی جس کو منگولین پیپلز ریپبلک Mongolian People's Republic (MPR) کہا جاتا تھا یہ حکومت روس کی مدد سے 1924 میں قائم ہوئی تھی۔ اسکے علاوہ چونکہ روس کا دخل سنکیانگ سے ختم ہو چکا تھا لیکن وہ سنکیانگ میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتا تھا کیونکہ سنکیانگ قدرتی طور پر بہت سے نایاب کیمیائی معدنیات سے مالا مال تھا جیسے پٹرولیم، ٹنگ سٹن، تانبا، سونا اور یورینیم وغیرہ۔

بغاوت کا آغاز



احمد جان قاسم

اس لئے روس نے شینگ کے جانے کے بعد 1944 میں اِلی Ili علاقے کے ترکوں کو چین کے خلاف بغاوت کرنے پر اکسانا شروع کر دیا بلکہ یہ کام شینگ کے آخری دور میں یعنی 1943 میں ہی شروع ہوگیا تھا کیونکہ شینگ نے اپنے آخری دور میں سنکیانگ سے روس کو نکال دیا تھا۔ چنانچہ روس نے انکو اسکے لئے ہر طرح کی مدد دینے کا وعدہ کر لیا۔ الی علاقے کے بہت قدیم زمانے سے ہی روس سے قریبی تعلقات تھے، کیونکہ بہت سے مسلمان وہاں پر روس سے آکر آباد ہوئے تھے اسکے علاوہ بہت سے لوگ روس سے تعلیم حاصل کر کے بھی آئے تھے اور کچھ روسی باشندے بھی وہاں پر آباد ہو گئے تھے۔ چنانچہ روس کے اکسانے پر قازق سوویت سوشلسٹ ریپبلک Kazakh SSR (جو بعد میں چل کر قازقستان بنا) کے لوگ، منگولین پیپلز ریپبلک Mongolian People's Republic (MPR) کے لوگوں کے ساتھ مل کر عثمان باتور Osman Batur سے ملے جو اِلی میں قازق قبائلی لوگوں کا سردار تھا۔ عثمان باتور سے ملکر انہوں نے اِلی کے علاقے میں چینی حکومت ختم کر کے نئی حکومت قائم کرنے کا لائحہ عمل بنایا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ملکر 1943 میں روس کی مدد سے ایک تنظیم بنا لی جس کا نام تھا 'سنکیانگ ترک عوام آزادی کمیٹی' Sinkiang Turkic People's Liberation Committee (STPNLC)۔ بالآخر 1944 میں ترکوں نے چینی اقتدار کے خلاف

بغاوت کر دی اور 3 اکتوبر 1944 کو نلکا Nilka میں کیو منٹانگ کے ایک فوجی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ ایک اویغور ترک جو روس سے حال ہی میں تعلیم حاصل کر کے آیا تھا اور اسکو روس کی پشت پناہی حاصل تھی بلکہ وہ روسی کمیونسٹ پارٹی کا باضابطہ ممبر تھا۔ اسکا نام احمد جان قاسم Ehmetjan Qasim تھا، وہ اس بغاوت کا اور اسکے کے نتیجے میں وجود میں آنے والی حکومت کا قائد بن گیا ،بلکہ روس نے اسکو بنا دیا۔ قاسم نے اپنا نام بدل کر روسی طرز پر قاسموو "Kasimov" کر دیا۔ کیو منٹانگ کو جب اس کی خبر ہوئی کہ الی علاقے کے مسلمان بغاوت کی تیاری کر رہے ہیں تو اس نے پہلے کی طرح ان کے خلاف ایک ہوئی مسلمان کو فوج دے کر بھیجا جس کا نام لیو بن ڈی Liu Bin-Di تھا، جس کو ارمچی سے الی علاقے میں بھیجا گیا تھا۔ لیکن اب دیر ہو چکی تھی کیونکہ مسلمان پوری طرح منظم ہو چکے تھے۔ 16 ستمبر 1944 کو قازق کے اکثریتی علاقے گونگھا کاؤنٹی Gongha county میں چینی حکومت نے ایک فوجی دستہ بھیجا لیکن یہ دستہ باغیوں پر قابو پانے میں ناکام رہا۔ سینکڑوں ترک گھڑ سوار روس سے گلجہ کی طرف بڑھے۔

3، اکتوبر کو باغیوں نے نلکا Nilka پر قبضہ کر لیا۔ 4 اکتوبر 1944 کو، گلجہ (یی ننگ) Ghulja کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے چیف لیو بن-ڈی Liu Bin-Di نے فوری مدد کے لیے ارمچی کو ٹیلی گرام بھیجا: "کہ نلکا 尼勒克镇 کے ارد گرد کے حالات بہت خراب ہیں، 3 اکتوبر کی لڑائی میں ہمیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا، شدت پسندوں نے بہت سے ہتھیار اپنے قبضے میں لے لیے ہیں اور دریائے کاش Kash کے جنوب میں کارروائیاں شروع کر دیں ہیں اور کارسو Karasu اور دیگر ملحقہ دیہات کا محاصرہ کر لیا ہے۔ مقامی آبادی باغیوں کے ساتھ شامل ہو رہی ہے اور مسلمانوں کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ مسلم فوج کی تعداد 1500 ہے جس کی قیادت غنی، فاتک، اکبر، بائی چرن Ghani, Fatikh, Akbar, Kurban, Baichurin اور دیگر لوگ کر رہے ہیں، یہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہیں۔ یی ننگ (گلجہ) شہر میں احتیاط کے طور پر 200 مشتبہ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ فوری طور پر ضرورت ہے کہ ارمچی سے کمک بھیجی جائے۔ چنانچہ بہت سے ٹرکوں میں گلجہ سے نلکا فوجی بھیجے گئے لیکن واپسی میں ان میں سینکڑوں فوجیوں کی لاشیں واپس گئیں۔

مشرقی ترکستان جمہوریہ
East Turkestan Republic (ETR)

ترکوں نے 7 نومبر 1944 کو کلجہ Kulja (کلجہ یا گلجہ دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں) پر بھی حملہ کر دیا اور تیزی سے شہر کے کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا، KMT (کیو منٹانگ) فوجیوں کا قتلِ عام کیا تاہم، شدت پسندوں کو کیو منٹانگ

KMT فوج کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا جو بجلی گھر اور مرکزی پولیس اسٹیشنوں میں چھپے ہوئے تھے اس لئے 13 تاریخ کو کلجہ پر قبضہ ہو پایا۔ 15نومبر کو "مشرقی ترکستان جمہوریہ" East Turkestan Republic (ETR) کے قیام کا اعلان کر دیا گیا، اور کلجہ کو اس کا دار الخلافہ بنایا گیا۔

ازبیک علی خاں کو اس کا صدر بنایا گیا جس کو چینی زبان میں الہان ٹور Elihan Tore کہا جاتا ہے، تاہم سارے اختیارات احمد جان قاسم Ehmetjan Qasim کے ہاتھ میں تھے، جس کو روس کی پشت پناہی حاصل تھی۔ یاد رہے 1944-1946 کے درمیان الہان ٹور صدر رہا اور 1946-1949 تک احمد جان قاسم رہا۔ الہان ٹور نے "ترک اسلام حکومت" Turkistan Islam Government کے قیام کا اعلان ان الفاظ میں کیا':

ترکستان اسلامی حکومت منظم ہو چکی ہے: الحمد للہ، اس کی بے شمار نعمتوں کے لیے الحمد للہ، اللہ کی مدد نے ہمیں ظالم چینیوں کی حکومت کا تختہ الٹنے کا حوصلہ دیا۔ لیکن اگر ہم آپ لوگوں پر وحشی چینیوں کے ہاتھوں ظلم ہوتے دیکھتے رہیں اور آپ کی مدد نہ کریں تو کیا اللہ ہمارے اس عمل سے خوش ہو گا؟ یقیناً ہمارا خدا راضی نہیں ہو گا۔ ہم اس وقت تک اپنے ہتھیار نہیں پھینکیں گے جب تک کہ ہم آپ کو چینی ظالموں کی طاقت کی پانچوں خونی انگلیوں سے آزاد نہ کرا لیں اور نہ ہی جب تک، کہ چینی جابر حکومت کی جڑیں خشک ہو کر مشرقی ترکستان کی زمین سے مر نہ جائیں۔ یہ زمین ہمیں اپنے آبائی وطن کے طور پر اپنے آباءواجداد سے وراثت میں ملی ہے'[554]۔

اس طرح الی علاقے کے تین بڑے شہروں گلجہ Ghulja، التے Altay اور ترباگتے Tarbagatay پر یہ حکومت قائم ہو گئی۔ اس حکومت کو الی حکومت بھی کہتے ہیں، مشرقی ترکستان جمہوریت East Turkestan Republic بھی کہتے ہیں، ای ٹی آر ETR بھی اور تین شہروں کی حکومت Three Districts Government بھی کہتے ہیں۔ اس بغاوت کو الی بغاوت Ili Rebellion بھی کہا جاتا ہے اور تین شہروں کا انقلاب Three Districts Revolution بھی کہا جاتا ہے۔ اس بغاوت میں ترک لوگوں کا ساتھ سفید فام روسیوں White Russians نے بھی دیا اور بہت سے ان میں سے حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر بھی رہے۔ اس حکومت کے زیادہ تر لیڈر روس کے ایجنٹ مانے جاتے تھے جیسے عبد الکریم عبّاس، اسحاق بیگ، سیف الدین عزیزی Abdulkerim Abbas, Ishaq Beg, Saifuddin Azizi اور گورے روسی لوگ جیسے ایف لیس کن، اے پولینوو، اور گلم کن وغیرہ F. Leskin, A. Polinov, and Glimkin[555]۔ اس حکومت کا مقصد تھا چینی اقتدار کو ختم کرنا، ساری نسلوں کے لئے برابری کا حق، مقامی زبانوں کو سرکاری حیثیت دلانا اور روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات۔ تاہم مقامی ہوئی لوگوں نے انکی مدد یا تو بالکل نہیں کی یا پھر ناقابلِ ذکر مدد کی۔

صرف یہی نہیں کہ روس نے انہیں ہر طرح کی مدد فراہم کی بلکہ جنگ کے دوران جہاں بھی وہ لوگ کمزور پڑتے تھے تو روسی ہوائی فوج انکی مدد کرتی تھی۔ چنانچہ جب ترکوں نے چینی ہوائی اڈوں پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کیا اور چینی فوج

نے ان پر حملہ کیا تو روسی ہوائی جہازوں نے ترکوں کی مدد کے لئے چینی فوج پر ہوائی حملے کئے اور انکو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا[556]۔

الی قومی فوج Ili National Army INA

8 اپریل 1945 کو 'الی قومی فوج' Ili National Army (INA) کا گٹھن ہوا ،بعد میں اسکا نام 'مشرقی ترکستان قومی فوج' East Turkestan National Army ہو گیا۔ اس کا کمانڈر ان چیف ایک کرغیز اسحاق بیگ Ishaq Beg کو بنایا اور گورے روسیوں میں سے پولینوو اور لیس کن تھے۔
یہ تینوں ماضی میں کسی نہ کسی حیثیت سے روسی فوج میں کام کر چکے تھے۔ روس نے اس فوج کو ہتھیار فراہم کئے اور روسی طرز کی یونیفارم دی جن پر VTR لکھا ہوا تھا جو مخفف تھا Vostochnaya Turkestanskaya Respublika کا اسکا مطلب ہے مشرقی ترکستان جمہوریت۔ اس فوج میں اویغور، قازق اور گورے روسی لوگ تھے۔ اس فوج میں کل ملاکر 60,000 سپاہی تھے جس کو تربیت اور ہتھیار زیادہ تر روس نے دیئے تھے۔ اسکے علاوہ روس کی سرخ فوج کی کئی یونٹیں ان کے ساتھ تھیں، جس میں 500 فوجی افسران اور 2000 فوجی تھے۔ اسکے علاوہ ایک قازق کرائی قبائلی لوگوں Karai tribesmen کا گروپ تھا جس کا کمانڈر عثمان باتور Osman Batur تھا اس کی تعداد 20,000 شہسواروں پر مشتمل تھی۔ چنانچہ مشرقی ترکستان قومی فوج میں 6 رجمنٹ تھیں۔

ای ٹی آر کا آخری دور

ستمبر 1945 تک مناسی ندی Manasi River کے ایک طرف یعنی ژنگریہ اور کاشغریہ کی طرف مشرقی ترکستان ETR کا قبضہ ہو چکا تھا اور دوسری طرف یعنی ارمچی کی طرف کیومنٹانگ Kuomintang کا قبضہ تھا۔ سنکیانگ کے زیادہ تر علاقے پر مشرقی ترکستان کا کنٹرول ہو گیا اور کیومنٹانگ گورنمنٹ صرف کمول میں سمٹ کر رہ گئی۔
اب الی فوج ارمچی پر بھی قبضہ کرنے کی تیاّری کر رہی تھی۔ اکتوبر 1945 میں سوویت طیاروں نے چینی ٹھکانوں پر حملہ کر دیا۔ سوویت ریڈ آرمی اور اویغور الی آرمی ناقص تیار چینی افواج کے خلاف سوویت فضائی مدد کے ساتھ پیش قدمی کر رہی تھی، وہ تقریباً Urumqi تک پہنچ گئے تھے۔ اس وقت، چینی فوج نے علاقے کے چاروں طرف دفاعی حلقے بنائے اور الی فوج کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے ڈنگن (ہوئی) مسلم گھڑ سوار دستے بھیجے۔ جنرل مابفانگ اور ان کے بھتیجے جنرل ما چینگ شیانگ Ma Chengxiang کی قیادت میں ہزاروں چینی مسلمان فوجی الی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے چنگ ہائی سے سنکیانگ پہنچے۔ جن میں ڈنگن (ہوئی) کی 5ویں اور 42 ویں گھڑ سوار فوج تھی ، انہوں نے KMT کی 2nd سیکنڈ آرمی کو تقویت بخشی، جو چار ڈویژنوں پر مشتمل تھی۔ ہوئی اور ہان کی اس مشترکہ

فوج کی تعداد 100,000 تھی۔ تاہم سوویت یونین مابفانگ کی فوج کو تتر بتر کرنے کے لیے بے چین تھا۔ جنرل ما چینگ شیانگ نے کے ایم ٹی کی پہلی گھڑ سوار ڈویژن First Cavalry Division کی کمانڈ کی، جو پہلے گانسو کی 5ویں گھڑ سوار فوج Gansu Fifth Cavalry Army تھی۔

کچھ ہی دنوں میں الی فوج نے کاشغر، کاغلق اور یرقند Kashgar, Kaghlik and Yarkand پر قبضہ کر لیا لیکن ان علاقوں کے اویغور لوگوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا جس کی وجہ سے مابفانگ ان کو نکالنے میں کامیاب ہونے لگا۔ الی فوج نے کرغیز اور تاجک لوگوں کے مویشیوں کو قتل کرنا اور فصلوں کو تباہ کرنا شروع کر دیا[557]۔ چنانچہ 1945-1946 کے درمیان مابفانگ کی فوج نے الی فوج کو شکست دے دی جس نے یرقند شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اس میں روس کی سرخ فوج کے بہت سے افسران بھی مارے گئے[558]۔

ای ٹی آر کا خاتمہ



چین روس دوستی اور اتحاد کا معاہدہ 14 اگست 1945

ادھر جنگ چل رہی تھی تو دوسری طرف کیومنٹانگ نے آخری داؤ کے طور پر اپنے قابل جنرل زانگ زیزونگ Zhang Zhizhong کو ایک وفد کے ساتھ سنکیانگ بھیجا جس نے وہاں پر روسی اہلکاروں سے بات چیت کی اور دھمکی دی کہ اگر روس نے دونوں کے بیچ جنگ بندی نہ کرائی تو وہ اس معاملے کو عالمی برادری کے سامنے اٹھائیں گے اور اسکو ایک بین الاقوامی مسئلہ بنائیں گے۔ اس وفد کے ساتھ بہت سے اویغور لیڈر بھی تھے جیسے کھوتان کے امیر محمد امین بغرا، اور دو روس مخالف ترک مسعود صابری اور عیسیٰ یوسف الپت کین Isa Yusuf Alptekin ۔ چنانچہ 14 اگست 1945 میں چین نے روس کے ساتھ دوستی اور اتحاد کا معاہدہ Treaty of Friendship and Alliance کر لیا جس میں روس کو سنکیانگ میں بہت سی مراعات دینے کا وعدہ کیا گیا۔ اس معاہدے کے بعد روس کے لئے ای ٹی آر کی اہمیت ختم ہو گئی۔ اسکے بعد ای ٹی آر نے بھی 27 جون 1946 کو چین سے سمجھوتہ کر لیا۔ ای ٹی آر حکومت نے ایک قرارداد منظور کی جس کو قرارداد نمبر ۳۲۴ (Resolution 324) کہا جاتا ہے اس میں یہ منظور کیا گیا کہ ای ٹی آر حکومت کو سنکیانگ صوبے کا الی پریفیکچر Ili Prefecture of Xinjiang Province بنایا جاتا ہے جو چینی حکومت کے ماتحت ہو گا اور ای ٹی آر کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس قرارداد میں سنکیانگ کے لئے [مشرقی ترکستان]

کا لفظ استعمال کیا گیا یعنی 'ای ٹی آر کو مشرقی ترکستان کا الی پر یفیکچر' بنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد 1 جولائی 1946 کو ارمچی میں سنکیانگ کی صوبائی مخلوط حکومت Xinjiang Provincial Coalition Government بنی جس میں ان تینوں شہروں کے علاوہ 7 شہروں کو اور شامل کیا گیا۔ اسکا دار الخلافہ ارمچی شہر تھا۔ اس مخلوط صوبائی حکومت کی کمیٹی میں 25 ممبر تھے 7 ممبر مرکزی حکومت کے، 8 سابق ای ٹی آر کے اور 10 باقی 7 ضلعوں کے۔ ادھر وو زونگ شن Wu Zhongxin جو شینگ کا جانشین بنا تھا اور سنکیانگ صوبے کا گورنر تھا۔ اس سے مسلمان لوگ ناراض تھے کیونکہ وہاں لوگوں کو بڑی تعداد میں سنکیانگ میں بسا رہا تھا اس لئے چینی حکومت نے اس کو ہٹا کر اس کی جگہ زانگ زی زونگ Zhang Zhizhong کو سنکیانگ کی صوبائی مخلوط حکومت کا چیئر مین بنا دیا جس نے مسلم نواز پالیسیاں لاگو کیں تا کہ سابق ای ٹی آر کے مسلمانوں کو تسلی ہو سکے۔ احمد جان قاسم اس کا صوبائی وائس چیئر مین Provincial Vice Chairman بنا۔ اور باقی لوگوں کو کابینہ cabinet میں رکھا گیا جیسے محمد امین بغرا، مسعود صابری اور عیسیٰ یوسف الپت کین، تاتار برھان الدین شاہدی وغیرہ۔

اسکے بدلے ترک لوگوں کو سنکیانگ میں اسپیشل اختیارات اور رعایات دیئے گئے۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ الی فوج بدستور قائم رہے گی لیکن یہ ایک امن بحالی فوج کے طور پر کام کرے گی اور زانگ زیزونگ کو جواب دہ ہوگی۔ زانگ نے بہت سے شعبوں میں اصلاحات کیں اور نئی پالیسیاں بنائیں اور اسکا اعتراف کیا کہ کیو منٹانگ کی بہت سی پرانی پالیسیاں اور قوانین ظالمانہ تھے اور وہ ایسے ہی تھے جیسے سامراجی طاقتیں اپنے مفتوحہ ممالک میں لاگو کرتی ہیں۔ حالانکہ زانگ اپنی کوششوں میں بہت مخلص تھا لیکن اسکے کیو منٹانگ کے آقاؤں نے اسکا ساتھ نہیں دیا کیونکہ انکا صرف ایک مقصد تھا کہ سنکیانگ سے مشرقی ترکستان کا خاتمہ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔ لیکن اب بھی سنکیانگ حکومت دو ہاتھوں میں بٹی ہوئی تھی تین شہروں پر اب بھی مشرقی ترکستان کے لیڈروں یعنی سابق STPNLC کے ممبران کا کنٹرول تھا اور باقی سات شہروں پر کیو منٹانگ کا حکم چلتا تھا حالانکہ قانونی طور پر یہ ایک ہی حکومت تھی۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ مشرقی ترکستان کے تین شہروں میں اب بھی روس کا عمل دخل جاری تھا اور وہاں کے قدرتی وسائل جیسے پٹرولیم وغیرہ اب بھی روسی کمپنیاں نکال کر لے جا رہی تھیں لیکن باقی شہروں میں ایسا نہیں تھا۔ اس معاہدے کے کچھ ہی دنوں بعد عثمان باتور نے مشرقی ترکستان اہلکاروں کا ساتھ چھوڑ کر کیو منٹانگ سے اتحاد کر لیا اور کیو منٹانگ کے بڑے اہلکاروں سے رابطے پیدا کر لئے۔ عثمان باتور کو دیکھتے ہوئے بہت سے قبائلی شہسواروں نے بھی کیو منٹانگ سے اتحاد کرنا شروع کر دیا اس سے کیو منٹانگ کو سنکیانگ میں کافی طاقت ملی۔ حالانکہ زانگ نے سنکیانگ میں اصلاحات کی بہت کوششیں کیں لیکن وہ سب لوگوں کو مطمئن نہ کر سکا اور حالات خراب ہی ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ 1947 کے شروع میں ارمچی میں اویغور لوگوں نے فساد برپا کر دیا کیونکہ وہ اویغور نسل کے لوگوں کے لئے حکومت میں مزید اختیارات کی مانگ کر رہے تھے۔ اس لئے زانگ کو ہٹا کر اسکی جگہ مسعود صابری سنکیانگ صوبے کا چیئر مین بنا دیا گیا۔

حالانکہ پہلے کیومنتانگ حکومت کا ارادہ بائی چونگ شی Bai Chongxi کو سنکیانگ کا گورنر بنانے کا تھا لیکن زانگ زی زوانگ کے مشورے پر مسعود صابری کو بنایا گیا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ صوبے کا چیئر مین کسی مسلمان کو بنایا گیا تھا۔ لیکن اس بدلاؤ سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا اور فسادات بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ اتحادی حکومت ٹوٹ گئی اور سابقہ مشرقی ترکستان ETR کے بہت سے عہدیدار ارمچی چھوڑ کر گلجہ آگئے۔ سنکیانگ پھر ایک دفعہ دو حصوں میں بٹ گیا ایک کا اڈہ ارمچی اور دوسرے کا گلجہ۔

پی تاشان کی لڑائی
Battle of Pei-ta-shan

جب مسعود صابری کو سنکیانگ صوبے کا چیئر مین بنادیا گیا تو روس کو تشویش لاحق ہوئی کیونکہ مسعود صابری کا شمار روس مخالف لیڈروں میں ہوتا تھا۔ اس لئے روس کو مسعود صابری کا صوبائی چیئر مین بننا پسند نہیں آیا اور یہ بھی کہ مسعود صابری کے رہتے ہوئے روس سنکیانگ میں دخل اندازی نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے روس نے نئے راستے سے چین میں گھسنے کی تدبیر کی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ منگولیا میں روس کی پشت پناہی والی حکومت تھی جس کو منگولین پیپلز ریپلکMongolian People's Republic MPR کہا جاتا تھا اس لئے اس بار روس نے منگولیا کو اکسایا کہ وہ منگولیا اور چین کے مابین جو بارڈر ہے وہاں پر چین کے خلاف کارروائی کرے، یہ ایک پہاڑ ہے جو چین اور منگولیا کی سرحدوں کو الگ کرتا ہے اس کو بیتاغ بوغد Baitag Bogd کا پہاڑ کہا جاتا ہے اور اس علاقے کو پی تاشان Pei-ta-shan کا علاقہ کہا جاتا ہے، اسی لئے اس جنگ کو پیتاشان کی جنگ یا بیتاغ بوغد کی جنگBattle of Baitag Bogd کہا جاتا ہے۔ اس بارڈر پر چین کی کئی فوجی چوکیاں تھیں جن میں رہ کر چینی فوج اپنی سرحد کی حفاظت کرتی تھی۔ چنانچہ لڑائی کی شروعات تب ہوئی جب جون 1947 میں منگول فوج اور روسی جہازوں نے قازق فوج پر حملہ کر دیا اور انکو چینی سرحد میں اندر کی طرف ڈھکیل دیا۔ اس وجہ سے 5 جون 1947 سے لیکر جولائی 1948 کے درمیان 13 لڑائیاں ہوئیں[559]۔ لڑائی چھڑنے سے تین مہینے پہلے کیومنتانگ نے مسلم ہوئی جنرل ہان یووین Han Youwen کو دوسرے مسلم جنرل ما شیزین Ma Xizhen کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اس زمانے میں منگولیا کے صدر کھورلوجین چوئی بالسان Khorloogiin Choibalsan تھے۔ منگولیا چاہتا تھا کہ پیتاشان کے کمشنر عثمان باتور کو ہٹا کر جو کہ کیومنتانگ کا آدمی تھا اپنے آدمی لی ریہان Li Rihan کو وہاں کا کمشنر بنایا جائے اور سنکیانگ میں اپنی حکومت قائم کرلے۔ منگولین فوج پیدل حملہ کر رہی تھی اور اسکی مدد کے لئے روسی لڑاکو طیّارے چینی فوج پر بمباری کر رہے تھے۔ اس لئے کئی دفعہ چینی فوج کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور پسپا ہونا پڑا۔ چین کی طرف سے جنرل ما شیزین Ma Xizhen اور عثمان باتور لڑ رہے تھے۔ جنوری 1948 میں چینی فوج نے 700 گھڑ سوار فوج کے

ساتھ منگولیا بارڈر کھوبڈو Khobdo میں گھسنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی[560] تاہم عثمان باتور کی فوج نے اشان حلقے Ashan zone میں موجود الی کے تین شہروں کی فوج Three Districts forces پر حملہ کر دیا اور اشان زون Ashan zone کا بہت سا علاقہ الی کی فوج کو شکست دے کر قبضہ کر لیا۔ چینی فوج حالانکہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو گئی لیکن دونوں طرف بڑا جانی و مالی نقصان ہوا۔ یہ جنگ تقریباً 1 سال چلی 5 June 1947 سے July 1948 تک[561] لیکن کوئی ہار جیت نہیں ہوئی تاہم روس اور منگولیا کی در اندازی ناکام ہو گئی لیکن روس بظاہر اس جنگ سے اپنے کو لا تعلق بتاتا رہا[562]۔

سنکیانگ پر کمیونسٹوں کا قبضہ

ادھر پیتاشان کی جنگ چل رہی تھی اور دوسری طرف چین میں کمیونسٹوں کو کیومنٹانگ پر فتح حاصل ہو رہی تھی۔ اور ایک ایک کر کے سارے علاقے کمیونسٹوں کے قبضے میں آتے چلے جا رہے تھے اور کیومنٹانگ فوج اور اہلکار یا تو کمیونسٹوں کے آگے ہتھیار ڈال رہے تھے یا فرار ہو رہے تھے اور جو بچتے تھے انکو یا تو مروا دیا جاتا تھا یا قید کر دیا جاتا تھا۔ اکتوبر 1947 سے برہان الدین شاہدی اور زانگ زی زونگ نے کیومنٹانگ کی طرف سے روس سے مصالحت کی بات شروع کر دی اور یہ بات چیت کا سلسلہ تقریباً ایک سال تک چلتا رہا لیکن دونوں فریق کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اسی دوران دسمبر 1948 میں کیومنٹانگ نے مسعود صابری کو ہٹا کر اسکی جگہ برہان الدین شاہدی کو سنکیانگ کا چیئر مین بنا دیا۔ ستمبر 1949 میں برہان الدین شاہدی اور کیومنٹانگ جنرل ٹاؤ زی یو Tao Zhiyue نے کمیونسٹ افسر ڈینگ لیچن Deng Liqun (جس کو ماؤ زیڈونگ نے سنکیانگ میں اپنا ترجمان بنا کر بھیجا تھا) سے ہتھیار ڈالنے کی خفیہ بات چیت شروع کر دی، بالآخر 24 ستمبر 1949 کو کیومنٹانگ کی 1 لاکھ فوج نے سنکیانگ میں کمیونسٹوں کی فوج 'پی ایل اے' PLA کے آگے ہتھیار ڈال دیئے اور دوسرے دن برہان الدین شاہدی نے باقاعدہ اپنی وفاداری کیومنٹانگ سے ہٹا کر کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ کر لی اور 1، اکتوبر 1949 کو بیجنگ میں کمیونسٹ حکومت کا اعلان ہو گیا۔

تین شہروں کے لیڈران کا انجام

17 اگست 1949 کو سی پی سی CPC (Communist Party of China) کا لیڈر ڈینگ لی چن Deng Liqun تین شہروں کے لیڈران سے بات چیت کے لئے گلجہ پہنچا اور اس نے ان لوگوں کو ماؤ زیڈونگ کا پیغام دیا جس نے ان کو پہلی "چینی عوام کی سیاسی مشاورتی کانفرنس "Chinese People's Political Consultative Conference" میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ 22 / اگست کو یہ لوگ ہورگوس Horgos سے 22 گاڑیوں میں سوار ہو کر روس کے الماتا Alma-Ata (اسکو الماٹی بھی کہا

جاتا ہے) پہنچے، ان کے ساتھ گلجہ میں روس کا وائس قونصل واسلی بوری سوف Vasiliy Borisov بھی تھا، تاکہ روسی حکومت سے مشورہ کریں کہ کیا کرنا چاہئے، الماٹی کے روسی اہلکاروں نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ کمیونسٹ پارٹی کی اطاعت قبول کر لیں۔ لیکن تین دن تک بات چیت چلتی رہی کیونکہ یہ لیڈران تیار نہیں ہو رہے تھے۔ احمد جان قاسم کا کہنا تھا کہ یہی تاریخی موقع ہے کہ ہم آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس موقع کو گنوانا نہیں چاہئے۔ چنانچہ ان لوگوں کو مشورہ دیا گیا کہ بیجنگ جانے سے پہلے ماسکو ہوتے ہوئے جائیں اور اسٹالن سے براہِ راست بات چیت کریں۔ چنانچہ 25 اگست 1949 کو الماٹی سے 11لیڈران جن میں شامل تھے احمد جان قاسم، عبدالکریم عبّاس، اسحاق بیگ، لیوزی اور ڈیلی ہان سگور بائیوف
(Ehmetjan Qasimi, Abdulkerim Abbas, Ishaq Beg Munonov, Luo Zhi and Delilhan Sugurbayev)
ہوائی جہاز(planeIlyushin Il-12) میں سوار ہو کر ماسکو کے لئے روانہ ہوئے، تاکہ وہاں پر اسٹالن سے مشورہ کریں کہ آگے کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔ یہ لوگ دو تین دن کے بعد الماٹی سے بیجنگ کے لئے جہاز میں سوار ہوئے۔ 3 ستمبر کو روسی حکومت نے چینی حکومت کو اطلاع دی کہ بیکل جھیل Lake Baikal کے پاس جہاز پر اسرار طریقے سے حادثے کا شکار ہو گیا اور سب سوار مارے گئے۔ اسی دن مولٹوو Molotov نے سیف الدین عزیزی Saifuddin Azizi کو ٹیلی گرام کیا اور یہی خبر دی اور اس کو خبر خفیہ رکھنے کی ہدایت کی۔ دسمبر 1949 کو سیف الدین عزیزی جو احمد جان قاسم کی غیر موجودگی میں تین شہروں کا عبوری لیڈر تھا وہ ماسکو پہنچا تاکہ "چین سوویت دوستی معاہدہ" Sino-Soviet Treaty of Friendship میں ماؤزیڈونگ کے وفد میں شامل ہو سکے تب ان لوگوں کی لاشوں کا مطالبہ کیا۔ 1950 میں ان کی مسخ لاشیں روس نے بھیجیں۔ تاہم اس خبر کو دسمبر 1949 تک خفیہ رکھا گیا جب تک کہ کمیونسٹوں نے سنکیانگ پر پوری طرح اپنا کنٹرول نہیں کر لیا۔


عوامی جمہوریہ چین کا جھنڈا

بعد میں 1991 میں جب سوویت یونین ٹوٹا تو اسکی خفیہ ایجنسی کے جی بی KGB کے کچھ سابق اہلکاروں جن میں پاویل سوڈوپلاٹوف Pavel Sudoplatov بھی شامل تھا، نے انکشاف کیا کہ ان پانچوں لیڈران کو جب وہ ماسکو میں اترے تو فوراً ایم جی بی کے سربراہ جنرل وکٹر اباکوموو Viktor Abakumov نے گرفتار کر لیا اور تین دن تک زار کے زمانے کے ایک اسطبل میں انہیں قید رکھا گیا اور ان سے تفتیش کی گئی اسکے بعد اسٹالن کے حکم پر انہیں قتل کر دیا گیا کیونکہ اسٹالن اور ماؤزیڈونگ کے بیچ میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا تھا جس میں ماؤ نے اسٹالن سے ایسا کرنے کو کہا تھا۔ تاہم اس الزام کی کبھی تصدیق نہیں ہو پائی۔ ان کے بعد سیف الدین عزیزی نے چین کی پہلی "چینی عوام کی سیاسی مشاورتی

کانفرنس"Chinese People's Political Consultative Conference" میں شرکت کی جس کے بعد 1اکتوبر 1949کو "عوامی جمہوریہ چین"(People's Republic of China (PRC کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ عزیزی نے کمیونسٹ پارٹی کی اطاعت قبول کر لی اور اپنی حکومت ان کے حوالے کر دی جس کے عوض اس کو پی ایل اے میں لیفٹیننٹ جنرل Lieutenant General of the PLAکا عہدہ دے دیا گیا۔ تاہم جب ماؤزیڈونگ نے سنکیانگ کو' سنکیانگ آٹونومس علاقے' کا درجہ دیا تو اس نے اس کی شدید مخالفت کی اور کہا کہ خود مختار درجہ پہاڑوں اور ندیوں کو نہیں دیا جاتا بلکہ لوگوں کی کسی جماعت کو دیا جاتا ہے چنانچہ اس کے کہنے پر اس کا نام "سنکیانگ اویغور خود مختار علاقہ ""Xinjiang Uyghur Autonomous Region" کر دیا گیا۔ 1اکتوبر 1955 کو سیف الدین عزیزی "سنکیانگ اویغور خود مختار علاقہ "کا پہلا چیئر مین بنا۔ 20اکتوبر 1949 کو پی ایل اے کی پہلی فوج اسٹالن کے دیئے ہوئے ہوائی جہازوں سے ارمچی ایئر پورٹ پہنچی اور فوراً سنکیانگ کا کنٹرول سنبھال لیا۔ 26 ستمبر 1949 کو کیومنٹانگ فوج کے 100,000 سپاہیوں نے کمیونسٹ پارٹی کی اطاعت اختیار کر لی جن میں اس وقت کا سنکیانگ کا گورنر برہان شاہدی Burhan Shahidi بھی تھا۔ 20دسمبر 1949کو الی قومی فوج بھی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو گئی جس کو پی ایل اے کی ۵ ویں فوج (5th Army of PLA) بنا دیا گیا۔ زانگ زیزونگ نے بھی کمیونسٹ پارٹی سے اتحاد کر لیا۔ محمد امین بغرا اور عیسیٰ یوسف الپت کین ترکی فرار ہو گئے۔ مسعود صابری کو کمیونسٹوں نے گرفتار کر کے قید کر دیا، اسی قید میں اسکا انتقال 1952 میں ہوا۔

صرف دو مسلم لیڈر ایسے تھے جو کمیونسٹوں سے لڑتے رہے ایک عثمان باتور جو آخر تک مزاحمت کرتا رہا اور آخر کار حامی میں گرفتار ہوا اور 29اپریل 1951 کو ارمچی میں اسکو سزائے موت دے دی گئی، اسکے ساتھی ہمالیہ پہاڑوں کی طرف فرار ہو گئے جہاں سے انہیں ترکی نے جہاز سے اٹھالیا اور ترکی لے گئے اور وہ وہیں مقیم ہو گئے۔ دوسرا تھا یلبرس خان جو پی ایل اے سے لڑتا رہا اور اسی دوران 1950 میں یی وو کی جنگ Battle of Yiwu بھی ہوئی جس میں یلبرس خان کمیونسٹوں کے خلاف لڑا لیکن بالآخر ہار کر تبت کے راستے کولکاتا (Kolkata) آ گیا جہاں اس کے اوپر دلائی لاما کے لوگوں نے حملہ کر دیا۔ لیکن وہ بچ گیا اور ایک اسٹیمر میں سوار ہو کر تائیوان چلا گیا جہاں کیومنٹانگ کی حکومت تھی ۔ کیومنٹانگ نے اسے سنکیانگ کا گورنر بنا دیا لیکن وہ تائیوان میں ہی مقیم رہا جہاں اسکا 1971 میں انتقال ہوا۔ 1950 میں کمیونسٹ گورنمنٹ نے ہان لوگوں کو سنکیانگ میں بسانا شروع کر دیا۔ 1951 میں ماؤزیڈونگ نے سنکیانگ سے روس حامی لیڈروں کا صفایا کرنا شروع کر دیا اور بہت سے لیڈروں کو مروا دیا۔ اسکے علاوہ روس کی دخل اندازی کو ختم کرنے کے لئے اور بہت سے اقدامات کئے۔ چنانچہ روس کی دخل اندازی کم ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ آخری روسی قونصل خانہ 1962 میں ختم ہو گیا۔ اسکے بعد دونوں ممالک میں پروپیگنڈے کی جنگ شروع ہو گئی اور دونوں ممالک ریڈیو کا استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے لگے۔ بیجنگ اور ارمچی ریڈیو،

روس کے سنکیانگ میں بے جا دخل کے خلاف خبریں نشر کرتے تھے اور روس کے ریڈیو الماٹا اور ریڈیو تاش قند، سنکیانگ میں اویغور لوگوں کی زبوں حالی کی داستان سناتے تھے اور انکو اکساتے تھے کہ وہ چینی جارحیت کے خلاف کھڑے ہو جائیں اور روسی اویغور انکا ساتھ دیں اور اویغور لوگ اپنا ایک الگ ملک بنائیں۔

کہا جاتا ہے کہ ماؤزیڈونگ سنکیانگ کو شہنشاہ چیانلونگ کے زمانے کے مطابق بڑھانا چاہتے تھے یعنی چیانلونگ کے زمانے میں سنکیانگ بہت بڑا تھا اور اس میں روس کا وہ علاقہ بھی شامل تھا جو سوویت یونین کے زمانے میں روس کے زیرِ حکومت آگیا تھا اور اسکو' قازق سوئیٹ سوشلسٹ ریپلک'Kazakh SSR کہا جاتا تھا اور جو 1991 میں روس کے ٹوٹنے کے بعد قازقستان بنا، تاہم ماؤ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے۔ سنکیانگ میں روس کی تشویش اور بڑھ گئی جب چین نے تریم بیسن کے لوپ نورLop Nor علاقے میں نیوکلیائی تجربات کئے جو روس کے بائیکونور خلائی اسٹیشن baikonur space station سے صرف1300 میل دور 'قازقستان ' میں واقع ہے[563]۔

باب ۱۶
سنکیانگ میں ازادی کی تحریک

第十六章
新疆自由运动

Chapter Sixteen
Freedom Movement in Xinjiang

مشرقی ترکستان آزادی تحریک

سنکیانگ پر کمیونسٹوں کے قبضے کے بعد سے اویغور لوگ اپنی آزادی کی مانگ کرنے لگے۔ یہ مانگ وقت کے ساتھ بڑھنے لگی اور کئی دفعہ اس نے تشدّد کی شکل بھی اختیار کرلی۔ ادھر روس نے بھی ان اویغور لوگوں کا استعمال کر کے جو روس میں رہ رہے تھے چینی اویغور مسلمانوں کو اکسانا شروع کر دیا اور چینی اویغور کی بدحالی اور روسی اویغور لوگوں کی خوشحالی کی خوب تشہیر کی جس سے چینی اویغور لوگوں میں جذبہ آزادی اور بڑھ گیا۔ ادھر چین نے بھی ہان لوگوں کو بڑے پیمانے پر سنکیانگ میں بسانا شروع کر دیا جس سے اویغور ترکوں میں اور زیادہ بے چینی اور احساس عدمِ تحفظ پیدا ہوا۔ چنانچہ 1953 میں جو مردم شماری ہوئی تھی اسکے حساب سے سنکیانگ میں 6 فیصد ہان تھے اور 75 فیصد اویغور تھے لیکن 2000 میں ہوئی مردم شماری کے مطابق 40.57 فیصد ہان اور 45.21 فیصد اویغور ہیں۔ ہان لوگ زیادہ تر شمالی سنکیانگ کے زنگریہ علاقے میں رہتے ہیں جبکہ اویغور لوگوں کی زیادہ تر آبادی جنوبی سنکیانگ کے تریم بیسن کے علاقے میں رہتی ہے۔

کمیونسٹ حکومت قائم ہونے کے بعد جب ماؤزیڈونگ نے چین میں معاشی اصلاحات کی شروعات کی تو سنکیانگ میں ناہموار ترقّی ہوئی چنانچہ شمالی سنکیانگ زیادہ ترقّی یافتہ ہے جنوبی سنکیانگ کے مقابلے میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے[564]۔ سنکیانگ کی 9 فیصد آبادی ارمچی شہر میں رہتی ہے جبکہ ارمچی شہر سنکیانگ کا سب سے بڑا کاروباری مرکز ہے جہاں پر پورے سنکیانگ کا 25 فیصد کاروبار ہوتا ہے، لیکن ارمچی میں مسلمانوں کی آبادی صرف 12.8 فیصد ہے۔ ہان لوگ زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور اونچے عہدوں پر کام کر رہے ہیں، اویغور لوگوں کے مقابلے میں۔ شہر میں نسلی عصبیت اور مذہبی منافرت کا ماحول ہے اور آبادیاں مذہبی خطوط پر بٹی ہوئی ہیں۔

1980 کی دہائی میں کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکریٹری ہو یاوبانگ Hu Yaobang نے اعلان کیا کہ جتنے ہان کیڈرس[565] سنکیانگ میں تعینات ہیں انہیں مشرقی چین کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ یہ اویغور لوگوں کے لئے ایک اچھی خبر تھی لیکن وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے کیونکہ 1987 میں انہیں کچھ الزامات کی بناء پر معزول کر دیا ان میں سے ایک الزام یہ بھی تھا جو کمیونسٹ پارٹی کے ایک اعلیٰ افسر وانگ زین Wang Zhen نے ہو یاوبانگ پر لگایا تھا کہ ہو نے سنکیانگ میں ہان کیڈرس کی حوصلہ شکنی کی اور انکے احساس غیر تحفظ کو بڑھایا اور نسلی منافرت کو ہوا دی[566]۔ اویغور لوگ اکثر یہاں گوریلا حملے کرتے رہتے ہیں جب کہ چینی حکومت آزادی کی تحریک کو کچلنے کے لئے پر تشدد کارروائیاں کرتی رہتی ہے۔ تلاشیاں، گرفتاریاں، قید کرنا یہاں چلتا رہتا ہے جس میں بہت سے بے گناہ لوگ بھی متأثر ہوتے ہیں۔ اسی لئے چینی حکومت نے اویغور کے خلاف سخت پالیسی اپنائی ہے ان کو ڈاڑھی رکھنے، برقع پہننے، یا

مذہبی شعائر اختیار کرنے کی آزادی نہیں ہے۔ اسکول میں طلبہ کو رمضان کے روزے رکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے، نہ ہی وہاں کوئی نئی مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے جبکہ ہوئی مسلمانوں سے بہت دوستانہ رویہ چینی حکومت نے اختیار کیا ہوا ہے۔ ان کو حج پر جانے کی بھی اجازت ہے اور اس کے لئے پاسپورٹ بھی بنا کر دیا جاتا ہے جبکہ اویغور اس حق سے محروم ہیں۔

اویغور لوگوں کے معاملے میں روس و چین کی رسہ کشی

1962 میں چین و روس اختلاف کے بعد تقریباً 60,000 اویغور اور قازق لڑا کے روس میں داخل ہوئے تا کہ وہ چین کے خلاف اپنی آزادی کی جنگ جاری رکھ سکیں[567]۔ روس نے اویغور اور قازق لوگوں کی مدد کی اور انکو اپنے یہاں آنے کی اجازت دی کہ وہ لوگ روس میں رہ کر چین پر حملے کریں، چین نے اسکے جواب میں چین و روس Sino-Soviet سرحد پر بنگٹوان Bingtuan نامی ملیشیا تعینات کی جو ہان اور چینی کسانوں پر مشتمل تھی[568]۔ 1966 میں روس نے اویغور لوگوں کی مدد اور بڑھا دی اور ریڈیو تاش قند نے اویغور لوگوں کو چین پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا اور تقریباً 5000 اویغور سپاہیوں نے چین پر حملہ کیا اور روس نے انکو اپنے یہاں پناہ دی، چنانچہ 14 مئی 1967 کو روس نے قبول کیا کہ اس نے اویغور لوگوں کی مدد کی ہے۔ اسکے علاوہ ریڈیو تاش قند نے چین کے خلاف پروپیگنڈہ کیا اور چین کے اویغور لوگوں پر زیادتیوں کو اجاگر کیا اور اویغور لوگوں کو اکسایا کہ وہ چین سے آزادی کی تحریک کو جاری رکھیں۔ 1968 میں روس نے مشرقی ترکستان عوامی انقلابی پارٹی ETPRP کو لڑنے میں چین کے خلاف مدد دی اسی طرح 1970 کی دہائی میں روس نے مشرقی ترکستان متحدہ انقلابی محاذ URFET کی مدد کی۔ 1979 میں یوسف بیگ مخلصی Yusupbak Mukhlisi نے روس کی مدد سے ایک اخبار جاری کیا جس کا نام تھا 'مشرقی ترکستان آوازی' Voice of East Turkestan تا کہ ترکستان آزادی تحریک کے حق میں پروپیگنڈہ کیا جا سکے[569]۔ روسی ترکولوجسٹ ڈی آئی ٹیکونوو D.I. Tikhonov اور اویغور مؤرخ ترسن راخیموف Tursun Rakhimov نے اویغور آزادی تحریک کے تعاون میں تاریخ لکھی[570] اور اس میں یہ دکھایا کہ سنکیانگ کے اصل باشندے اویغور ہی ہیں اور چین نے ناجائز طور پر سنکیانگ پر قبضہ کیا ہے اور اویغور لوگوں کے ساتھ زیادتی کی اور انکو وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا اور انکی جگہ ہان لوگوں کو وہاں بسایا۔ 1979 میں روسی خفیہ ایجنسی کے جی بی KGB کے ایجنٹ وکٹر لوئیس نے لکھا کہ روس، چین میں اقلیتوں کی آزادی تحریک کی مدد کر رہا ہے، ان اقلیتوں میں اویغور، تبتی، منگول اور مانچو لوگ شامل ہیں[571]۔ چنانچہ سنکیانگ کی تاریخ کی مشہور کتاب اویغورلار The Uyghurlar Uyghurs اسی روسی پروپگنڈے پر مبنی ہے کہ سنکیانگ چین کا حصّہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اسکا مصنّف ترغن الماس Turghun Almas جو کہ ارمچی کا باشندہ تھا اسکو کئی دفعہ جیل ہوئی اور اخیر میں اسکو اسکے ہی گھر میں نظر بند کر دیا گیا اور اسی حالت میں اسکا انتقال 11 ستمبر 2001 میں ہوا[572]۔

روس کے اس رویہ کے جواب میں چین نے 1979 میں روس کی افغانستان پر چڑھائی کے دوران روس کے خلاف افغان مجاہدین کی مدد کی اور روس کے افغانیوں پر مظالم کا خوب پروپیگنڈہ کیا اور روس میں رہ رہے قازق لوگوں پر روس کی زیادتیوں کا بھی خوب چرچا کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ روسی قازق لوگوں میں آزادی کی مانگ اور بڑھ گئی اور جب روس 1991 میں ٹوٹا تو قازق لوگ بھی آزاد ہو گئے اور قازقستان بن گیا۔

کچھ پر تشدد واقعات

چین نے افغان مجاہدین کے لئے کاشغر اور کھوتان میں ٹریننگ کیمپ بھی قائم کئے جس میں انکو روس کے خلاف لڑنے کی تربیت دی جاتی تھی اور لاکھوں ڈالر کے چھوٹے ہتھیار جیسے بندوقیں، راکٹ، ٹینک شکن بندوقیں اور بارودی سرنگیں فراہم کیں[573]۔ لیکن انہیں ہتھیاروں کی مدد سے افغان مجاہدین اور اویغور شدّت پسندوں نے ملکر چین کے خلاف بغاوت کر دی یہ بغاوت 'بارین ٹاؤنشپ فساد' Baren Township riot کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جو 4 to 10 April 1990 کے درمیان ہوئے جس میں 23 لوگ مارے گئے، 21 زخمی ہوئے اور 232 لوگ گرفتار ہوئے[574]۔ اویغور ذرائع کے مطابق اس میں 1600 لوگ مارے گئے جن میں ترکستان اسلامک پارٹی کا صدر زیدین یوسف Zeydin Yusup بھی شامل تھا اور تقریباً 7900 لوگ گرفتار ہوئے[575]۔

- 5 فروری 1992 کو مشرقی ترکستان اسلامک پارٹی نے ارمچی شہر میں دو بسوں کے اندر بم دھماکہ کیا جس میں 3 آدمی مارے گئے اور تقریباً 23 زخمی ہوئے۔
- 17 جون 1992 میں کاشغر کے ایک ہوٹل میں بم دھماکہ ہوا۔
- فروری 1997 میں رمضان کے مہینے میں چینی حکومت نے 30 شدت پسندوں کو سزائے موت دے دی۔ ان پر الزام تھا کہ وہ 'مشرب' نام کی تقریبوں کا انعقاد کر کے انکی آڑ میں اویغور آزادی کی تحریک چلا رہے ہیں اور مشکوک کارروائیاں کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ، اویغور اور ترک معاشرے میں ایک رواج ہے جس کو مشرب کہتے ہیں جس میں کچھ ہم خیال دوست رات کو ایک گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں اور تفریح کے لئے شعر و شاعری کرتے ہیں، گاتے بجاتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ یہ مجالس عام طور پر پوری رات چلتی ہیں جس میں تفریح کے مختلف کھیل منعقد ہوتے ہیں۔ لیکن چینی حکومت کا الزام تھا کہ اویغور لوگ مشرب کے نام پر جمع ہوتے ہیں اور چین کے خلاف آزادی کی تحریک کے لئے ان مشربوں کا استعمال کرتے ہیں، ایک دو دفعہ ان مشرب کے لوگوں نے بازاروں میں نکل کر توڑ پھوڑ بھی کی اور میوزک وغیرہ کی دوکانوں کو نقصان پہنچایا جس کے ردِّ عمل میں یہ کارروائی کی گئی۔ جس کے نتیجے میں سنکیانگ کے گلجہ Ghulja شہر میں جس کو اب یی ننگ Yining کہا جاتا ہے کے مسلمانوں نے اسکے خلاف احتجاج کیا اور دو دن تک یہ احتجاج جاری رہا جس میں چینی حکومت کے خلاف جلوس نکالے گئے اور 'اللہ اکبر'

کے نعرے لگائے گئے اور سنکیانگ کی آزادی کے نعرے بھی لگائے گئے۔ چنانچہ 5 فروری 1997 کو چینی پولیس نے احتجاجیوں کے خلاف کارروائی کی اور انکو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس، پانی کی دھار اور لاٹھیوں کا استعمال کیا۔ چینی حکومت کے مطابق اس کارروائی میں 9 لوگ جاں بحق ہوئے، جبکہ اویغور ذرائع کے مطابق 100 سے 167 کے درمیان لوگ مارے گئے اور تقریباً 1600 لوگ گرفتار ہوئے۔ گلجہ واقعہ کی چشم دید گواہ رابعہ قدیر بھی ہیں جو بعد میں امریکہ منتقل ہو گئیں اور اب عالمی اویغور کانگریس World Uyghur Congress کی سربراہ ہیں۔ گلجہ واقعے کو چین نے شدت پسندوں کے خلاف کارروائی کہا[576] جبکہ مغربی میڈیا نے اسے پرامن احتجاجیوں کا قتلِ عام کہا[577]۔

- 25 فروری 1997 کو ارمچی میں 3 بسوں میں بم دھماکے کئے گئے جس میں 9 لوگ ہلاک ہوئے اور 68 لوگ زخمی ہوئے[578]۔
- بیجنگ کے شیڈان Xidan علاقے میں 7 مارچ 1997 کو ایک بس میں بم دھماکہ ہوا جس میں دو لوگ مارے گئے، اویغور علیحدگی پسند تنظیم 'آرگنائزیشن فار ایسٹ ترکستان فریڈم' East Turkistan Freedom نے اسکی ذمّہ داری قبول کی[579]۔
- ازبکستان Uzbekistan کی حزب التحریر جہاد تنظیم نے بھی سنکیانگ کی آزادی کو اپنے مشن میں شامل کیا۔ اسی وجہ سے بہت سے اویغور اور ترک بھی اس تحریک میں شامل ہوئے اور اس گروپ نے سنکیانگ میں اپنی جہاد سرگرمیاں جاری رکھیں لیکن اسکا سربراہ جمعہ نامنگانی Juma Namangani, 2001 میں افغانستان میں ایک امریکی ہوائی حملے میں مارا گیا[580]۔
- 2007 میں پولیس نے ترکستان اسلامک پارٹی Turkistan Islamic Party کے ایک مشتبہ ٹریننگ کیمپ پر چھاپہ مارا جس میں 18 شدّت پسند مارے گئے اور 17 گرفتار ہوئے اور ایک پولیس والا مارا گیا اور ایک زخمی ہوا[581]۔
- 2008 میں چائنا ساؤدرن ائیر لائنز چائنا China Southern Airlines میں ایک خود کش بم دھماکے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا اور بیجنگ اولمپک سے پہلے کاشغر میں دو لوگوں نے ایک ٹرک میں سوار ہو کر سڑک پر مارچ کر رہی 70 پولیس والوں پر مشتمل ایک ٹکڑی پر ٹرک چڑھا دیا جس میں 16 پولیس والے مارے گئے اور 16 زخمی ہوئے۔ بعد میں چینی پولیس نے حملہ اوروں کی شناخت قربان جان حمید 28 Kurbanjan Hemit اور عبدالرحمٰن عزت سبزی فروش 33 Abdurahman Azat کی شکل میں کی[582]۔
- 2009 جون 25-26 کی درمیانی رات میں چین کے صوبہ گوانگڈونگ Guangdong province کے شہر شاؤ گوان Shaoguan میں ارلی لائٹ ٹوائے فیکٹری Early light toy factory نامی ایک

کھلونا فیکٹری میں ہان مزدوروں نے اویغور مزدوروں پر حملہ کر دیا، جس میں 2 اویغور مارے گئے اور 79 اویغور زخمی ہوئے جن میں سے 16 کی حالت تشویشناک تھی، اسکے علاوہ 39 ہان بھی زخمی ہوئے۔ جھگڑے کی وجہ یہ خبر تھی کہ 6 اویغور مزدوروں نے دوہان خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی کی جنہوں نے اپنی مدد کے لئے سکیورٹی کو بلایا اور یہ خبر ہان مزدوروں کو بھی لگ گئی جو تقریباً دو درجن کی تعداد میں اکٹھا ہو کر ڈنڈے اور میٹل روڈ لیکر آ گئے اور اویغور لوگوں پر حملہ کر دیا[583]۔ پولیس کو بھی بلایا گیا لیکن پولیس ڈھائی گھنٹے بعد پہنچی[584]۔ بعد میں پتہ چلا کہ خواتین سے بدسلوکی والی خبر افواہ تھی اور یہ خبر اس فیکٹری کے ایک سابق مزدور شیاؤ جیانہوا Xiao Jianhua نے اڑائی تھی جو فیکٹری کی ملازمت چھوڑنے کے بعد سے بے روزگار پھر رہا تھا اور پریشان تھا۔ دو مرنے والے اویغور کی پہچان عاصم جان ائیمائتی Aximujiang Aimaiti اور صادق جان قازی Sadikejiang Kaze کے طور پر ہوئی[585]۔ تاہم اس واقعے کا مقدمہ چلا جس میں 10 اکتوبر 2009 کو عدالت نے شیاؤ جیان ہوا Xiao Jianhua کو فساد بھڑکانے کے جرم میں سزائے موت سنائی اور دوسرے ہان زوچی چی Xu Qiqi کو قتلِ عام کے جرم میں عمر قید دی، اسکے علاوہ تین ہان اور تین اویغور کو 5 سے 7 سال کی قید ہوئی[586]۔

- 5 جولائی 2009 کو، گوانگ ڈونگ واقعے کے ردِ عمل میں ارمچی شہر میں اویغور لوگوں نے ایک احتجاج کیا جس میں ان لوگوں کی مانگ تھی کہ گورنمنٹ گوانگ ڈونگ واقعے کی منصفانہ جانچ کرائے اور مجرموں کو سزا دے انکی یہ بھی شکایت تھی کہ چینی حکومت اویغور لوگوں کو تحفّظ دینے میں ناکام رہی ہے اور یہ کہ گوانگ ڈونگ میں پولیس نے جائے واقعہ پر پہنچنے میں بہت دیر کی جس کی وجہ سے دو لوگوں کی جان گئی[587]۔ جبکہ حکومت کا کہنا تھا کہ فساد بھڑکانے والے شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور واقعے کی مزید تفتیش چل رہی ہے۔ چنانچہ شام 5 بجے ارمچی کے پیپلز اسکوائر پر تقریباً 1000 لوگ جمع ہوئے اور احتجاج شروع کیا لیکن 8 بج کر 18 منٹ پر احتجاجیوں نے توڑ پھوڑ شروع کر دی اور بسوں میں آگ لگانی شروع کر دی اور ہان لوگوں پر حملے شروع کر دیئے۔ یہ پُرامن احتجاج کیوں پر تشدّد ہوا، اسکا پتہ نہیں لگ پایا تاہم اس تشدّد میں 197 لوگ مارے گئے جن میں زیادہ تر ہان تھے[588]۔ جبکہ تقریباً 1721 لوگ زخمی ہوئے۔ اسکے علاوہ بہت سی گاڑیاں، دوکانیں اور بلڈنگیں تباہ ہوئیں۔ بہت سے لوگ لاپتہ ہو گئے، ہیومن رائٹس واچ کی تحقیق کے مطابق 43 لوگوں کے لاپتہ ہونے کے کیس درج کئے گئے[589] جبکہ اصل کیس اس سے زیادہ ہو سکتے ہیں، ان لاپتہ ہونے والوں میں سب اویغور ہیں۔ اس واقعے میں 1434 اویغور لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ 7 جولائی 2009 کو ہان لوگوں نے احتجاج شروع کر دیا اور 10,000 ہان لوگوں نے سڑکوں پر نکل کر احتجاج اور توڑ پھوڑ شروع کر دی کئی جگہوں پر اویغور اور ہان لوگوں میں ٹکراؤ بھی ہوا اور پولیس نے آنسو گیس چھوڑ کر ہجوم کو منتشر کیا۔ یہ فساد تین چار دن تک جاری رہا۔ 10 جولائی کو جمعہ کے دن ساری مسجدیں بند کرنے کا

حکم دیدیا گیا تاکہ فساد کو قابو میں کیا جاسکے۔ اس واقعے میں کل ملا کر 26 لوگوں کو سزائے موت ہوئی جن میں سے 25 اویغور تھے اور ایک ہان اور ایک اویغور خاتون[590]۔

- ان پر تشدّد واقعات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور سب کا یہاں ذکر کرنا بہت مشکل ہے تاہم مجموعی طور پر مئی 2008 سے جولائی 2015 کے درمیان سنکیانگ میں 99 پر تشدد واقعات پیش آئے[591]۔

مشرقی ترکستان کی آزادی کی کچھ تحریکیں

1	ترکستان اسلامک پارٹی / مشرقی ترکستان اسلامی تحریک	Turkistan Islamic Party ETIM East Turkestan Islamic Movement :
2	مشرقی ترکستان متحدہ انقلابی محاذ	United Revolutionary Front of East Turkestan URFET
3	ایسٹ ترکستان عوامی انقلاب پارٹی	East Turkestan People's Revolutionary Party ETPRP
4	مشرقی ترکستان جلاوطن حکومت	East Turkistan Government in Exile
5	وائس آف ایسٹ ترکستان	Voice of East Turkestan Sarqiy Turkistan Awazi
6	اویغور امریکن ایسوسی ایشن	Uyghur American Association
7	عالمی اویغور کانگریس	World Uyghur Congress
8	مشرقی ترکستان آزادی تنظیم	East Turkestan Liberation

		Organization ETLO
9	مشرقی ترکستان گرے وولف پارٹی	Eastern Turkestan Grey Wolf Party
10	اویغور آزادی تنظیم	Uyghur Liberation Organization ULO
11	تنظیم برائے مشرقی ترکستان آزادی	Organization for East Turkistan Freedom

باب ۱۷
کمیونسٹ حکومت کے ماتحت مسلمانوں کے سماجی اور مذہبی حالات

第十七章
共产党政府下穆斯林的社会宗教状况

Chapter Seventeen
Socio-religious Conditions of Muslims under Communist Government

شروع سے مسلمانوں کے تعلقات کمیونسٹ حکومت سے کچھ اچھے نہیں رہے۔اس کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے کچھ حسب ذیل ہیں۔

سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ مسلمان جمہوریت اور کمیونزم میں سے جمہوریت کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اس کو ترجیح دیتے ہیں ۔حالانکہ دونوں ہی غیر اسلامی نظریات مانے جاتے ہیں لیکن مسلمان کمیونزم کو اسلام کے لئے زیادہ مہلک مانتے ہیں بہ نسبت جمہوریت کے، پتہ نہیں اس کے پیچھے کیا وجہ ہے۔اسی لئے مسلمانوں نے چین میں شروع سے ہی جمہوریت پسندوں کی حمایت کی،یعنی جمہوریت پسند پارٹی کا ساتھ دیا جس کو کیو منٹانگ Kuomintang کہا جاتا تھا جس کے سربراہ پہلے سن یات سین Sun Yat-sen تھے بعد میں چیانگ کائی شیک Chiang Kai-shek ہو گئے۔دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران بھی مسلمانوں نے جن میں ما کلیق Ma clique کے مسلمان پیش پیش تھے ،انہوں نے کیو منٹانگ کا ساتھ دیا اور جاپانیوں کے خلاف مزاحمت کی جس کی وجہ سے جاپانی فوج نے اپنے مفتوحہ علاقوں میں چینیوں کے ساتھ مسلمانوں کا بھی قتل عام کیا جس میں سب سے بڑا فساد نان جنگ میں ہوا جہاں ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، یہاں تک کہ مسجدیں لاشوں سے پٹی پڑی تھیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ماؤ زیڈونگ کے لانگ مارچ (Long march) (16 October 1934 – 22 October 1935) (1 year, 6 days) کے دوران جب ان لوگوں کو ما کلیق Ma clique کے علاقے سے گزرنا تھا۔ اس وقت لانگ مارچ کے دو بڑے لیڈر تھے ایک زانگ گوٹاؤ Zhang Guotao اور دوسرا ماؤزیڈونگ، یاد رہے زانگ گوٹاؤ، ماؤ سے بھی زادہ سینیئر تھا، لیکن دونوں میں راستے کو لے کر اختلاف ہو گیا۔ زانگ کا کہنا تھا کہ ہمیں جنوب مغرب southwest کی طرف پیش قدمی کرنا چاہئے جس راستے میں ما کلیق پڑتی تھی،جب کہ ماؤزیڈونگ ما کلیق کی طاقت سے واقف تھا اور اسے ڈر تھا کہ ما کلیق ان پر حملہ کر سکتی ہے اس لئے وہ دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہتا تھا جو شمال کی طرف شانکسی Shaanxi ہوتا ہوا جاتا تھا[592]۔ دونوں میں کوئی مصالحت نہیں ہو پائی، بالآخر دونوں نے اپنی اپنی مرضی کا راستہ اپنایا جس کی وجہ سے زانگ کی فوج پر کیو منٹانگ اور ما کلیق کی اتحادی فوج نے حملہ کر دیا اور وہ تتر بتر ہو گئی۔ جب کہ ماؤ کی فوج بحفاظت اپنے مقام پر پہنچ گئی[593]۔ زانگ کی شکست خوردہ فوج 80,000 میں سے صرف 21,800 ہی بچ پائی، اس کے بعد وہ ماؤ کے برابر کبھی نہیں پہنچ پایا، حالانکہ وہ ماؤ سے سینیئر تھا اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے ان بنیادی اراکین میں سے تھا جنہوں نے کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھی تھی۔، بعد میں ماؤ نے اس کو سزا دینے کی کوشش کی تو وہ کیو منٹانگ میں شامل ہو گیا اور کینیڈا منتقل ہو گیا اور عیسائی مذہب اختیار کر

لیا۔ لیکن اس واقعے سے ماؤ کے دل میں مسلمانوں کی نفرت اور زیادہ بڑھ گئی اور وہ کسی بھی قیمت پر مسلمانوں کی طاقت کو توڑنا چاہتا تھا۔

- تیسری وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں نے 1949 CE میں کمیونسٹ حکومت قائم ہونے کے بعد کیومنٹانگ کی طرف سے مزاحمت جاری رکھی جس کو کیومنٹانگ اسلامی مزاحمت Kuomintang Islamic insurgency کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ مزاحمت 1950-1958 CE تک چلی، گانسو، چنگ ہائی، ننگ شیا اور سنکیانگ Gansu, Qinghai, Ningxia, Xinjiang کے علاقوں میں۔ بالآخر کمیونسٹ پارٹی کی جیت ہوئی، لیکن اس کی وجہ سے بھی کمیونسٹ حکومت کا نظریہ مسلمانوں کے لئے اچھا نہیں رہا۔
- تاہم کچھ مسلمانوں نے کمیونسٹ پارٹی کے لئے بھی کام کیا جس کی وجہ سے ان کو بڑے اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں سب سے مشہور یانگ جنگ یو Yang (February 13, 1905-February 23, 1940) Jingyu ہیں، جو دوسری چین و جاپان جنگ میں کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے جاپانی حکومت کے خلاف لڑے اور شہید ہوئے۔ ان کے نام سے ایک شہر بھی منصوب کیا گیا جس کو جنگیو Jingyu کاؤنٹی کہا جاتا ہے۔ جو پہلے مینگ جیانگ کاؤنٹی Mengjiang County کہلاتا تھا۔ یہ شہر جیلن صوبے Jilin province میں ہے۔ وانگ جنگیو کا تفصیلی واقعہ دوسری چین و جاپان جنگ میں بیان کیا جا چکا ہے۔
- چوتھی وجہ سنکیانگ میں مسلمانوں کی تحریک آزادی ہے کہ وہ چین سے آزادی حاصل کر کے مشرقی ترکستان East Turkestan Republic (ETR) نام کا ملک بنانا چاہتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی کمیونسٹ پارٹی اور مسلمانوں کے بیچ لاتعداد پر تشدد واقعات پیش آئے۔
- کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہونے کے وقت مسلمانوں کی تعداد سنکیانگ میں زیادہ تھی لیکن بعد میں کمیونسٹ حکومت نے ایک پالیسی کے تحت وہاں پر بڑی تعداد میں ہان نسل کے لوگوں کو بسایا جس سے مسلمانوں کو تشویش ہوئی۔ یہ بھی ایک وجہ ہے مسلمانوں اور حکومت کے بیچ ٹکراؤ کی۔ چنانچہ 1953 میں جو مردم شماری ہوئی تھی اسکے مطابق سنکیانگ میں 6 فیصد ہان تھے اور 75 فیصد اویغور تھے لیکن 2000 میں ہوئی مردم شماری کے مطابق 40.57 فیصد ہان ہیں اور 45.21 فیصد اویغور ہیں۔

کمیونسٹ دور میں مسلمانوں کے حالات

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ مسلمانوں کے تعلقات کمیونسٹ حکومت سے خوشگوار نہیں تھے اسی لئے کمیونسٹ حکومت آنے کے بعد مسلمانوں کو بہت سے مظالم اور سختیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کمیونسٹ نظریے کے مطابق مذہب ایک افیون ہے اور مذہب ان کئی ترکیبوں میں سے ایک ہے، جن کو استعمال کر کے سرمایہ دار لوگ

(بورژوالوگ) غریب لوگوں (پرولتاریہ) کو اپنی غلامی کے چنگل میں قید رکھتے ہیں۔ یاد رہے کمیونسٹ نظریے میں غریب اور مزدور طبقے کو پرولتاریہ proletariat کہا جاتا ہے، اور امیر اور سرمایہ دار طبقے کو بورژوا bourgeoisie کہا جاتا ہے۔ چنانچہ کمیونسٹ نظریے کے مطابق اگر کہیں کمیونسٹ حکومت قائم ہو جائے تو وہاں سرمایہ دار طبقے کو بزور طاقت ختم کر دینا چاہئے تا کہ سماج میں برابری قائم ہو سکے اور ان سب چیزوں کو بھی ختم کر دینا چاہئے جن کو استعمال کر کے ہزاروں سال سے سرمایہ دار طبقہ غریبوں کو اپنا غلام بناتا آیا ہے ان چیزوں میں مذہب بھی شامل ہے۔ اس لئے کمیونسٹ چین میں کسی بھی مذہب کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

شن ہوا سانحہ 1958

مارچ 1958 میں زوشیافو جو چنگ ہائی کی کمیونسٹ پارٹی کا وائس سیکریٹری تھا، نے چنگ ہائی کے مزدور پیشہ لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ سوشلسٹ کوپریٹو cooperative میں شامل ہو جائیں یہ کوپریٹو جانور پالن کے لئے بنائی جانی تھی۔ لیکن اس ڈر سے کہ بغاوت نہ ہو جائے کمیونسٹ پارٹی کے ورکروں نے اقلیتی مذہبی رہنماؤں پر لگام لگانے کے لیے تادیبی جلسوں اور مطالعاتی نشستوں کا اانعقاد کیا۔ یاد رہے کہ مطالعاتی نشستیں وہ اجلاس کہلاتے تھے جس میں مخالفت کی پاداش میں کمیونسٹ پارٹی مخالفین کی ہجوم کے سامنے تادیب کی جاتی تھی اور سزائیں دی جاتی تھیں[594]۔ ان کمیونسٹ مخالفین میں تادیب کا شکار ہونے والا ایک بدھ لاما جنناپال رنپوچے Jnana Pal Rinpoche بھی تھا جس کو اصلاحی کیمپ Re-education Camp میں بھیج دیا گیا، یہ دلائی لاما Dalai Lama اور پن چن لاما Panchen Lama کا استاد تھا[595]۔ اس کے ردعمل میں گنگ کا قصبے Gangca Town کے کچھ لوگوں نے 17 اپریل 1958 کو کوپریٹو میں زبردستی بھرتی کے خلاف احتجاج شروع کر دیا اور جنناپال کی رہائی کی مانگ کی۔ انہوں نے گنگ کا کے پارٹی سیکریٹری کو بندی بنالیا، بجلی کے کھمبوں کو اکھاڑ دیا اور دوسرے دن اس احتجاج نے پر تشدد رخ اختیار کر لیا اور کمیونسٹ پارٹی کی ٹیم کا ایک ممبر مارا گیا۔ 24 اپریل کو 4000 مسلم سالار لوگ بھی احتجاج میں شامل ہو گئے شاید اس وجہ سے کیونکہ یہ پوری کارروائی اقلیتوں کے خلاف تھی۔ سالار لوگوں نے شنہوا کا محاصرہ کر لیا، کچھ اسٹور اور دکانیں لوٹ لی گئیں اور سرکاری اہلکاروں کو پیٹا گیا۔ لیکن رات میں ہتھیار بند باغی وہاں سے فرار ہو گئے۔

حکومت کی جوابی کارروائی

25 اپریل 1958 کی صبح پی ایل اے کی دو رجمنٹ باغیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئیں اور آتے ہی انہوں نے ان احتجاجیوں پر گولی چلانی شروع کر دی جو جنناپال کی رہائی کی مانگ کر رہے تھے۔ اس کارروائی میں 435 لوگ مارے گئے اور کل 719 لوگ قتل یا زخمی ہوئے، اور 2500 لوگ گرفتار ہوئے جن میں سے 1581 سالار، 537

تبتی، 343 ہوئی اور 38ہان تھے۔ پی ایل اے کے 17فوجی مارے گئے اور ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۱۰ لاکھ رن من بی (1 million RMB) کا خصارہ ہوا۔ جنتا پال نے ایک مطالعاتی نشست میں خود کشی کر لی، اور حکومتی اہلکاروں نے اس پر بغاوت کی قیادت کرنے کا الزام لگایا۔ ماوزے دونگ نے اس کارروائی کو جائز ٹھہرایا اور یہ کہا، چنگ ہائی میں انقلاب مخالفین کے خلاف کارروائی شاندار تھی، کیونکہ یہ محنت کش لوگوں کا آزادی کی طرف ایک قدم تھا اور سی سی پی کمیٹی کا فیصلہ درست تھا[596]۔

ثقافتی انقلاب

ثقافتی انقلاب Cultural Revolution (May 16, 1966 – October 6, 1976) چین کا ایک تہذیبی انقلاب تھا جو چینی سماج میں صحیح کمیونسٹ نظریے کے تحفظ اور فروغ کے لئے برپا کیا گیا۔ اس کے روحِ رواں چیئر مین ماؤزیڈونگ تھا۔ ماؤ کا کہنا تھا کہ چینی سماج اور حکومت میں بہت سارے بورژوا Bourgeois عناصر داخل ہوگئے ہیں جو چین میں سرمایہ دارانہ capitalist نظام بحال کرنے کے فراق میں ہیں ۔اس لئے ان لوگوں کو پر تشدد طریقوں سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے۔ فوج اور کمیونسٹ پارٹی کے اندر بھی بڑے پیمانے پر ان لوگوں کو نشانہ بنایا گیا جن کو ماؤ اپنے لئے یا کمیونسٹ نظریات کے لئے خطرہ مانتے تھے۔ لیوشاؤچی Liu Shaoqi اور ڈینگ شیاؤپنگ Deng Xiaoping وغیرہ جیسے اعلیٰ افسران کو بھی نہیں بخشا گیا۔ اسی کے ساتھ ہی ماؤ کی پرستش کرنے والا ایک فرقہ بھی وجود میں آگیا جو ماؤ کو اپنا معبود مانتا تھا اس کو ماؤ کا شخصی مذہب یا فرقہ Personality Cult کہا جاتا ہے۔ اس ثقافتی انقلاب نے بلاواسطہ یا بالواسطہ (direct or indirect) ہر شخص کو متاثر کیا۔ ہر پرانے نظریے اور پرانی چیز کو ختم کیا گیا۔ مذاہب پر پابندی عائد کی گئی اور مذہبی عبادت گاہوں اور دیگر مذہبی عمارتوں کو مسمار کیا گیا یا بند کر دیا گیا اور کوئی شخص بھی اگر ایسے کپڑے پہنے ملتا جو کسی خاص مذہب کی علامت سمجھے جاتے تو اس پر ظلم وستم کیا جاتا، مذہبی پیشواؤں جیسے امام، پادری اور بدھ راہبوں کو جبراً مزدوری کیمپوں میں بھیج دیا گیا۔

انقلاب کی شروعات

16 May 1966 CE کو بیجنگ میں پولٹ بیورو Politburo کی ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں ماؤ نے اپنے سیاسی ایجنڈے کو میٹنگ کے سامنے رکھا۔ اس میں ماؤ نے کئی تقریریں کیں اور نئے برخواست شدہ افسران پینگ زین Peng Zhen اور لو روئی چنگ Luo Ruiqing کی بدعنوانیوں کو اجاگر کیا اور ان کے خلاف کارروائی کو جائز ٹھہرایا۔

پینگ زین کا واقعہ

یاد رہے ثقافتی انقلاب سے پہلے ماؤ نے اپنے سر کردہ مخالفین کو راستے سے ہٹایا تاکہ کوئی اس کی مخالفت کی ہمت نہ کر سکے اور اس کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ ان افسران میں سب سے نامور پینگ زین تھا جو بیجنگ کا میئر تھا۔ ہوا یہ تھا کہ 1959 CE میں بیجنگ کے ڈپٹی میئر ووہان Wu Han Beijing Deputy Mayor نے ایک تاریخی ڈرامہ 'ہائی روئی کی برطرفی' Hai Rui Dismissed from Office پیش کیا جس میں یہ دکھایا گیا تھا کہ ہائی روئی Hai Rui نام کے ایک ایمان دار افسر کو ایک بدعنوان بادشاہ نے برطرف کر دیا۔ ماؤ زیڈونگ نے شروع میں تو اس ڈرامے کی تعریف کی لیکن بعد میں اس نے اپنی بیوی جیانگ چنگ Jiang Qing اور شنگ ہائی پروپیگنڈہ ماہر یاو وین یوان Yao Wenyuan کو حکم دیا کہ وہ اس ڈرامے کے خلاف ایک مضمون شائع کریں۔ یاو نے بَبانگِ دُہل یہ پروپیگنڈہ کیا کہ ہائی روئی ڈرامے کی آڑ میں، ماؤ پر نشانہ سادھا گیا ہے کیونکہ اس نے ماضی میں پینگ ڈی ہوائی Peng Dehuai نام کے ایک ایماندار افسر کو برطرف کیا تھا[597]۔ چونکہ ووہان ڈپٹی میئر تھا اس لئے میئر پینگ زین Peng Zhen پر اس ڈرامے کی ساری ذمہ داری آتی تھی، کیوں کہ اسی کی اجازت کے بعد یہ ڈرامہ دکھایا گیا تھا اس لئے ماؤ، پینگ زین سے ناراض ہو گیا اور اس کو برطرف کر دیا۔

ثقافتی انقلاب گروپ

Cultural Revolution Group (CRG)

16 May 1966 CE کو پولٹ بیورو میٹنگ کے ممبران نے ماؤ کے حکم کے مطابق پینگ اور اس کے 4 ساتھیوں جن کو پانچ آدمیوں کا گروپ Five Man Group کہا جاتا تھا اس کو برطرف کر دیا۔ یاد رہے یہ گروپ ایک غیر آئینی گروپ تھا جو ماؤ کے سب سے قریبی لوگ مانے جاتے تھے اور ان کو اس بات کے لئے متعین کیا گیا تھا کہ وہ ثقافتی انقلاب کی دیکھ ریکھ کریں۔ ان کے نام ہیں پینگ زین، لوڈنگ یی، وو لینگ شی، کانگ شینگ اور زو یانگ
(Peng Zhen, Kang Sheng, Lu Dingyi, Wu Lengxi, Zhou Yang)
چنانچہ ان کو برطرف کرنے کے بعد ان کی جگہ دوسرے 5 آدمی تعینات کئے گئے جن کو ثقافتی انقلاب گروپ اسلام کی بحالی کا نام دیا گیا۔ یہ نئے لوگ تھے ماؤ کی بیوی جیانگ چنگ، کانگ شینگ، یاو وین یوان، زانگ چن چیاو، وانگ لی اور شی فوزی
Jiang Qing, Kang Sheng, Yao Wenyuan, Zhang Chunqiao, Wang Li and Xie Fuzhi.
یہ پانچوں لوگ انقلاب کے سر کردہ رہنما مانے گئے، بلکہ کئی معاملوں میں یہ ماؤ سے بھی زیادہ سخت تھے۔ یہ گروپ اتنا طاقتور ہو گیا کہ اس کی طاقت پالٹ بیورو اسٹینڈنگ کمیٹی Politburo Standing Committee

(PSC) سے بھی زیادہ ہو گئی اور کچھ سال تک اس نے پالٹ بیورو اسٹینڈنگ کمیٹی کے فرائض انجام دیئے جب کہ اصل پالٹ بیورو اسٹینڈنگ کمیٹی اس دوران معطل رہی۔ یاد رہے پالٹ بیورو اسٹینڈنگ کمیٹی چینی حکومت کا سب سے اعلیٰ ترین ادارہ ہے جس طرح جمہوری نظام میں کابینہ cabinet ہوتی ہے۔ اس میں 5 سے لے کر 11 ممبران ہو سکتے ہیں یہ ملک کے سب سے طاقتور لیڈر مانے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ پالٹ بیورو میٹنگ میں ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس کو ثقافتی انقلاب کی بنیاد مانا جاتا ہے۔ وہ کچھ اس طرح تھا:

“Those representatives of the bourgeoisie who have sneaked into the Party, the government, the army, and various spheres of culture are a bunch of counter-revolutionary revisionists. Once conditions are ripe, they will seize political power and turn the dictatorship of the proletariat into a dictatorship of the bourgeoisie. Some of them we have already seen through; others we have not. Some are still trusted by us and are being trained as our successors, persons like Khrushchev for example, who are still nestling beside us”.

’بورژوا کے وہ نمائندے جو پارٹی، حکومت، فوج اور ثقافت کے مختلف شعبوں میں داخل ہو گئے ہیں، وہ انقلاب مخالفین کا ایک گروپ ہے۔ ایک بار جب حالات ان کے موافق ہو جائیں گے، تو وہ اقتدار پر قبضہ کر لیں گے اور پرولتاریہ proletariat کی حکومت کو بورژوا bourgeoisie کی حکومت میں بدل دیں گے۔ ان میں سے کچھ کو ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، دوسرے ابھی تک سامنے نہیں آئے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں پر ہم بھروسہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے جانشین



ثقافتی انقلاب کے دوران ایک ریلی

کے طور پر تربیت حاصل کر رہے ہیں، جیسے (روس میں) نکیتا خروشیف Nikita Khrushchev جیسے لوگ، جو اب بھی ہمارے ساتھ بسے ہوئے ہیں (یاد رہے خروشیف ، اسٹالن کے مرنے کے بعد روس کا صدر بنا اور اسٹالن کی مذمت کی اور اس کی پالیسیوں کو الٹا کر دیا، اور اس کے مظالم کو ختم کیا، شاید یہی ڈر ماؤ کو تھا کہ میرے بعد میرا جانشین، کمیونزم کو چین سے ختم نہ کر دے‘)۔



ثقافتی انقلاب کے دوران، پیکنگ یونیورسٹی کے کیمپس میں طلبہ پوسٹر لگاتے ہوئے

اس کو 16 مئی کا نوٹی فکیشن May 16 Notification کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد ماؤ نے July 16, 1966 CE کو ووہان میں پریس

کے سامنے یانگ سی ندی میں تیر کر اس کو پار کیا۔ اس کے ساتھ ہزاروں اس کے چاہنے والوں اور پیروکاروں نے بھی یانگ سی ندی پار کی۔ یہ واقعہ ثقافتی انقلاب کی شروعات مانا گیا[598]۔ 24 جولائی کو ماؤ نے عظیم ہال Great Hall of the People نام کے مقام پر ایک ریلی کی جس میں اس نے اسکول، کالجوں اور یونیورسٹی کے طلبہ کو اس تحریک میں حصہ لینے کی دعوت دی جس سے پورے ملک کے نوجوان سڑکوں پر نکل کھڑے ہوئے اور حکومتی اداروں اور پولیس کو ممانعت کر دی گئی کہ وہ کسی طرح بھی طلبہ کو نہ روکیں۔ جن افسران نے اس کی خلاف ورزی کی ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اور طلبہ کو بھی یقین دہانی کرا دی گئی کہ وہ انقلاب کو پوری طرح اپنے ہاتھ میں لے لیں اور حکومت کی طرف سے دخل اندازی کا کوئی خدشہ نہ رکھیں۔ چنانچہ طلبہ اور کمیونسٹ پارٹی کے ممبران ہجوم بنا کر سڑکوں پر نکل گئے اور اپنے مخالفین پر حملے شروع کر دیئے۔ پورے ملک میں افراتفری کا ماحول بن گیا۔ چنانچہ ہر پرانی اور فرسودہ چیز کو تباہ کیا جانے لگا۔ 1 August 1966 CE کو آٹھویں سینٹرل کمیٹی کا 11واں اجلاس Eleventh Plenum of the Eighth Central Committee تھا جس میں ماؤ نے اپنا انقلابی ایجنڈا پوری طاقت سے رکھا اور جب اس نے دیکھا کہ پارٹی کے لوگ اس کا پوری طرح ساتھ نہیں دے رہے ہیں تو اس نے پارٹی پر یہ الزام بار بار لگایا کہ وہ اپنے نظریات سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ جب صدر لیو شاؤ چی نے سینٹرل کمیٹی کے اجلاس میں اپنی افتتاحی تقریر کی تو اس دوران ماؤ لیو سے صریح نفرت کا اظہار کرتا، وہ لیو کو تقریر کے دوران بار بار ٹوکتا اور تحقیر آمیز سلوک کرتا[599]۔

چار فرسودہ چیزیں Four Olds

ماؤ کی اس اپیل پر چین کی نوجوان نسل نے بہت سرعت سے عمل کیا اور ملک بھر میں نوجوانوں، مزدوروں اور کسانوں نے مل کر سرخ محافظ Red Guard فوج بنائی اور ہر اس شخص اور چیز کے خلاف کارروائی کی جس کو وہ صحیح کمیونسٹ نظریے کے خلاف سمجھتے تھے یا کمیونزم کے پھیلنے میں رکاوٹ مانتے تھے۔ اس فوج نے پورے ملک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انقلابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہر جگہ کارروائیاں کیں، لوگوں میں اس کا بے پناہ خوف طاری ہو گیا۔ جنرل لن بیاؤ Lin Biao جو اب ماؤ کا معتمد خاص بن گیا تھا اس نے ریڈ گارڈ Red Guards سے یہ مطالبہ کیا کہ چار پرانی چیزوں Four Olds کو تباہ کیا جائے۔ وہ چار چیزیں تھیں، 'پرانے رسم و رواج، پرانی ثقافت، پرانی عادات، اور پرانے خیالات' Old Ideas, Old Culture, Old Customs, and Old Habits[600]۔ کیونکہ انکا ماننا تھا کہ بورژوا لوگ سماج میں اپنی پکڑ بنائے رکھنے کے لئے پرانی چیزوں اور فرسودہ خیالات کا سہارا لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہر پرانی چیز کو ریڈ گارڈ نے تباہ کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ تاریخی عمارتوں اور آثارِ قدیمہ کو بھی نہیں بخشا اور ان کو بڑے پیمانے پر تباہ کیا گیا۔ سب سے زیادہ بیجنگ



ریڈ گارڈز کے گروپ 1967 میں گیز ہو میں مارچ کر رہے ہیں۔ مرکز میں بینر پر لکھا ہے: "پیپلز لبریشن آرمی مضبوطی سے پرولتاری انقلابی دھڑے کی حمایت کرتی ہے"

میں تاریخی باقیات کو تباہ کیا گیا، شانڈونگ میں کنفیوشس کے مندر کو بھی تباہ کر دیا گیا اور اس میں بنے کنفیوشس کے مقبرے کو بھی مسمار کر دیا گیا اور لائبریریوں میں جو تاریخی کتب تھیں اور دیگر قدیم باقیات محفوظ تھے انکو بھی زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ ماؤ کے اقوال و خیالات کو ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا اس کتاب کا نام مختصر لال کتاب Little Red Book رکھا گیا اس میں ماؤ نے انقلابیوں کو بہت سے مشورے اور ہدایات دی تھیں۔ اس کتاب کو تمام ریڈ گارڈز میں تقسیم کیا گیا۔ دسمبر 1976 تک اسکی ۳۵ کروڑ (350-million) کاپیاں چھپ چکی تھیں۔

22 اگست 1966 کو مرکزی حکومت نے ایک حکم نامہ پولیس کو بھیجا جس میں حکم دیا گیا تھا کہ پولیس، ریڈ گارڈز کی کارروائیوں میں کوئی دخل اندازی نہ کرے اور جن پولیس افسروں نے اس کی خلاف ورزی کی ان کو انقلاب مخالف کا لقب دیا گیا اور ان کو بھی ہراساں کیا گیا۔ اس حکم نامے سے انقلابیوں کے ہمت بے پناہ بڑھ گئی اور انہوں نے کھلے عام اپنے مخالفین پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا۔ اگست اور ستمبر 1966 میں صرف بیجنگ میں 1772 لوگوں کو قتل کیا گیا، اس سے زیادہ لوگوں کو جسمانی اذیت کا نشانہ بنایا گیا۔ شنگھائی میں ستمبر میں 704 لوگوں نے خودسوزی کی اور ووہان میں 62 لوگوں نے۔ طلبہ کی ان بے قابو ہوتی کارروائیوں کو روکنے کے لئے، ماؤ نے دسمبر 1968 میں 'دیہات کی طرف کوچ' Down to the Countryside Movement کا حکم دیا جس میں سارے فارغ ہونے والے طلبہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دیہاتوں میں جا کر وقت گزاریں۔ جس سے شہروں میں جوان طلبہ نے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا وہ کم ہو گیا۔ 1970 کے اواخر میں انکو اپنے گھروں کو لوٹنے کی اجازت مل گئی۔

پانچ سرخ طبقات

Five Red Categories

پانچ سرخ طبقات وہ پانچ قسم کے لوگ تھے جن کو ثقافتی انقلاب کے دوران، ریڈ گارڈز میں بھرتی ہونے کی اجازت تھی انکے علاوہ کوئی بھی ریڈ گارڈز میں بھرتی نہیں ہو سکتا تھا[601]۔ وہ پانچ طبقات یہ ہیں:

- کمیونسٹ پارٹی کے کارکنان Communist Party Workers
- غریب اور اوسط درجے کے مزدور Poor and lower-middle peasants

- انقلاب کے سپاہی Revolutionary soldiers
- انقلابی کارکنان Revolutionary cadres
- انقلاب کے شہیدوں کے گھر والے The dependents of revolutionary Martyrs

پانچ سیاہ طبقات
Five Black Categories

پانچ سیاہ طبقات وہ طبقات تھے جن کو ماؤزیڈونگ اپنا اور کمیونسٹ نظریات کا دشمن مانتے تھے اور انکو ثقافتی انقلاب کے لئے رکاوٹ مانتے تھے، انکے خلاف کارروائیاں کی جاتی تھیں اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا[602]۔ وہ پانچ طبقات یہ ہیں:

- زمیندار Landlords
- مالدار کسان یا مزدور Rich farmers or peasants
- انقلاب مخالفین Counter-revolutionaries
- شر پسند عناصر Bad elements
- دائیں بازو کے سیاست داں Rightists

جدوجہد کی مجالس Struggle sessions

جدو جہد کی مجالس Struggle sessions یا مذمتی ریلیاں Denunciation rallies ، وہ اجتماعات ہوتے تھے جن میں عوام کے ایک بڑے ہجوم کے سامنے انقلاب مخالف لوگوں کو لایا جاتا اور انکو طرح طرح سے اذیت دی جاتیں اور بے عزت کیا جاتا۔ ان لوگوں پر "دشمن طبقہ" Class enemies ہونے کا الزام لگاتے ہوئے ان لوگوں کی سر عام تذلیل کی جاتی، اور ان کے قریبی لوگوں کے ذریعہ ان کو پٹوایا جاتا۔ "طلبہ کو ان کے اساتذہ کے خلاف کھڑا کیا جاتا، اور طلبہ سے پٹوایا جاتا، دوستوں اور شریک حیات پر ایک دوسرے کی جاسوسی کرنے اور پھر ایک دوسرے کو زَدو کُوب کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا اور بچوں کو اپنے والدین کو بے نقاب کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا"[603]۔ اور ان لوگوں کو مجبور کیا جاتا کہ وہ عوام کے سامنے اپنے ناکردہ جرائم کا اقرار کریں، اپنے آپ کو برا بھلا کہیں اور معافی مانگیں۔ یہ اسٹرگل سیشن اکثر مظلوم کے کام کرنے کی جگہ منعقد کئے جاتے جیسے اسکول، یونیورسٹی، آفس، فیکٹری وغیرہ لیکن اگر وہ کوئی مشہور آدمی ہوتا تو میدان یا اسٹیڈیم میں بھی منعقد ہوتے تھے تاکہ بڑی تعداد میں لوگ دیکھ سکیں۔ لوگوں کو جمع کرنا، ان کی ذہن سازی کرنا اور ہجوم کو ماؤ کے حق میں کرنے کے لئے پہلے سے لوگوں کو تربیت دی جاتی۔ ان مجالس کا مقصد ماو کے دشمنوں کی پہچان کرنا اور ماؤ کے پیروکاروں میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہوتا۔ ماؤ کا

ماننا تھا کہ انقلاب کی کامیابی کے لئے آدمی پر سختی کرنا ضروری ہے، اگر وہ مجرم ہے تو وہ سدھر جائے گا اور اگر وہ مجرم نہیں ہے تو وہ اور زیادہ بہتر شہری بن جائے گا۔ بعد میں یہ ریلیاں بھی دن بدن پر تشدد ہوتی چلی گئیں جن کو پر تشدد جدوجہد Violent Struggle کہا گیا جن میں ہزاروں کمیونسٹ مخالفین کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر قتل کیا گیا، اس دوران بڑے پیمانے پر قتل اور اجتماعی قتل کے واقعات پیش آئے جن کا ذکر نیچے کیا جا رہا ہے۔

کچھ پر تشدد واقعات

ثقافتی انقلاب کے دوران بڑے پیمانے پر لوگوں کا قتلِ عام کیا گیا۔ یہ شکار ہونے والے وہ لوگ تھے جن کو پانچ سیاہ قسمیں یا پانچ سیاہ زمرے Five Black Categories کہا گیا، ان کو دشمن طبقات class enemies بھی کہا جاتا تھا۔ چنانچہ 1968 سے 1969 کے بیچ ماؤ نے کمیونسٹ دشمنوں کے صفائے کی مہم شروع کی جن کو پانچ سیاہ طبقات کہا جاتا ہے اس مہم کو 'طبقاتی جماعتوں کا صفایا' Cleansing the Class Ranks کا نام دیا گیا جس میں بڑے پیمانے پر قتلِ عام کیا گیا، ان میں سے کچھ واقعات حسب ذیل ہیں۔

ا۔ گوانگ شی قتلِ عام Guangxi Massacre : جب 1966 میں ماؤ زیڈونگ نے ثقافتی انقلاب کی شروعات کی تو گوانگ شی میں فوج اور عوام میں دو گروپ ہو گئے ایک گروپ نے اس انقلاب کی غیر مشروط حمایت کی اور گوانگ شی کے چیئرمین وی گوچنگ Wei Guoqing کا ساتھ دیا، اس کو یونائیٹڈ ہیڈ کوارٹرس United Headquarters کہا گیا جس کا ترجمہ 'مرکز کے اتحادی' کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ دوسرا گروہ کہتا تھا کہ ہمیں کھل کر سب کمیونسٹ مخالفین کے خلاف کارروائیاں نہیں کرنی چاہئیں اور انہوں نے وی گوچنگ سے کہا کہ ہمیں پہلے خود احتسابی کرنی چاہئے، اس گروپ کو 4.22 کہا گیا۔ یونائیٹڈ ہیڈ کوارٹرس کو ماؤ زیڈونگ اور وی گوچنگ کی پشت پناہی حاصل تھی اس لئے یہ طاقتور گروپ تھا جب کہ 4.22 کو پریمیئر زو ان لائی Zhou Enlai کی پشت پناہی حاصل تھی اس لئے کمزور تھا سوائے گوئی لن Guilin شہر کے۔ چنانچہ فروری 1968 میں گوانگ زو ملٹری ریجن Guangzhou Military Region میں یہ حکم نامہ جاری کیا گیا کہ جو فوجی 4.22 کے حامی ہیں وہ اس علاقے سے نکل جائیں اور اپریل 1968 میں گوانگ زو ملٹری ریجن کے سربراہ ہوانگ یونگ شینگ Huang Yongsheng نے حکم دیا کہ 4.22 ایک "رجعت پسند تنظیم" "reactionary organization" ہے اس لئے بڑے پیمانے پر ان کے خلاف قتل و غارت شروع ہو گیا اور پھر یہ تباہی دیہات سے گوانگ شی کے شہروں میں بھی پھیل گئی[604]۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق اس دوران گوانگ شی میں 100,000-150,000 کے درمیان لوگ قتل ہوئے جنہیں مختلف دردناک طریقوں سے مارا گیا جیسے " سر قلم کرنا، زندہ دفن کرنا، ڈبونا، ابالنا، اجتماعی ذبح کرنا، سنگسار کرنا، آنت، دل، جگر یا جنسی اعضاء نکالنا، گوشت کاٹنا، بارود سے اڑا دینا، وغیرہ۔ اس کے علاوہ انسانی

گوشت کھانے کے بے شمار واقعات بھی دیکھنے میں آئے۔ 1968 میں ایک معاملہ سامنے آیا کہ ووشوان مڈل اسکول Wuxuan Middle School کی جغرافیہ کی ایک خاتون ٹیچر وو شو فانگ Wu Shufang کو طلبہ نے ہجومی تشدد Mob lynching کے ذریعہ مار ڈالا۔ اس کے بعد اس کی لاش کو کھینچ کر چیان ندی Qian River کے چپٹے پتھروں پر لے جایا گیا اور دوسرے ٹیچر کو بندوق کی نوک پر مجبور کیا گیا کہ اس کا دل اور جگر نکالے۔ اس کے بعد اسکول واپس جا کر طلبہ نے ان اعضاء کو بھون کر کھایا[605]۔

۲۔ شادیان واقعہ Shadian incident : ینان کے شادیان علاقے میں، 1975 میں PLA کی قیادت میں ہوئی مسلمانوں کا قتلِ عام ہوا جس میں 300 بچوں سمیت 1,600 سے زیادہ مسلمان مارے گئے اور 4,400 گھر تباہ ہوئے۔ اس کا تفصیلی ذکر آگے دیا جائے گا۔

۳۔ ڈاؤشیان قتلِ عام Daoxian Massacre : 13 اگست سے 17 اکتوبر 1967 کے درمیان ہونان Hunan صوبے میں ڈاؤشیان قتلِ عام ہوا جس میں کل 7,696 افراد مارے گئے، 1,397 افراد کو جبری خودکشی کرائی گئی، اور 2,146 افراد مستقل طور پر معذور ہو گئے[606]۔

۴۔ لال اگست، بیجنگ قتلِ عام Beijing massacre (Red August): 1980 میں سرکاری ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اگست سے ستمبر 1966 کے درمیان ریڈ گارڈز کے ہاتھوں کم از کم 1,772 افراد ہلاک ہوئے، جن میں کئی اسکولوں کے اساتذہ اور پرنسپل بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ، 33,695 گھروں میں توڑ پھوڑ کی گئی اور 85,196 خاندانوں کو شہر چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ خاص طور پر 27 اگست سے 1 ستمبر 1966 کے درمیان 325 افراد کا قتل ہوا، اس کو، ڈاشنگ Daxing قتلِ عام کہا جاتا ہے۔ سب سے بوڑھے مقتول کی عمر 80 سال تھی اور سب سے چھوٹے کی عمر صرف 38 دن تھی، جب کہ 22 خاندانوں کا صفایا کر دیا گیا[607]۔

۵۔ اندرونی منگولیا قتلِ عام Inner Mongolia incident: اندرونی منگولیا میں ثقافتی انقلاب کے بعد 1980 میں سپریم پیپلز پروکیوریٹوریٹ Supreme People's Procuratorate کی سرکاری شکایت کے مطابق، نسل کشی کے دوران، 346,000 لوگوں کو گرفتار کیا گیا، 16,222 لوگوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا یا مار دیا گیا، اور 81,000 سے زیادہ مستقل طور پر زخمی اور معذور ہو گئے[608]۔ ثقافتی انقلاب کے بعد، اس قتلِ عام کو "غلطی" مانا گیا اور اس کے م متاثرین کو چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) نے "بولوان فان زینگ Boluan Fanzheng" دور میں دوبارہ بسانے کی کوشش کی، لیکن اس کے ذمہ دار کمانڈر، ٹینگ ہائی چنگ Teng Haiqing کو کوئی سزا نہیں دی گئی۔ اس لیے کہ سی سی پی کی مرکزی کمیٹی کا خیال تھا کہ اس نے ماضی میں جنگوں کے دوران قابل قدر کامیابیاں حاصل کی تھیں[609]۔

۶۔گوانگ ڈونگ قتلِ عام Guangdong Massacre: فروری 1968 میں گوانگ ڈونگ انقلابی کمیٹی Guangdong Revolutionary Committee قائم کی گئی جس کے چیئر مین ہوانگ یونگ شینگ Huang Yongsheng تھے۔ ہوانگ، گوانگزو ملٹری ریجن کے کمانڈر بھی تھے اور ذاتی طور پر ایسٹ ونڈ دھڑےEast Wind faction کی حمایت کرتے تھے۔ لیکن اس کا مخالف ریڈ فلیگ دھڑا اس کی مخالفت کرتا رہا۔ اسی دوران ماؤ نے 1968 میں "کلین زنگ دی کلاس رینک"Cleansing the Class Ranks نام کی مہم جاری کی جس میں کمیونسٹ مخالفین کو پر تشدد طریقوں سے روکنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں پر تشدد جدوجہد Violent Struggle کی شروعات ہوئی۔

جولائی 1968 سے، گوانگ ڈونگ کی انقلابی کمیٹی کے ساتھ ساتھ گوانگ ڈونگ کی فوج نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی دو ہدایات (3 جولائی پبلک نوٹس اور 24 جولائی پبلک نوٹس)[610] کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریڈ فلیگ دھڑے کے خلاف کریک ڈاؤن کیا اور ان کا اجتماعی قتلِ عام کیا۔1968 میں جولائی سے اکتوبر تک قتلِ عام عروج پر رہا۔ اس میں سے بہت سے غیر ملکی تعلقات رکھنے والے افراد کو بھی موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

۷۔روئی جن قتلِ عام Ruijin Massacre: روئی جن میں لوگوں کی کمیونز people's' communes اور پروڈکشن بریگیڈز production brigades نے مقامی ملیشیا کے ساتھ مل کر پانچ سیاہ فام زمروں کے ارکان کا قتلِ عام کیا اور ان کے رشتے داروں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ 23 ستمبر سے لے کر اکتوبر 1968 کے اوائل تک، 1070 سے زیادہ لوگ مارے گئے: روئی جن کاؤنٹی Ruijin County میں 300 سے زیادہ لوگ، شن گو کاؤنٹی Xingguo County میں 270 کے قریب اور یودو کاؤنٹی Yudu County میں 500 سے زیادہ لوگ مارے گئے۔ مرنے والوں میں سب سے بوڑھے کی عمر80سال تھی، جبکہ سب سے چھوٹے کی عمر11سال تھی[611]۔

۸۔یانگ جیانگ قتلِ عام Yangjiang Massacre: 11 سے 15 مئی 1968 کو، زانگ جیانگ Zhanjiang، گوانگ ڈونگ کے علاقوں سے انقلابی کمیٹیوں کے ڈائریکٹروں کو ہائیکانگHaikang میں ایک میٹنگ میں بلایا گیا، جس میں ان سے کہا گیا کہ وہ "دائیں بازو کارکنوں"،"موقع پرستوں" ،اور "علیحدگی پسندوں" ("rightists", "opportunists", "separatists")کے خلاف مہم شروع کریں۔ اس کے نتیجے میں یانگ جیانگ کے علاقے میں بڑا قتلِ عام ہوا۔ یہ قتلِ عام مقامی ملٹری کمیٹیوںLocal military committees ،لوگوں کی کمیونز people's communes اور پروڈکشن بریگیڈ production brigades کے ذریعہ کیا گیا، جس میں 'پانچ سیاہ فام زمروں' کے ارکان اور ان کے رشتہ داروں (بشمول شیر خوار بچوں) کو نشانہ بنایا گیا[612]۔ اس وقت، بہت سی لاشیں دریائے مویانگ (漠阳江) پر تیرتی ہوئی دیکھی جا سکتی

تھیں۔1968 کے موسم گرما کے شروع ہوتے ہی، حالات قابو سے باہر ہو گئے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے CPC کی مرکزی کمیٹی اور مقامی فوجی کمیٹیوں نے پیپلز لبریشن آرمی PLA کے ذریعہ مداخلت کر کے حالات پر قابو پانے کی کوشش کی، لیکن جنوری 1969 کے وسط تک قتل عام مکمل طور پر نہیں رکا۔ ان واقعات میں تقریباً 3573لوگ مارے گئے جن میں یانگ جیانگ میں 909 اور یانگ چن شہر Yangchun County میں 2664لوگ مارے گئے۔ قتل کے طریقوں میں ڈنڈوں اور پھاوڑوں سے مارنا، گولی مارنا، ڈبونا، چاقو سے گودنا، سنگسار کرنا، پٹاخوں کے ذریعہ اڑانا، زندہ دفن کرنا وغیرہ شامل تھے۔[613]

۹۔ گوانگ زو لاؤ گائی فان واقعہ Guangzhou Laogai Fan Incident: یاد رہے لاؤ گائی ان قیدیوں کو کہا جاتا ہے جن کو تادیب کے لئے مزدور کیمپوں میں رکھا جاتا ہے اور جبری مزدوری کرائی جاتی ہے۔ اگست 1967 میں گوانگ ڈونگ اور گوانگ زو میں یہ افواہ پھیلی کہ بہت سارے لاؤ گائی قیدی، اپنے قید خانوں سے بھاگ گئے ہیں اور وہ لوٹ مار کر رہے ہیں۔ چنانچہ مقامی لوگوں نے اپنے تحفظ کی خاطر اجنبیوں کے خلاف انتہائی تشدد کا مظاہرہ کیا۔ جس میں ہر اجنبی مشکوک شخص کو قتل کر دیا گیا اور کئی کی لاشوں کو پیڑوں یا کھمبوں پر ٹانگ دیا گیا۔ اس میں 187- 197 کے درمیان لوگ مارے گئے۔

۱۰۔ پینگ پائی مخالف واقعہ Anti-Peng Pai Incident (反彭湃事件): یاد رہے پینگ پائی چین کی کمیونسٹ پارٹی کے اولین کارکنوں میں سے ایک تھا جس نے چین میں سب سے پہلی سوویت بنائی جس کا نام تھا ہائی لو فنگ سوویت Hai-Lu-Feng Soviet۔ جب چیانگ کائی شیک نے 12اپریل 1927کو کمیونسٹوں کے خلاف قتلِ عام کی شروعات کی جس میں ہزاروں کمیونسٹ مارے گئے، اس کو سفید خوف White Terror کہا جاتا ہے۔ تو اس کے ردعمل میں پینگ پائی نے ہائی لو فنگ سوویت کے ساتھ ملکر چیانگ کائی شیک کے لوگوں کا قتلِ عام کیا جس کو سرخ خوف Red Terror کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ اس سے نفرت کرنے لگے ور اس سے انتقام کا موقع ڈھونڈنے لگے۔ لیکن پینگ پائی کا 30 اگست 1929 کو قتل ہو گیا۔ چنانچہ ثقافتی انقلاب میں لوگوں نے اس کے رشتے داروں کو نشانہ بنایا۔ اس موقع پر پینگ پائی کو "غدار" اور "موقع پرست" قرار دیا گیا۔ چنانچہ گوانگ ڈونگ کے شانوی Shanwei میں ثقافتی انقلاب کے دوران اگست 1967 سے، ایک قتلِ عام شروع ہوا اور تقریباً نصف ماہ تک جاری رہا، جس میں 160 سے زیادہ پینگ پائی کے رشتے دار اور لواحقین مارے گئے۔ اس کے علاوہ، 800 سے زائد زندگی بھر کے لیے معذور اور 3000 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ پینگ پائی کی ماں کو جیل میں ڈال دیا گیا، اور اس کے تیسرے بیٹے پینگ ہانگ (彭洪) کو قتل کر کے خفیہ طور پر دفن کر دیا گیا۔ پینگ پائی کے ایک کزن اور بھتیجے کو بھی قتل کیا گیا اور بھتیجے کا سر کھمبے پر لٹکا کر تین دن تک عوام کو دکھایا گیا۔

۱۱۔ ڈان کاؤنٹی واقعہ Dan County Massacre : ثقافتی انقلاب کے دوران، ہائی نان جزیرے Hainan Island کی ڈان کاؤنٹی اور ڈونگ فانگ کاؤنٹی Dongfang County میں قتلِ عام پھوٹ پڑا، جو اس وقت گوانگ ڈونگ صوبے کا ایک انتظامی ڈویژن تھا۔ مارچ 1967 میں، مقامی ملٹری کنٹرول کمیشن Local Military Control Commission نے اعلان کیا کہ ڈان کاؤنٹی میں تین بڑی تنظیمیں "انقلاب مخالف تنظیمیں" ہیں۔ چنانچہ اپریل 1968 میں، مقامی انقلابی کمیٹی Local revolutionary committee قائم کی گئی اور اگست میں، مقامی فوج نے انقلاب مخالف تنظیموں کے ارکان کو نشانہ بناتے ہوئے قتلِ عام شروع کیا، جس میں مجموعی طور پر 700 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ مزید برآں، 50,000 سے زیادہ لوگ (کچھ کہتے ہیں کہ 5,000) جیلوں میں ڈالے گئے، تقریباً 700 مکانات کو جلا دیا گیا، اور ہزاروں لوگ مستقل طور پر معذور ہو گئے[614]۔

۱۲۔ زاؤ جیان من جاسوسی کیس Zhao Jianmin Spy Case: مارچ 1967 میں، ینان میں کمیونسٹ پارٹی کے اس وقت کے صوبائی سیکریٹری زاؤ جیان من نے کانگ شینگ Kang Sheng کو ذاتی طور پر لکھا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی (CPC) کو ثقافتی انقلاب کے مسائل کو جمہوری طریقوں سے حل کرنا چاہیے، لیکن کانگ نے اس کا فوری کوئی جواب نہیں دیا۔ تاہم، کانگ شینگ (اس وقت پارٹی کی اندرونی انٹیلی جنس ایجنسی کے مرکزی سماجی امور کے شعبے کا سربراہ) نے بعد میں زاؤ کے بارے میں ماؤزیڈونگ کو ایک خفیہ رپورٹ بھیجی، جس میں اس نے شکایت کی کہ زاؤ نے CCP کی مرکزی کمیٹی، چیئرمین ماؤ اور ثقافتی انقلاب کی مخالفت کی ہے۔

اگست 1967 میں، ماؤزیڈونگ کے ساتھ ساتھ CCP کی مرکزی کمیٹی نے اس بات کی منظوری دے دی کہ قومی اور مقامی میڈیا چین کے اعلیٰ صوبائی حکام میں سے ان لوگوں پر جو "سرمایہ دارانہ نظام کو داخل کرنے والے ہیں" Capitalist inroaders پر کھل کر تنقید کر سکتا ہے۔ اسکے علاوہ زاؤ جیانمن سمیت کل 55 اعلیٰ عہدے داروں کے خلاف کارروائی کی منظوری دی گئی۔

1968 میں، زاؤ جیان من کو کانگ شینگ اور اس کے اتحادیوں نے "کیومنٹانگ (KMT) کا جاسوس" اور "غدار" قرار دیا۔ اور اسے چین کے دوسرے صدر لیو شاؤچی کا "مقامی مددگار" میں سے ایک بتایا۔ یاد رہے لیو شاؤچی کو "سرمایہ دارانہ نظام کو داخل کرنے والا" capitalist inroader اور غدار کہہ کر 1969 میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ چنانچہ زاؤجیان من کو بعد ازاں 8 سال کے لیے قید کر دیا گیا۔

اسی کے ساتھ ہی ، ایک فرضی 'ینان کی زاؤ جیان من کیومنٹانگ جاسوسی ایجنسی' "Zhao Jianmin KMT Spy Agency in Yunnan" کے ارکان کی بڑے پیمانے پر تلاشی اور صفائے کا کام شروع کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں 1.38 ملین (۱۳ لاکھ اسّی ہزار) سے زیادہ شہریوں اور اہلکاروں کو گرفتار کیا گیا اور ان پر ظلم کیا

گیا[615]۔ پیپلز لبریشن آرمی کے ایک سنگ دل لیفٹینینٹ جنرل ٹان فورین Tan Furen کو ماؤ زیڈونگ اور سی سی پی کی مرکزی کمیٹی نے اس صفائے کی مہم کے لیے مقرر کیا[616]۔ تاہم بعد میں ٹان فورن اور اس کی بیوی کو 17 دسمبر 1970 کو قتل کر دیا گیا اور زاؤ جیان من کو بولوان فانزینگ Boluan Fanzheng دور میں بحال کر دیا گیا اور اس کو مشین بنانے کی تیسری وزارت Third Ministry of Machine Building کا وائس ڈائریکٹر بنادیا گیا[617]۔

۱۳۔ شاؤ یانگ کاؤنٹی قتلِ عام Shaoyang County Massacre: اس کو کالی قتل کی آندھی "Black Killing Wind" بھی کہا جاتا ہے۔ مئی 1966 میں، ماؤ زیڈونگ نے جب ثقافتی انقلاب کا آغاز کیا تو 1967 میں، صوبہ ہنان کی ڈاؤ کاؤنٹی Dao County میں کمیونسٹوں نے "بلیک کلنگ ٹیم (黑杀队)"Black Killing Team کی اصطلاح وضع کی، جس میں 21 قسم کے لوگ شامل تھے، ان میں پانچ سیاہ فام زمروں Five Black Categories کے ارکان اور ان کے رشتہ دار بھی شامل تھے۔ جولائی 1968 میں، "بلیک کلنگ ٹیم" کے ارکان کو پکڑنے اور قتل کرنے کی تحریک شاؤیانگ میں شروع ہوئی۔ یہ تحریک 4 / اگست کو تب ایک پر تشدد قتلِ عام میں بدل گئی، جب ایک زمیندار کے بیٹے ڈینگ باؤمن (邓保民) Deng Baomin کے پورے خاندان کو قتل کر دیا گیا۔ یہ قتلِ عام شاؤیانگ کاؤنٹی میں کسانوں نے کیا تھا اور اس کی قیادت مقامی ملیشیا اور پروڈکشن بریگیڈ نے کی۔ نتیجے کے طور پر، اگست سے اکتوبر 1967 تک، ڈاؤشیان قتلِ عام Daoxian Massacre جاری رہا، جس میں 'بلیک کلنگ ٹیم' کے ارکان کو نشانہ بنایا گیا۔ کل 7,696 لوگ مارے گئے اور دیگر 1,397 کو جبری خودکشی کرائی گئی۔ اس کے علاوہ قتلِ عام کے دوران 702 نجی جیلیں اور 1,587 پرائیویٹ ہتھکڑیاں بنائی گئیں۔ 1974 میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، "بلیک کلنگ ونڈ" Black Killing Wind کے دوران کل 11,177 افراد کو گرفتار کیا گیا جن میں سے 7,781 قید اور 113 کو مستقل طور پر معذور کر دیا گیا۔

شاؤیانگ قتلِ عام میں، قتل کے طریقوں میں زندہ دفن کرنا، سنگ سار کرنا، جلانا، دریاؤں یا پانی کے ٹینکوں میں غرق کرنا، کدال یا پھاوڑوں سے مارنا، بانس کے درختوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا وغیرہ شامل ہیں[618]۔ متأثرہ خواتین کو قتل کرنے سے پہلے تشدد اور جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا، کچھ کے نپل یا جنسی اعضاء نکالے گئے یا لوہے کی تاروں سے چھیدے گئے[619]۔ قاتلوں نے نہ صرف بہت سے مقتولین کی لاشوں کو ڈھانپنے سے انکار کر دیا بلکہ مقتولین کے رشتہ داروں کو لاشیں جمع کرنے سے بھی منع کر دیا۔ لاشوں کے ڈھیر تیزی سے بڑھنے لگے اس لئے، بہت سی لاشیں بالآخر دریائے زی Zhi میں بہادی گئیں اور دریا میں تیرنے لگیں۔ یہاں تک کہ بعض لاشیں مقامی پانی صاف کرنے والے پلانٹس کے اندر موجود واٹر پمپس میں پھنس گئیں اور ان کو بند کر دیا اور اس کے نتیجے میں مقامی شہریوں نے تقریباً نصف ماہ تک نل کا پانی نہیں پیا۔ جب شاؤ یانگ شہر کے حکام نے مقامی پبلک سکیورٹی بیورو کو دریا میں تیرتی ہوئی

لاشوں کو دفنانے کا حکم دیا تو شاؤ یانگ کے دیہی علاقوں سے رضاکاروں کو دریا سے تیرتی لاشوں کو نکالنے اور دفن کرنے کے لیے کہا گیا اور ہر لاش نکالنے کے بدلے 10 یوان کا انعام رکھا گیا[620]۔

آموں کا بخار

ثقافتی انقلاب میں ماؤ کی شخصیت ایک مذہبی پیشوا یا خدا کی حیثیت اختیار کر گئی۔ بہت سے لوگ ماؤ کو خدا کا مقام دینے لگے تھے اور اس کے ماننے والوں نے ایک مذہب کی شکل اختیار کر لی جس کو ماؤ کا مذہبی فرقہ Mao Zedong's cult of personality کا نام دیا گیا۔ یہ لوگ ماؤ کی ذرا ذرا سی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے اور اس کو مذہبی رنگ دینے کی کوشش کرتے۔ اس کے بہت سے واقعات پیش آئے جن میں سے ایک واقعہ آموں کا بخار Mango fever کے نام سے موسوم ہے۔

ہوا یہ کہ 4 August 1968 CE میں پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیر زادہ Syed Sharifuddin Pirzada نے خیر سگالی کے طور پر آموں کی کچھ پیٹیاں بطور ہدیہ ماؤ کو بھیجیں۔ 5 ،اگست کو ماؤ نے وہ آم شنگ ہوا یونیورسٹی Tsinghua University کی پروپیگنڈہ ٹیم کو بھیج دیئے۔



"آم، ایک قیمتی تحفہ" (ثقافتی انقلاب پوسٹر، 1968)

یہ ٹیم ریڈ گارڈ کے کچھ دھڑوں کے درمیان جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے وہاں تعینات کی گئی تھی۔ یہ آم پارٹی کے لیڈروں اور ممبروں میں بانٹے گئے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے پہلی بار آم دیکھے تھے تو اس کو نیک فال مانا گیا۔ چونکہ چین میں یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی نیا جانور، پھل، پھول یا قدرتی منظر دکھتا ہے تو وہ روشن مستقبل کی علامت ہوتا ہے۔ تو ان آموں کو ماؤ کی لمبی عمر کی علامت مانا گیا۔ جن لوگوں کو یہ آم ملے انہوں نے خوشی میں روتے ہوئے گانے گائے۔ بعد میں اس پر نظمیں لکھی گئیں، ماؤ کی ہزاروں سال کی عمر کی دعائیں کی گئیں، اخباروں میں مضامین شائع ہوئے۔ افسران نے اپنے اپنے ورک یونٹوں کو فون کر کے اس خبر کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کا حکم دیا، پورے ملک میں لوگوں نے مختلف طریقوں سے جشن کی تقریبوں کا انعقاد کیا جن میں پوری پوری رات جشن منایا جاتا۔ ایک آم بیجنگ کی کپڑا فیکٹری بھی بھیجا گیا جہاں انقلابی کمیٹی نے اس کے اعزاز میں ریلیاں نکالیں۔ ماؤ کے اقوال کو عوام کے سامنے پڑھا گیا۔ اونچے ممبر پر آم کو سجایا گیا۔ کچھ دن بعد جب اس کا چھلکا سوکھنے لگا تو اس کا چھلکا اتار کر اسے ابالا گیا اور اس کے ابلے ہوئے پانی کا ایک ایک چمچ سب کو تبرک کے طور پر دیا گیا۔ اس کے بعد انقلابی کمیٹی نے آم کا ایک مصنوعی مجسمہ بنا کر اس کو نمائش کے لئے فیکٹری میں رکھا۔ اس کے بعد جگہ جگہ مصنوعی آم لگائے جانے لگے۔ لوگ دور دور سے ان

آموں کے مصنوعی نمونوں کو دیکھنے آتے۔ جب ان نمونوں کو چینگڈو لے جایا گیا تو لاکھوں لوگوں نے ان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اسکے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں احتجاجی اشتہار placard اور پوسٹر ان آموں کے شائع کئے گئے جن میں آم اور ماؤ کی تصویر ہوتی تھی[621]۔ آموں کا اعزاز اتنا بڑھ گیا کہ ایک گاؤں میں ایک دانتوں کے ڈاکٹر نے آم کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ آم کوئی خاص چیز تھوڑی ہے بس شکر قندی کے مزے کا ایک پھل ہے۔ چنانچہ اس جرم کی پاداش میں اس پر مقدمہ چلایا گیا اور مجرم پانے پر اس کو پورے قصبے میں گھمایا گیا اور سر میں ایک گولی مار کر سزائے موت دے دی گئی[622]۔ کہا جاتا ہے کہ ماؤ نے آم کا استعمال اپنے پیروکاروں کے آپسی اختلافات کو مٹانے اور ان کو دوبارہ متحد کرنے کے لئے کیا۔

ثقافتی انقلاب میں اسلام مخالف کاروائیاں

چنانچہ ثقافتی انقلاب کے دوران ساری مسجدیں اور مدارس بند کر دیئے گئے۔ یاد رہے سارے مذاہب کی عبادت گاہوں کو بند کیا گیا جن میں مسجدیں بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ مذہبی شعائر پر پابندی لگا دی گئی کوئی ڈاڑھی نہیں رکھ سکتا تھا، برقع یا اسکارف نہیں پہن سکتا تھا، کھلے میں نماز یا قران نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اسلامی تعلیم نہیں دی جاسکتی تھی۔

شادیان واقعہ

یہ واقعہ 1975 CE کے جولائی اور اگست کے مہینے میں، ینان صوبے Yunnan Province کے گی جیو شہر Gejiu City کے شادیان قصبے Shadian Town میں پیش آیا[623]۔ اس واقعے میں ایک اندازے کے مطابق 1600 ہوئی مسلمان مارے گئے جن میں سے 300 بچے بھی تھے، ان میں سے آدھے سے زیادہ شادیان کے ساکنین تھے اور 4000 گھر تباہ ہوئے[624]۔ دراصل یہ ایک ٹکراؤ تھا شادیان کے ہوئی مسلمانوں اور کمیونسٹ حکومت کے بیچ۔

پس منظر

شادیان قصبہ ایک ہوئی مسلم اکثریتی علاقہ تھا جہاں تقریباً 7200 مسلمان آباد تھے۔ ثقافتی انقلاب کے دوران پورے چین کی مسجدیں بند کر دی گئی تھیں جن میں شادیان کی بھی شامل تھیں۔ 1970 CE کی دہائی کے شروع میں اس علاقے میں کچھ فرقہ وارانہ ٹکراؤ شروع ہو گیا تھا[625]۔ لیکن اصل ٹکراؤ تب ہوا جب 1974 میں شادیان کے لوگوں کو ایک سرکاری حکم نامہ موصول ہوا جس میں حکم دیا گیا تھا کہ علاقے کی ساری مسجدیں بند کر دی جائیں۔ اس کے رد عمل میں 1000 سے زیادہ مسلمان ٹرین میں سوار ہو کر بیجنگ شکایت کرنے پہنچے۔

اس کے بعد 1974 کے اخیر میں 800 مسلمان شادیان سے احتجاج کرنے کے لئے صوبائی دار الخلافہ کن منگ Kunming پہنچے، ان لوگوں کی مانگ تھی کے آئین میں جو ان کو حقوق دیئے گئے ہیں وہ بحال کئے جائیں۔

لیکن صوبائی حکومت نے ان لوگوں پر بد امنی پھیلانے کا الزام لگایا اور یہ کہ وہ کمیونسٹ پارٹی کے مقامی لیڈر کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مسلم ملیشیا رجمنٹ Muslim Militia Regiment اور شہر کے حکام کے بیچ ٹکراؤ ہو گیا[626]۔ 1975 CE کے اوائل میں دونوں فریق کو مرکزی حکومت نے بیجنگ بلایا تاکہ دونوں میں مفاہمت کرائی جا سکے۔ لیکن یہ سمجھوتہ تب ناکام ہو گیا جب شادیان کے مسلمانوں کے پاس غیر قانونی اسلحہ کی افواہ اڑی اور شادیان کے مسلمانوں اور حکومت کے بیچ اس اسلحہ کو قابو کرنے پر تنازعہ ہو گیا[627]۔ مزید حالات تب اور زیادہ خراب ہو گئے جب شادیان کے لوگوں نے زبردستی ایک مسجد کھولنے کی کوشش کی اور احتجاجاً، اناج کا لگان دینے سے انکار کر دیا[628]۔

قتلِ عام



شادیان میں مقتولین کی لاشیں

چنانچہ 5 July 1975 CE کو سینٹرل کمیٹی نے اس سلسلے میں ایک حکم نامہ جاری کیا جس کو 'زونگ فا ۱۵' (Zhongfa 15 [1975]) کہا جاتا ہے۔ اس پر ماؤ کے دستخط تھے اور اس میں پیپلز لبریشن آرمی People's Liberation Army (پی ایل اے) کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ شادیان کے حالات کو کنٹرول کرے اور اگر سارے طریقے ناکام ہو جائیں تو پھر بزور طاقت شادیان کے حالات کو قابو میں کیا جائے۔ چنانچہ حکم پاتے ہی صوبائی حکومت نے 10,000 پی ایل اے فوج لے کر شادیان اور آس پاس کے گاؤں پر حملہ بول دیا اور لوگوں کو بے دریغ قتل کرنا اور ان کے گھروں کو لوٹنا اور مسمار کرنا شروع کر دیا۔ پی ایل اے نے اس میں بندوقوں، توپوں اور گرینیڈ کا استعمال کیا اور ہوائی جہازوں سے بھی بمباری کی[629]۔ یہ خونی کارروائی ایک ہفتے تک جاری رہی۔ حکومتی افسران کا کہنا ہے کہ اس میں 130 لوگ مارے گئے جب کہ مقامی لوگوں کا ماننا ہے کہ اس میں 1600 لوگ مارے گئے۔

بعد کے حالات

ماؤ زیڈونگ کے انتقال کے بعد جب ڈینگ شیاؤپنگ چین کے سر کردہ لیڈر (Paramount Leader) بنے تو انہوں نے شادیان کے لوگوں کو دوبارہ بسانے کے احکامات جاری کئے اور فروری 1979 CE میں سرکاری طور پر اس واقعے کے لئے معافی مانگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ ثقافتی انقلاب کے بدترین اور پر تشدد واقعات میں سے ایک ہے جس میں اقلیتوں کو نشانہ بنایا گیا، جس کا ذمہ دار گینگ آف فور Gang of Four ہے خاص کر جیانگ چنگ۔ یاد رہے جیانگ چنگ Jiang Qing، ماؤ کی چھوٹی بیوی تھی اور ثقافتی انقلاب کی سب سے متحرک افسران میں سے



جیانگ چنگ

تھی اور بے انتہا ظالم اور سنگ دل تھی۔ اسی نے ماؤ کو شادیان پر کارروائی کے لئے اکسایا تھا اور خود شادیان میں فوج کی کمان سنبھالی تھی۔

بعد میں حکومت نے وہاں 800 شہداء کے لئے جن کی شناخت ہو پائی، ایک یادگار مقبرہ بھی بنوایا اور ایک بڑی مسجد بنانے کے لئے فنڈ بھی دیا، یہ مسجد 2009 CE میں بن کر تیار ہوئی جس کو شادیان کی بڑی مسجد کہا جاتا ہے اور قصبے کا مرکز کے حیثیت رکھتی ہے[630]۔

کمیونسٹ حکومت کے خلاف مسلم مزاحمتی تحریکیں

Muslim resistance movements against communist government

کیومنتانگ اسلامی مزاحمت

Kuomintang Islamic Insurgency



کیومنتانگ کا جھنڈا

کیومنتانگ اسلامی مزاحمت وہ مزاحمتی تحریک ہے جو چین میں 1949 CE میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم کرنے کے بعد برپا ہوئی۔ اس مزاحمت میں زیادہ تر سابق ماکلیق کے بچے کھچے مسلمانوں نے حصہ لیا۔ یہ لوگ کیومنتانگ کے وفادار تھے اور کیومنتانگ کی حکومت جس کا نام "ریپبلک آف چائنا Republic of China" تھا، کو دوبارہ بحال کرنا چاہتے تھے، حالانکہ کیومنتانگ کا چین سے صفایا ہو چکا تھا اور اس نے ٹائیوان میں جاکر حکومت قائم کرلی تھی لیکن پھر بھی وہ ماکلیق کے مسلمانوں کے رابطے میں تھی۔ یہ مزاحمتی تحریک 1950-1958 CE تک چلی۔ جن علاقوں میں یہ مزاحمت چلی وہ تھے گانسو، چنگ ہائی، ننگ شیا، ینان اور سنکیانگ Gansu, Qinghai, Ningxia, Xinjiang, Yunnan۔ یہ دراصل کوئی نئی تحریک نہیں تھی بلکہ 1949 CE سے پہلے سے جو کیومنتانگ اور کمیونسٹ پارٹی کے بیچ لڑائی چلی آرہی تھی اسی کا تسلسل تھا اور مسلمان کیومنتانگ کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ بالآخر کمیونسٹ پارٹی کی جیت ہوئی۔ اس میں ایک طرف کمیونسٹ پارٹی کی فوج تھی دوسری طرف کیومنتانگ کی

فوج اور مسلم جنرل تھے ان میں سے کچھ کے نام ہیں چیانگ کائی شیک، ماہو شان، مایوان شیانگ، مالیانگ، عثمان باتور، یلبرس خان، لی می، ماچنکو، ماشویی، ٹینگوین شیانگ، لی پن پو، یے چی نان، ہان یوچنگ اور لی وین ہوان وغیرہ۔
Chiang Kai-shek, Ma Hushan, Ma Yuanxiang, Ma Liang (POW), Ospan Batyr, Yulbars Khan, Li Mi, Ma Chun-kuo, Ma Shou-yi, Teng Wen-hsiang, Li Pin-pu, Yeh Chih-nan, Han Yu-ch'ing, Li Wen-huan.

تفصیلی حالات

اس مزاحمت میں زیادہ تر لڑنے والے مابفانگ Ma Bufang کے ساتھی تھے۔ یاد رہے مابفانگ، ماکلیق کے آخری فرمانروا تھے۔ بہت سے ماہو شان کے ساتھی تھے، ماہو شان نے پہلے سنکیانگ میں سوویت یونین کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا۔ اور کچھ لوگ وہ تھے جو دوسری چین و جاپان جنگ میں کیومنتانگ کی طرف سے لڑے تھے جیسے مایوان شیانگ جو جنرل مابیاوMa Biao کے ماتحت لڑے تھے اور ہوائی یانگ کی جنگBattle of Huaiyang میں زخمی بھی ہوئے تھے جس میں جاپانی فوج کو شکست ہوئی تھی۔ اور کچھ لوگ وہ تھے جو سنکیانگ کی الی بغاوتIli Rebellion میں شریک ہوئے جو ایک مسلم بغاوت تھی چینی جمہوری حکومت کے خلاف 1944 CE میں۔ زیادہ تر مسلم فوجیوں کا تعلق ہوئی، سالار اور ڈونگ شیانگHui, Salar, or Dongxiang نسلی گروہوں سے تھا۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ 1950 میں مابفانگ نے اعلان کیا کہ چین میں کیومنتانگ اسلامی مزاحمت جاری رہے گی، چنانچہ یہ مزاحمت 1950سے 1958 تک جاری رہی۔1951 میں ایک مسلم جنرل بائی چونگ شی Bai Chongxi نے تقریر کی اور اس میں کہا کہ روس کے خلاف ہم جنگ جاری رکھیں گے، بائی نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کا ساتھ نہ دیا جائے کیونکہ وہ اشتراکیت کے حامی ہیں اور یہ بھی کہا کہ ماؤ اور اسٹالن تیسری جنگ عظیم کی سازش رچ رہے ہیں۔ مابفانگ کے فرار ہونے کے بعد کمیونسٹ حکومت نے مابفانگ کے تمام ساتھیوں کو معاف کر دیا اور کسی بھی طرح کی باز پرس نہ کرنے کا وعدہ کر لیا۔ چنانچہ مابفانگ کے ایک قریبی مسلم سالار جنرل ہان یی مو Han Yimu نے 1951-1952 کے دوران کمیونسٹ حکومت کے خلاف گوریلا جنگ جاری رکھی انہوں نے کلکٹو نظام Collectives کے خلاف بھی آواز اٹھائی لیکن 1958 میں انکو سزائے موت دے دی گئی۔ اسی طرح مسلم جنرل ماہو شان Ma Hushan نے بھی 1950 سے 1954 تک کمیونسٹ حکومت کے خلاف گوریلا جنگ جاری رکھی اور سینکڑوں پی ایل اے کے فوجیوں کو اپنے حملوں میں مار گرایا۔ اسکو بھی 1954 میں لانزو Lanzhou میں سزائے موت دے دی گئی۔ عثمان باتور Ospan Batyr جو ایک ترک قازق جنرل تھا وہ بھی سنکیانگ میں کیومنتانگ کی طرف سے لڑتا رہا اور سنکیانگ میں کمیونسٹوں کے قبضے کے خلاف

مزاحمت کرتا رہا لیکن CE 1951 میں اس کو بھی سزائے موت دے دی گئی۔ ماہونگ بن کا بیٹا ماڈن جنگ Ma Dunjing جس کا تعلق ۸۱ مسلم کور (81st Muslim Corps) سے تھا اس نے پالا بدل کر کمیونسٹ پارٹی کا دامن تھام لیا[631] اس کے علاوہ بہت سے مسلم جنرلوں اور فوجیوں نے کمیونسٹ پارٹی سے اتحاد کر لیا۔ ایک سالار جنرل ہان یو وین Han Youwen بھی کمیونسٹ فوج میں بھرتی ہو گیا اس کے علاوہ مازان شان Ma Zhanshan نے بھی کمیونسٹوں سے اتحاد کر لیا۔

مالن کا بیٹا جنرل مابورونگ Ma Burong نے بھی کمیونسٹ پارٹی کا دامن تھام لیا اور چینی فوج کو کوریا کی لڑائی میں 10,000 یوان کی امداد دی۔ مابفانگ کے دوسرے کزن ماچینگ شیانگ Ma Chengxiang کے ماتحت جنرل مافن چین Ma Funchen نے بھی کمیونسٹ حکومت سے اتحاد کر لیا۔

بالآخر CE 1980 کی دہائی میں ان لوگوں پر سے پوری پابندی ہٹالی گئی اور عام معافی کا اعلان کر دیا گیا[632]۔

اسی طرح اویغور جنرل یلبرس خان نے بھی کمیونسٹوں کے خلاف گوریلا جنگ جاری رکھی اور اس کی کمیونسٹوں سے ایک جنگ بھی ہوئی جس کو یی وو کی جنگ Battle of Yiwu کہا جاتا ہے جس میں یلبرس خان کو شکست ہوئی تو اسکے زیادہ تر فوجی کمیونسٹوں کی طرف چلے گئے تو وہ فرار ہو کر ہندوستان کے شہر کلکتہ آ گیا لیکن وہاں پر دلائی لاما کے لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ تاہم وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور ایک اسٹیمر میں سوار ہو کر تائیوان چلا گیا اور وہیں 1970 کی دہائی میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکی یادگاریں 1969 میں چھپیں[633]۔

جنرل مالیانگ Ma Liang جو مابفانگ کے رشتہ دار بھی تھے انہوں نے بھی کمیونسٹ حکومت کے خلاف گوریلا جنگ جاری رکھی ان کے ماتحت 2000 چینی مسلم فوجی تھے، چیانگ کائی شیک نے انکی بہت مدد کی اور امریکہ کی خفیہ ایجنسی سی آئی اے CIA نے بھی ہوائی جہاز سے انکے لئے ہتھیار، ریڈیو اور سونا، ناگ چکا Nagchuka کے علاقے میں گرایا[634]۔ مالیانگ کے ساتھ دوسرے جنرل مایوان شیانگ Ma Yuanxiang نے بھی اپنے حملوں سے کمیونسٹوں میں خوف پیدا کر دیا اس لئے ماؤزیڈونگ نے 1953 میں مایوان شیانگ کو سزائے موت دے دی [635]۔

کیو منٹانگ برما میں

چین میں شکست کے بعد تقریباً 12000 کیو منٹانگ فوجی جن میں سے اکثر مسلمان تھے برما بھاگ گئے اور وہاں سے جنوبی چین پر حملے کرتے رہے۔ ان کی قیادت جنرل لی می Li Mi کر رہے تھے اور کیو منٹانگ گورنمنٹ انہیں باقاعدہ تنخواہ دیتی تھی اور اعزازی طور پر لی می کو ینان کا گورنر Governor of Yunnan بنا رکھا تھا۔ لیکن 1953 میں جب برما کی حکومت نے اقوام متحدہ سے ان لوگوں کو قابو کرنے کی درخواست کی تو امریکی حکومت نے تائیوان حکومت پر زور ڈالا کہ وہ اپنے اتحادیوں کو واپس بلائے، چنانچہ 1954 میں 6000 کیو منٹانگ سپاہیوں نے برما

کو چھوڑ دیا اور لی می نے اپنی فوج کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ تبت میں آمڈو Amdo کے علاقے میں جب چینی حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی تو چینی حکومت نے مابفانگ کے انہیں مسلمان مجاہدین کا استعمال تبت کی بغاوت کو کچلنے کے لئے کیا[636]۔

باب ۱۸
موجودہ چین میں اسلام کی بحالی

第十八章
伊斯兰教在当今中国的复兴

Chapter Eighteen
Resurgence of Islam in Present day China

دستاویز نمبر 19

ماؤزیڈونگ کے انتقال کے بعد جب ڈینگ شیاؤپنگ چین کے سرکردہ لیڈر بنے تو انہوں نے مذہبی آزادی کو دوبارہ بحال کیا اور جو افراد اور طبقات ظلم کا شکار ہوئے تھے ان کو دوبارہ بسانے کی اور ان کے غموں کا مداوا کرنے کی کوشش کی اور ماؤ کے دور میں جو غلطیاں اور مظالم ہوئے ان کا کفارہ ادا کرنے کی کوشش کی جس میں مذہبی آزادی کو بحال کرنا بھی شامل تھا، اس لئے اس دور کو بولوان فانزینگ Boluan Fanzheng دور کہا جاتا ہے۔ چین میں اسلام 5 منظور شدہ مذاہب میں سے ایک ہے۔ یہ مذاہب ہیں بدھ، ٹاؤ، اسلام، پروٹسٹنٹ اور کیتھولک۔ 1982 CE کی سینٹرل کمیٹی کے دستاویز نمبر 19 میں مذہبی آزادی کو تفصیلی طور پر بیان کیا گیا اور مذہبی آزادی کے بحال کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ حالانکہ یہ پورا دستاویز ہی بہت اہم ہے اور کمیونسٹوں کے مذہب کے بارے میں نظریے، پر بھر پور روشنی ڈالتا ہے تاہم طوالت کی وجہ سے پورا پیش نہیں کیا جارہا، بلکہ اس دستاویز کے متعلقہ اقتباسات یہاں پیش کئے جارہے ہیں:

Religion is a historical phenomenon pertaining to a definite period in the development of human society. It has its own cycle of emergence, development, and demise. Religious faith and religious sentiment, along with religious ceremonies and organizations consonant with this faith and sentiment, are all products of the history of society. The earliest emergence of the religious mentality reflected the low level of production and the sense of awe toward natural phenomena of primitive peoples. With the evolution of class society, the most profound social roots of the existence and development of religion lay in the following factors: the helplessness of the people in the face of the blind forces alienating and controlling them in this kind of society; the fear and despair of the workers in the face of the enormous misery generated by the oppressive social system; and in the need of the oppressor classes to use religion as an opiate and as an important and vital means in its control of the masses. In Socialist society, the class root or the existence of religion was virtually lost, following the elimination of the oppressive system and its oppressor class. However, because the people's consciousness lags behind social realities, old thinking and habits cannot be thoroughly wiped out in a short period. A long process of struggle is required to achieve great increases in production strength, great abundance in material wealth, and a high

level of Socialist democracy, along with high levels of development in education, culture, science, and technology. Since we cannot free ourselves from various hardships brought on by serious natural and man-made disasters within a short period of time; since class struggle continues to exist within certain limits; and given the complex international environment, the long-term influence of religion among a part of the people in a Socialist society cannot be avoided. Religion will eventually disappear from human history. But it will disappear naturally only through the long-term development of Socialism and Communism, when all objective requirements are met. All Party members must have a sober-minded recognition of the protracted nature of the religious question under Socialist conditions. Those who think that with the establishment of the Socialist system and with a certain degree of economic and cultural progress, religion will die out within a short period, are not being realistic. Those who expect to rely on administrative decrees or other coercive measures to wipe out religious thinking and practices with one blow are even further from the basic viewpoint Marxism takes toward the religious question. They are entirely wrong and will do no small harm[637].

ترجمہ: مذہب انسانی معاشرے کی ترقی کے ایک خاص دور کا تاریخی واقعہ ہے۔ اس کا اپنا قیام، ترقی اور خاتمے کا ایک نظام ہے۔ مذہبی عقیدے، مذہبی جذبات، مذہبی تقریبات اور تنظیمیں ، یہ سب معاشرے کی تاریخ کی پیداوار ہیں۔ پیداوار کی کمی اور قدیم لوگوں کا قدرتی آفات سے متعلق خوف مذہب کی شروعات کی وجہ بنی۔ طبقاتی معاشرے کے ارتقاء کے ساتھ مذہب کی ترقی ہوئی۔ مذہب کے وجود اور ترقی کی سب سے گہری جڑیں مندرجہ ذیل عوامل میں پوشیدہ ہیں: اس قسم کے معاشرے میں اندھی قوتوں کے سامنے لوگوں کی بے بسی اور ان پر قابو پانا۔ جابرانہ سماجی نظام کی وجہ سے پیدا ہونے والے زبردست مصائب کے سامنے محنت کشوں کے خوف اور مایوسی سے مذہب وجود میں آیا۔ اور ظالم طبقوں نے مذہب کو افیون کے طور پر استعمال کیا تاکہ عوام پر اپنا کنٹرول برقرار رکھ سکیں۔ سوشلسٹ معاشرے میں جابرانہ نظام اور اس کے جابر طبقے کے خاتمے کے بعد طبقاتی نظام یا مذہب کا وجود عملاً ختم ہو چکا تھا۔ تاہم، چونکہ لوگوں کا شعور سماجی حقائق سے پیچھے رہتا ہے، اس لیے پرانی سوچ اور عادات کو قلیل مدت میں پوری طرح سے مٹایا نہیں جا سکتا۔ پیداواری قوت میں زبردست اضافہ ، مادی دولت کی بہتات، اور تعلیم، ثقافت، سائنس اور ٹیکنالوجی میں اعلیٰ ترقی کے ساتھ، سوشلسٹ جمہوریت کے اعلیٰ درجے کی اقدار کے حصول کے لیے ایک طویل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو بہت کم وقت میں قدرتی اور انسانی ساختہ آفات کی وجہ سے آنے والی مختلف مشکلات سے آزاد نہیں کر سکتے

اور طبقاتی جدوجہد کچھ نہ کچھ باقی ہے۔ اور پیچیدہ بین الاقوامی ماحول کے پیش نظر، سوشلسٹ معاشرے میں لوگوں کے ایک حصے میں مذہب کے طویل مدتی اثرورسوخ سے گریز نہیں کیا جاسکتا۔ مذہب بالآخر انسانی تاریخ سے مٹ جائے گا۔ یہ قدرتی طور پر سوشلزم اور کمیونزم کی طویل مدتی ترقی کے ذریعے ہی ختم ہو گا، جب تمام معروضی تقاضے پورے ہو جائیں گے۔ تمام پارٹی ممبران کو سوشلسٹ حالات کے تحت مذہبی سوال کی پیچیدہ نوعیت کو سمجھنا چاہیے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سوشلسٹ نظام کے قیام اور معاشی اور ثقافتی ترقی کے ساتھ، مذہب تھوڑی ہی مدت میں ختم ہو جائیگا، وہ حقیقت پسند نہیں ہیں۔ وہ لوگ جو مذہبی سوچ اور طرزِ عمل کو ایک ہی ضرب سے ختم کرنے کے لیے انتظامی حکم ناموں یا دوسرے زبردستی اقدامات پر انحصار کرتے ہیں، اور مارکسزم مذہبی سوال سے متعلق جو بنیادی نقطہ نظر رکھتا ہے اس سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ مکمل طور پر غلط ہیں اور وہ کوئی معمولی نقصان نہیں کریں گے"۔

اسی دستاویز میں آگے ایک دوسری جگہ درج ہے:

"Party committees on each level must adopt toward the religious question an attitude in accord with what Lenin said, "Be especially alert," "Be very strict," "Think things through thoroughly." To overestimate the seriousness or complexity of the question and so to panic, or to ignore the existence and complexity of the actual question and so let matters drift, would be equally wrong [638]."

ترجمہ: ہر سطح پر پارٹی کمیٹیوں کو مذہبی سوال کے بارے میں لینن کے کہنے کے مطابق رویہ اپنانا چاہیے، "خاص طور پر ہوشیار رہو،" "سخت رہو،" "چیزوں کو اچھی طرح سے سوچو" سوال کی سنگینی یا پیچیدگی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور گھبرانا، یا اصل سوال کے وجود اور پیچیدگی کو نظر انداز کرنا اور معاملات کو آگے بڑھنے دینا، اتنا ہی غلط ہو گا۔

اسلام کی بحالی

بہر حال، ماؤ زیڈونگ کے انتقال کے بعد ڈینگ شیاؤپنگ کے دور میں ائی اے سی (IAC: Islamic Association of China) کو دوبارہ قائم کیا گیا۔ مسجدوں اور گونگ بی کو دوبارہ کھولنے اور تعمیر کرنے کی اجازت دی گئی۔ 1982 CE کی سینٹرل کمیٹی کے دستاویز نمبر 19 کے مطابق چین میں مسلمانوں کی تعداد اس وقت ایک کروڑ (10 Million) تھی لیکن اب 2.5 کروڑ (25 million) ہو گئی ہے۔ زی جیانگ صوبے کا یِوُ وو شہر جہاں 1982 CE میں مسلمانوں کی تعداد 400 تھی اور بڑھ کر اب 2012 CE میں 35,000 ہو گئی ہے۔ چین مسلمانوں کی تعداد کے اعتبار سے 9 واں سب سے بڑا ملک ہے۔ یہاں پر مسلمانوں کے کئی نسلی گروہ ہیں جن کو

تعداد کے اعتبار سے بتدریج یہاں بیان کیا جارہا ہے۔سب سے زیادہ ہوئی، اویغور، سالار، قازق، کرغیز، یونان، ڈونگ شیانگ وغیرہ۔

اسلامک ایسوسی ایشن آف چائنا IAC کے مطابق چین میں 40,000 مسجدیں ہیں جن میں سے آدھی سے زیادہ سنکیانگ میں ہیں اور 50,000 امام ہیں جنہیں اہونگ ahong کہا جاتا ہے۔ یہاں پر کئی علاقوں میں مسلمانوں کی تعداد کثرت سے ہے جیسے سنکیانگ، گانسو، چنگ ہائی، ینان، نانجنگ، بیجنگ وغیرہ۔ گانسو کے شہر لن شیا Linxia 夏临 میں مسلمانوں کی اتنی گھنی آبادی ہے کہ اسے چھوٹا مکہ "Little Mecca." کہا جاتا ہے۔

چنانچہ مذہب پر سے پابندی ہٹنے کے بعد یہاں اسلام کی بحالی دیکھنے میں آئی۔ لوگوں نے مسجدوں میں باجماعت نماز پڑھنا شروع کی، مسجدیں آباد ہونے لگیں، ٹوپی پہننا، ڈاڑھی رکھنا، برقع اور اسکارف پہننا شروع کیا۔ خاص کر نئی نسل نے اسلامی شعائر کو تیزی سے اپنایا، مدارس آباد ہوئے اور ان میں دوبارہ قران و حدیث کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا، یہاں تک کہ چھوٹے دیہات اور قصبوں میں بھی مسجدیں اور مدارس تعمیر ہوئے۔ ننگ شیا کے علاقے کو ہوئی لوگوں کے لئے مختص کر دیا گیا۔ اس لئے اس کو ننگنشیا ہوئی خود مختار علاقہ Ningxia Hui Autonomous Region کا لقب دیا گیا، اس کو قران بیلٹ Quran Belt بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں جا بجا سڑکوں کے کنارے مسجدیں اور مدارس نظر آتے ہیں جن میں قران کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یاد رہے چین میں اگر کسی جگہ کوئی نسل یا مذہبی گروہ کے لوگ بڑی تعداد میں آباد ہوتے ہیں تو ان کے لئے اس علاقے کو مختص کر دیا جاتا ہے جس کو Zizhiqu کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے خود مختار علاقہ Autonomous region اور اس علاقے میں اس گروہ کو خاص مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ چین میں کل 5 آٹونومس ریجن ہیں۔ اسی طرح اویغور لوگوں کے لئے سنکیانگ کو مختص کر دیا گیا ہے کیونکہ وہاں اویغور لوگوں کی آبادی زیادہ ہے اس لئے اس کو سنکیانگ اویغور آٹونومس ریجن Xinjiang Uygur Autonomous Region (Xinjiang weiwu'er zizhiqu) کہا جات ہے۔ نئے طرز کے اسلامی اسکول بھی قائم کئے گئے جن میں بڑی تعداد میں مسلم بچوں نے داخلہ لیا، جہاں جدید تعلیم کے ساتھ اسلامی علوم کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کچھ قلیل تعداد میں ہان لوگ بھی مسلمان ہوئے جن میں سے کچھ مذہبی شوق کی وجہ سے اور کچھ شادی کے لئے۔

اس کے علاوہ بہت سی نئی اسلامی کتب کا چینی زبان میں ترجمہ کیا گیا جن سے اسلام کے بارے میں لوگوں کی واقفیت اور بڑھی اور چینی زبان میں اسلامی جریدے اور رسالے جاری کئے گئے۔ 60 سے زیادہ اسلامی جریدے یا رسالے چین میں شائع ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا بھی ایک بڑا ذریعہ بن گیا ہے لوگوں کو اسلام سے متعلق معلومات فراہم کرنے کا اور لوگوں میں اسلامی بیداری پیدا کرنے کا۔ اس کے علاوہ مسلم پروفیسر اور محققین چین کی مختلف

یونیورسٹیوں اور اداروں میں اسلامی تعلیم دیتے ہیں اور اسلامی موضوعات پر تحقیق کرتے ہیں۔ مسلم تنظیموں اور اشرافیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اسلامی کانفرنسوں، سیمیناروں اور ورکشاپوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بہت سے طلبہ نے اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک کا رخ کیا جیسے مصر، سعودی عرب، پاکستان، انڈونیشیا وغیرہ۔ پچھلے 30 سالوں میں تقریباً 12,000 چینی طلبہ نے بیرونی ممالک میں اسلامی تعلیم حاصل کی جب کہ چین میں مدارس کے طلبہ کی تعداد تقریباً 100,000 ہے۔ ہر سال تقریباً 10,000 لوگ چین سے حج کو جاتے ہیں۔

چینی اسلام میں صوفیوں کا بھی کافی رول رہا ہے۔ صوفی خانقاہ کو یہاں قبہ یا گونگ بی کہا جاتا ہے جس میں صوفیوں کا مسکن، عبادت کرنے کی جگہ، مسجد اور قبرستان ہوتا ہے۔ بڑی تعداد میں لوگ ان خانقاہوں کا رخ کرتے ہیں اور صوفی کے انتقال کے بعد اس کو وہیں دفنا دیا جاتا ہے جو ایک مزار بن جاتا ہے اور لوگ اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ خوجہ آفاق کا مزار سب سے مشہور ہے جہاں لاکھوں لوگ ہر سال زیارت کے لئے آتے ہیں۔

باب ۱۹
چین میں مسلم قومیں: ان کی آبادی اور بستیاں

第十九章
中国的穆斯林社区及其人口和定居点

Chapter Nineteen
Muslim Communities in China, their Population and Settlements

چین میں مسلم نسلی گروہ اور ان کی آبادی

2020 مردم شماری کے مطابق

English Name	Population in 2020	نسلی گروہ
Han (Non-Muslim)	1, 284,446,389	ہان(اکثریتی طبقی، غیر مسلم)
Uyghur	11,774,538	اویغور
Hui	11,377,914	ہوئی
Kazakh	1,562,518	قازق
Dongxiang	774,947	دونگ شیانگ
Kyrgyz	204,402	کرغیز
Salar	165,159	سالار
Tajik	50,896	تاجک
Bonan	24,434	بونان
Uzbek	12,742	ازبیک
Tatars	3,544	تاتار
Total	25,951,094	کل آبادی

چین میں تقریباً56 نسلی گروہ ہیں جن میں تقریباً10 گروہ مسلمانوں کے ہیں جن کے نام ہیں ہوئی، اویغور، قازق، ڈونگ شیانگ، کرغیز، سالار، تاجک، ازبیک، بونان اور تاتار۔

Hui, Uyghurs, Kazakhs, Dongxiangs, Kyrgyz, Salar, Tajiks, Uzbeks, Bonan, and Tatars.

Hui ہوئی

2020 مردم شماری کے اعتبار سے چین میں ہوئی گروہ کی تعداد 20,586,087 ہے[639]۔ایک زمانے میں ہوئی مسلمانوں کا سب سے بڑا گروہ مانا جاتا تھا لیکن 2020 مردم شماری میں اویغور کی تعداد ہوئی سے کچھ بڑھ گئی ہے۔

ان کی آبادی شمال مغربی صوبوں میں زیادہ ہے جیسے ننگ شیا، گانسو اور چنگ ہائیNingxia, Gansu and Qinghai ۔ اس کے علاوہ زونگ یوان Zhongyuanعلاقے میں بھی کچھ پائے جاتے ہیں۔

ان کے آباءواجداد کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ زیادہ تر لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ ان تاجروں کی اولاد ہیں جو ریشمی شاہراہ کے راستے چین آئے اور یہیں بس گئے اور چین کی مقامی عورتوں سے شادیاں کر لیں جس کے نتیجے میں یہ نسل وجود میں آئی۔ تاہم وقت کے ساتھ ان لوگوں نے چینی تہذیب میں خود کو ڈھال لیا، چینی رہن سہن، کھانے پینے، لباس اور زبان اپنالی یہاں تک کہ اسلامی ناموں کو بھی بدل کر چینی طرز پر کر دیا جیسے محمد کا ما، حسن کو ہا، حسین کو ہو اور سعید کو ساو غیرہ۔ کچھ کا کہنا ہے کہ یہ خوارزم شاہی لوگ تھے جن کو منگولوں نے شکست دی تو انہوں نے چین کا رخ کیا، انہیں لوگوں کی اولاد کو ہوئی کہا جاتا ہے۔ یہ مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور کسی ایک جگہ مجتمع نہیں ہیں اس کے بر خلاف اویغور لوگ سب ایک جگہ سنکیانگ میں رہتے ہیں۔ عام طور سے چینی حکومت کا رویہ ہوئی لوگوں کے ساتھ بہت نرم اور دوستانہ ہے جب کہ اویغور لوگوں کے ساتھ بہت سخت ہے۔

اویغور Uyghurs

اویغور ایک ترک مسلم نسلی گروہ ہے جو زیادہ تر سنکیانگ صوبے میں آباد ہے۔ یہ ہوئی کے بعد سب سے بڑا مسلم نسلی گروہ ہے۔ یہ لوگ وسطی ایشیا سے آئے ہیں جیسے قازقستان، ترکی، کرغزستان، اور ازبکستان وغیرہ اور ان ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ چینی حکومت کے مطابق ان کی تعداد چین میں 11,774,538 ہے[640]۔ ان کی 80 فیصد آبادی سنکیانگ کے تریم بیسن علاقے میں آباد ہے اس کے علاوہ کچھ ہونانHunan صوبے کے ٹاؤ یوان شہرTaoyuan County میں بھی آباد ہیں۔ ہوئی لوگوں کی طرح انہوں نے خود کو چینی تہذیب میں نہیں ڈھالا بلکہ وسطی ایشیا کی تہذیب کو ہی بر قرار رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سنکیانگ کو چین کا حصہ نہیں مانتے اس لئے اپنی آزادی کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اسی لئے چینی حکومت کا رویہ بھی ان کے ساتھ نہایت سخت ہے۔ یہ لوگ اپنا الگ ملک چاہتے ہیں جس کو' مشرقی ترکستان ' کا نام دیتے ہیں۔ اس لئے اکثر سنکیانگ صوبے میں پر تشدد واقعات اور حکومت اور اویغور لوگوں کے بیچ مڈ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔

قازق Kazakhs

قازق بھی ایک مسلم نسلی گروہ ہے۔ 2020 کی چینی مردم شماری کے مطابق ان کی آبادی چین میں1,562,518 ہے۔ جب چنگ حکومت نے زنگریہ خانیت کا خاتمہ کیا تو ان کی جگہ سنکیانگ میں دوسرے لوگ آباد ہو گئے جن میں

قازق لوگ بھی تھے یہ لوگ در اصل روس کے علاقوں سے آئے تھے۔ 19 ویں صدی میں روس نے قازق لوگوں پر حملہ کر دیا اور ان کو چین میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ روس نے قازق لوگوں کو چین میں اس لئے ڈھکیلا کیونکہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ چین اور روس کی بیچ اگر لڑائی ہوئی تو قازق لوگ اس کے خطرہ بن سکتے ہیں۔ چنانچہ 1916 CE میں روس کے قتلِ عام سے بچنے کے لئے بہت سے قازق لوگ چین میں پناہ گزین ہو گئے۔ یہ واقعہ بسماچی تحریک Basmachi movement کہلاتا ہے۔ ہوا یہ تھا کہ پہلی جنگ عظیم کے موقع پر روس نے 1916 CE میں روس میں بسنے والے مسلمانوں کو جبراً فوج میں بھرتی کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد 1917 CE میں روس میں بول شویک Bolsheviks انقلاب آگیا جس سے پورے ملک میں خانہ جنگی پھوٹ پڑی۔ ترکستان کے مسلمانوں نے اپنی الگ حکومت قائم کر لی جس کا دار الخلافہ وادی فرغانہ Fergana Valley میں کوکند Kokand تھا۔ لیکن اس کے خلاف 1918 CE میں بولشویک حکومت نے فوجی کارروائی کر کے 25, 000 مسلمانوں کو قتل کر دیا، اور بہت سے جان بچا کر ادھر ادھر فرار ہو گئے جیسے چین وغیرہ۔ اس وقت مسلمانوں کے لیڈر انور پاشا Enver Pasha اور اس کے بعد ابراہیم بیگ Ibrahim Bek بنے[641]۔

1936 CE میں شینگ شکائی Sheng Shicai نے 20,000 اور بعض روایات میں 30,000 قازق لوگوں کو سنکیانگ Xinjiang سے نکال کر چنگ ہائی Qinghai بھیج دیا جہاں پر مابفانگ کی حکومت تھی [642]۔ مابفانگ نے ان قازق لوگوں کا قتلِ عام کیا یہاں تک کہ ان کی تعداد صرف 135 رہ گئی۔

دوسری روایت میں ہے کہ 1934-1938 CE کے درمیان 18,000 قازق لوگوں نے قومل السقان Qumil Elisqan کی قیادت میں گانسو اور چنگ ہائی کی طرف ہجرت کی[643]۔ بعد میں ان لوگوں نے روس کی پشت پناہی حاصل کر کے ایک بغاوت کر دی جس کو الی بغاوت کہا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں تین شہروں گلجہ Ghulja، التے Altay اور ترباگتے Tarbagatay پر حکومت قائم کر لی جس کو دوسری مشرقی ترکستان حکومت کہا جاتا ہے لیکن بعد میں وہ بھی ختم ہو گئی۔

چین میں اب سنکیانگ کے اندر ایک قازق پریفیکچر ہے جس کو 'الی قازق آٹونومس پریفیکچر' Ili Kazakh Autonomous Prefecture کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ شہر بھی قازق لوگوں کے لئے مختص ہیں جیسے گانسو Gansu میں اکسے قازق آٹونومس کاؤنٹی Aksay Kazakh Autonomous County اور سنکیانگ Xinjiang میں برکول قازق آٹونومس کاؤنٹی Barkol Kazakh Autonomous County اور موری قازق آٹونومس کاؤنٹی Mori Kazakh Autonomous County ۔ قازق لوگ عام طور پر چینی زیادہ اچھی نہیں بول پاتے بلکہ وہ اپنی آبائی زبان قازق Kazakh language بولتے

ہیں۔ چینی حکومت قازق لوگوں کو اویغور لوگوں کے ساتھ شمار کرتی ہے اور اس کا ان کے ساتھ وہی رویہ ہے جو اویغور لوگوں کے ساتھ ہے۔

ڈونگ شیانگ Dongxiang

ڈونگ شیانگ بھی ایک مسلم نسلی گروہ ہے جو چینی حکومت کے تسلیم شدہ 56 نسلی گروہوں میں سے ایک ہے۔ 2020 CE مردم شماری کے اعتبار سے چین میں ان کی تعداد 774,947 ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر گانسو میں رہتے ہیں۔ گانسو صوبے کے لن شیا شہر میں ان کا ایک مختص علاقہ بھی ہے جس کو ڈونگ شیانگ آٹونومس کاؤنٹی Dongxiang Autonomous County کہتے ہیں۔

تاریخ

ڈونگ شیانگ کو منگول Mongol کی ایک شاخ مانا جاتا ہے جو منگور Monguor اور بونان Bonan کی قریبی ہے۔ 13 ویں صدی عیسوی میں یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب چنگیز خان نے چین پر حملہ کیا تو ہی زو میں جو منگول فوجی ٹھہرے ہوئے تھے ان کی اولاد ہیں ڈونگ شیانگ۔ کچھ کا کہنا ہے کہ جو منگول فوجی لن شیا اور مغربی گانسو میں ٹھہرے ہوئے تھے یہ ان کی اولاد میں ہیں[644]۔ یہ لوگ چینی زبان کے بجائے منگول زبان بولتے ہیں۔ مقامی لوگ ان کو سانتا Santa کہتے ہیں۔ مافوشیانگ Ma Fuxiang کی فوج میں کئی ڈونگ شیانگ جنرل تھے[645]۔

اس کے علاوہ باکسر بغاوت Boxer Rebellion کے دوران بہت سے ڈونگ شیانگ فوجی مافولو Ma Fulu اور مافوشیانگ Ma Fuxiang کے ماتحت لڑ رہے تھے جس نے لانگ فانگ Battle of Langfang کی جنگ کے دوران 8 ملکوں کے فوجی اتحاد Eight Nation Alliance کو شکست دی۔ اس کے بعد مافولو Ma Fulu اور اس کے ساتھ 100 ڈونگ شیانگ فوجی بیجنگ میں زینگ یانگ گیٹ کی لڑائی Zhengyang Gate میں اتحادی فوج کے خلاف لڑتے ہوئے مارے گئے[646]۔

دوسری چین و جاپان جنگ بھی مابیاو Ma Biao کی ماتحتی میں ہوئی، باوان، ڈونگ شیانگ، سالار اور تبتی فوجیوں نے جاپان کے خلاف لڑائی لڑی۔

مشہور ڈونگ شیانگ لوگوں میں ماوانفو ہوئے جو یہوانی صوفی سلسلے کے بانی مانے جاتے ہیں اور چنگ مخالف بغاوت میں شریک رہے اس کے علاوہ ماڈاہان ہوئے یہ بھی چنگ مخالف بغاوت میں شامل تھے۔

چینی حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ڈونگ شیانگ سب سے کم پڑھی لکھی اقلیتوں میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ زیادہ تر ڈونگ شیانگ نے کے اسکول جانے کا اوسط 1.1 سال ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ڈونگ شیانگ زبان کا کوئی رسم الخط نہیں ہے اور یہ کہ اس میں بہت کم الفاظ ہیں۔ 2004 CE میں فورڈ فاؤنڈیشن نے ۳۰،۰۰۰ امریکی

ڈالر (US$ 30,000) کی امداد اس مقصد کے لئے دی کہ اسکولوں میں دو زبان bilingual یعنی مندرن اور ڈونگ شیانگ میں تعلیم دی جائے۔ اس پروجیکٹ میں ڈونگ شیانگ اور چینی زبان کی ایک ڈکشنری بھی تیار کی گئی اس کے علاوہ اسکولوں میں طلبہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔

کرغیز Kyrgyz

کرغیز کے معنی ہوتے ہیں ۴۰ قبیلے (tribes) 40 یا ۴۰ لڑکیاں یا بہنیں 40 Girls۔ کرغیز بھی ایک نسلی اقلیت ہے جو چین میں 56 نسلی گروہوں میں ایک ہے۔ 2020 مردم شماری کے اعتبار سے چین میں ان کی تعداد 204,402 ہے۔ ان لوگوں کے لئے سنکیانگ کے جنوب مغرب میں ایک علاقہ بھی مختص ہے جس کو کزلسو کرغیز آٹونومس پریفیکچر Kizilsu Kirgiz Autonomous Prefecture کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ آس پاس کے دوسرے علاقوں میں بھی رہتے ہیں جیسے اچترفان، اکسو، یرقند، ینگی سار، ٹکس کورگان، پیشان وغیرہ۔
Uqturfan, Aksu, Yarkant, Yengisar, Taxkorgan and Pishan.

تاریخ

تیسری صدی قبل مسیح میں شیونگنو قبیلے نے کرغیز قبیلے کو فتح کیا یہ لوگ خیرگاس جھیل Khyargas Lake کے پاس آباد تھے جو مغربی منگولیا میں ہے۔ لیکن اس وقت ان کو جی کن Ge Kun کہا جاتا تھا۔ 7ویں صدی عیسوی میں یہ لوگ ترکوں کے زیرِ حکومت رہتے تھے اس وقت ان کو چی گو Qigu کہا جاتا تھا۔ جب ٹانگ حکومت نے ترکوں کو شکست دی تو اس وقت یہ لوگ یان ران پروٹیکٹوریٹ Protectorate of Yanran میں آباد تھے۔ بعد میں اس علاقے کو ہوئی ہی خانیت Huihe Khanate نے فتح کر لیا اور اس کا نام شیگاس Xigas رکھ دیا۔ 9ویں صدی عیسوی میں شیگاس دھیرے دھیرے کر کے مضبوط ہو گیا اور 840 CE میں خان زگلوب khan Zhugluob کو قتل کر دیا اور توا Tuva علاقے میں شیگاس خانیت Xigas Khanate کو منتقل کر دیا۔ 10ویں صدی عیسوی میں کھیتان Khitan حکومت کے عروج کے بعد شیگاس اس کی لگان داری بن گئی۔

کرغیز کے الگ الگ نام

ہان حکومت کے دور میں ان کو جی کن Gekun یاجیان کن Jiankun کہا جاتا تھا۔ جن حکومت کے دور میں ان کو چی گو Qigu کہا جانے لگا اور ٹانگ اور سونگ حکومتوں کے دور میں جیان کن Jiankun، جی کاسی Jikasi یا چلی چیسی Qiliqisi کہا جانے لگا۔ یوان اور منگ حکومت کے دور میں ان کو جر جیسی Jirjisi یا چر جیسی Qirjisi کہا جانے لگا۔ چنگ حکومت کے دوران ان کو بولوت Bulute کہا جانے لگا جس کا مطلب ہوتا ہے پہاڑی لوگ[647]۔

کرغیز لوگوں کا رہن سہن


بلنگ کول میں کرغیز یورٹ

کرغیز لوگ روایتی طور پر مویشی پال کر اپنا گزر چلاتے تھے، جیسے گھوڑے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔ وہ لوگ خیموں میں رہا کرتے تھے جن کو یورٹ yurt کہا جاتا ہے۔ سردیوں میں وہ گارے مٹی سے بنے مکانوں میں رہتے تھے۔ ان کا پسندیدہ کھانا گوشت، دودھ، چاول اور گیہوں ہیں۔ انکے کئی تہوار ہوتے ہیں جیسے نو لاؤزی Nuolaozhi، گربنگ Gurbang اور روزی Rouzhi۔ ان تہواروں کے دوران وہ کئی کھیل کھیلتے ہیں جیسے گھوڑوں کی ریس، بھیڑ پکڑنا اور کشتی۔

ان کی ایک داستان کی کتاب بھی ہے جس کو ماناسی Manasi یا ماناس(Manas) کہا جاتا ہے یہ تقریباً دو لاکھ لائنوں 200,000 lines پر مشتمل ہے۔ یہ دنیا کی سب سے طویل نظم مانی جاتی ہے جس میں قدیم کرغیز شہزادوں اور مہم جوؤں Adventurers کی بہادری کے واقعات ذکر ہیں۔ یہ کرغیز ثقافت کا سب سے بڑا دستاویز مانی جاتی ہے۔

سالار Salar

سالار بھی ایک اہم نسلی گروہ ہے مسلمانوں کا۔ اس کے تفصیلی حالات اوپر ''منگ حکومت کے زمانے میں اسلام'' کے عنوان میں دیئے جا چکے ہیں۔

تاجک Tajik

تاجک ایک نزاری اسماعیلی شیعہ مسلم نسلی گروہ ہے چین میں ۔ یہ بھی چین کی 56 تسلیم شدہ نسلی گروہوں میں سے ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر سنکیانگ کے تاشکرگان تاجک آٹونومس کاؤنٹی Tashkurgan Tajik Autonomous County میں رہتے ہیں۔ 2020 CE کے اندازے کا مطابق اس وقت چین میں تاجکوں کی تعداد 50,896 ہے جن میں سے 60% فیصد تاجک تاشکرگان میں رہتے ہیں۔

یہ لوگ زیادہ تر مشرقی ایرانی زبان ساری کولی Sarikoli بولتے ہیں اور کچھ قلیل تعداد میں واکھی Wakhi بولتے ہیں۔

قدیم زمانے میں سنکیانگ کا تاشکر گان قصبہTashkurgan Town ساری کول حکومت Sarikol kingdom کا پایہ تخت تھا۔ یہ لوگ زیادہ تر پامیر پہاڑوں Pamir Mountains پر آباد تھے۔ بعد میں اس علاقے میں جب ترک لوگوں کا غلبہ ہو گیا تو یہ لوگ ترک معاشرے میں ڈھل گئے۔

یہ لوگ بعد میں نزاری اسماعیلی ہو گئے کیونکہ ناصر خسرو Nasir Khusraw نے اپنے چار شاگردوں کے ساتھ ان کو اسماعیلی بنانے کی مہم چھیڑی تھی۔ یہ شاگرد تھے سید حسن زرابی، سید سراب ولی، سید جلال بخاری اور جہان ملک شاہ۔ Sayyid Hassan Zarrabi, Sayyid Surab Wali, Sayyid Jalal Bukhari and Jahan Malikshah۔ یاد رہے ناصر خسرو فارسی کے مشہور سفر نامے ''سفر نامہ" Safarnama کا مصنف بھی ہے۔ آج کے تاجک پیر (holy men) pirs ان ہی لوگوں کی اولاد میں اپنے کو مانتے ہیں[648]۔

چنگ حکومت کے دوران تاجک لوگ سنکیانگ میں بیگ Begs لوگوں کی حکومت کے ماتحت رہے لیکن بعد میں چنگ حکومت نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا جس کو تغدمباش پامیر Taghdumbash Pamir کہا جاتا ہے۔ چینی حکومت نے تاشکر گان نام کا شہر تاجکوں کے لئے مختص کر دیا جو تاریخی اعتبار سے تاجکوں کا جائے سکونت رہا تھا اور اس کا نام تاشکر گان تاجک آٹونومس کاؤنٹی کر دیا اور 1761 CE میں ہنزا کے میر Mir of Hunza کو اس علاقے کا حاکم بنا دیا[649]۔ سنی لوگ شیعہ تاجکوں کو غلچا Ghalcha کہتے ہیں[650]۔ تاجک لوگ اصل میں غلامی کے کاروبار میں بھی ملوث ہوا کرتے تھے اور غلاموں کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ غلام سنی بھی ہوتے تھے جن کو کر غیز لوگوں کے حملے جن کو 'کر غیز غلاموں کے چھاپے' کہا جاتا تھا کے رد عمل میں غلام بنایا جاتا تھا۔ یہ غلام عام طور سے ہنزا، گل گت اور چترال Hunza, Gilgit, and Chitral علاقے سے لائے جاتے تھے۔ ان غلاموں کو بھی غلچا کہا جاتا تھا[651]۔ سنی لوگ بھی تاجک شیعہ غلاموں کو بیچا کرتے تھے جن کو سرف Serfs کہا جاتا تھا[652]۔

ازبیک Uzbek

ازبیک بھی ایک مسلم نسلی گروہ ہے جس کی تعداد چین میں 2020 CE میں 12,742 تھی۔ یہ لوگ زیادہ تر سنکیانگ میں رہتے ہیں، تجارت پیشہ ہوتے ہیں اور بہت کم کاشتکاری پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ آج کل زیادہ تر یہ لوگ فیکٹری ورکر، ٹیک نیشین اور تجارت کے پیشوں سے منسلک ہیں۔ سنکیانگ میں یہ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ لوگ مانے جاتے ہیں۔ چونکہ ان کی تعداد چین میں کم ہے اس لئے یہ لوگ عام طور سے اویغور اور سالار لوگوں میں بھی شادیاں کر لیتے ہیں، اس لئے دونوں میں فرق کرنا کافی مشکل ہے۔

بونان Bonan

بونان ایک چھوٹا مسلم نسلی گروہ ہے چین میں۔ چین میں 2020 میں ان کی تعداد 24,434 تھی۔ 95% فیصد بونان گانسو کے جی شی شان Jishishan شہر میں رہتے ہیں۔ یہ بونان زبان بولتے ہیں جس میں 26 کونسونینٹ consonants اور 11 وول vowels ہوتے ہیں۔ تاہم اس کا کوئی رسم الخط نہیں ہے۔

تاریخ

کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ان منگول فوجیوں کی اولاد ہیں جو یوان حکومت کے دوران چنگ ہائی Qinghai میں تعینات تھے[653]۔ یہ لوگ یا تو کاشت کرتے ہیں یا پھر چھریاں بناتے ہیں۔ بعد میں ان لوگوں نے ہوئی، ہان اور تبتیوں میں شادیاں کیں۔ یہ لوگ ہوئی لباس پہنتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ لامالوگوں کی اولاد میں ہیں۔ یاد رہے لاما تبتی بدھ مذہب کے رہنما کو کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ 1585 CE کے آسپاس چنگ ہائی کے ٹونگرین شہر Tongren County میں رہا کرتے تھے۔ یہیں پر انہوں نے باوان Bao'an نام کا قصبہ آباد کیا۔ بعد میں یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور شمال کی طرف شن ہوا شہر Xunhua County میں منتقل ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ہوئی صوفی ما لائچی (1766 –1681) Ma Laichi کی کوششوں سے مشرف باسلام ہوئے۔ بعد میں ڈنگن بغاوت کے دوران یہ لوگ مشرق بعید کے جی شی شان کی طرف منتقل ہو گئے جو گانسو میں ہے اور اس کو بونان، ڈونگشیان اور سالار لوگوں کے لئے مختص کر دیا گیا اور آج اس کا نام جی شی شان بونان، ڈونگ شیانگ اور سالار آٹونومس کاؤنٹی Jishishan Bonan, Dongxiang and Salar Autonomous County ہے۔ بعد میں باکسر بغاوت کے دوران بونان لوگ بھی مافولو اور مافوشیانگ کی فوج میں شامل ہوئے اور 8 ملکوں کے اتحاد کو لانگ فانگ Battle of Langfang کی جنگ میں شکست دی۔ اور دوسری چین و جاپان جنگ Second Sino-Japanese War کے دوران ان لوگوں نے ما بیاو Ma Biao کے ماتحت جاپانی حملہ آوروں کے خلاف بھی جنگ کی[654]۔

تاتار Tatar

تاتار بھی ایک چھوٹا مسلم نسلی گروہ ہے جو در اصل ترک ہیں اور ان کی تعداد 2020 CE میں 3,544 مانی گئی تھی۔ یہ لوگ بھی زیادہ تر سنکیانگ کے شہروں میں رہتے ہیں جیسے یننگ، تاچینگ، ارمچی Yining, Tacheng and Urumqi وغیرہ۔ ان کے لئے ایک علاقہ بھی مخصوص ہے جس کو ڈاچوان تاتار نسلی قصبہ Daquan Tatar Ethnic Township کہا جاتا ہے۔ یہ گاؤں قتائی شہر میں ہے جو چانگ جی ہوئی آٹونومس پریفیکچر

Changji Hui Autonomous Prefecture کا حصہ ہے۔ یہ لوگ بنیادی طور پر روس کے باشندے ہیں۔ سب سے بڑی کھیپ 1851 CE میں گلجا شہر Ghulja آئی۔ یہ لوگ اپنے ساتھ کچھ ترقی پسند خیالات بھی لائے اور انہوں نے سنکیانگ میں مسلمانوں کے لئے جدیدی تحریک کی طرز پر کئی اسکول اور تعلیمی ادارے کھولے[655]۔ یاد رہے جدیدی تحریک ایک تعلیمی تحریک تھی جو 19 ویں صدی میں روس کے مسلمانوں میں قائم ہوئی۔ یہ لوگ زیادہ تر سنی مسلمان ہیں اور تاتار زبان بولتے ہیں۔

باب ۲۰
چین میں مسلم ثقافت

第二十章
中国穆斯林文化

Chapter Twenty
Muslim Culture in China

چین میں اس وقت تقریباً ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ (22 million) مسلمان ہیں جو چینی آبادی کا تقریباً % 1.6 ہیں۔ پورے چین میں تقریباً 35,000 مسجدیں ہیں اور 45,000 اہونگ Ahong (امام) ہیں، اہونگ غالباً اخوند Akhund کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ سنکیانگ سب سے زیادہ مسلم آبادی والا علاقہ مانا جاتا ہے اس کے علاوہ گانسو، ننگ شیا، چنگ ہائی، ینان، بیجنگ اور شنگ ہائی میں بھی بڑی تعداد میں مسلمان رہتے ہیں۔ سنکیانگ میں کاشغر اور ترپان مسلم ثقافتی مراکز ہیں۔ گانسو کے لن شیا Linxia شہر کو یہاں کا چھوٹا مکہ کہا جاتا ہے۔ گانسو میں دوسرا علاقہ ننگ شیا ہوئی آٹونومس ریجن Ningxia Hui Autonomous Region ہے اس میں بھی مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے اور بہت سے صوفی مقبرے ہیں جن کو چین میں گونگ بیGongbei کہا جاتا ہے شاید یہ فارسی لفظ 'گنبد' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ ہوئی نسلی گروہ کے لئے مختص کیا گیا ہے اسی لئے اسے قران بیلٹ Quran Belt بھی کہا جاتا ہے[656]۔ چین میں مسلم ثقافت ایک الگ ثقافت ہے جو اسلامی رہن سہن اور چینی تہذیب سے مل کر بنی ہے۔ بنیادی طور پر چین میں مسلم آبادی دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک وہ گروہ جس نے اپنے کو چینی معاشرت و تہذیب میں ڈھال لیا اور چینی زبان، کھانے، لباس نام وغیرہ اپنا لئے۔ اس گروہ کو ہوئی کہا جاتا ہے۔ اور دوسری مسلم آبادی وہ ہے جو ترک یا اویغور ہے اور اس نے اپنے وسطی ایشیائی رسوم ورواج باقی رکھے اور چینی تہذیب میں خود کو نہیں ڈھالا بلکہ وہ اپنے کو چینی نہیں مانتے اور الگ ملک بنانے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر سنکیانگ میں آباد ہیں ان میں کئی نسلی گروہ ہیں جن میں سب سے بڑا اویغور ہے اس کے علاوہ ازبیک، تاجک، کرغیز، قازق، بونان اور ڈونگ شیانگ ہیں۔ یہ لوگ اپنی آبائی زبانیں بولتے ہیں اور وسطی ایشیائی طرز کے لباس، کھانے اور رہن سہن کے طریقے اپناتے ہیں۔

1949 CE جب کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو شروع میں مسلمانوں کو کافی مذہبی آزادی سے رہنے کا موقع ملا۔ چنانچہ 1953 CE میں اسلامک ایسوسی ایشن آف چائنا Islamic Association of China (IAC) کی بنیاد رکھی گئی یہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا ایک ادارہ تھا جو کچھ مسلم قائدین نے قائم کیا تھا۔ لیکن جب ثقافتی انقلاب Cultural Revolution (1966-1976) آیا تو سارے مذہبی رسومات و شعائر پر پابندی لگادی گئی جس میں اسلام بھی شامل تھا۔ جو کوئی بھی مذہب پر عمل کرتا پایا جاتا اس کو سخت سزا دی جاتی، ساری مسجدیں بند کر دی گئیں ۔ لیکن ماؤ زیڈونگ کے انتقال کے بعد چینی حکومت نے ڈینگ شیاؤپنگ کی قیادت میں مذہب کے بارے میں نرم پالیسی اپنائی تو مسجدیں دوبارہ کھولی گئیں اور اسلامی شعائر پر عمل کرنا آسان ہوا۔

کھانے

چین میں خنزیر کا گوشت اور نوڈلس noodles کھانے کا بہت رواج ہے اور کئی نوڈل کی ڈشوں میں خنزیر کا گوشت شامل کیا جاتا ہے۔ مسلمان بھی کئی طرح کے نوڈل کی ڈشیں بناتے ہیں لیکن اس میں خنزیر کے گوشت کی جگہ حلال گوشت استعمال کیا جاتا ہے۔ بازار میں جو ریڈی میڈ کھانے بکتے ہیں ان میں بھی کئی کو حلال سرٹیفکیٹ کے ساتھ بیچا جاتا ہے۔ حلال کھانے کو چین میں چنگ زین چائی(清真菜) qingzhencai کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے خالص سچا کھانا pure truth food۔ جانوروں کو اسلامی حلال طریقے پر ذبح کیا جاتا ہے۔ تاہم چینی حکومت کئی دفعہ اس کی مخالفت بھی کرتی ہے۔ چنانچہ 2018 CE میں چینی حکومت نے ایک حلال مخالف تحریک چلائی جس میں اہلکاروں کو حکم دیا کہ وہ حلال سامان بیچنے والوں پر سخت کارروائی کریں۔ کچھ مسلم ڈشوں کے نام ہیں لامیان Lamian، بیف نوڈل سوپ Beef noodle soup، چوانر Chuanr، سوان کائی Suan cai، نانگ Nang، نیانگ پی Niang pi وغیرہ[657]۔

شادی

چینی مسلمانوں میں شادی بیاہ کے اپنے الگ رسمو رواج ہیں۔ یہاں پر ان میں سے کچھ کو نقل کیا جارہا ہے۔ شادی کی رسموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلی منگنی دوسری شادی کی تیاری اور تیسری رسم نکاح۔

ا۔ منگنی: منگنی اکثر بوڑھی عورتوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ پہلے وہ عورت لڑکی والوں کو آمادہ کرتی ہے کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی فلاں لڑکے سے کر دیں۔ وہ لڑکے کے اخلاق بیان کرتی ہے، پھر اس کے والد کی شخصیت اور اس کی خاندانی اور مالی حالت کا ذکر کرتی ہے، پھر اس سے آئندہ جو امیدیں وابستہ ہیں ان کا اظہار کرتی ہے۔ ادھر لڑکے کے والدین کو بھی آمادہ کرتی ہے کہ اپنے لڑکے کی شادی فلاں لڑکی سے کر دیں، ان کے سامنے وہ فلاں بنتِ فلاں کے اخلاق، حسن اور چال چلن وغیرہ کی تعریف کرتی ہے۔ اگر طرفین کے والدین راضی ہوگئے تو شادی کی تاریخ مقرر کرنے کے لئے کچھ رسمیں ہوتی ہیں۔ عموماً ان کو لوگ "ہاتھ ملانا" کہتے ہیں، کیوں کہ اس روز طرفین کے بزرگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں، بسا اوقات موجودہ فیشن کے مطابق ہوٹل میں جمع ہوتے ہیں، دعوت کا انتظام وہیں ہوتا ہے جس میں تمام دوست و احباب مسلم اور غیر مسلم بلائے جاتے ہیں۔ اس موقع پر لڑکے کا ولی کچھ ضروری زیورات جن میں انگوٹھی، کنگن اور گھڑی شامل ہوتے ہیں ایک چھوٹی سی مگر نہایت خوبصورت ڈبیہ میں رکھ کر اپنے ساتھ لاتا ہے، اس ڈبیہ کے اوپر اور چاروں کناروں پر سنہری پھول بنے ہوتے ہیں اور لڑکی کا ولی بھی اپنے ساتھ ایک چھوٹی سی شیشے کی ڈبیہ لاتا ہے جس میں ایک مطلا سرخ کاغذ کے اوپر اس لڑکی کا نام سنہرے حروف سے لکھا ہوتا ہے، جو فلاں ابن فلاں کے ساتھ رشتہ قائم کرنے کے لئے راضی ہے۔ یہ رسم عموماً جمعہ کے روز ادا کی جاتی ہے۔ لڑکے کا ولی زیورات لڑکی کے ولی کے سپرد کرتا

ہے اور لڑکی کا ولی وہ زرین کاغذ جس پر لڑکی کا نام لکھا ہوتا ہے سپرد کردیتا ہے، اس کے بعد فریقین کے بزرگ ایک دوسرے سے ہاتھ ملا کر آداب بجالاتے ہیں، پھر دعوت کھا کر اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔

۲۔ شادی کی تیاری: ہاتھ ملانے کی رسم کے ادا ہونے کے بعد طرفین شادی کی تیاری کرتے ہیں، لڑکے والے لڑکی والوں سے لڑکی کا ناپ مانگتے ہیں، تاکہ وہ مناسب لباس تیار کریں، اس موقع پر لڑکی کا خاندان یہ مطالبہ کرتا ہے کہ لباس کی وضع قطع ایسی ہونی چاہئے، کپڑے کا رنگ ایسا ہونا چاہئے، کپڑوں کی تعداد اتنی ہونی چاہئے۔ لباس تیار ہونے کے بعد لڑکی والوں کے یہاں پیش کر دیئے جاتے ہیں اور لڑکی والے لباس ملنے کے بعد رشتہ دار عورتوں کو بلاتے ہیں، کہ لباس کو دیکھیں کہ مناسب ہے یا نہیں، اگر وہ کہتی ہیں کہ مناسب تو ٹھیک، ورنہ بدلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ نکاح سے قبل لڑکے کا گھر خوب سجایا جاتا ہے، لڑکی کو اپنے گھر میں لانے کے لئے لڑکا خود نہیں جاتا بلکہ اس کے رشتہ دار جن کے ساتھ شاندار جلوس ہوتا ہے، لڑکی کے گھر جاتے ہیں، تاکہ لڑکی کو لائیں۔ نکاح اس وقت ہوتا ہے جب لڑکی، لڑکے کے گھر آجاتی ہے۔ جلوس کے ساتھ متعدد سیڈان کرسیاں (جن کو مزدور کندھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں) ہوتی ہیں۔ یہ دیکھنے میں صندوق کی طرح ہوتی ہیں، ان پر روغنی کپڑا چڑھا ہوتا ہے، ان کرسیوں میں سے بعض کو دو آدمی، بعض کو چار آدمی اور بعض کو آٹھ آدمی اٹھا کر چلتے ہیں۔ شادی کے موقع پر عموماً ایسی تین کرسیاں جلوس کے ساتھ لڑکی کے گھر جاتی ہیں، ان میں دو کرسیاں دو دو آدمیوں کے اٹھانے کی ہوتی ہیں اور ایک کرسی چار آدمیوں کے اٹھانے کی ہوتی ہے۔ یہ کرسی دلہن کے لئے ہوتی ہے اور جو کرسیاں دو دو آدمیوں کے اٹھانے کی ہوتی ہیں ان میں سے ایک دلہن کی خادمہ کے لئے ہوتی ہے اور ایک دلہن کے بھائی یا قریبی رشتہ دار کے لئے جو دلہن کے ساتھ دولہا کے گھر آتا ہے۔ اس جلوس کے ساتھ ڈھول، باجے، جھنڈیاں بھی ہوتی ہیں اور بعض ایسے بچے بھی ہوتے ہیں جو رنگین لباس پہنے ہوئے جلوس کے ساتھ خوشی کا نعرہ لگاتے جاتے ہیں۔

جب یہ جلوس دلہن کے گھر پہنچتا ہے تو دلہن کی مامائیں اور خادمائیں دلہن کی آرائش وزیبائش میں مشغول ہو جاتی ہیں، اس کے بال سنوارتی ہیں، اس کے چہرے پر سفید غازہ ملتی ہیں، لباس بدلواتی ہیں اور زیورات پہناتی ہیں۔ جب ان سب کاموں سے فراغت ہوتی ہے تو دلہن کی رسم "تقدیس" ادا کرنے کے لئے مولوی صاحب کو بلایا جاتا ہے بلکہ یہ سمجھئے کہ مولوی صاحب پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دلہن کا قافلہ روانہ ہو جاتا ہے۔ دلہن کے ساتھ ایک سن رسیدہ خاتون بھی جاتی ہے، تاکہ دُولہا کے گھر ایک ہفتہ یا نو روز تک اس کی خدمت کرے، اور دلہن کا بھائی بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ جب دلہن کا جلوس دولہا کے گھر پہنچتا ہے تو دولہا کے گھر میں سے ایک سن رسیدہ خاتون نکلتی ہے جس کے ہاتھ میں پانی اور تولیا ہوتا ہے، وہ دلہن کے پاس جا کر اس کی آنکھیں اور ہاتھ صاف کرتی ہے، کیونکہ دلہن جب اپنے ماں باپ سے جدا ہوتی ہے تو خوب روتی ہے، بعض اوقات اس کا رونا بالکل سچا ہوتا ہے، لیکن بعض وقت وہ

مصنوعی اور رسمی طور پر روتی ہے۔ دلہن آنکھ اور ہاتھ صاف کرنے کے بعد اس وقت تک اپنی ڈولی کے اندر بیٹھی رہتی ہے جب تک کہ نکاح پڑھانے کے لئے مولوی صاحب نہ آجائیں۔

۳۔ نکاح: جب لوشیو (مولوی صاحب) آکر کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں تو دولہا کو کمرے سے بلایا جاتا ہے، اس کے بازوؤں کو دو آدمی سہارا دیتے ہیں اور وہ جھکا ہوا آہستہ آہستہ محفلِ عروس میں آتا ہے۔ محفلِ عروس کے صدر مقام پر ایک مربع نما میز ہوتی ہے جس کے تین طرف دو دو کرسیاں رکھی ہوتی ہیں، لیکن ایک طرف خالی ہوتی ہے۔ یہ میز عموماً بڑے ہال کے صدر مقام پر رکھی جاتی ہے اور سامنے کی طرف مولوی صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوتے ہیں، میز کے دونوں جانب کی کرسیوں پر معزز مہمان ہوتے ہیں۔ کچھ دور ہال کے دونوں پہلوؤں کی دیواروں کے برابر بہت سی کرسیاں لگی ہوتی ہیں جو عام مہمانوں کے لئے رکھی جاتی ہیں، دولہا آکر میز کے اس طرف مخمل کے فرش پر دوزانوں بیٹھتا ہے اور دلہن دائیں طرف کی ایک کرسی پر بیٹھتی ہے جس کے پہلو میں ایک خادمہ کھڑی ہوتی ہے۔

اس وقت محلے کے تمام لوگ اس ہال کے دروازہ کے پاس اس امید پر جمع ہوتے ہیں کہ کچھ "شی کو" مل جائے۔ ''شی'' کے معنی ہیں خوشی اور ''کو'' کے معنی پھل کے ہیں، شیکو ان پھلوں کو کہتے ہیں جو محفل میں خاص موقعوں پر پھینکے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب ایک طرف "النکاح من سنتی" کا خطبہ پڑھتے ہیں اور دوسری طرف ان پھلوں کو جو خوبصورت کشتی میں میز پر رکھے ہوتے ہیں، ہاتھ میں لیکر دولہا کے سر پر پھینکا جاتا ہے۔ جب وہ پھل زمین پر گرتے ہیں تو مجمع ایک دوسرے کو ڈھکیلتا ہوا، ان کو اچکنے کی کوشش کرتا ہے۔ خطبہ نکاح کے بعد دولہا کو فوراً وہاں سے ہٹنا پڑتا ہے ورنہ مجمع کا اس پر ٹوٹ پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے، کیوں کی تمام شیکو اس کے پاس فرش پڑ گرے ہوتے ہیں۔ دولہا کے اٹھتے ہی لوگ پھلوں پر گرتے ہیں، کسی کو کھجور ملتی ہے کسی کو بادام، کسی کو اخروٹ اور کسی کو مٹھائی۔ اس وقت عجیب منظر ہوتا ہے، شیکو چھیننے میں اگر کسی نے چوٹ بھی کھائی تب بھی وہ خوش نظر آتا ہے۔

خطبہ سے قبل مولوی صاحب دولہا سے دریافت کرتے ہیں کہ مہر کتنا ہوگا، اگر دولہا کا گھر معمولی ہے تو دو ڈالر کہتا ہے، اگر اچھا گھرانا ہے تو پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس ڈالر مہر ہوتا ہے۔ خطبہ نکاح کے بعد معاہدۂ نکاح باقاعدہ تحریر کیا جاتا ہے، کہ فلاں بنتِ فلاں کا بتاریخ فلاں ابن فلاں کے ساتھ فلاں فلاں گواہوں کے سامنے اتنی اتنی مہر پر نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مجمع منتشر ہو جاتا ہے اور دلہن کو اس کے کمرے میں جو اس کے لئے مخصوص ہوتا ہے اس کی خادمہ لے جاتی ہے۔

مغرب کے بعد جب چاند نکلتا ہے اور لیلائے شب روشنی سے جگمگاتی ہے اس وقت دلہن کے کمرے سے دلہن کی ماما جو خطبہ نکاح کے بعد سے اب تک اس کے پاس رہی ہے ہال میں بلائی جاتی ہے جہاں دولہا کی طرف سے دعوت کے کھانے چنے گئے ہوتے ہیں، اس موقع پر دولہا اپنی دلہن کی خادمہ کو جھک کر اعزازی سلام کرتا ہے اس رسم کے بعد دلہن کی خادمہ دولہا کو دلہن کے کمرے میں لے جاتی ہے اور دلہن سے اس کی ملاقات کراتی ہے۔ اس وقت دولہا کو یہ

لازم ہے کہ دلہن کے سر پر جو تاج یا زیورات یا اس قسم کی اور چیزیں ہیں ایک ایک کر کے اتار دے اور ان کو ڈبوں میں نہایت احتیاط سے رکھ دے، زیورات رکھنے کے بعد پھر اپنی ٹوپی سے اس کو ڈھانکے اس وقت دلہن کی ماماوہاں سے ہٹ کر دولہا اور دلہن کو خلوت میں چھوڑ دیتی ہے[658]۔

اس کے نویں روز دلہن کے گھر سے کچھ مرد اسے دیکھنے آتے ہیں وہ اپنے ساتھ مختلف قسم کے تحفے اور ہدیے لاتے ہیں اس روز لڑکے والوں کو دعوت کا انتظام کرنا پڑتا ہے، پھر نو روز کے بعد یعنی شادی کے اٹھارویں دن مراجعت ہوتی ہے۔ مراجعت سے مطلب یہ ہے کہ دلہن دولہا کے ساتھ اپنے گھر جاتی ہے۔ رخصت ہوتے وقت وہ اپنی سسرال سے اجازت مانگتی ہے کہ کتنے روز تک وہ اپنے گھر رہ سکے گی، بعض لوگ نصف ماہ کی اور بعض لوگ ایک ہفتہ کی اجازت اور بعض لوگ تین دن کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ تمام رسمیں ادا ہونے کے بعد شادی مکمل ہوتی ہے۔

دلہن جب حاملہ ہوتی ہے تو اس کے والدین وقتاً فوقتاً ہر قسم کی مٹھائیاں پھل، مقوی غذائیں وغیرہ اس کے پاس بھیجتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت اس کی والدہ مع دایہ کے نومولود بچے کا استقبال کرتی ہے، اگر لڑکا پیدا ہوا تو دایہ بلند آواز سے مبارکباد کہتی ہے، اگر لڑکی پیدا ہوئی تو وہ خاموش رہتی ہے۔ پیدائش کے تیسرے روز دعوت ہوتی ہے جس میں تمام اعزہ و اقارب شریک ہوتے ہیں، بچے اور ماں کے لئے طرح طرح کے تحفے لاتے ہیں اس روز بچے کے لئے دو نام تجویز کئے جاتے ہیں ایک چینی دوسرا عربی۔ چونکہ وہ ملکِ چین میں پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا عربی نام رائج نہیں ہو سکتا اس لئے چینی نام رکھنا ضروری ہے اگر وہ آئندہ بڑا شخص ہوا تو یہ نام مشہور ہو جاتا ہے اور اگر گمنام رہا تو مستقبل میں گم ہو جاتا ہے۔ عربی نام صرف اپنے خاندان میں محفوظ رہتا ہے، باہر کے لوگ اس سے کم واقف ہوتے ہیں۔ عربی نام شادی کے موقع پر بہت کارآمد ہوتا ہے، لڑکی کا عربی نام اگر لڑکے والوں کے حوالہ نہ کیا جائے تو شادی قبول نہیں ہو سکتی۔ لڑکی کا عربی نام لڑکے والوں کے حوالے ہو جانا گویا شادی کا پیغام قبول کرنا ہے، بغیر اس کے شادی کی بات چیت آگے نہیں بڑھائی جا سکتی۔

جنازہ

مریض کی حالت جب نہایت خراب اور علاج سے بالکل ناامیدی ہو جاتی ہے تو گھر والے لو شیو (مولوی صاحب) کو بلاتے ہیں تاکہ وہ مریض سے توبہ کرا سکے۔ اس کے لئے مولوی صاحب بستر مرگ کے قریب بیٹھ کر **استغفر اللہ** کا ورد کرتے ہیں۔ بعض لوگ نزع کی حالت میں مریض کے پاس سورۃ یٰس تلاوت کرتے ہیں یا کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت مریض کو یاد دلاتے ہیں۔ جب مریض کی جان نکل جاتی ہے تو سب جمع ہو کر اس کے پاس نوحہ کرتے ہیں اس سے فارغ ہو کر میت نامہ (موت کی خبر دینے والا خط) تیار کرتے ہیں یہ بھی چھاپ دیا جاتا ہے اور کبھی لکھ کر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر جو ضروری چیز ہے وہ ماتمی لباس ہے۔ اسے سفید کپڑوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ میت کے گھر کی طرف سے

تیار کر کے تمام جلوس والوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ چونکہ جنازے کے جلوس میں تین قسم کے مختلف لوگ ہوتے ہیں اس لئے رشتے کی قربت کے لحاظ سے ماتمی لباس بھی تین طرح کے دیئے جاتے ہیں۔ بہت قریب کے عزیزوں کو پورا ماتمی لباس دیا جاتا ہے جو سر سے پاؤں تک تمام جسم کو ڈھانپ لیتا ہے، ان سے دور کے رشتہ داروں کو نصف ماتمی لباس دیا جاتا ہے جو دو گز کا کپڑا ہوتا ہے اور تیسرا عام لوگوں کو ایک یا دو فٹ کا رومال دیا جاتا ہے جو سر میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس ماتمی لباس کی تیاری میں معمولی سے معمولی خاندان چار چار سو روپے تک خرچ کر دیتا ہے۔ اگر میت کا خاندان زیادہ مالدار ہو تو اپنی بساط کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ ماتمی لباس کے علاوہ دعوت کا انتظام بھی کرنا ہوتا ہے یہ کبھی کبھی متواتر دو روز یعنی چار وقت تک ہوتی رہتی ہے جس میں ہزاروں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔

دور اور قریب کے رشتہ داروں کو جب ماتمی لباس کے کپڑے مل جاتے ہیں تو وہ ان کو اپنے ہاتھ سے سیتے ہیں اور وقت مقررہ پر میت کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ مرد مردوں کے ساتھ روتے ہیں عورتیں عورتوں کے ساتھ روتی ہیں۔

میت سردی میں عموماً دو دو روز اور اگر کوئی امر مانع ہوا تو تین روز تک گھر میں رکھی رہتی ہے لیکن گرمی میں فوراً دفن کر دی جاتی ہے۔ نعش کو دفن کرنے سے قبل غسل دیتے وقت مولوی صاحب سورۃ طٰہٰ پڑھتے ہیں۔ ایک طرف تو غسل دیا جاتا ہے دوسری طرف کفن کو تابوت کے صندوق میں بچھا دیا جاتا ہے اور مولوی صاحبان جو بلائے گئے ہیں اس کے گرد جمع ہوتے ہیں اور جلتی ہوئی خوشبودار بتیوں کو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں دیتے ہیں، تین بار گھماتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اس کے بعد نعش کفن میں ملفوف کر دی جاتی ہے پھر جنازہ کی نماز ہوتی ہے۔ نماز کے بعد چار یا آٹھ مزدوروں کے کندھوں پر تابوت اٹھایا جاتا ہے اس کے ساتھ جلوس ہوتا ہے رشتہ دار تابوت کے آگے چلتے ہیں جو سفید ماتمی لباس میں سر تا پا ملبوس ہوتے ہیں اور سفید کپڑوں سے گھرے حلقوں میں رہتے ہیں۔ جنازے کے پیچھے جلوس والے ہوتے ہیں اور ان کے پیچھے عورتوں کی جماعت ہوتی ہے جو زور زور سے نوحہ کرتی ہوئی جنازے کے ساتھ تھوڑی دور تک جاتی ہے اور تین سو قدم چلنے کے بعد روک دی جاتی ہے اور وہ سسکیاں بھرتی ہوئی اپنے گھر واپس ہوتی ہے ۔میت کے دفن ہونے کے بعد اس کے لیے اس کے وارثین کم سے کم چالیس روز تک ہر روز علی الصبح ایک مولوی صاحب کے ساتھ قبر پر جاتے ہیں اور میت کے لئے ہفتہ اور چالیسواں مناتے ہیں ان موقعوں پر قرآن خوانی ہوتی ہے اور دعوت کی جاتی ہے۔ چالیس روز کے اندر کم سے کم پانچ دفعہ اور کبھی سات دفعہ ہفتہ مناتے ہیں۔ یعنی بعض لوگ تین روز کے بعد اور بعض لوگ پانچ روز کے بعد میت کی یاد کے لئے ایک معمولی محفل منعقد کرتے ہیں، اس کو بھی ہفتہ ہی کہا جاتا ہے۔ جب میت کا چالیسواں منایا جاتا ہے تو وہ لوگ جن کو میت کے جنازے کے موقع پر ماتمی لباس ملا تھا سب اس میں شریک ہوتے ہیں اور وہ حسبِ مقدور گھر والوں کو ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ اس موقع پر اگرچہ میت والوں کو سارے مہمانوں کی دعوت کا انتظام کرنا پڑتا ہے لیکن کوئی خسارہ نہیں ہوتا کیونکہ جو ہدیے ان کو ملے ہیں سارے اخراجات کے لئے کافی ہو جاتے ہیں[659]۔

چین میں مسجدوں کا انتظام

یہاں مسجد کا انتظام اہونگ (امام) اور متولی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ امام دو ہوتے ہیں، ایک امام اور دوسرا نائب۔ متولی کبھی ایک آدمی ہوتا ہے کبھی متعدد۔ امام کا کام یہ ہے کہ وہ نماز پڑھائے، نکاح پڑھائے، جنازے کی نماز پڑھائے، قران خوانی کرے، لوگوں کے لئے دعا کرے اور لوگوں کے لئے تعویذ لکھے۔ نائب امام، امام کی عدم موجودگی میں اس کا کام انجام دیتا ہے۔ اور تیسرا شخص وہ ہے جو اذان دیتا ہے اور اگر کوئی مسلمان مرغ ذبح کرانے کے لئے لائے تو اسے ذبح کر دیتا ہے۔ چینی زبان میں متولی کو "شیان لو" کہتے ہیں، وہ مصارف اور اخراجات کا انتظام کرتا ہے[660]۔

مسجدوں میں کتبے

چین کی ہر مسجد میں ضرور کسی نہ کسی قسم کے کتبے لگے ہوتے ہیں جن پر تحریریں کندہ ہوتی ہیں۔ یہ تحریریں قران کی آیتیں، حدیث، اقوال زریں، بادشاہوں کے فرمان وغیرہ کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ کتبے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک چوڑے جن کو پیان (Peyan) کہا جاتا ہے اور دوسرے لمبے جن کو لیان (Lyan) کہا جاتا ہے۔ یہ کتبے عام طور پر پتھر یا سیمنٹ کے ہوتے ہیں۔ چوڑے تختے ایوانِ مسجد یا دیوار کے وسط میں لگائے جاتے ہیں اور لمبے تختے ستون پر یا چوڑے کتبوں کے دونوں طرف لگے ہوتے ہیں[661]۔

چین کی ایک مسجد میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے شاید یہ صوبہ شانڈونگ Shandong Province کے چنگ زو Qingzhou شہر کی زین جیاو مسجد Zhenjiao Mosque میں ہے، حالانکہ بدر الدین چینی نے اس شہر کا نام ٹسن چاؤ لکھا ہے۔ اس کتبہ پر جو تحریر ہے وہ منگ سلطنت کے تیسرے حکمراں یونگلے بادشاہ کا ایک فرمان ہے ایک مسلم امام کمال الدین کے نام جن کو اس نے مسجد کا امام مقرر کیا تھا۔ اس کو بدر الدین چینی کی کتاب سے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں : "مقولہ ہے کہ جو مخلص اور نیک نیت ہوتے ہیں، وہ اپنے خالق کو یاد کرتے ہیں، بزرگوں کا احترام کرتے ہیں، نیکی کی تبلیغ کرتے ہیں، آسمانی قانون کی تعلیم دیتے ہیں اور عوام کو ہدایت دیتے ہیں، تاکہ آسمان سے برکات نازل ہوں اور انسان کو آرام نصیب ہو۔ ہاں! سید کمال الدین مجھے علم ہے کہ تمہارا دین محمدیؐ ہے، تمہارا دل نہایت پاک اور صاف ہے، تم مستقل مزاج آدمی ہو، تم نیکی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہو اور خدا کی عبادت کرتے ہو، تم وفادار اور ایمان دار ہو، تم میری تعریف و تحسین کے مستحق ہو، تم میرے پسندیدہ ہو۔ اب تم امامت پر مقرر کئے جاتے ہو، تاکہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دو، تمام امیروں اور افسروں کو ہدایت کرو کہ میری نافرمانی نہ کریں ورنہ سخت تعزیر پائیں گے۔ یہ ہے میرا فرمان۔ (تاریخ تیسری، مہینہ تیسرا، سال یوان لو، مطابق اپریل 1406 CE)"[662]۔

چینی مسلمانوں کی مذہبی تعلیم

Religious education of Chinese Muslims

شروع میں اسلامی تعلیم کا کوئی خاص نظام نہیں تھا لیکن بعد میں کچھ علماء نے ایک تعلیمی نظام ترتیب دیا جس کو جنگ ٹانگ جیاؤ یو Jingtang jiaoyu کہا گیا جس کا مطلب ہوتا ہے صحیفہ ہال کی تعلیم scripture hall education۔ اس کا بانی ہو ڈینگ زو(Hu Dengzhou (1522-1597 CE کو مانا جاتا ہے۔ ہو ڈینگ زو خود ایک عالم تھے جنہوں نے پہلے مقامی مدرسوں میں تعلیم حاصل کی لیکن بعد میں وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے مکہ گئے۔ اور جب وہ لوٹے تو اپنے ساتھ بہت سی عربی درسی کتابیں بھی لائے جو پہلے چین میں نہیں تھیں۔ چنانچہ وہاں نیا تعلیمی نظام قائم کیا گیا جس میں پورے نصاب کے دوران 14 کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اس کو شی سی بین جنگ shisi benjing کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے 14 صحیفے۔ اس نصاب کو لاؤ جیاؤ 劳教 (Lao jiao) کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے روایتی اسلام کا قدیم نصاب۔ یہ دس سال کا نصاب ہے جس میں طالب علم کئی اساتذہ سے الگ الگ علوم کی کتابیں پڑھتا ہے اور علوم میں گہری بصیرت حاصل کرتا ہے۔ نصاب پورا ہونے پر ایک تقریب کا انعقاد ہوتا ہے جس میں طالب علم کو' اہونگ' (استاد یا امام) کا ایک خرقہ یا کرتا عطا کیا جاتا ہے۔ اس تقریب کو چوان یي chuanyi کہا جاتا ہے[663]۔ یاد رہے اہونگ غالباً اخوند akhund کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس تقریب میں فارغ التحصیل طالب عالم چوان یي (لمبا ہرا چوغا) زیب تن کرتا ہے اور اس کے سفید عمامہ باندھا جاتا ہے۔ ان کتابوں میں عربی صرف و نحو، عربی زبان، قران کی تفسیر، حدیث اور فارسی زبان، تصوف کی کتابیں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ حسب ذیل ہیں۔

- ہان کتاب
- نجم الدین راضی;(died 1256) کی **مرصاد العباد: من المبدأ إلى المعاد**
- عبد الرحمٰن الجامی کی **الوائح** (1414-1492) Flashes of Light
- تفسیر جلالین
- عبد اللہ بن عمر البیضاوی کی **تفسیر القاضی البیضاوی**
- شیخ سعدی کی گلستان اور بوستان

چینی علماء کی خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ کنفیوشس مت اور اسلام کو ہم آہنگ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان میں سے بہت سے علماء کنفیوشس علوم کے ماہر بھی ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ بادشاہی دور میں سول سروس امتحان پاس کرنے کے لئے کنفیوشس علوم میں دسترس ہونا لازمی تھی[664]۔

ہان کتاب Han Kitab

کہا جاتا ہے کہ جب کچھ چینی علماء (Huiru) عرب اور دوسرے ایشیائی ممالک سے تعلیم حاصل کر کے چین لوٹے تو انہوں نے اسلامی علوم کی بہت سی کتابیں چینی زبان میں ترجمہ کیں اور کچھ اپنی تحریریں بھی چینی زبان میں تصنیف کیں۔ ان میں سے کچھ تحریریں بہت مقبول ہوئیں۔ بعد میں کئی علماء کی ان تحریروں کو ایک جلد میں شامل کر کے شائع کر دیا گیا اور اس کا نام 'ہان کتاب' Han Kitab رکھا گیا۔ ہان کا مطلب ہوتا ہے چین، اس طرح ہان کتاب کا مطلب ہو چین کی کتاب۔ ہان کتاب زیادہ تر مدرسوں کے نصاب میں شامل ہے۔ یاد رہے ہان چین کو کہا جاتا ہے اور چینی اکثریتی طبقے کو بھی۔ ہان کتاب کے مصنفوں میں کئی لوگوں کے نام شامل ہیں جن میں سب سے پہلے وانگ ڈائی یو (1590-1658) Wang Daiyu ہیں اور سب سے مشہور لیو زی (1670-1724) Liu Zhi ہیں، ان کے علاوہ وو زنچی Wu Zunqie ، زانگ زونگ Zhang Zhong ، ماڈیشن Ma Dexin وغیرہ۔ ہان کتاب کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس میں اسلام اور کنفیوشس نظریات کو ہم آہنگ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کی تحریروں میں مذہبی سوالات، رسم رواج، قوانین ، ما بعد الطبیعیات Metaphysical pursuits، قرآن و حدیث اور عربی اور فارسی نصوص texts کے تراجم شامل ہیں۔ اس کتاب میں کثرت سے کنفیوشس مذہبی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ اور کنفیوشس، بدھ اور ٹاؤ مذاہب کے نظریات بھی جابجا اخذ کئے گئے ہیں[665]۔

وانگ ڈائی یو Wang Daiyu

وانگ ڈائی یو، ہان کتاب کے پہلے مصنف ہیں۔ انہوں نے چینی زبان کا استعمال کرتے ہوئے اسلام کے بارے میں لکھا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے آباءواجداد اصل میں "عرب" (تیان فانگ) (Tianfang) سے تھے اور 300 سال پہلے چین پہنچے تھے۔ وہ ایک دیندار مسلمان گھرانے میں پلے بڑھے اور صحیفہ ہال (jingtang jiaoyu) کے طلباء کی پانچویں نسل سے تھے۔ انہوں نے نانجنگ میں اپنے بہت سے ساتھیوں کی طرح روایتی کنفیوشس ادبی تعلیم حاصل نہیں کی لیکن مابعد الطبیعات Metaphysics اور تاریخ پر چینی کتابیں پڑھنے کے لیے 20 سال کی عمر میں چینی ادب کا مطالعہ شروع کیا۔ کنفیوشس مت اور اسلامی علوم پر دسترس نے انہیں دونوں نظریات کو ہم آہنگ ثابت کرنے کے قابل بنا دیا۔ چنانچہ انہوں نے جو تصانیف لکھیں ان کا مقصد صحیفہ ہال کے طلباء کے لیے ایک مذہبی مواد فراہم کرنا تھا۔ ہم اسے واضح طور پر ان کے مختصر مقالے "اسلام کی عظیم تعلیم " "Great Learning of Islam" (Qingzhen daxue) میں دیکھ سکتے ہیں، جو کنفیوشس مت کی مشہور چار کتابوں اور پانچ کلاسیکی کتابوں میں سے ایک سیشو ووجنگ (Sishu wujing) کی طرز پر ہے، جسے "عظیم تعلیم" (Daxue) کہا جاتا

ہے۔ جب کہ اصل "عظیم تعلیم" اخلاقی تطہیر اور خود کی اصلاح پر مرکوز ہے۔ وانگ ڈائی یو کا متن بنیادی طور پر توحید سے متعلق ہے۔ وانگ ڈائی یو کی سب سے مشہور کتاب "آرتھوڈوکس ٹیچنگ کی حقیقی وضاحت" (زینگ جیاؤ زین چوان) "True Explanation of the Orthodox Teaching" (Zhengjiao zhenquan) ہے، جو 1642 میں شائع ہوئی، جو ہان کتاب کا قدیم ترین متن ہے۔ 40 ابواب میں، وانگ ڈائی یو نے خاندانی زندگی، شادی، خوراک، موت اور موت کے بعد کی زندگی کے معاملات کے علاوہ خدا، انسانوں اور اسلامی ما بعد الطبیعیات کی وضاحت کی ہے۔ وانگ ڈائی یو نے چینی اسلامی ادبی پیداوار کے لیے ایک ماڈل قائم کیا جو کئی نسلوں تک چلتا رہا۔

لیو زی Liu Zhi

دوسری سب سے مشہور شخصیت ہان کتاب کے مصنفوں میں لیو زی Liu Zhi (1660– 1739) کی ہے۔ یہ چنگ حکومت کے دور کے ایک عالم دین ہیں۔ لیو زی کو بہت سے لوگ اس کتاب کے مصنفوں میں سب سے نمایاں درجہ دیتے ہیں ان کے متن کی ضخامت اور ان کی مذہبی علوم پر دسترس کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے ہی ہان کتاب کا منصوبہ بنایا تھا اور وانگ ڈایو کی تصانیف کو اپنی تصانیف کے ساتھ ملا کر اس کی شروعات کی تھی ۔ وانگ ڈائی یو کی طرح، وہ بھی ایک متقی مسلم خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور پہلے سے ہی صحیفہ ہال کے نظام میں شامل تھے۔ ابتدا میں انہوں نے اسلامی تعلیم اپنے والد لیو سانجی Liu Sanjie سے حاصل کی ، 12 سال کی عمر میں انہوں نے عربی، فارسی کی درسی کتابیں یوان روچیYuan Ruqi سے نانجنگ کی فوجی تربیت گاہ کی مسجد میں پڑھیں۔ اسی کے ساتھ ہی انہوں نے کنفیوشس ، ڈاو اور بدھ فلسفوں کی کتابیں بھی پڑھیں۔ ان کے مطابق کنفیوشس Confucius اور مین شیس Mencius مشرق کے بزرگ ہیں اور حضرت محمد ﷺ مغرب کے بزرگ ہیں۔ 30سال کی عمر میں انہوں نے نانجنگ میں چنگ لیانگ شانQingliangshan پہاڑ کے پاس رہنا شروع کر دیا اور وہاں20سال تک اسلامی درس دیا۔ وہ کنفیوشس فلسفے کے تحت اسلامی کتب کی تشریح کیا کرتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ کنفیوشس اور مین شیس کے نظریات اسلام سے ملتے جلتے ہیں ۔ کنفیوشس کا نظریہ' آسمانی مرضی Mandate of Heaven 'اور 'بادشاہ کی وفا داری کرنا 'یہ دونوں نظریات اسلام میں بھی پائے جاتے ہیں ۔انہوں نے اپنی کتابوں کو لے کر کئی شہروں کا دورہ کیا جیسے جیانگ سو، شانڈونگ، ہیبی ، ہی نان ، انہوئی ، زی جیانگ، گوانگ ڈونگ وغیرہ Jiangsu, Shandong, Hebei, Henan, Anhui, Zhejiang, Guangdong تاکہ وہاں کے مسلمان اور غیر مسلموں سے اپنی کتاب کے بارے میں

رائے لے سکیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے اور کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کا مقبرہ ایک زیارت گاہ بن گیا جس کی زیارت کو ہزاروں لوگ آتے ہیں۔لیو زی کے والد،لیو سانجیLiu Sanjie ،ان کے استاد اور اپنے طور پر ایک معروف عالم اور مصنف تھے، جنہوں نے "اسلام کی وضاحت" (چنگزین جیاؤشو) (Qingzhen jiaoshuo)اور "مسلمانوں کی ابتدا"The Origins of Muslims لکھی تھی۔ لیو زی کی تحریروں میں الہیات، تصوف، قانونی نظریہ، سوانح حیات اور عربی حروف کے معنی سمیت بہت سے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ لیو زی کی تین کتابیں بہت مشہور ہیں: "اسلام کی مابعد الطبیعیات" (تیان فانگ شنگلی) (Tianfang Xingli)، جو 1704 میں مکمل ہوئی۔ "اسلام کی رسومات" (Tianfang Dianli)، 1710 میں پوری ہوئی؛ اور 1724 میں لکھی گئی Tianfang Zhisheng Shilu "اسلام کے آخری پیغمبر کا حقیقی ریکارڈ" The Real Record of the Last Prophet of Islam ۔ یہ سیرت کی کتاب ہے جس کو 1921 میں انگریزی میں ترجمہ کیا رائل ایشیاٹک سو سائیٹی کے اسحاق میسن Royal Asiatic Society member Isaac Mason نے۔ اس انگریزی ترجمے کا عنوان ہے "The Arabian Prophet : A Life of Mohammad from Chinese Sources"۔ ان تینوں جلدوں میں ایمان، عمل اور عظیم ترین انسانی نمونے کے طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا ہے جو تعلیم (جیاؤ)، راستہ (ڈاؤ) اور کامل شخصیت (شینگ) کے اعلیٰ معیار کی ایک مثال تھے۔ تاہم، دوسرے ہان کتاب مصنفین کے برعکس، لیو زی اپنے مختصر کتابچوں کی وجہ سے زیادہ مقبول ہوئے جو مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی سے متعلق مواد پیش کرنے کے لئے مشہور ہیں۔ لیو زی کی نظم "چاند کے پانچ ادوار" (ووگینگ یو)(Wugengyue) سب سے زیادہ مقبول ہوئی اور اب بھی عوامی حلقوں میں اس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ان کی شہرہ آفاق کتاب، اسلام کے تین قدیم کردار "تھری کیریکٹر کلاسکس آف اسلام" Three Character Classics of Islam (Tianfang sanzijing)کا مقصد اسلام کی کلیدی تعلیمات کو متعارف کرانا تھا۔ کتاب کا یہ نام اس وقت کی مقبول چینی فلسفے کی کتاب "تھری کیریکٹر کلاسک"(sanzijing) کی طرز پر رکھا گیا تھا۔ اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہان کتاب کے مصنفین کنفیوشس فلسفے سے کتنا متاثر تھے اور چینی فلسفے کی کتنی آمیزش ہان کتاب میں ہے ۔اس کے علاوہ، شرح الطائف The Philosophy of Arabia (T'ien-fang hsing-li) : یہ ما لیان یوان کی کتاب کا ترجمہ ہے جن کا پورا نام محمد نور الحق بن لقمان الصینی Muhammad Nur al-Haqq ibn Luqman as-Sini ہے۔ اور ایک ہے آسمانی حروف تہجی کی تشریح (T'ien fang tse mu kieh i)۔

لیوزی کی کتاب حیاتِ محمدی میں مالن یی (Ma Linyee) سابق وزیر معارف پیکن کا دیباچہ ہے، جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ظہور کا کنفیوشس کو علم تھا اور وہ آنحضرت ﷺ کو دنیا کا پیغمبر تسلیم کرتا تھا۔ اس دیباچہ کی تھوڑی سے عبارت یہاں نقل کی جارہی ہے۔ "شاہ شیانگ (Shiang) کے وزیر کی کنفیوشس سے ملاقات ہوئی، اس نے یہ دریافت کیا، کیا آپ پیغمبر ہیں، کنفیوشس نے جواب دیا، میں پیغمبر کیسے ہو سکتا ہوں۔ میں صرف حکیم اور عالم ہوں۔ پوچھا کیا سان وانگ(San Wang)(شروع کے تین بادشاہ) پیغمبر تھے؟ جواب دیا، وہ پیغمبر کیسے ہو سکتے ہیں وہ صرف عقلاء اور شرفاء میں سے تھے۔ پوچھا وو ڈی(Wu Di) پیغمبر تھے؟ جواب دیا، وہ رحمدل اور خوش مزاج تھے، پیغمبر نہ تھے۔ پوچھا "آخر پیغمبر کون ہے؟ جواب دیا، مغرب میں پیغمبر کا ظہور ہونے والا ہے، وہ حکومت کریں گے، لیکن قوت سے نہیں، وہ امن قائم کر دینگے، لیکن زور بازو سے نہیں، لوگ ان کی باتوں پر یقین کریں گے اور بغیر دیکھے ہوئے ان پر ایمان لائیں گے، فوج در فوج ان کے دین میں داخل ہونگے اور موج در موج ان کی تعلیم قبول کریں گے، یہ ہیں پیغمبر مگر ان کے نام کا مجھے علم نہیں"[666]۔

ما زو

نانجنگ کے علاوہ ایک مصنف جنوب مغرب کے ینان صوبے Yunnan Province سے بھی ہیں جو ایک اور اسلامی مرکز تھا۔ ان کا نام مازو(1640-1711) ہے جن کی ضخیم کتاب 'اسلام کا کمپاس' "The Compass of Islam" (Qingzhen zhinan) مشہور ہے۔ ما زو، چنگ دور میں ینان صوبے Yunnan Province کے یونگ چانگ فو Yongchang Fu میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنا تعلق مشہور مسلم منگول جنرل سید اجل شمس الدین عمر (1211-1279) سے بتاتے تھے۔ ان کا تعلق حنفی ماتریدی مسلک سے تھا۔ شروع میں انہوں نے قدیم چینی ادب Chinese literary classics کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد انہوں نے بیجنگ میں اسلامی علوم حاصل کئے۔ انہوں نے صحیفہ ہال کے نظام سے اسلامی تعلیم حاصل کی اس دوران ان کا تعلق ہان کتاب کے کچھ مصنفین سے ہوا جنہوں نے ان کی کتاب "اسلام کا کمپاس" کی بہت تعریف کی۔ ان میں لیو سان جی Liu Sanjie بھی شامل تھے۔ انہوں نے بھی کنفیوشس اور اسلام کو ہم آہنگ ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ما نے اپنے نظریات میں چینی روایتی فلسفہ 'چار جوڑے والی قوتوں' پر بھی بحث کی ہے، وہ جوڑے ہیں منگ اور شنگ Ming and Xing ، ین اور یانگ Yin and yang ۔ ما کے مطابق، منگ اس چیز کی نمائندگی کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے پہلے سے مقرر کی گئی ہے، جب کہ شنگ اس چیز کی نمائندگی کرتا ہے جو انسان سماجی حالات سے حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح ین اس چیز کی نمائندگی کرتا ہے جو انسان اپنی

محنت سے اس زندگی میں حاصل کرتا ہے اور یانگ اس کی نمائندگی کرتا ہے جو خدا نے پیدا کی۔ دونوں چیزیں انسان کی تشکیل کے لئے ضروری ہیں۔ ماکا یہ بھی ماننا تھا کہ مسلم عورتوں کو مشہور اسلامی خواتین کے نقش قدم پر چلنا چاہئے جیسے حضرت مریم (Moleyan (Maryam، حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ وغیرہ۔ ماکا یہ بھی کہنا تھا کہ مسلمان مرد اور عورت دونوں کو اسلامی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

ماڈیشن Ma Dexin



یوسف ماڈیشن

ابھی تک ہان کتاب کے مصنفوں میں تھے وانگ ڈائی یو، مازو اور لیوزی، یہ سب 17 ویں اور 18 ویں صدی کے تھے لیکن 19 ویں صدی میں ایک اور مصنف اس جماعت میں شامل ہوئے جن کا نام ہے یوسف ماڈیشنMa Dexin (1794-1874)۔ماڈیشن بھی اپنا تعلق سید اجل شمس الدین کے گھرانے سے بتاتے تھے۔ماڈیشن کی پرورش ینان کے ڈالی میں ہوئی، بعد میں وہ اسلامی تعلیم کے حصول کے لئے شمال مغرب چین گئے اور کئی اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جن میں کئی ہوڈینگ زو کی اولاد میں تھے جنہوں نے صحیفہ ہال نظام کی بنیاد رکھی تھی۔ 1841 CE میں ماڈیشن حج کو گئے اور وہاں انہوں نے 8 سال گزارے اس دوران انہوں نے کئی شہروں میں مختلف اساتذہ سے اسلامی علوم کی تحصیل کی اور جب وہ واپس ہوئے تو ان کا شمار بڑے عالموں میں ہونے لگا اور وہ جنوبی چین کے سب سے بڑے ادارے 'ہوئی لونگ مدرسہ' کے صدر مدرس ہو گئے۔ماڈیشن نے نئے طرزِ تحریر کی شروعات کی کہ وہ جا بجا عربی عبارت کا بھی استعمال کرتے تھے جب کہ پہلے مصنفین صرف چینی زبان کا استعمال کرتے تھے۔ماڈیشن پہلے استاد تھے جنہوں نے عربی عبارت پڑھنے لکھنے پر زور دیا اور کئی عربی کی کتابیں چینی زبان میں ترجمہ کیں۔ وہ اکثر اپنی کتابوں کا ترجمہ ایک زبان سے دوسری زبان میں کرتے تھے جیسے عربی کا چینی میں اور چینی کا عربی میں۔

ماڈیشن کی شہادت

ماڈیشن 1856 میں ہونے والی پنتھے بغاوت میں بھی شریک ہوئے جو مسلمانوں کی ایک بغاوت تھی چنگ مان چو حکومت کے خلاف۔ اس میں مسلمانوں کی قیادت ایک ہان نو مسلم ڈووین شیو کر رہا تھا اور اس کے ساتھ مارولونگ اور ماڈیشن بھی تھے۔ اس کا مفصل ذکر پنتھے بغاوت کے عنوان میں کیا جا چکا ہے۔ شروع میں ماڈیشن نے پورے ینان کے مسلمانوں کو بغاوت میں حصہ لینے کا حکم دیا۔ اور ماڈیشن نے مارولونگ کی قیادت میں فوج بھیجی، ڈووین شیو کی مدد کے لئے۔ اور ایک خط میں ڈووین شیو کو لکھا کہ "میں نے پہلے ہی خفیہ طور پر اپنے شاگرد مین شینگ (مارولونگ mensheng کو (تین سمتوں کے گرانڈ کمانڈر کے طور پر) حکم دیا ہے، کہ وہ ما رونگ Ma Rong (مارولونگ کے بعد دوسرے نمبر کے کمانڈر) کو حکم دے کہ وہ یی مین Yimen میں اپنے اڈے سے چنگ فوج کے پچھلے دستے (rear guard) پر حملہ شروع کرے"۔[667] ماڈیشن کے پاس ایک ٹیلی اسکوپ تھا جو انہوں نے اپنے سفر کے دوران سنگاپور سے خریدا تھا لیکن وہ اس کو استعمال نہیں کر پا رہے تھے۔ چنانچہ 1867 میں ایک فرنچ مہم جو ایم گارنئر M. Garnier نے ما کے لئے اس دوربین کے شیشے کو ایڈجسٹ کیا تو ما اس کے بہت ممنون ہوئے۔ چنانچہ فرنچ سیاح کی درخواست پر ماڈیشن نے اس کو اپنا خط دیا جس میں ڈووین شیو سے سفارش کی گئی تھی کہ وہ گارنئر کو اپنی سلطنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دے اور اس سے اچھا معاملہ کرے۔ چنانچہ اس سفارش کی وجہ سے ڈووین شیو کے سپاہیوں نے اسے اپنے علاقے میں داخل ہونے دیا اور اس کا بے حد اکرام کیا۔

مارولونگ اور ڈووین شیو کی علیحدگی

شروع میں تو سب ساتھ تھے لیکن بعد میں چنگ حکومت کے دباؤ کی وجہ سے 1862 میں مارولونگ اور ماڈیشن پالا بدل کر چنگ حکومت سے جا ملے اور ڈووین شیو بدستور چنگ کے خلاف لڑتا رہا اور ایک حکومت بھی قائم کر لی تھی جس کو ڈالی سلطنت کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد ماڈیشن چنگ اور ڈالی سلطنت کے بیچ ثالث کا کام کرنے لگے اور دوسرے بہت سے مسلمانوں کو چنگ کے آگے ہتھیار ڈالنے پر آمادہ کیا[668]۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام اور نئے کنفیوشس نظریے Neo-Confucianism کے بیچ مماثلت ہے۔ اس لئے دونوں میں مصالحت کی جا سکتی ہے۔ مذہبی قائد ہونے کی وجہ سے دونوں ہی ماڈیشن کی عزت کرتے تھے، مارولونگ بھی اور ڈووین شیو بھی۔

چنانچہ ماڈیشن، مارولونگ اور ان کے ساتھ ہوئی افواج نے 1862 میں چنگ حکومت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے اور چنگ فوج میں شامل ہو گئے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دل سے چنگ کے ساتھ نہیں تھے۔ اس لئے مارولونگ نے اپنی مہر "تین سمتوں کا جنرلا سیمو" (تین سمتوں کا جنرل) کا استعمال جاری رکھا اور اس کے ذریعہ اپنے فرمان بھیجنا جاری رکھے حالانکہ یہ مہر جب کی تھی جب مارولنگ باغیوں میں شامل تھے اور اسی زمانے میں ان کو تین

سمتوں کا جنرل کا لقب دیا گیا تھا۔ ما ڈیشن نے بھی انہیں چنگ حکومت کی طرف سے دیا گیا سول ٹائٹل قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ دل سے چنگ حکومت سے وابستہ نہیں ہونا چاہتے تھے۔ ہوئی باغیوں نے ان ہوئی لوگوں کو طعنہ دیا جو بغاوت میں شامل نہیں ہوئے، ان کو جعلی ہوئی(jia Huizi) کہا گیا۔ تائیوان کے محقق لی شوکونگ Li Shoukong کا دعویٰ ہے کہ بہت سے ہوئی باغیوں نے بغاوت کے ابتدائی سالوں میں ہتھیار ڈالنے کا ڈرامہ کرنے کا ایسا ہی حربہ استعمال کیا تھا۔[669]

ما رولونگ کی وفا داری کو جانچنے کے لئے چنگ حکومت نے اسے لنان Lin'an (جنوبی یونان میں) کے ناراض مجسٹریٹ کو منانے کے لیے بھیجا۔ ما رولونگ کے شہر چھوڑنے کے چند ہفتوں بعد؛ ما رونگ Ma Rong اور ما لیان شینگ Ma Liansheng کی قیادت میں باغی افواج نے کن منگ پر دھاوا بول کر اس پر قبضہ کر لیا۔ ما رولونگ کی افواج کو یقین ہو گیا تھا کہ ایک باغی حکومت کے تحت متحد ہونے کے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اب ما ڈیشن پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ 1863 میں ما ڈیشن Ma Dexin نے خود کو جنوب کو فتح کرنے والا بادشاہ "King-Who-Pacifies-the South (Pingnan Wang)" کا لقب دیا، انہوں نے سرکاری مہریں ضبط کر لیں اور دستاویزات پر تاریخ ڈالتے وقت چنگ حکومت کے کیلنڈر کا استعمال بھی بند کر دیا۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ چنگ حکومت کے ساتھ نہیں ہیں۔ ما ڈیشن کا مقصد تھا کہ وہ باغی افواج کو اپنے ماتحت متحد رکھے جب تک کہ وہ ڈو وین شیو کو اس کا کنٹرول نہ دے دیں۔[670] لیکن کچھ دن بعد ما رولونگ، چنگ فوج کے ساتھ واپس کن منگ آیا اور کن منگ شہر پر حملہ کر دیا۔

اسکے پرانے ساتھیوں نے اسے شہر کی دیواروں سے ملامت کی اور کہا کہ "اگر تم صرف ایک چنگ افسر بننے کا لالچ رکھتے ہو اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے بارے میں نہیں سوچتے، تو تمہیں گوانیی Guanyi میں اپنے گھر واپس لوٹ جانا چاہیئے" [671]۔ لیکن اس نے کچھ پرواہ نہ کی اور شہر پر حملہ کر کے ما ڈیشن کو گرفتار کر لیا اور انہیں اپنے عہدے کی مہریں واپس کرنے کا حکم دیا اور اُنہیں، انہیں کے گھر میں نظربند کر دیا[672]۔

ایک فرانسیسی مشنری کے مطابق، ما رولونگ نے "لاؤ بابا [ما ڈیشن] کو گرفتار کیا جس کا طرزِ عمل، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ہمیشہ سے بہت مبہم رہا ہے۔ اس بوڑھی لومڑی کو اس محل میں قید کر دیا گیا جس میں ما [ڈیشن] کا خاندان رہتا ہے۔"[673]

ما ڈیشن نے ما رولونگ کو چنگ کی اس پالیسی کو قبول کرنے سے بھی روکا جس کے مطابق "ہوئی کو دوسری ہوئی کے خلاف لڑانے کے لئے استعمال کرو"۔[674]

جب ماڈیشن، ڈو وین شیو سے آخری بار ملنے گئے تو ان کو یہ نصیحت کی: "صوبائی (چنگ) حکومت نے مشرقی ہوئی رہنماؤں کو سرکاری عہدے دیئے ہیں تاکہ ہوئی آپس میں لڑیں، یہ [چنگ کی] غلیظ سازشوں میں سب سے ظالمانہ ہے۔اس لیے ہمیں اس منصوبے کو ناکام بنادیناچاہئے ناکہ ہم ان کے جال میں پھنسیں؟"۔یعنی ماڈیشن یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اگر تم ہتھیار نہیں ڈالو گے تو چنگ تمہارے خلاف ہوئی مسلمانوں کو استعمال کرے گی اس لئے تم کو ہتھیار ڈال دینے چاہئیں تاکہ چنگ کی ہوئی کو ہوئی کے خلاف لڑانے کی سازش ناکام ہو جائے۔اور ہتھیار نہ ڈالنے کی صورت میں گویاہم چنگ کے جال میں پھنس جائیں گے اور ہوئی کو ہوئی کے خلاف لڑایا جائیگا[675]۔

انہوں نے ڈو کو یہ بھی نصیحت کی کہ چنگ کو ہوئی کے جال میں پھنسنا چاہئے نہ کہ ہوئی کو چنگ کے جال میں پھنسنا چاہئے۔ چنانچہ بعد میں ماڈیشن گھر میں نظر بند رہے یہاں تک کہ 1874 میں چنگ اہلکار چین یوینگ Cen Yuying نے ان کے خلاف تفتیش کا حکم دیا جس میں ان پر بد امنی پھیلانے کا الزام لگایا گیا اور ان کو سزائے موت دے دی گئی۔لیکن چین یوینگ کا کہنا تھا کہ موت سے پہلے وہ بھوک ہڑ تال پر بیٹھے ہوئے تھے اس لئے بہت لاغر ہو گئے تھے اور موت کے دہانے پر تھے اس لئے انہیں "اختصاری طور پر پھانسی" دی گئی۔ لیکن بہت کم ہوئی لوگوں نے چین کی اس بات پر یقین کیا اور ان کا خیال ہے کہ ماکو صحیح حالت میں سزائے موت دی گئی۔

ماڈیشن کی تصانیف

یوسف ماڈیشن کی 30 سے زیادہ تصانیف مختلف اسلامی علوم پر ہیں جیسے قران کی تفسیر، عربی گرامر، فقہ، فلسفہ، طلبہ کے لئے ہدایات وغیرہ۔

- انہوں نے چینی زبان میں قران کا پہلا ترجمہ لکھا جس کا عنوان تھا ' باؤ منگ زین جنگ زی جی' (Baoming Zhenjing Zhijie) ۔ اس کا ترجمہ ہے 'سچے صحیفے کے قیمتی مینڈیٹ کی براہِ راست وضاحت'۔ حالانکہ وہ اس کی پہلی 5 جلدیں ہی لکھ پائے۔ اس میں ان کا نام عبد القیوم روح الدین یوسف Abd al-Qayyum Ruh al-Din Yusuf ہے۔ ان کو مولانا الحاج یو سف روح الدین ما فوجوہ Mawlana al-Hajj Yusuf Ruh al-Din Ma Fujuh بھی کہا جاتا ہے۔ یوسف ماڈیشن بھی ان علماء میں شمار ہوتے ہیں جو اسلام اور کنفیوشس مت کو ہم آہنگ بتانے کی کوشش کرتے ہیں ، ان کا یہ کہنا ہے کہ "اسلام اور کنفیوشس کی تعلیمات بنیادی طور پر ایک ہیں" ۔ اس لئے انہوں نے قران کا ترجمہ جب لکھا تو اس میں بہت سی اسلامی اصطلاحات کی جگہ پر کنفیوشس اصطلاحات استعمال کیں۔ چنانچہ اللہ کے لئے انہوں نے زین زو 谮主 zhenzhu کا لفظ استعمال کیا جو بدھ مذہب میں رب کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا مطلب ہے سچا حکمراں

یا جائز حکمران ۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے شینگ رین Shengren کا لفظ استعمال کیا ہے جو پہلے کنفیوشس کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ مسلم علماء نے یہ نظریہ بھی دیا " yi ru quan jing " کہ اسلامی کتب کی تشریح کے لئے کنفیوشس اصطلاحات استعمال کی جائیں Using Confucianism to interpret the scriptures۔

- انہوں نے اسلامی فقہ اور فلسفہ پر کتابیں لکھیں۔
- اسلامی کیلنڈر اور تاریخ پر کام کیا۔
- انہوں نے اسلامی علماء ما زو Ma Zhu اور لیو زو Liu Zhu کی کتابوں کا بھی جائزہ لیا۔
- ان کی عربی گرامر کی نحو کی کتابوں کا نام متسق Muttasiq اور قافیہ Kafiya ہے۔
- اس کے علاوہ ما ڈیشن کی مشہور کتابیں ہیں 'اسلام کے کمپاس کی شرح' The Commentary on the Compass of Islam" (Qingzhen Zhinan Yaoyan) ،
- 'سچی وضاحت کا ضروری ریکارڈ' The Essential Record of The True Explanation" (Zhenchuan Yaolu)
- ماانلی اور ما ڈیشن نے 1866 میں قصیدہ بردہ کا ترجمہ چینی زبان میں کیا جو بہت مقبول ہوا۔اس کا عنوان ہے 'تیان فانگ شی جنگ' 'Islamic Book of Odes' (Tianfang shijing) ، یہ 1890 میں چھپا۔یاد رہے قصیدہ بردہ شیخ سعید البسیریؒ Said al-Busiri کا شہرہ آفاق قصیدہ ہے جو انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں فارسی میں کہا تھا۔ ما انلی کا یہ ترجمہ منظوم ہے اوراس میں چینی محاوروں اور شاعری کا بے حد خوبصورت استعمال کیا گیا ہے جس سے یہ ایک دل نشین نظم بن گئی ہے۔یہ نظم در اصل چین کی قدیم ترین نظم شی جنگ "Book of Odes" (Shijing) کی طرز ہے جو کنفیوشس فلسفے کی مشہور کتاب 'چار کتابیں اور پانچ قدیم علوم' Four Books and Five Classics (sishu wujing) میں بھی شامل ہے۔
- انہوں نے اپنا حج کا سفر نامہ لکھاجس کا عنوان ہے چاو جن ٹوجی (Chaojin Tuji) اس کا ترجمہ 'حج کے سفر کی خود نوشت' کیا جا سکتا ہے ۔ جس کا ان کے شاگرد ما انلی Ma Anli نے چینی زبان میں ترجمہ کیا ۔

ماڈیشن کا اثر ان کے بعد کے علماء پر بھی بہت ہے جیسے مالیان یوان(Ma Lianyuan (1841-1903 اور ما انلی(Ma Anli (died 1899 پر۔

مالیان یوان نے ہان کتاب کی عبارت کے نیچے اس کا عربی ترجمہ بھی لکھا تاکہ بیرونی لوگوں تک بھی ہان کتاب پہنچ سکے۔

چین میں اسلامی ثقافت کے مراکز
Centers of Islamic culture in China

سنکیانگ Xinjiang

سنکیانگ سب سے زیادہ مسلم آبادی والا صوبہ ہے، یہ چین کی مغربی سرحد کا آخری صوبہ ہے جس کی سرحدیں روس اور وسطی ایشیا سے ملتی ہیں اس لئے یہاں پر زیادہ تر لوگ وسطی ایشیا سے آکر آباد ہوئے اور وہی ثقافت یہاں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ 1953 میں جو مردم شماری ہوئی تھی اسکے حساب سے سنکیانگ میں 6 فیصد ہان تھے اور 75 فیصد اویغور تھے لیکن 2000 میں ہوئی مردم شماری کے مطابق 40.57 فیصد ہان ہیں اور 45.21 فیصد اویغور۔ اس کے علاوہ یہاں ازبیک، قازق، سالار اور تاجک مسلمان بھی آباد ہیں۔ سنکیانگ کے بڑے شہر ہیں کاشغر، کھوتان، اکسو، کزلسو وغیرہ Kashghar, Khotan, Aksu, Kizilsu and Urumchi۔ ارچی Urumchi یہاں کی راجدھانی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 1950 CE میں یہاں 29,000 مسجدیں، 54,000 امام تھے لیکن ثقافتی انقلاب Cultural revolution کے بعد مسجدوں کی تعداد صرف 1400 رہ گئی تھی تاہم بعد میں 1966 CE تک 14,000 مسجدیں اور 29,000 امام بچے تھے۔ اور 1980 CE تک پھر سے 1950 CE والی تعداد ہو گئی۔ زیادہ تر اویغور مسلمان سنی ہیں۔ اور حنفی مسلک کے پیروکار ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ قلیل تعداد میں نزاری اسماعیلی شیعہ تاجک بھی ہیں جو زیادہ تر پامیر Pamir اور تیان شان Tian Shan پہاڑوں پر آباد ہیں۔ تیان شان کے شمال میں سنی کرغیز اور قازق لوگ آباد ہیں۔ کاشغر میں آفاق خوجہ Afaq Khoja کا مزار اور عید گاہ کی مسجد لوگوں کا مرجع ہیں۔ ترفان میں امین مینار Emin Minaret بھی عالمی شہرت رکھتی ہے۔

گانسو Gansu

گانسو کو چین میں اسلام کی جائے پیدائش مانا جاتا ہے۔ یہیں سے پورے چین میں اسلام پھیلا۔ یہاں پر اسلامی تاریخ تقریباً 1300 سال پرانی ہے۔ گانسو کی راجدھانی لانزو Lanzhou ہے۔ یہاں پر کئی مسلم نسلی گروہ آباد ہیں جیسے ہوئی، ڈونگ شیانگ، باوان، سالار، قازق اور اویغور ان سب کی تعداد کل ملا کر ۱۶لاکھ ۸۰ ہزار (1.68 million) ہے۔ یہاں پر مسلم آبادی تقریباً 86 شہروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں پر زیادہ تر مسلم آبادی لن شیا ہوئی آٹونومس

Linxia Hui Autonomous Prefectureپریفیکچر ، تیانشوئی شہر، پنگ لیانگ شہر اور لانزو میں رہتی ہے۔

Linxia Hui Autonomous Prefecture (more than 101,800 people), Tianshui city (more than 228,000 people), Pingliang city (152,000 people) and Lanzhou city (more than 97,000 people).

لن شیا Linxia کو پہلے ہیزو Hezhou کہا جاتا تھا جس کو چھوٹا مکہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چنگ حکومت کے زمانے میں اسلامی مرکز چانغان سے ہیزو منتقل کیا گیا۔ آج لن شیا میں تقریباً 2500 مسجدیں ہیں۔ یہاں کی اسلامی ثقافت کافی گونا گوں ہے۔ پورے گانسو میں تقریباً 4606 مسجدیں ہیں۔ یہاں کی بڑی مسجدیں ہیں لانزو کی شیگوان مسجد، تیان شوئی کی ہوجی مسجد، لنٹان کی جنوبی مسجد اور لن شیا کی نانگوان مسجد۔ لانزو کی شنگوان بڑی مسجد یہاں کی اسلامی کے مراکز ہے[676]۔

There are 4606 mosques in Gansu province, mainly including Lanzhou Xiguan Mosque, Tianshui Houjie mosque, Lintan South mosque and Linxia Nanguan mosque.

Lanzhou Xiguan Grand Mosque is the center of the Muslim religious activities in Lanzhou City. Lanzhou Qiaomenjie Mosque, located in Qiaomen Lane in the Huis region in the south of the Zhongshan Bridge, can hold one thousand people's worship at the same time[677].

ننگ شیا Ningxia

ننگ شیا کو ننگ شیا ہوئی آٹونومس علاقہ Ningxia Hui Autonomous Region بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہوئی مسلمانوں کے لئے مختص ہے۔ یہ علاقہ چین کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اس کی راجدھانی ین چوان Yinchuanہے۔ 2010 CE کے ایک اعداد و شمار کے مطابق، یہاں پر مسلمانوں کی کل آبادی 36% ہے جو سنکیانگ کے بعد مسلمانوں کی آبادی کا سب سے زیادہ تناسب ہے[678]۔ یہاں پر کئی مسلم نسلی گروہ رہتے ہیں جیسے ہوئی، ڈونگ شیانگ ، باوان، سالار، قازق اور اویغور۔ 1914 CE میں نںگ شیا کو گانسو میں شامل کر دیا گیا لیکن 1928 CE میں اسے پھر سے الگ کر دیا گیا۔ 1914-1928 CE تک ما کلیق کی حکومت رہی گانسو Gansu، ننگ شیاNingxiaاور چنگ ہائیQinghaiکے صوبوں میں۔ مسلم جنرل ماہونگ کوئی General Ma Hongkuiایک وقت میں ان تینوں ریاستوں کے فرماں روا تھے۔ یہاں پر گانسو میں تک 1927-1930 CEلڑائی چلی جو بعد میں ننگ شیا تک پہنچ گئی۔ 1934 CE میں قومی انقلابی فوج کے جنرل سن ڈیان یِنگ Sun Dianyingنے ما کلیق کو لڑائی کے ذریعہ فتح کرنے کی کوشش کی۔ 1949 CE میں جب چین میں کمیونسٹ

پارٹی کی حکومت آئی تو ما کلیق کے برطرف ہوئے لیڈروں نے کمیونسٹ حکومت کے خلاف مزاحمت جاری رکھی کیونکہ یہ مسلمان کمیونسٹ مخالف جمہوریت پسند پارٹی کیومنٹانگ کی طرف تھے اور اسی کی حمایت میں بطور کیومنٹانگ کارکنان مزاحمت کرتے رہے۔ اسی لئے اسے کیومنٹانگ اسلامی مزاحمتKuomintang Islamic Insurgency کہا جاتا ہے۔ یہ مزاحمت 1950-1958 CE تک چلی۔ بالآخر 1958 CE میں کمیونسٹ حکومت کا ننگ شیا پر پورا قبضہ ہو گیا اور اس کو ننگ شیا آٹونومس علاقہ قرار دے دیا گیا۔

Yunnan ینان

ینان ایک صوبہ ہے چین کے جنوب مغرب میں، اس کی راجدھانی کن منگKunming ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ینان ہی وہ علاقہ ہے جہاں ٹانگ حکومت کے زمانے میں، ہوئی لوگ سب سے پہلے آباد ہوئے تھے۔ اس وقت یہاں پر مسلمانوں کی کل آبادی % 1.4 ہے۔ 2010 CE کے اعداد و شمار کے مطابق یہاں پر مسلمانوں کی آبادی تقریباً 700,000 ہے۔ یہاں پر 867 مسجدیں ہیں۔

Beijing بیجنگ

بیجنگ چین کی راجدھانی ہے۔ اس شہر میں بھی اسلامی تاریخ بہت پرانی ہے۔ بیجنگ کے ان علاقوں میں مسلمان آباد ہیں جیسے نیو جی، جیاؤزی، پھولوں کی مارکیٹ، چانگ ینگ، مدین، یوجیاوو، ڈاشنگ، چانگ پنگ، شن یی، می ین وغیرہ۔
Niujie, Jjiaozi Alley, Flower Market, Changying, Madian, Yujiawu, Daxing, Changping, Shunyi, Miyun.

یہاں مسلمانوں کے دو علاقے مختص ہیں جن کو ٹاؤن شپ کہا جاتا ہے، ایک یوجیاوو ہوئی ٹاؤن شپ Yujiawu Hui Township جو ٹونگزو ڈسٹرکٹ Tongzhou Districtمیں ہے اور دوسری چانگ ینگ ہوئی ٹاؤن شپ Changying Hui Township جو چاو یانگ ڈسٹرکٹ Chaoyang Districtمیں ہے۔ یہاں سب سے پرانا مسلم علاقہ نیو جیNiujie ہے جو شوان وو ڈسٹرکٹ Xuanwu districtمیں ہے یہ ہزار سال پرانی آبادی مانی جاتی ہے۔ یہاں پر 120,000 مسلمان آباد ہیں جو اس شہر کی مسلم آبادی کا ۲۳ فیصد (23%) ہے۔ یہاں پر حلال گوشت کی مارکیٹ، مسلمانوں کے ہسپتال اور اسکول ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی یہاں کے لئے مخصوص قوانین ہیں جیسے یہاں ہوٹلوں میں غیر حلال گوشت ممنوع ہے جیسے خنزیر کا گوشت، یہاں تک کہ جو غیر مسلم یہاں پر کام کرتے ہیں انکو بھی یہاں غیر حلال گوشت کھانا ممنوع ہے نہ کوئی یہاں لنچ میں لا سکتا ہے۔

نانجنگ Nanjing

جیانگ سو صوبے Jiangsu province میں ٹانگ اور سونگ حکومتوں کے زمانے سے مسلمان آباد ہیں۔ یہاں پر سب سے پہلے مسلمان یانگ زو Yangzhou شہر میں اباد ہوئے جو ریشمی شاہراہ پر واقع تھا۔ جیانگ سو Jiangsu صوبے کی راجدھانی نانجنگ ہے۔ نانجنگ میں بھی مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے۔ یوان حکومت کے زمانے میں یہاں مسلمانوں کی آبادی 100,000 تک پہنچ گئی تھی۔ دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران جب جاپانی فوج نے بیجنگ پر قبضہ کر لیا تو چینی حکومت نے نانجنگ کو دار الخلافہ بنالیا۔ بعد میں جب جاپان نے نانجنگ پر بھی قبضہ کر لیا تو یہاں پر دوسرے لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کا بھی قتلِ عام ہوا اور مسجدیں مسلمانوں کی لاشوں سے پٹ گئیں۔ 2010 CE کی مردم شماری کے مطابق یہاں اس وقت مسلمانوں کی آبادی 130,757 ہے۔ یہاں پر سینکڑوں مسجدیں ہیں جن میں سے کچھ کے نام ہیں ''نانجنگ جنگ جو مسجد Jingjue MosqueNanjing'' ، یانگ زو شیانہی مسجد Xianhe MosqueYangzhou ۔ نانجنگ میں کنفیوشس کا مزار Nanjing Confucius Temple بھی ہے اور اس کے آس پاس کا علاقہ سب سے بڑا مسلم بازار ہے جہاں حلال گوشت کی دکانیں اور مسلم ہوٹل کثرت سے موجود ہیں۔

چین میں دینی تعلیم کے انتظامات

چین میں دینی تعلیم کے انتظامات عموماً ممالک اسلام کے دینی تعلیم کے انتظامات کے مشابہ ہیں۔ جو علاقے اپنی دینی تعلیم کے لیے مشہور ہیں وہ ہیں صوبہ ینان (Yunnan) اور گانسو۔ گانسو کے ہاچاو (Hochow) یا ہیزو (Hezhou) میں دینی تعلیم کا مرکز ہے، یہاں پر کثرت سے دینی مدارس، علماء اور طلبہ رہتے ہیں۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ینان کا پایۂ تخت علومِ دینیہ کا مرکز تھا لیکن پنتھے بغاوت کے بعد جب وہاں تباہی ہوئی تو مرکز ہیزو میں منتقل ہو گیا جو 1928 CE تک تشنگانِ علم کو سیراب کرتا رہا لیکن جب عیسائی جنرل فنگ یوشیانگ نے ہیزو پر حملہ کر کے وہاں کے مسلمانوں کو پائمال کیا تو دینی تعلیم کا مرکز بیجنگ قرار پایا تاہم ہیزو دوبارہ سے پھلا پھولا[679]۔ آج جس طرح جامع الازہر میں تمام دنیا کے مسلم طلبہ موجود ہیں، اسی طرح ہیزو میں تمام چین کے مسلم طلبہ پائے جاتے ہیں۔ دینی تعلیم حاصل کرنے طلبہ دور دور سے یہاں آتے ہیں اور فارغ ہو کر اپنے وطن واپس جا کر دینی خدمات انجام دیتے ہیں[680]۔

چین میں عام طور سے تعلیم کے دو درجات ہیں ایک تو مکتب کی تعلیم جو بہت ابتدائی قسم کی ہوتی ہے اور دوسری بڑے مدرسوں کی تعلیم جہاں لوگ عالم بنتے ہیں۔ مکتبوں کے نصاب میں عموماً چند سورتیں، نماز کے ارکان و احکام، نواقضِ وضو وغیرہ کے مسائل ہوتے ہیں اور جن مدارس میں عالمیت کی تعلیم ہوتی ہے اس میں ملا جامی، مختصر المعانی، عوامل، مصباح اور مراح الارواح وغیرہ پڑھاتے ہیں، فقہ میں عمدۃ الرعایہ، درالمختار، حدیث کی تعلیم شاذ و نادِر ہے البتہ علم

الکلام و عقائد کا زور کافی ہے، تفسیر میں جلالین، بیضاوی بڑے مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں، فارسی زبان میں مہمات اور الفوز والنجاہ پڑھائی جاتی ہیں۔ عربی ادب بہت کم پڑھایا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض چینی علماء بعض فقہی مسائل میں تو بہت ماہر ہیں لیکن ایک لفظ عربی نہیں بول سکتے[681]۔

چینی اسلامی ادب

ہان کتاب

ہان کتاب کا تفصیلی ذکر اوپر دیا جاچکا ہے۔ یہ دراصل کئی علماء کی اسلامی تحریروں کا ایک مجموعہ ہے جو زیادہ تر دینی حلقوں میں مقبول ہے اور مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ ہان کا مطلب ہوتا ہے چین اس طرح ہان کتاب کا مطلب ہوا چین کی کتاب۔ اس کے مصنفوں میں ہیں وانگ ڈائی یو Wang Daiyu ، لیو زی Liu Zhi ، وو زنچی Wu Zunqie ، زانگ زونگ Zhang Zhong، ماڈیشن Ma Dexin وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ اس کتاب میں کنفیوشس اور اسلامی نظریات کو ہم آہنگ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

یوسف ماڈیشن کی تصانیف

یوسف ماڈیشن کی 30 سے زیادہ تصانیف مختلف اسلامی علوم پر ہیں جن میں سے کچھ اوپر ''ماڈیشن کی تصانیف'' کے عنوان میں دی گئی ہیں۔

دیگر تصانیف

- بدر الدین چینی لکھتا ہے، چین میں سب سے پہلا قران کا ترجمہ ایک غیر مسلم نے کیا جس کا نام تھالی ٹائے شِن (Lee tae shin)۔ اس نے 1927 CE میں جاپانی زبان سے چینی زبان میں مکمل قران شریف کا ترجمہ کیا، اور تیانجن کے چائنا پریس (China Press) سے چھپوا کر شائع کیا، جب لی ٹائے کا ترجمہ چھپا تو مسلمانوں نے شور مچایا کہ ایک غیر مسلم نے قران شریف کا ترجمہ کیوں کیا؟ وہ شور مچانا جانتے ہیں مگر ان کو یہ شرم نہیں آتی کہ خود تو کچھ کام کر نہ سکے۔ ان کو شکر گزار ہونا چاہئے کہ ایک غیر مسلم نے اسلام کی خدمت کی ہے، کیوں کہ اس سے قبل چین کے تقریباً سارے مسلمان قرانِ پاک کے مطالب سے ناواقف تھے، یہ ترجمہ ہو جانے سے کم از کم کفارِ چین کے کانوں میں قرانِ پاک کا پیغام تو پہنچا، اور علمی طبقوں کی توجہ اسلام کی طرف مبزول ہوئی، اور اب وہ اسلام سے دل چسپی لینے لگے۔ اس سے قبل کفارِ چین، اسلام اور مسلمانوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور برابر ان کو برا کہتے تھے، مگر

اب اگر وہ قصداً اسلام کے خلاف کچھ لکھنا بھی چاہیں، تو ان کو نہایت گہرائی سے قران شریف اور دیگر مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑیگا، اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قران شریف پر جتنا غور کیا جائیگا، اتنی ہی حقیقت اور سچائی نظر آئیگی، میرا قیاس یہ ہے کہ مستقبل میں چین میں ایسی ایک مذہبی جماعت پیدا ہو گی جو کنفیوشس کی تعلیم اور اسلام کی قائل ہو گی۔ ایک دوسرے غیر مسلم نے جس کا نام جی زومی (Jeezumi) تھا اس نے 1931 CE میں ایک مکمل ترجمہ شنگ ہائی سے چھپوایا۔ اس کے ترجمہ اور اشاعت کے لئے ایک یہودی نے جس کو انگریزی شہریت حاصل تھی مالی امداد بہم پہنچائی، اس کا نام ہارون (Haroon) تھا جو اگست 1931 CE میں انتقال کر گیا۔ یہ شنگ ہائی کا سب سے بڑا ساہوکار تھا۔

- کسی مسلمان کے ذریعہ پہلا ترجمہ جو کیا گیا وہ یوسف ماڈیشن کا ہے، اس کا تفصیلی ذکر یوسف ماڈیشن کی تصانیف میں کر دیا گیا ہے۔

- وانگ جیانگ زئی (1879-1949) Wang Jingzhai نے 1927 or 1932 CE کے درمیان قران کا ترجمہ کیا یہ دوسرا ترجمہ مانا جاتا ہے یوسف ماڈیشن کے ترجمے کے بعد۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس ترجمے کی شروعات ایک عالمہ ڈنگ ین ہوئی Ding Yunhui کے بیٹے کی درخواست پر کی تھی[682]۔ ین ہوئی نے پہلے ایک قران کا نامکمل ترجمہ کیا تھا جس کا عنوان اوموڈائی Omudai تھا۔ یہ ترجمہ اس لئے نامکمل رہ گیا کیونکہ وہ اسلامی جنسی مسائل Islamic sexual jurisprudence کو لکھنے سے کترا رہی تھیں۔
- محمد ماجیان نے 1987 CE میں ایک اور قران کا ترجمہ کیا یہ سب سے مقبول ترجمہ مانا جاتا ہے۔ اس کو مرجع کی حیثیت حاصل ہوئی اور بین الاقوامی سطح پر مشہور ہے یہاں تک کہ مدینہ کی کنگ فہد ہولی پرنٹنگ پریس Medina-based King Fahd Holy Qur'an Printing Press سے جو چینی ترجمے کے ساتھ قران چھپتا ہے اس میں چینی ترجمہ کے طور پر اسی کو چھاپا جاتا ہے۔
- انگریزی میں بھی کچھ تصانیف لکھی گئیں جیسے یوسف لیو باوجن نے "A Glance at Chinese Muslims" جس کا ترجمہ 'چینی مسلمانوں پر ایک نظر' کیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ مندرن میں "To Know Islam" لکھی، دوسری کتاب مندرن میں "Understanding Confucianism in Islamic perspective" کنفیوشس کی تفہیم اسلامی تناظر میں لکھی۔ انگریزی میں "Great Chinese Envoy Cheng Ho (Zheng He)" زینگ ہا کا عظیم چینی وفد لکھی جو 2004 CE میں چھپی۔

• کچھ غیر مسلموں نے بھی عربی یا اسلامی لٹریچر چینی زبان میں ترجمہ کیا جیسے شی رو Xi Ruo نے أَلْفُ لَيْلَةٍ وَلَيْلَةٌ Alf Laylah wa-Laylah کا 1930میں ترجمہ کیا بعد میں نا شن Na Xun نے 1957 میں ایک اور ترجمہ کیا اور بنگ شن Bing Xin نے خلیل جبران کی کتاب دا پرافٹ The Prophet کا ترجمہ کیا۔ لن شنگ ہوا Lin Xinghua نے کلیلہ ودمنہ Kalila and Dimna کا 1959 CE میں چینی زبان میں ترجمہ کیا[683]۔

چینی اسلامی فن تعمیر
Chinese Islamic Architecture

چین کا اسلامی فن تعمیر دوسرے اسلامی ممالک کے طرزِ تعمیر سے مختلف ہے کیونکہ یہاں اسلامی اور چینی طرزِ تعمیر کو ملا دیا گیا ہے۔ چین کا خاص انداز پگوڈا pagoda ہوتا ہے یہ خاص شکل کی چھت ہوتی ہے جو نوک دار شکل کی ڈھلان والی ہوتی ہے۔ اسی طرز پر زیادہ تر مسجدیں بھی تعمیر کی جاتی ہیں بجز سنکیانگ کے، کہ وہاں وسطی ایشیائی طرزِ تعمیر کو باقی رکھا گیا ہے۔

چین کی پہلی مسجد

چین میں سب سے پہلی اسلامی تعمیر ہوائی شینگ مسجد Huaisheng mosque کو مانا جاسکتا ہے جو چین کی قدیم ترین مسجد مانی جاتی ہے۔ یہ گوانگزو میں واقع ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ٹانگ بادشاہ گاوزونگ نے اسلامی وفد کے اعزاز میں یہ تعمیر کرائی تھی، اس کو گوانگزو مسجد بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد 7ویں صدی عیسوی میں تعمیر کی گئی۔




ہوائی شینگ مسجد کی قدیم اور جدید تصاویر

چینی اسلامی خطاطی
Chinese Islamic calligraphy

چین میں ایک خاص قسم کی عربی خطاطی پروان چڑھی جس کو چینی خط یا **الخط الصینی** کہا جاتا ہے۔ اسی خط میں یہاں مسجدوں مقبروں پر قرآنی آیات، احادیث اور دیگر مذہبی ادب لکھا جاتا ہے۔ اس کے مشہور زمانہ خطاط حاجی نور دین می



الخط الصینی کاایک نمونہ

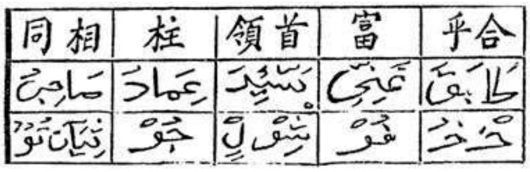
گوانگ جیانگ Noor Deen Mi Guangjiang Hajji ہیں جو 1964 CE میں پیدا ہوئے اور ابھی حیات ہیں۔ حاجی نور دین شانڈونگ Shandong صوبے میں پیدا ہوئے، اور وہ ہی نان کے زینگ زو Zhengzhou کے اسلامک کالج میں لیکچرار ہیں اور ہی نان اکیڈمی آف سائنس Henan Academy of Sciences میں ایک محقق کے طور پر کام کرتے ہیں۔ 1997 CE میں حاجی نور دین کو مصر کی اسلامی خطاطی کا سرٹیفیکیٹ Egyptian Certificate of Arabic Calligraphy دیا گیا اور وہ مصری خطاطی کی ایسوسی ایشن Association of Egyptian Calligraphy کے ممبر بھی ہیں[684]۔



حاجی نور دین می گوانگ جیانگ کی ایک تصویر

شیاوارجنگ Xiao'erjing

چینی مسلمان چینی زبان کو عربی رسم الخط میں لکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس رسم الخط کو شیاو ارجنگ 小儿经 Xiao'erjing کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے بچوں کی لکھائی یا چھوٹی لکھائی۔ چینی زبان کے علاوہ مسلمان اس رسم الخط میں بعض علاقائی اور قبائلی زبانیں بھی لکھتے ہیں جیسے ڈنگن زبان، ڈونگ شیانگ اور سالار زبان۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی شروعات مدارس سے ہوئی جب چینی طلبہ مندرن زبان کو عربی رسم الخط میں لکھتے تھے تا کہ پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو، بعد میں دوسرے مقاصد میں بھی اس کو استعمال کیا جانے لگا۔



اس میں اوپر والی لائن میں مندرن، بیچ والی میں عربی اور نیچے والی میں شیاوارجنگ ہے۔

جنگ ٹانگ جیاؤیو (رسم الخط)

Jingtang jiaoyu (script)

چین میں سنی حنفی گدیمو Hanafi Sunni Gedimu لوگ اپنے مدارس میں عربی یا فارسی زبان کو چینی رسم الخط میں لکھتے ہیں اس کو جنگ ٹانگ جیاؤیو رسم الخط کہا جاتا ہے جیسے سلام کو 赛俩目 جس کا تلفظ ہوتا ہے Sai lia mu۔ یہ شیاو ارجنگ کا الٹا ہے، شیاو ارجنگ میں مندرن زبان کو عربی رسم الخط میں لکھا جاتا ہے[685]۔ جبکہ جو دوسرے قدامت پسند جماعتیں ہیں جیسے یہوانی لوگ وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے عربی کے الفاظ کا تلفظ بگڑ جاتا ہے۔ یہوانی لوگ صحیح عربی بولنے پر فخر کرتے ہیں جبکہ حنفی سنی گدیمو، چینی رسم ورواج اور Jingtang jiaoyu طریقہ تعلیم سے سختی سے چمٹے ہوئے ہیں۔ وہ معیاری عربی تلفظ جانتے ہوئے بھی اپنے روایتی تلفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ ایک سنی امام نے کہا کہ گیدیمو "اپنے آباءواجداد کی روایات کی اندھی پیروی کرتے اور ہان اور بدھ مت کے رسم ورواج سے متأثر ہیں"[686]۔ نیچے دی گئی ٹیبل سے اسے اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

Arabic	Arabic romanization	Jingtang jiaoyu	Pinyin	Xiao'erjing	English meaning
قبول	qabul	蓋布勒	Gaibulei	قَيْ بُ لِوِ	acceptance
نفي وإثبات	nafy wa-'ithbat	乃非-伊司巴提	naifei yisibati	نَيْ فِوِءِ سِ بَ تِ	denial and confirmation
سلام	salam	赛俩目	Sailiangmu	سَيْ لِيَا مُ	peace, salutation, concord

باب ۲۱
چین کی مشہور مسلم شخصیات

第二十一章
中国著名穆斯林名人

Chapter Twenty One
Chinese Muslim Celebrities

علماء Muslim Scholars

چین میں 1300 سالہ اسلامی تاریخ میں بے شمار مسلم علماء گزرے ہیں لیکن یہاں چند مشہور علماء کا ذکر کیا جارہا ہے۔ یاد رہے کچھ علماء کا پہلے ہان کتاب کے عنوان میں بھی ذکر کیا جاچکا ہے جیسے وانگ ڈائی یو، لیوزی، مازو، ماڈیشن وغیرہ۔

ہوڈینگ زو Hu Dengzhou

ہوڈینگ زو (L.1522-1597) ایک اور عالم تھے جنہوں نے نانجنگ میں پہلا مدرسہ شروع کیا، جس میں قران، حدیث اور اسلامی فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی، اس کو جنگ ٹانگ جیاؤ یو Jingtang Jiaoyu کا نام دیا گیا، جس کا مطلب ہوتا ہے صحیفہ ہال کی تعلیم ۔ یہ نصاب (syllabus) 13 کتابوں کے ایک کورس کی شکل میں پروان چڑھا جن کو ۱۳ قدیم کتابیں (Thirteen classics) کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ عربی اور فارسی کی تعلیم دی جاتی ہے ، یہی مدارس کا پرانا نصاب (syllabus) ہے جس کے ذریعہ زیادہ تر طلبہ اسلامی تعلیم حاصل کرکے امام بنتے ہیں یا دیگر مذہبی عہدوں پر مقرر ہوتے ہیں۔

محمد ماجیان Muhammad Ma Jian

محمد ماجیان ، چینی زبان میں سب سے مقبول ترجمہ قران کے مصنف ہیں۔ وہ 6 June 1906 CE میں ینان کے گی جیوGejiu کے شادیان علاقے میں پیدا ہوئے اور 12، اگست 1978 CE میں بیجنگ میں انتقال ہوا۔ وہ اسلام اور مارکسی نظریات کو ہم آہنگ بتانے والوں میں گنے جاتے تھے[687]۔ ماجب 6 سال کے تھے تو ان کو تعلیم کے لئے صوبے کی راجدھانی کن منگ Kunming بھیج دیا گیا جہاں انہوں نے 19 سال کی عمر میں ثانوی درجے کی تعلیم مکمل کی۔ گریجویشن کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ شادیان واپس چلے گئے اور ایک چینی- عربی پرائمری اسکول میں استاد مقرر ہوگئے جہاں انہوں نے 2 سال پڑھایا لیکن ان کا دل نہیں لگا۔ اس کے بعد وہ ننگ شیا چلے گئے جہاں انہوں نے گویوان Guyuan میں ہوسونگ شان Hu Songshan کے ماتحت اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ شنگ ہائی چلے گئے جہاں انہوں نے 2 سال تک شنگ ہائی اسلامک نارمل اسکول میں تعلیم حاصل کی[688]۔

قاہرہ میں تعلیم

جب 1937 میں دوسری چین و جاپان جنگ ہوئی تو ما کو چینی حکومت نے مصر کے قاہرہ کی جامعہ الازہر بھیج دیا تاکہ وہ چین اور مصر کے مابین بہتر تعلقات بنوا سکیں۔ وہ طلبہ کے پہلے گروہ میں شامل تھے جس کو چینی حکومت نے مصر میں تعلیم حاصل کرنے بھیجا تھا، اس گروپ میں نازونگ Na Zhong بھی شامل تھے جو بعد میں چین میں مشہور

اسلامی اور عربی عالم کے طور پر مشہور ہوئے[689]۔ مصر میں ان کا تعلق اخوان المسلمین کے ایک ناشر سلفی پبلشنگ ہاؤس سے ہو گیا جس نے 1934 میں محمد ماجیان کی ایک عربی کتاب چھاپی جس کا عنوان تھا چین میں اسلام Islam in China [690]۔ ایک سال بعد انہوں نے کنفیوشس کی کتاب تجزیات Analects کا عربی میں ترجمہ شائع کیا۔ قاہرہ میں قیام کے دوران انہوں نے محمد رشید رضا کی مدد سے محمد عبدہ کی کئی کتابوں کا چینی میں ترجمہ کیا۔ چینی حکومت نے اپنے مفادات کے حصول کے لئے 27 طلبہ کو CE 1939 میں حج پر بھیجا جن میں محمد ماجیان بھی شامل تھے۔ وہاں پر ابن سعود سے انہوں نے درخواست کی کہ وہ جاپانی حکومت کے خلاف چینی حکومت کا ساتھ دیں[691]۔

چین واپسی

CE 1939 میں ماجیان چین واپس آگئے اور انہوں نے ایک عربی۔ چینی لغت ترتیب دی اس کے علاوہ وہ قران کا اور دیگر مذہبی کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔ CE 1946 میں وہ پیکنگ یونیورسٹی میں عربی اور اسلامیات کے پروفیسر مقرر ہو گئے اور چینی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اسلامی علوم کے نگراں مقرر ہوئے[692]۔ پیکنگ یونیورسٹی میں انہوں نے کئی ہونہار طلبہ کو تعلیم دی جیسے زو ویلی Zhu Weilie۔ CE 1948میں انکا قران کا ترجمہ 8 جلدوں میں مکمل ہوا اور CE 1948 میں پیکنگ یونیورسٹی پریس سے چھپا۔ 1949 میں کمیونسٹ حکومت قائم ہونے کے بعد وہ عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس People's Political Consultative Conference کے رکن مقرر ہوئے۔ CE 1952میں ان کے ترجمۂ قران کا دوسرا ایڈیشن شنگ ہائی کی کمرشیل پریس Shanghai's Commercial Press سے شائع ہوا۔ ماجیان اسلامی ایسوسی ایشن آف چائنا Islamic Association of China کے بانیوں میں سے تھے[693]۔ اس کے علاوہ انہوں نے بہت سے مضامین، اسلام کے بارے میں چینی اخبارات میں شائع کئے جیسے پی پلس ڈیلی People's Dailyاور گوانگ منگ ڈیلی Guangming Daily میں۔ انہوں نے 1958 میں ٹی جے ڈے بویر T J De Boer کی کتاب اسلامی فلسفے کی تاریخHistory of Philosophy in Islamکا چینی ترجمہ شائع کیا۔ وہ اعلیٰ چینی عہدے داروں کے مترجم بھی رہے جیسے زو این لائی Zhou Enlai جب بانڈنگ کانفرنس Bandung Conference میں مصر کے جمال عبد الناصر سے ملے تو ماجیان نے مترجم کا کام انجام دیا۔ اسی وجہ سے ماجیان، ثقافتی انقلاب میں چینی حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے حالانکہ اس دوران بڑے پیمانے پر مسلمانوں پر مظالم ہوئے۔ انہوں نے پی کے ہٹی کی کتاب عربوں کی تاریخPhilip K. Hitti's History of the Arabs کا چینی زبان میں ترجمہ کیا جو ان کے انتقال کے بعد 1979 میں کمرشیل پریس سے شائع ہوا۔

صوفیاء Sufis

آفاق خوجہ Afaq Khoja

آفاق خوجہ (1626-1694 AD)چین کے سب سے پہلے مشہور صوفی مانے جاتے ہیں۔ان کا مقبرہ سنکیانگ کے ایزیریت Ayziret میں ہے۔آفاق خوجہ نقشبندی صوفی سلسلے کے مشہور صوفی احمد کاسانی کے پڑ پوتے تھے۔ان کے والد کا نام یوسف خوجہ اور ماں کا نام زلیخہ بیگم Zuleiha Begum تھا۔ وہ کمول Kumul میں پیدا ہوئے اور 12 سال کی عمر میں اپنے باپ کے ساتھ کاشغر Kashgar آگئے۔ یرقند خانیت Yarkent Khanate کے حاکم عبد اللہ خان (1638–1669) Abdullah Khan نے ان کو بش کریم Bashkerim نام کا گاؤں دے دیا۔ بہت جلد اس گاؤں کے لوگ یوسف خوجہ کے پیروکار بن گئے اور عشقیہ صوفی سلسلے Ishkiyya Sufi order سے جڑ گئے جس کی بنیاد خوجہ آفاق کے دادا خوجہ کلاں Khoja Kalan نے ڈالی تھی اور یہ نقشبندی سلسلے کی ایک شاخ تھی۔خوجہ آفاق کی کئی لڑائیاں بھی ہوئیں، آسپاس کے حاکموں سے جیسے یرقند خانیت کے اسماعیل خان Ismail Khan سے اور اسحاقی خوجہ Ishaki Khojas کے محمد امین سے۔محمد امین خان Muhammad Imin Khan کو شکست دینے اور قتل کرنے کے بعد آفاق خوجہ نے اپنے بیٹے یحیٰی خوجہ Yahiya Khoja کو تریم علاقے Tarim Basin کو خان بنادیا اور کئی شہروں پر اپنی حکومت قائم کر لی جیسے یرقند، کورلا، کوچا، اکسو اور کاشغر Yarkand, Korla, Kucha and Aksu and Kashgar۔ آفاق خوجہ کا 1694 CE میں انتقال ہو گیا، ان کے بیٹے یحیٰی خوجہ کو آفاق خوجہ کی دوسری بیوی خانم پادشاہ Khanam Padshah نے قتل کروا دیا جو ترپان Turpan اور چالش Chalish کے سلطان سعد بابا کی بیٹی تھی۔ 1713 میں زنگر کے خان Dzungar Khan سیوانگ ربتان Tsewang Rabtan (یہ مسلمان نہیں تھے) نے اس علاقے پر قبضہ کرلیا۔

چی جنگ یی Qi Jingyi

چی جنگ یی (1656–1719) ایک مشہور صوفی ہیں جنہوں نے چین میں قادریہ صوفی سلسلے کی بنیاد ڈالی[694]۔کہا جاتا ہے کہ وہ 16 سال کی عمر میں 1672 CE میں آفاق خوجہ سے شی ننگ Xining میں ملے اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان کو اپنے مریدوں میں شامل کرلیں جس پر خوجہ آفاق نے جواب دیا کہ 'میں آپ کا استاد نہیں ہوں۔میری قدیم تعلیم آپ تک نہ پہنچائی جائے۔ آپ کے استاد پہلے ہی مشرقی سمندر عبور کر کے مشرقی سرزمین پر پہنچ چکے ہیں۔ اس لیے آپ کو جلدی گھر لوٹنا چاہیے، اور آپ اپنے ملک میں ایک مشہور استاد بن جائیں گے'۔[695] اس کے بعد وہ خواجہ

سید عبد اللہ کے مرید ہو گئے جو 1764 CE میں چین میں داخل ہوئے تھے، کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی 29ویں نسل سے تھے[696]۔

مالائچی Ma Laichi

مالائچی(1681–1766 CE) بھی ایک مشہور چینی صوفی ہیں جو چین میں خفیہ صوفی سلسلے کے بانی مانے جاتے ہیں۔ خفیہ سلسلہ، نقش بندی صوفی سلسلے کی ایک شاخ ہے۔

شروع میں مالائچی نے جس صوفی سلسلے کی بنیاد رکھی تھی اس کو خواسی Huasi کہا جاتا تھا یہ دراصل مالائچی کا لقب تھا جس کو لوگوں نے صوفی سلسلے کا نام بنا دیا، لیکن بعد میں یہ سلسلہ خفیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ سلسلہ بادشاہ چیان لونگ کے زمانے میں وجود میں آیا[697]۔ مالائچی کے بعد ان کا بیٹا ماگوباؤ Ma Guobao ان کا جانشین بنا اور اسکے بعد ماووئی Ma Wuyi[698]

کہا جاتا ہے کہ مالائچی کے والد ماجیاجن Ma Jiajun چنگ دور میں ایک سرکاری فوجی افسر تھے جنہوں نے شاہی امتحان imperial examinations پاس کر کے نوکری حاصل کی تھی۔ وہ 40 سال کی عمر تک بے اولاد تھے لیکن ایک بیٹے کے خواہش مند تھے۔ اسی دوران کاشغر کے مشہور نقش بندی صوفی آفاق خوجہ، شی ننگ کے دورے پر آئے تو ماجیاجن ان سے بیٹے کی دعا کرانے گئے تو آفاق خوجہ نے ان کو کچھ وظیفے تلقین کئے اور ان کو مشورہ دیا کہ ہیزو Hezhou واپس جا کر فلاں غیر مسلم خاتون سے شادی کریں۔ اس خاتون کے پہلے کئی دفعہ رشتے لگ چکے تھے لیکن ہر بار اس کے منگیتر کا انتقال ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ماجیاجن نے اس 26 سالہ خاتون سے شادی کر لی جس سے انکے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اسی دوران ماجیاجن کے گھر میں آگ لگ گئی جس سے ان کا سارا مال و اسباب جل گیا۔ اس لئے انہوں نے بچے کا نام لائی چی "Laichi" رکھا جس کا مطلب ہوتا ہے دیر سے آنے والا۔ مالائچی نے آفاق خوجہ کے شاگرد ماتائی بابا Ma Tai Baba کے مدرسے میں پڑھا جو ملاگو Milagou کے علاقے میں واقع تھا۔ 18 سال کی عمر تک مالائچی نے اس مدرسے میں پڑھائے جانے والے علوم مکمل کر لئے اس لئے ان کو اہونگ (امام) کا درجہ مل گیا اور ماتائی بابا نے ان کو برکہ barakah (ایک خاص قسم کی نوازش ہوتی ہے جو پیر اپنے مرید کو دیتا ہے اور اسے پانے کے بعد مرید بھی اسی سلسلے کا پیر بن جاتا ہے جس کو ہندوستان میں خلافت کہا جاتا ہے) دیا جو انہوں نے آفاق خوجہ سے پایا تھا۔

حج میں جانے سے پہلے انہوں نے گوانگزو Guangzhou کے ایک مشہور اہونگ (عالم) سے 3 مہینے تعلیم حاصل کی اس کے بعد وہ وہیں سے سمندر کے راستے 1728 CE میں حج کے سفر پر روانہ ہوئے اور 1728-1733 CE تک وہاں رہ کر مکہ اور یمن کے کئی عرب صوفیوں کے ماتحت روحانی تعلیم حاصل کی، کچھ مؤرخین نے قاہرہ اور دمشق جانا بھی تحریر کیا ہے۔ مکہ میں انہوں نے خفیہ زاویے Khafiya zawiya میں محمد جبونی احمد اجلی

Muhammad Jibuni Ahmad Agelaiسے درس لیا۔ ان کے علاوہ جس استاد نے انہیں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ تھے مولانا مخدوم Mawlana Makhdum جنہوں نے ما لاچی کو ابو الفتوح Abu 'l-Futuh کا لقب دیا۔ جوزف فلیچر Joseph Fletcherکا خیال ہے کہ مولانا مخدوم ایک ہندوستانی تھے[699]۔ لیکن واپسی میں وہ زمین کے راستے آئے اور بخارا میں کچھ دن تعلیم حاصل کی۔

حج سے واپسی پر

حج سے واپسی پر ما لاچی نے ایک مسجد تعمیر کی جس کا نام ہوا سی Hua Si رکھا جس کا مطلب ہوتا ہے رنگ برنگی مسجد اور اس مسجد میں انہوں نے اپنا صوفی سلسلہ قائم کیا جس کو مینوہان Menuhan کہا جاتا ہے۔ یہ صوفی سلسلہ بعد میں خفیہ Khufiyya سلسلہ کہلایا جس کا مطلب ہوتا ہے 'خاموشی' کیونکہ یہ لوگ خاموشی سے ذکر کرنے کی تلقین کرتے تھے، اس کے مدمقابل جہریہ سلسلہ تھا جس کے بانی مامنگ شن تھے جن کا ذکر نیچے آرہا ہے۔ خفیہ سلسلہ خدمت خلق پر زور دیتا ہے اور بزرگوں کی عزت کرنا اور ان کے مقبروں کی زیارت کرنے پر اعتقاد رکھتا ہے[700]۔ ما لاچی نے 30 سال تک لوگوں کو تصوف کی تعلیم وتربیت دی خاص کر گانسو اور چنگ ہائی کے سالار مسلمان ان کے زیادہ معتقد تھے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں تبتی Tibetan، منگول Mongol اور منگور Monguor زبان بولنے والے ان کی کوششوں پر مشرف باسلام ہوئے ۔ خاص کر جب ما لاچی مقامی زندہ بدھا local "Living Buddha" سے مناظرے میں جیت جاتے تو بہت لوگ اسلام قبول کرتے۔ یاد رہے بدھ مذہب کے موجودہ زندہ رہنما کو زندہ بدھا کہا جاتا ہے۔ آج بھی بہت سے لوگ مالاچی کو اس لئے مانتے ہیں کیونکہ ان کے آباء واجداد مالاچی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے[701]۔

مالاچی کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے ما گوباؤ Ma Guobao سلسلے کے قائد بنے جس کی جہریہ سلسلے کے بانی ما منگ شن نے زبردست تنقید کی۔ ما گوباؤ کے بعد ماووئی Ma Wuyi ان کے خلیفہ بنے۔ مالاچی کا مقبرہ گانسو کے لن شیا شہر Linxia City میں ہے۔ ان کے مقبرے کو ہوا سی گونگ بی Hua Si Gongbei کہا جاتا ہے جو اب بھی خفیہ سلسلے کا مرکز ہے۔ یاد رہے چین میں مقبرے کے ساتھ جو عمارت ہوتی ہے جس میں مذہبی کاموں کو انجام دیا جاتا ہے یا کسی صوفی سلسلے کی خانقاہ یا مزار ہوتا ہے اسے گونگ بی کہا جاتا ہے۔

مامنگ شن Ma Mingxin

مامنگ شن (L.1719–1781) چین میں جہریہ صوفی سلسلے کے بانی مانے جاتے ہیں جو نقش بندی صوفی سلسلے کی ایک شاخ ہے۔ انہوں نے 16 سال مکہ اور یمن میں اسلامی تعلیم حاصل کی۔ وہ مکہ کے نقش بندی صوفی شیخ عبد الخالق کے شاگرد تھے۔ عبد الخالق شاگرد تھے زید بن محمد Zayd b. Muhammad کے جن کو عبد الباقی

المزجاجی (1643/44-1725) Abd al-Baqi al-Mizjaji بھی کہا جاتا ہے جو یمن کے ضابد Zabid کے قریب مزجاجا Mizjaja کے علاقے کے رہنے والے تھے۔ ما منگ شن کے تفصیلی حالات اوپر " ما منگ شن " کے عنوان میں دیئے جا چکے ہیں۔

ماوان فو Ma Wanfu

ماوانفو (1849–1934) ہیزو کے گویان گاؤں Guoyuan village کے ایک امام تھے جن کا تعلق ڈونگ شیان نسلی گروہ سے تھا۔ انہوں نے مکہ میں تعلیم حاصل کی تھی اور واپس آکر 1888 CE میں ایک تحریک کی بنیاد ڈالی جس کو اخوان Ikhwan یا یہوانی Yihewani کہا جاتا ہے۔ ان کی تحریک اصل میں صوفی سلسلوں کے خلاف ایک جدوجہد تھی۔ جب ڈنگن بغاوت ہوئی تو ماوانفو نے پہلے ڈنگن کا ساتھ دیا جن میں دوسرے لیڈر ان تھے ما ڈاہان اور ما یونگ لن، لیکن چن حکومت نے دوسرے مسلمانوں کی مدد سے اس بغاوت کو کچل دیا۔ یہ لوگ تھے ما فو شیانگ، ما انلیانگ، ڈونگ فوشیانگ، مافولو اور ما گولیانگ۔ لیکن بعد میں ماوانفو نے چنگ حکومت کی اطاعت قبول کر لی اور دوسرے ڈونگ شیان لیڈر ماڈاہان کا ساتھ چھوڑ دیا[702]۔ 1915 CE میں ما انلیانگ اور یانگ زینگ شن Yang Zengxin نے ماوانفو کو گرفتار کر لیا اور قتل کے لئے روانہ کر دیا لیکن ما چی Ma Qi نے دخل دے کر کے انہیں بچالیا اور واپس شی ننگ Xining لے آئے[703]۔

ماچیشی Ma Qixi

ما چی شی، شی ڈاؤ ٹانگ Xidaotang صوفی سلسلے کے بانی مانے جاتے ہیں۔ ما چی شی تاؤ زو Taozhou علاقے کے ایک اہونگ کے بیٹے تھے جن کا تعلق بی زوانگ مینوہان (صوفی سلسلے) Beizhuang menhuan سے تھا۔ 11 سال کی عمر میں انہوں نے ایک غیر مسلم استاد سے تعلیم حاصل کرنی شروع کی اس کے بعد وہ دوسرے استاد کے زیر تعلیم رہے جن کا نام فان شینگ وو Fan Shengwu تھا اور جو نئے تاؤزو میں ایک اسکول چلایا کرتے تھے۔ ما نے پورے نئے تاؤ زو New Taozhou میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور گونگ چانگ Gongchang کے پریفیکچرل لیول امتحان میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے نئے کنفیوشس ادب Neo-Confucian texts کی تعلیم حاصل کی اور ہان کتاب بھی پڑھی۔ ما چی شی کا ماننا تھا کہ مسلمانوں کو چینی تہذیب کی روشنی میں اسلام کو سمجھنا چاہئے۔ 1905 میں ما چی شی اور ان کے بہت سے شاگرد جیسے ما ینگ کائی، ما جیان یوان اور ڈنگ زونگ ہی Ma Yingcai, Ma Jianyuan, and Ding Zhonghe حج کرنے گئے لیکن واپسی میں وہ سمرقند میں پھنس گئے اور تین سال وہاں بائی شان Baishan کے پہاڑ پر جس کو سفید پہاڑ بھی کہا جاتا ہے گزارے اور لوگوں کو تصوف کی تعلیم دی۔ ما ینگ کائی کا راستے ہی میں انتقال ہو گیا[704]۔ 1909 CE میں

وہ چین واپس ہوئے جہاں لنٹان Lintan میں ان کے شاگردوں ڈنگ چوانڈی اوراس کے بیٹے ڈنگ یونگ شیانگ Ding Quande, Ding Yongxiang نے ما چی شی کا استقبال کیا۔ وہاں لنٹان میں ما چی شی نے اپنا ایک تعلیمی ادارہ کھولا جو ایک گونگ بی gongbei بھی تھا۔اس کا نام جن شنگ ٹانگ Jinxing Tang رکھا گیا جس کا مطلب ہوتا ہے سنہرے ستاروں کا ہال Gold Star Hall۔ اس میں انہوں نے اپنا نیا تعلیمی نصاب Syllabus تیار کیا جس میں اسلام کے ساتھ چینی تہذیب و فلسفہ بھی پڑھائے جاتے تھے جیسے کنفیوشس اور ٹاؤ نظریات وغیرہ۔ انہوں نے اپنا ایک آزادانہ تعلیمی نظام قائم کیا جس کی وجہ سے خفیہ صوفی لوگوں نے ان کو گمراہ یا کافر قرار دیا۔ یہ لوگ چینی تہذیب سے اتنا لگاؤ رکھتے تھے کہ جب 1912 میں چنگ حکومت کا خاتمہ ہوا تو اس کے سوگ میں ان لوگوں نے اپنی چوٹیاں کاٹ دیں اور عورتوں نے اپنے پیر کھول دیئے[705]۔ یاد رہے چین میں عورتوں کے پیر چھوٹے ہونا حسن کی علامت سمجھا جاتا تھا اس لئے پیر چھوٹے کرنے کے لئے ان کے پیر کسی چھوٹے جوتے میں رکھ کر کس کر باندھ دیئے جاتے تھے جس کو پیر باندھنا Feet binding کہا جاتا تھا۔ ان لوگوں میں اختلاف اتنا بڑھا کہ 1902 CE میں دونوں بیزوانگ اور خفیہ لوگ جن کو ہواسی (Hausi) بھی کہا جاتا تھا عدالت چلے گئے۔ تاؤزو کے حاکم نے ماچیشی کی تعلیمات کو ممنوع قرار دیا اور اس کے پیروکاروں کی پٹائی کروائی۔ لیکن اعلیٰ عدالت نے اس فیصلے کو الٹ دیا کیونکہ وہ شی ڈاؤ ٹانگ سے لگاؤ رکھتے تھے۔ بعد میں انہوں نے اپنی مسجد اور جماعت کا نام جن شنگ ٹانگ سے بدل کر ایک مشہور ڈاو فلسفی لاؤزی Laozi کے نام پر 'شی ڈاؤ ٹانگ' کر دیا جس کا مطلب ہوتا ہے مغربی ڈاو کا ہال Hall of the Western Dao ، یہاں مغربی ڈاو سے مراد اسلام ہے۔ اس کو ہان شو پائی Hanxue pai بھی کہا گیا جس کا مطلب ہے ہان تعلیمی فرقہ Han Studies Sect [706]۔ ما چی شی اپنی تحریک کی تشکیل میں لیو زی اور ما منگ شن کا بڑا کردار مانتے اور ان الفاظ میں انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے 'جی لیان (لیو زی) Jielian نے بیج ڈالا، گوان چوان (ما منگ شن) Guanchuan نے پھول کھلائے اور میں نے پھل کھائے'[707]۔ جو بھی اس فرقے سے جڑتا وہ اپنا سارا مال و دولت اور جائیداد، جماعت کے لئے وقف کر دیتا جس کو جماعت کے اکابرین مناسب تجارت میں لگاتے اور سب مل جل کر تجارت کرتے، جس کی وجہ سے یہ کافی کامیاب تجارتی برادری بن گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک وقت میں اس سے جڑے افراد کی تعداد 3500 تک پہنچ گئی تھی۔ شی ڈاؤ ٹانگ کا شمار گانسو کے تین بڑے مالدار گھرانوں میں ہوتا تھا، باقی دو ہیں یانگ جی چنگ Yang Jiqing (the Tibetian tusi at Choni) اور دوسرا لابرانگ کی لاماسری کا چیف رنپوچے

Chief rinpoche of the great Lamasery at Labrang[708]۔

تاؤزو میں شی ڈاؤ ٹانگ کا ایک بڑا مرکز تھا جس کے بیچ ایک مسجد تھی جس کو رنگ برنگی مسجد کہا جاتا تھا، یہ مسجد شی ڈاؤ ٹانگ کا گونگ بی (خانقاہ) مانی جاتی تھی۔ اس مرکز میں تحریک کے تقریباً 400 سب سے سرکردہ لوگ رہا کرتے تھے

اور مل جل کر کام کرتے تھے۔ ہر آدمی کو اس کی صلاحیت کے اعتبار سے کام سونپا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ باقی ممبران عام آبادیوں میں رہتے تھے اور جماعت کے لئے مختلف تجارتیں چلایا کرتے تھے، ان میں جماعت کے وہ ممبران بھی شامل تھے جو جماعت سے جڑے تو تھے لیکن انہوں نے اپنی ساری املاک جماعت کے لئے وقف نہیں کی تھیں بلکہ خود مالک تھے۔ لیکن چنگ حکومت کے زوال پذیر ہونے کے بعد جب CE 1914 میں یوان شکائی کی حکومت قائم ہوئی تو بہت سے لوگوں نے اس کے خلاف بھی علمِ بغاوت بلند کیا جس میں بائی لانگ Bai Lang نام کا ایک جنرل بھی تھا جس نے یوان شکائی کے خلاف محاذ کھول دیا لیکن یہ لوگ نیم فوجی اور نیم ڈاکو تھے اس وجہ سے سب مسلمان ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کا مقابلہ کیا جس میں ہوئی جنرل ماچی Ma Qi اور ماانلیانگ Ma Anliang بھی تھے۔ ماچی اور ماانلیانگ کو کیو منٹانگ کی پشت پناہی حاصل تھی اور یوان شکائی کی بھی۔ یوان شکائی نے ماانلیانگ کو گانسو کا حاکم بنا رکھا تھا اس لئے ماانلیانگ نے گانسو میں یوان شکائی کے کسی بھی دشمن کو گھسنے نہیں دیا۔ ایک دفعہ بائی لانگ نے ماچی شی کے شی ڈاؤ ٹانگ کے علاقے پر بھی حملہ کر دیا لیکن ماانلیانگ نے ماچی شی کی مدد کرنے کے بجائے ان پر حملہ کر دیا، کیونکہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ خفیہ لوگوں نے شی ڈاؤ ٹانگ کو گمراہ اور کافر قرار دیا تھا۔ ماانلیانگ نے شی ڈاؤ ٹانگ پر یہ الزام لگا کر حملہ کیا کہ انہوں نے بائی لانگ سے ساز باز کر رکھا ہے۔ اس طرح شی ڈاؤ ٹانگ کے لوگ دو لوگوں کے حملے کا شکار ہوئے بائی لانگ کے اور ماانلیانگ کے۔ اس لڑائی میں ماچی شی اور ان کے پورے خاندان کو قتل کر دیا گیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ماانلیانگ نے اپنے علاقے لانزو Lanzhou اور ہیزو Hezhou (Linxia) کا دفاع تو کیا لیکن بائی لانگ کو شی ڈاؤ ٹانگ پر حملہ کرنے کی پوری چھوٹ دے دی اور اس کا دفاع نہیں کیا۔

CE 1928 میں ماچی کے خاندان کے ایک جنرل مازونگ ینگ Ma Zhongying نے دوبارہ تاؤزو پر حملہ کر دیا۔ شی ڈاؤ ٹانگ کے ممبران اپنے گھر، دوکانیں اور کھیتیاں چھوڑ کر وہاں سے چنگ ہائی Qinghai کی طرف فرار ہو گئے۔ مازونگ ینگ نے ان کے مرکز پر قبضہ کر لیا جس کو رنگ برنگی مسجد کہا جاتا تھا اور اس میں آگ لگا دی۔ شی ڈاؤ ٹانگ کے لوگوں نے اپنا نیا مرکز زانگ جیا کو Zhangjiakou میں کھول لیا جو بیجنگ کے شمال مغرب میں ایک بندرگاہ کے قریب تھا۔

جب بعد میں امن قائم ہو گیا تو 1932 میں شی ڈاؤ ٹانگ کے لیڈروں نے کیو منٹانگ سے امن معاہدہ کر لیا۔ چنانچہ جب دوسری چین و جاپان جنگ ہوئی تو شی ڈاؤ ٹانگ نے جاپان کے خلاف کیو منٹانگ کی مدد کی اور کیو منٹانگ کو چمڑے کی چیزیں سپلائی کیں۔ چنانچہ چونگ چنگ کی جمہوری حکومت Nationalist Government in Chongqing نے تاؤزو کے لوگوں کو خصوصی مراعات دیں، اس لئے تاؤزو میں بڑے پیمانے پر چمڑا بنایا جاتا تھا۔ ما منگرین Ma Mingren جو شی ڈاؤ ٹانگ کے تیسرے جیاؤ زو jiaozhu (قائد) تھے وہ CE 1941 میں

چونگ چنگ گئے جہاں کیومنٹانگ مسلم لیڈر بائی چونگ شی Bai Chongxi نے ان کی ملاقات کیومنٹانگ کے صدر چیانگ کائی شیک سے کرائی۔

آجکل شی ڈاؤٹانگ کے لوگ لنٹان، ہی زینگ، چنگ ہائی، سنکیانگ اور سچوان میں آباد ہیں۔

Lintan, Hezheng County in Gansu, Qinghai, Xinjiang, and Sichuan.

یہ لوگ طریقت (daocheng 道乘) سے زیادہ شریعت (jiaocheng 教乘) پر زور دیتے ہیں اور سنی حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم اور تجارت پر ان کا خاص دھیان رہتا ہے۔ ان کے یہاں میلاد النبی ﷺ بڑے زور و شور سے منایا جاتا ہے جس کو مولد النبی Mawlid an-Nabi کہا جاتا ہے۔ ماچی شی کی ہر سال برسی بھی منائی جاتی ہے تاہم ماچی شی کا مقبرہ نہیں بنایا گیا۔

سیاست داں اور ملٹری جنرل
Politicians and Military Generals
Su fei-erh سید سوفیر

سید سوفیر بخارا سے تعلق رکھنے والے ایک امیر تھے جو سونگ حکومت کے زمانے میں اپنے قافلے کے ساتھ چین پہنچے۔ سوفیر اصل میں چینی لفظ ہے لیکن ان کا عربی نام کیا تھا اس بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں ہے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ شاید ان کا نام سفر یا سفیر یا زبیر ہو سکتا ہے۔

ان کی تاریخ پیدائش اور وفات کے بارے میں بھی معلومات نہیں ہے تاہم اتنا معلوم ہے کہ 1070 CE میں سونگ بادشاہ شینزونگ Emperor Shenzong of Song (25 May 1048 – 1 April 1085) نے بخارا سے مسلمانوں کو مدعو کیا چنانچہ تقریباً 5300 مسلمان بخارا سے ہجرت کر کے چین پہنچے۔ شاید سونگ بادشاہ نے ان کو اپنی دشمن لیاو حکومت Liao dynasty جو کھیتان Khitan قبائلی لوگوں کی ایک حکومت تھی، کے خلاف لڑنے کے لئے بلوایا تھا۔ بعد میں یہ لوگ سونگ دار الخلافہ کائی فنگ Kaifeng اور یے نچنگ کے بیچ سکونت پذیر ہو گئے ۔ یے نچنگ کو آج بیجنگ کہا جاتا ہے Yenching (modern day Beijing)۔ کہا جاتا ہے کہ سونگ نے ان کو اپنے اور لیاو حکومت کے بیچ ایک آڑ buffer zone کے طور پر بسایا تھا۔ ان بخارا کے لوگوں کے امیر، شہزادہ سید سوفیر "Prince Amir Sayyid "So-fei-erh" تھے[709]۔ ان کو چین میں مسلمانوں کا سردار مانا جاتا تھا۔ بعد میں 1080 CE میں بھی 10,000 لوگ جن میں مسلمان مرد اور عورتیں شامل تھے چین آئے اور سید سوفیر کے ساتھ شامل ہو گئے اور چین کے شمال اور شمال مشرق کے صوبوں میں ٹھہرے۔ سید سوفیر سے پہلے اسلام کو ٹانگ اور سونگ دور میں ڈاشی فا 大食法 Dashi fa

کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہے عربوں کا قانون law of the Arabs لیکن سید سوفیر نے اسے بدل کر ہوئی ہوئی جیاؤ 回回教 Huihui-jiao کر دیا جس کا مطلب ہے ہوئی ہوئی کا مذہب the religion of the Huihui اسی لئے بعد میں مسلمانوں کو ہوئی کہا جانے لگا[710]۔ کہا جاتا ہے کہ اس زمانے میں کچھ سونگ اہلکاروں نے عرب عورتوں سے شادیاں بھی کیں۔

سید سوفیر کی اولاد میں بہت سے لوگوں کو اعلیٰ سیاسی عہدے ملے۔ سوفیر کے ایک بیٹے کو شانڈونگ کا گورنر بنایا گیا اور اس کے پوتے شمس شاہ Shams Shah کو تاتار کا محافظ "Protector of the Tatars" کا لقب دیا گیا۔ اس کے پڑپوتے کمال الدین کو سونگ بادشاہ گاوزونگ Emperor Gaozong نے فوج کا کمانڈر ان چیف بنایا۔ کمال الدین کے بیٹے محمود کو ینان اور شانکسی Yunnan and Shaanxi کا گورنر بنایا گیا۔ فاسیانگ Fa-hsiang کا ماننا ہے کہ سید اجل شمس الدین بھی سوفیر کی اولاد میں سے تھے لیکن اس کی تصدیق نہیں ہو پائی[711]۔

سید اجل شمس الدین عمر

سید اجل شمس الدین عمر (Sayyid Ajjal Shams al-Din Omar (1211-1279: سید اجل شمس الدین عمر البخاریؒ، یوان حکومت کے زمانے میں ینان صوبے کے پہلے گورنر تھے۔ وہ بخارا کے رہنے والے تھے، کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق خوارزم شاہی سلطنت کے ایک سید گھرانے سے تھا جس کا شجرہ نسب حضرت علیؓ سے ملتا ہے[712]۔

ان کے والد کا نام کمال الدین تھا اور دادا کا شمس الدین البخاری۔ جب چنگیز خان نے خوارزم شاہی سلطنت پر حملہ کیا تو سید اجل شمس الدین کے خاندان نے چنگیز خان کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ منگول جنرل مونگ کے خان کی سیچوان کی مہم کے دوران وہ باربرداری کے انچارج in charge of logistics رہے۔ بعد میں، وہ 1259 میں شاہی مالیات کے انچارج بنا دیئے گئے[713]۔ 1274 میں قبلائی خان نے جب ڈالی کی سلطنت کو فتح کیا تو اس کے بعد سید اجل کو ینان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ 1274 سے 1279 میں اپنے انتقال تک ینان کے گورنر رہے[714]۔ انتقال کے بعد ان کو زونگ یي Zhongyi کا لقب ملا جس کا مطلب ہے 'معزز وفادار'۔

شمس الدین نے ینان میں بہت سے کنفیوشس مندر تعمیر کئے، اور کنفیوشس کی تعلیم کو بڑاوا دیا۔ انہوں نے ینان صوبے کو چینی تہذیب میں ڈھالنے میں سب سے اہم کردار ادا کیا[715]۔ اس کے علاوہ انہوں نے ینان میں بہت سی مسجدیں بھی بنائیں اور اسلام کو فروغ دیا۔

انکے انتقال کے بعد انکے بیٹے ناصر الدین Nasir al-Din یا نصر الدین (Nasruddin) ینان کے گورنر بنے۔ نصر الدین (Nasruddin) جن کو چینی زبان میں ناسولادنگ Na-su-la-ding کہا جاتا

تھا انکی اولاد میں چار خاندان ہوئے سب نے انکے نام کے ایک ایک ٹکڑے کو اپنا خاندانی نام بنا لیا ایک نے نا Na، دوسرے نے سو su، تیسرے نے لا la اور چوتھے نے ڈنگ ding.[716]

کہا جاتا ہے کہ انہیں کے پوتے نے 1335 میں بادشاہ سے اسلام کو 'سچا خالص مذہب' "True and Pure Religion" کا نام دلوایا جو آج تک چلا آرہا ہے۔ اور دوسرے لو احققین نے 1420 میں بادشاہ سے چانغان اور نان جنگ میں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت حاصل کی[717]۔ کہا جاتا ہے کہ سید اجل شمس الدین اور ان کی اولاد نے ینان میں اتنی تیزی سے اسلام پھیلایا کہ وہاں کی اکثر آبادی مسلمان ہو چکی تھی یا مسلمانوں کی اکثریت ہو چکی تھی۔ چنانچہ قبلائی خان کے زمانے میں وسطی ایشیا سے اتنی بڑی تعداد میں مسلمان آئے اور ینان میں سکونت پذیر ہوئے کہ مارکو پولو جو 1275 سے 1292 کے درمیان چین میں رہا، اس نے لکھا ہے کہ تالیفو Talifu جو ینان کی راجدھانی تھی وہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ ابن بطوطہ جو 14 ویں صدی کے وسط میں پانی کے جہاز کے ذریعہ چین پہنچا اس نے لکھا ہے کہ وہاں اس کے ہم مذہبوں نے گرم جوشی سے استقبال کیا اور ہر قصبے اور شہر میں مسلمانوں کے مخصوص محلے ہوتے تھے جہاں ان کی مسجدیں ہوتی تھیں اور چینی لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ تاہم منگول حکومت کے خاتمے کے بعد اتنی بڑی تعداد میں مسلمان کبھی چین نہیں پہنچے۔

زینگ ہا Zheng He

زینگ ہا (1371 – 1433 or 1435) منگ حکومت کے یونگلے بادشاہ کا ایک مسلمان زنخا افسر تھا۔ وہ اپنی بحری مہموں کے لئے مشہور ہے۔ بادشاہ نے اس کو اپنی آس پاس کی حکومتوں سے بہتر تعلقات بنانے کے لئے کئی بحری مہموں پر بھیجا تھا۔ یہ مہمیں 1405-1433 CE کے درمیان طے کی گئیں جن کی تعداد کل 7 ہے، ان کو منگ خزانے کی مہم Ming treasure voyages بھی کہا جاتا ہے۔ ان کو خزانے کی مہم اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ان مہموں میں ایک خاص قسم کے جہاز سواری کے لئے استعمال کئے گئے جن کو خزانے کا جہاز treasure ship کہا جاتا ہے ان کی لمبائی عام طور پر 135 میٹر اور چوڑائی 55 میٹر ہوتی ہے۔ ان مہموں میں زینگ ہا نے ہزاروں افراد پر مشتمل قافلے کو لے کر جنوب مشرقی ایشیا، جنوب ایشیا، مغربی ایشیا اور مشرقی افریقہ کا دورہ کیا۔ جن حکومتوں کا دورہ کیا ان کے نام ہیں:

چمپا، جاوا، ملکہ، پالمبانگ، ارو، سمدرا، لمبری، سیلون، کوئی لون، کالی کٹ، کوچین، انڈمان نکوبار، پاہانگ، کیلانتان، جیائی لے، ہرمز، بلا، مالدیپ، لکش دیپ، سنلا، لاسا، عدن، مگادیشو، براوا، زوبو، مالندی، سلطنت بنورسول، دھوفر، ساترا، سیام، ٹرن کومالی، کوچی، زفار، بنگال، چٹاگونگ، سنار گاؤں اور گور وغیرہ۔

(Champa[718], Java, Malacca, Aru, Samudera, Lambri, Ceylon, Quilon, Calicut, Cochin, Andaman and Nicobar, Pahang, Kelatan, Jiayile, Hormuz, Bila (Bitra Atoll), Maldives, Laccadive, Sunla (Chetlat Atoll), Lasa, Aden, Mogadishu, Brava, Zhubu, Malindi, Rasulids and Dhofar [719] , Palembang, Sumatra, Siam, Trikunamalaya, Kochi, Zufar, Bengal, Chittagong, Sonargaon, Gaur etc.

زینگ ہا یونگلے بادشاہ کی طرف سے دوسرے بادشاہوں کے لئے بہت سے تحفے لے کر گیا تھا اور ان بادشاہوں نے بھی جواب میں چینی بادشاہ کو بہت سے تحفے بھیجے جن میں سب سے مشہور زرافہ تھا جو بنگال کے سلطان کا پالتو زرافہ تھا جو اسے صومالیہ Somalia کی اجوران سلطنت Ajuuraan Sultanate (سلطنة الأجورانية) کے سلطان نے بھیجا تھا، لیکن بنگال کے سلطان نے اسے چین کے بادشاہ کو تحفے میں بھیج دیا۔ چین میں پہلی بار لوگوں نے زرافہ دیکھا تھا، اس لئے لوگ دور دور سے اسے دیکھنے آتے تھے۔

ماہوان Ma Huan

ماہوان ایک چینی مسلم مترجم تھا جو زینگ ہا کے 7 میں سے 3 اسفار میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے بہت سی جگہوں کے دورے کئے ان جگہوں کے جغرافیہ، سماجی حالات، موسمی حالات قلم بند کئے۔ زنجے اہلکار ہونگ باؤ کے حکم پر وہ بطور چینی سفیر کالی کٹ سے مکہ گیا۔ سفر سے واپسی پر اس نے اپنے مشاہدات اور تجربات کو ایک کتاب کی شکل میں قلم بند کیا جس کا عنوان تھا ینگ یا شینگ لان Yingya Shenglan جس کا مطلب ہوتا ہے سمندر کے ساحلوں کا مجموعی سروے۔

یعقوب بیگ Yaqub Beg

یعقوب بیگ (L. 1820 – 30 May 1877) ایک مجاہد تھے جن کا تعلق خوقند خانیت سے تھا، انہوں نے سنکیانگ میں اسلامی حکومت قائم کی جو 1865 سے 1877 تک قائم رہی۔ ان کا تفصیلی ذکر اوپر 'سنکیانگ میں ڈنگن بغاوت اور یعقوب بیگ کی اسلامی حکومت' کے عنوان میں گزر چکا ہے۔

مارشل آرٹ Martial Arts

وانگ زی پنگ Wang Zi-Ping

وانگ زی پنگ (L. 1881-1973) ایک چینی روایتی کشتی کے ماہر تھے اور روایتی دوا سے علاج کرنے والے ایک معالج بھی۔ وہ کئی چینی کشتیوں

shuai- jiao (Chinese wrestling) کے ماہر تھے جیسے وو شو، شاؤلن، ہوا چوان، پاؤ چوان، باجی چوان اور ٹائی چی چوان وغیرہ wushu, shaolin, huaquan, pao chuan, bajiquan, t'ai chi ch'uan[720]۔ 1928 CE میں وہ مارشل آرٹس انسٹی ٹیوٹ کے شاؤلن کنگ فو Shaolin Kung Fu ڈویژن کے صدر رہے اور چائی نیز وو شو ایسوسی ایشن Chinese Wushu Association کے نائب چیئر مین بھی رہے۔

ان کی ابتدائی زندگی کے بارے میں تو کوئی زیادہ معلومات فراہم نہیں ہے تاہم وہ اپنی نوجوانی کے دنوں میں باکسر بغاوت میں 8 ملکوں کے اتحاد Eight-Nation Alliance کے خلاف لڑے۔ باکسر بغاوت کے بعد وہ یانگ ہونگ شیو Yang Hongxiu کے ماتحت چاچوان Chaquan کشتی سیکھنے لگے۔ وانگ نے روسی، امریکی، جرمن اور جاپانی پہلوانوں کے خلاف بہت سی کشتیاں جیتیں[721]۔ وانگ نے ایک روسی پہلوان کانگ ٹائر Kang Tyre کو 1918 میں بیجنگ میں دو دفعہ شکست دی، اور ایک امریکی اور ایک جرمن پہلوان کو چنگڈاؤ Qingdao میں شکست دی اور 1919 میں ایک جاپانی پہلوان ساٹو Sato کو جینان Jinan میں شکست دی۔

وانگ نے جیاؤ جی Jiaoji میں ایک جرمن افسر کو وزن اٹھانے کے مقابلے میں ہرا دیا۔ جب جرمن چنزو Qinzhou کی مسجد کے قدیم مرصع دروازے antique doors لے جانا چاہ رہے تھے تو وانگ نے ان دروازوں کی حفاظت کی تب جرمن فوجیوں نے اسے وزن اٹھانے کے مقابلے میں چیلنج دیا تو وانگ نے اس مقابلے میں بھی ان کو ہرا دیا جس کے بعد وہ وہاں سے چلے گئے[722]۔

چینی کشتی کے مشہور مؤرخ ٹانگ ہاو Tang Hao نے اپنی کتاب شاؤلن ووڈانگ کاؤ Shaolin-Wudang Kao میں لکھا تھا کہ یہ دعویٰ غلط ہے کہ شاؤلن Shaolin کشتی کی شروعات بدھ بھکشو بودھی دھرما Bodhidharma نے کی تھی اور ٹائی جی چوان Taijiquan کشتی کی شروعات زانگ سان فنگ Zhang Sanfeng نے کی تھی۔ جس پر لوگوں نے اس کی زبردست تنقید کی کیونکہ عام لوگوں کا ایسا ہی ماننا تھا۔ تب وانگ زی پنگ اور زو گوفو Zhu Guofu نے ٹانگ ہاو کے اس دعوے کا دفاع کیا[723]۔ بلکہ کچھ لوگ ٹانگ ہاو کے خلاف سازش کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے تو وانگ نے ان کو روک دیا[724]۔

لیو جن شینگ Liu Jin Sheng اور زاو جیانگ Zhao Jiang جنہوں نے مشہور کتاب چن نا کی ترکیبیں Chin Na Methods لکھی وہ دونوں وانگ کے شاگرد تھے[725]۔

چھٹے قومی کھیلوں Sixth National Games میں وہ کشتی کے فیصل judge بنے[726]۔ جب زو ان لائی Zhou Enlai برما گئے تو 80 سالہ وانگ بھی ان کے ساتھ تھے، وہاں وانگ نے اپنی کشتی کے کرتب دکھائے۔

وانگ کا انتقال 93 سال کی عمر میں ہوا[727]۔

وانگ جو رونگ Wang Ju-Rong

وانگ جو رونگ (L. 1928-2006)ایک خاتون چین مارشل آرٹ اور ووشو کشتی کی ماہر تھیں جو شنگ ہائی انسٹی ٹیوٹ آف فزکل ایجو کیشنShanghai Institute of Physical Education میں پروفیسر تھیں۔ جو رونگ مشہور چینی پہلوان وانگ زی پنگ کی بیٹی تھیں جن کا ذکر اوپر گزرا۔ 1955 میں وانگ کی شادی وو چین گڈے Wu Chengde سے ہوئی جو ان کے والد کے شاگرد تھے اور پیشے سے چینی روایتی جڑی بوٹیوں کے ایک معالج تھے۔ ان کی تین بیٹیاں ہوئیں، ہے لین وو، گریس وو اور وو شیاؤ پنگ,Helen Wu (XiaoRong) Grace Wu (XiaoGo) and Wu Xiaoping۔ہے لین بھی بعد میں مارشل آرٹ میں گئیں اور ٹورنٹو، کینیڈا میں سکونت اختیار کرلی۔

جو رونگ نے 5 سال کی عمر میں اپنے والد وانگ زی پنگ سے کشتی سیکھنی شروع کی تھی۔ انہوں نے کئی کشتیاں سیکھیں جیسے ٹان ٹوئی، چا چوان، ہواچوان، باجی چوان، پاؤ چوان اور ٹائی جی چوان Tan Tui, Chaquan, Huaquan, Bajiquan, Pao Chuan and Taijiquan ۔ بچپن میں وہ ایک دن میں 6 گھنٹے مشق کیا کرتی تھیں جن میں زیادہ تر ان کی لات مارنے کی مشق ہوتی جس کو پائی ڈائیPai Dai کہا جاتا ہے،وہ اپنی کلاس کے لڑکوں کے ساتھ مشق کرتیں۔ ان کی درخواست پر ان کے والد نے ان کو بھاری تلوار چلانے کی مشق کی اجازت دے دی۔ 1952 CE میں انہوں نے شنگ ہائی کی ارورا یونیورسٹی Aurora University سے گریجویشن کیا۔ بعد میں وہ ایسٹ چائنا فزیکل ایجو کیشن کالج کی پہلی پروفیسر بنیں جس کو شنگ ہائی فزیکل ایجو کیشن کالج بھی کہا جاتا ہے۔ وہاں انہوں نے 36 سال پڑھایا۔ ان کی سرپرستی میں پہلی بار دو طلبہ نے تائی جی چوان کشتی میں ماسٹر آف مارشل آرٹس کی ڈگری حاصل کی[728]۔

چانگ ڈونگ شینگ Chang Dongsheng

چانگ ڈونگ شینگ (L.1908–1986) چین کے ایک مشہور مسلمان مارشل آرٹسٹ تھے۔ وہ چینی کشتی جسے شوائی جیاؤ Shuai jiaoکہا جاتا ہے کے ماہر تھے۔ وہ 1908 CEمیں باؤ ڈنگ ، ہبی Baoding, Hebei میں پیدا ہوئے۔ چانگ شروع سے ہی مضبوط جسم کے مالک تھے۔ ان کے گھر کے لوگ تندوری مرغ فروخت کرتے تھے۔ مانے ذاتی طور پر زانگ فین ین Zhang Fenyen نام کے ایک تاجر سے مارشل آرٹ کی تربیت لینی شروع کر دی جو شوائی جیاؤ کشتی کے ماہر مانے جاتے تھے، انہوں نے یہ پنگ جن یي Ping Jinyi سے سیکھی تھی۔ چانگ بہت جلد ان کے قابل شاگردوں میں شمار ہونے لگے۔ وانگ کو تربیت کے لئے

اس طرح لات مارنی سکھائی گئی تھی کہ وہ زمین پر اڑ رہے کیڑوں کو لات مارتے تھے اور ہاتھ پھیلائے رکھتے تھے تو کیڑے ان کی ہاتھ میں آجاتے تھے۔ 20 سال کی عمر میں انہوں نے اپنے استاد کی دوسری بیٹی سے شادی کرلی۔ اس کے بعد وہ نانجنگ چلے گئے اور کو شو Kuo Shu نام کے ایک کشتی کی تربیت دینے والے ادارے میں5سال تربیت حاصل کی۔ 1933 CE میں چانگ نے 5 ویں قومی کو شو ٹورنامنٹ 5th National Kuo Shu Tournament میں پہلی پوزیشن حاصل کی حالانکہ اس میں کئی سو امیدوار تھے جس میں مشہور پہلوان لیو چیو شینگ Liu Chiou-Sheng بھی تھا جس سے ان کا سب سے زبردست مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد ان کو لوہے کی تتلیIron Butterfly کا خطاب دیا گیا۔ چانگ نے بہت سے مقابلے جیتے بعد میں وہ چین کی فوج میں ملازم ہو گئے جو کیو منٹانگ کے ماتحت تھی اس طرح وہ کیو منٹانگ کے ممبر بن گئے۔ ان کا ایک زبردست مقابلہ نیپال کے پہلوان ہکلی Hukli سے بھی ہوا جس کا قد 7 فٹ تھا اور وزن 181 کلو تھا۔ چانگ نے اسے کئی دفعہ پٹخنی دی حالانکہ وہ جسامت میں چانگ سے بڑا تھا۔ چانگ بعد میں نانجنگ مرکزی کو شو ادارے Nanjing Central Kuoshu Institute میں کشتی کے استاد ہو گئے اس وقت وہ سب سے کم عمر استاد تھے۔ چانگ نے پورے چین کا دورہ کیا اور تقریباً 70، اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ وہ ہر استاد سے ایک عام طالب علم کی طرح اپنا تعارف کراتے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تربیت لے سکیں۔ دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران انہوں نے کیو منٹانگ کی فوج میں لوگوں کو شوائی جیاؤ کی تربیت دی جن میں لال دیوار فوجی Red Wall paratroopers بھی شامل تھے۔ جنگ کے دوران وہ اکثر ان کیمپوں میں چلے جاتے جہاں جاپانی جنگی قیدی رکھے جاتے تھے اور ان قیدیوں میں سے جو کشتی کے ماہرین تھے ان سے مقابلے کرتے۔ اس دوران انہوں نے کئی جاپانی جوڈو ماہرین کو شکست دی جیسے ہائیڈو ٹاکایاما، کوماہی سا اور ماساو ہی چیHaido Takayama, Kuma Hisa and Masao Hichi ۔ 1948 میں چانگ نے کئی مقابلوں میں چین کی نمائندگی کی ان میں کئی طرح کی کشتی کے مقابلے تھے جیسے شوائی جیاؤ، چن ناShuai Jiao, Chin Na اور سب میں دوسروں کو شکست دی۔ جب کیو منٹانگ کو چین میں شکست ہوئی اور اس کو ٹائیوان میں پناہ لے کر وہاں اپنی حکومت قائم کرنی پڑی تو چانگ بھی ٹائیوان منتقل ہو گئے جہاں ان کو کشتی کے سینیئر استاد کا ایک عہدہ دے دیا گیا۔ چانگ نے وہاں30 سال کشتی کی تربیت دی۔ چانگ جلدی غصہ ہو جانے کے لئے مشہور تھے۔ ان کے کئی واقعات اس سے متعلق ہیں۔

ایک موقع پر، ایک آدمی ٹائی پے نیشنل پولیس یونیورسٹی آیا اور چانگ کے ساتھ ٹریننگ کرنے کو کہا۔ جواب دینے کے بجائے، چانگ نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے نیچے گرا دیا، اور اسے یہ اعتراف کرنے پر مجبور کیا کہ وہ واقعی تربیت کے بعد اسے چیلنج کرنے آیا تھا، جو چانگ نے پہلے ہی جان لیا تھا۔

اسی طرح رابرٹ ڈبلیو اسمتھ Robert W. Smith نے ایک بار چانگ شینگ کا انٹرویو لینے کے لئے اور ان کے ساتھ ٹریننگ کرنے کے لیے ٹائیوان کا سفر کیا، لیکن جب اس نے چانگ سے کہا کہ وہ اسے اپنی کچھ مہارتیں دکھائے، تو چانگ نے اسمتھ کو کمر میں لات ماردی۔ چانگ ایک باعمل مسلمان تھے[729]۔ چانگ اپنی زندگی میں کبھی نہیں ہارے اور 1986 میں گلے کے کینسر سے انتقال ہوا۔

ماشیانڈا Ma Xianda

ماشیانڈا (L. 1932 – 17 June 2013) چین کے ایک مشہور مسلم پہلوان تھے جو ووشو wushu کی مارشل آرٹ کے ماہر تھے۔ انہوں نے 2002 CE میں ووشو کے ۹ویں ڈوان(Wushu Ninth Duan) کا خطاب حاصل کیا، یاد رہے یہ ووشو کا سب سے اونچا خطاب ہوتا ہے جس کے لئے کم سے کم عمر 50 سال ہونی چاہئے اور 35 سال کی مشق ہونی چاہئے[730]۔

ماشیانڈا 1932 CE میں ایک مسلم ہوئی خاندان میں ہیبی Hebei میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان میں مارشل آرٹ کی پرانی روایت چلی آرہی تھی۔ ما نے شروع میں اپنے والد ما فنگ ٹو Ma Fengtu اور چچا ما ینگ ٹو Ma Yingtu سے کشتی کی تربیت لی۔ وہ دونوں ہی مارشل آرٹ کے ماہر مانے جاتے تھے۔

1949 CE میں چین میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہونے کے بعد 1952 CE میں پہلی دفعہ مارشل آرٹ کے مقابلے ہوئے۔ اس وقت ما کی عمر 19 سال تھی اور انہوں نے کشتی کے مقابلوں میں 3 خطاب جیتے۔

یہ تین مقابلے حسب ذیل ہیں:

- لی ٹائی چیمپین شپ Champion Lei Tai : اس میں ما نے ٹونگ بی Tongbei ماسٹر ڈینگ ہونگ زاو Deng Hongzhao اور چوجیاؤ Chuojiao ماسٹر لی شووین Li Xuewen کو ہرایا۔
- شارٹ ویپن فائٹنگ چیمپین Short Weapon Fighting Champion
- ووشو پرفارمنس گرینڈ چیمپین Wushu Performance Grand Champion

1953 میں ہوابی شارٹ ویپن ٹورنامنٹ Huabei Short Weapon Tournament میں سارے مقابلوں میں جیت حاصل کی جس میں ان کے مدمقابل کئی شہروں سے تھے جیسے بیجنگ، تیان جن، ہیبی، شانکسی اور اندرونی منگولیا

Beijing, Tianjin, Hebei, Shaanxi, Inner mongolia[731]

متفرق شخصیات

فی شن Fei Xin

یہ بھی زینگ ہا کے ساتھیوں میں تھا جو زینگ کے سمندری اسفار میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے اپنے 4 سمندری اسفار پر کتاب بھی لکھی، جس کا عنوان ہے شنگ چا شینگ لان Xingcha Shenglan جس کا مطلب ہوتا ہے ستاروں کے بیڑے کی تفصیل Description of the Starry Raft جس کے مقدمے پر 1436 کی تاریخ ہے۔

چنگ دور کے جنرل

ڈونگ فوشیانگ Dong Fuxiang (1839-1908): ڈونگ فوشیانگ نے باکسر بغاوت کے دوران مغربی ممالک کے خلاف ہوئی مسلم فوج کی قیادت کی جو چنگ حکومت کی حمایت میں لڑ رہی تھی۔ فوشیانگ کی فوج کو کانسو کے بہادر Kansu Braves کہا جاتا تھا۔ یہ دشمن کو سب سے زیادہ خوف زدہ کرنے والی فوج تھی۔

مارولونگ Ma Rulong (ما جو لنگ Ma Julung): ایک ہوئی جنرل تھے جن کو ما جولنگ بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے CE 1860 میں ڈووین شیو کے ساتھ چنگ حکومت کے خلاف بغاوت کی جس کو پنتھے بغاوت کہا جاتا ہے لیکن بعد میں CE 1862 میں مارولونگ نے چنگ حکومت سے اتحاد کر لیا، اور ڈووین شیو کے خلاف جنگ کی جس نے ڈالی سلطنت قائم کی تھی۔ بالآخر مارولونگ کی مدد سے چنگ حکومت نے ڈالی سلطنت کو ختم کر دیا۔

ما شن یی Ma Xinyi: چنگ حکومت کے ایک فوجی جنرل۔

جمہوری دور کے جنرل

مازان چانگ Ma Zhancang: مازانچانگ 36 ویں ڈویژن کا ایک چینی مسلمان جنرل تھا۔ جس نے جنرل مازونگ ینگ اور ما ہوشان Ma Zhongying and Ma Hushan کے ماتحت جنگیں لڑیں۔ کاشغر کی جنگ (1933) میں، اس نے شامی عرب توفیق بے Tawfiq Bay کی قیادت میں اویغور کے حملے کو پسپا کیا، جس سے توفیق زخمی ہو گیا۔ اس نے کرغیز اور اویغور لوگوں کے خلاف جنگ لڑی اور کاشغر میں اویغور اور کرغیز جنگجوؤں کو شکست دینے کے بعد پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد یرقند اور ینگی حصار کی جنگوں میں جو CE 1934[732] میں ہوئیں اس نے کرغیز اور اویغور لوگوں کو شکست دی۔ اس نے اویغور رہنما تیمور بیگ، عبداللہ بغرا اور نور احمد جان بغرا Timur Beg, Abdullah Bughra and Nur Ahmad Jan Bughra کو قتل کیا[733]۔

ما فویوان Ma Fuyuan: ما فویوان بھی نیشنل ریولیوشنری آرمی کے 36 ویں ڈویژن کا افسر تھا۔ وہ بھی کاشغر،

یر قند اور ینگی سار 734 کی جنگوں میں پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کے خلاف لڑا اور اس کو ختم کر دیا۔ جنگ کے بعد ما فویوان نے اعلان کیا کہ ان کا تعلق نانجنگ کی جمہوری حکومت سے ہے اور ماشاؤوو Ma Shaowu کاشغر کے نئے ٹاؤین Taoyin (گورنر) ہیں۔

مازان ہائی Ma Zhanhai: مازانہائی چینی مسلم بٹالین کے کمانڈر تھے جس کے افسر اعلیٰ مابفانگ تھے۔ مازانہائی چنگ ہائی تبت جنگ Qinghai Tibet War کے دوران لڑتے ہوئے مارے گئے۔

بائی چونگ شی Bai Chongxi: بائی چونگ شی چیانگ کائی شیک کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ شروع میں وہ گوانگ شی Guangxi کے جنگی سردار تھے اور لی زونگ رین Li Zongren کے ساتھ مل کر انہوں نے گوانگ شی پر حکومت کی۔ وہ جمہوریہ چین کے پہلے وزیر دفاع تھے جو 1946-1948 تک اپنے عہدے پر رہے لیکن جب چین پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا تو وہ تائیوان چلے گئے جہاں 1966 CE میں ان کا انتقال ہوا۔

ماچنگ چیانگ Ma Ching-chiang: ماچنگ چیانگ چینی جمہوری فوج کے ایک جنرل تھے اور چیانگ کائی شیک کے قریبی صلاح کار تھے۔

عبد اللہ بغرا Abdullah Bughra: عبد اللہ بغرا ایک اویغور تھے اور پہلی ترکستان جمہوریت کے ایک امیر تھے اور محمد امین بغرا کے چھوٹے بھائی تھے اور نور احمد جان بغرا کے بڑے بھائی تھے۔ یہ تینوں بھائی پہلی مشرقی ترکستان کے بڑے لیڈروں میں تھے۔ نور احمد بغرا اینگی سار کی 1934 CE جنگ میں لڑتے ہوئے مارے گئے۔ ہوئی مسلم فوج جس کی قیادت مازان چانگ Ma Zhancang کر رہا تھا نے ان کا سر قلم کیا اور ان کے سر سے فٹبال کھیلی گئی۔ جب 1949 میں چین میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو امین بغرا، ہندوستان چلے گئے اور وہاں سے ترکی چلے گئے جہاں 1965 CE میں ان کا انتقال ہوا۔

خوجہ نیاز Khoja Niyaz: خوجہ نیاز(r. November 12, 1933 – April 16, 1934) ایک اویغور جنرل تھا اور جس کو مسلمانوں نے پہلی مشرقی ترکستان جمہوریت کا پہلا صدر بنایا تھا۔ لیکن بعد میں خوجہ نیاز نے مسلمانوں کے خلاف اندر خانے روس اور شینگ شکائی سے ساز باز کر لیا اور روس کے کہنے پر وہ سابت دمولا کو دھوکے سے روس کے پاس لے گیا، جس نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے عوض خوجہ نیاز کو شینگ شکائی نے تریم بیسن کا حاکم بنا دیا لیکن کاشغر کی جنگ میں شکست کے بعد شینگ شکائی نے اسے جیل میں قید کر دیا جہاں 14 مہینے قید میں رہنے کے بعد اس کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔

سابت دمولا Sabit Damolla: سابت دمولا پہلی ترکستان جمہوریت کے پہلے وزیر اعظم تھے جبکہ خوجہ نیاز صدر تھا۔ لیکن بعد میں خوجہ نیاز نے مسلمانوں کے خلاف اندر خانے روس اور شینگ شکائی سے ساز باز کر لیا اور روس کے کہنے پر وہ سابت دمولا کو دھوکے سے روس کے پاس لے گیا، جس نے اسے قتل کر دیا۔

عیسیٰ یوسف الپت گین Isa Yusuf Alptekin: عیسیٰ یوسف الپت گین ایک اویغور لیکن چینی قوم پرست تھے اور کیو منٹانگ کے ایک اہم افسر تھے۔ انہوں نے پہلی مشرقی ترکستان جمہوریہ اور دوسری مشرقی ترکستان جمہوریہ ، دونوں کی مخالفت کی اور ان کے خلاف لڑے۔ لیکن جب سنکیانگ، کمیونسٹ کنٹرول میں آیا تو الپت گین 1949 CE میں چین سے جلاوطن ہو گئے۔ وہ لداخ، کشمیر ہوتے ہوئے ترکی چلے گئے اور 1949 CE میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔

مسعود صابری Masud Sabri: مسعود صابری ، اویغور سیاست دان تھے جنہوں نے الی بغاوت کے دوران سنکیانگ کے گورنر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے کلجا Kulja اور استنبول میں تعلیم حاصل کی۔ وہ بیسویں صدی میں کسی بھی چینی صوبے کے پہلے غیرہان گورنر مقرر ہوئے جن کو چیانگ کائی شیک نے مقرر کیا تھا۔

برہان شاہدی Burhan Shahidi: وہ 20 ویں صدی کے دوران سنکیانگ، کے ایک سیاسی رہنما تھے۔ 17 دسمبر 1949 سنکیانگ کی صوبائی عوامی حکومت قائم ہوئی اور برہان چیئر مین بن گئے۔ سیف الدین عزیزی ڈپٹی چیئر مین تھے۔ انہوں نے سال کے آخر میں چینی کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ 1952 میں، انہوں نے سنکیانگ اویغور خود مختار علاقہ Xinjiang Uyghur Autonomous Region بنانے کے لیے تیاری کمیٹی کی سربراہی کی۔

تیمور بیگ Timur Beg: وہ سنکیانگ میں 1933 میں اویغور فوج کے رہنما تھے۔ وہ 1933 کی کاشغر کی جنگ میں شامل تھے اور اس سے پہلے ترپان بغاوت (1932) Turpan Rebellion میں حصہ لیا تھا۔ وہ ترک قوم پرست نوجوان کاشغر پارٹی Young Kashgar Party سے وابستہ ہوئے اور اپنے آپ کو "تیمور شاہ" کا لقب دیا۔ وہ اور دیگر اویغور رہنما جیسے بغرا برادران چین سے الگ ہونا چاہتے تھے۔ اگست 1933 میں ان کی فوجوں پر جنرل مازان چانگ کی سربراہی میں قومی انقلابی فوج کے 36 ویں ڈویژن کے چینی مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ مازان چانگ نے تیمور کو کاشغر میں گولی مار کر قتل کر دیا

ماکلیق کے جنگی سردار

Warlords of Ma clique

ویسے تو ماکلیق کے جنگی سرداروں کے تفصیلی حالات اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں لیکن یہاں پر مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

مابفانگ Ma Bufang: ماکلیق کے آخری اور سب سے مقبول فرماں روا تھے۔

ما زونگ ینگ Ma Zhong Ying: ان کو ما چنگ ینگ Ma Chung-ying بھی کہا جاتا ہے۔ وہ

کیومنٹانگ کی مسلم فوج کے 36 ویں ڈویژن کے کمانڈر تھے CE 1930 کے دوران اور سنکیانگ میں کیومنٹانگ کی حکومت قائم کرنے کے لئے جن شورین کے خلاف لڑے۔

ماہونگ کوئی Ma Hongkui: ماہونگ کوئی چینی جمہوری انقلاب کے دوران ایک مشہور فوجی سردار تھے جنہوں نے ننگ شیا پر اپنی حکومت قائم کی ان کی حکومت کا زمانہ 13 June 1931 – 23 September 1949 ہے۔ 1950 کے دوران وہ امریکہ چلے گئے جہاں 1970 میں ان کا انتقال ہوا۔

ماہونگ بن Ma Hongbin: ماہونگ بن بھی ماکلیق کے زمانے میں گانسو کے گورنر رہے اس کے بعد دو دفعہ ننگ شیا کے گورنر بنے۔

مالن Ma lin : مالن 1938-1931 تک چنگ ہائی کے گورنر رہے وہ ماچی کے بھائی تھے۔

ما فوشیانگ Ma Fuxiang: ما فوشیانگ ایک ہوئی جنرل تھے چنگ کے آخری دور میں ۔ انہوں نے تینوں حکومتوں کے ماتحت کام کیا۔ شروع میں وہ چنگ حکومت کے جنرل تھے۔ بعد میں جب جمہوری انقلاب آیا تو وہ 1912 CE جمہوری حکومت کے چنگ ہائی کے گورنر بن گئے اور 1928 میں چیانگ کائی شیک کے ساتھ شامل ہو گئے۔ باکسر بغاوت کے دوران وہ ڈونگ فوشیانگ کی فوج کانسو بریوس میں شامل تھے جنہوں نے لانگ فانگ کی جنگ میں 8 مغربی ممالک کے اتحاد کو شکست دی۔

ماچی Ma Qi : ماچی، ماکلیق کے ایک جنگی سردار تھے جو 1928-1915 تک چنگ ہائی کے گورنر رہے۔

ماڈن جنگ Ma Dunjing : ماڈن جنگ ماہونگ کوئی کے بیٹے تھے ۔ وہ بھی اپنے والد کے ساتھ تھے بعد میں امریکہ چلے گئے جہاں وہ چین کے اصل زمین کی بازیافت کمیٹی Recovery of the Mainland Research Commission کے 1954 میں رکن مقرر ہوئے اور CE 2003 میں انتقال ہوا۔

ماہوشان Ma Hu-shan: ماہوشان ، مازونگ ینگ کے بہنوئی تھے ۔ انہوں نے جنوبی سنکیانگ پر 1934-1937 تک حکومت کی[735]۔ اس علاقے کو ٹنگ نستان بھی کہا جاتا تھا کیونکہ اس میں ڈنگن Dungan کی آبادی زیادہ تھی۔ اسی نسبت سے ماہوشان کو ٹنگنستان کا شہنشاہ King of Tunganistan کا لقب دیا گیا۔

ماچیان لنگ Ma Qianling: ماچیان لنگ بھی مازانہاو کے ساتھ چنگ حکومت کے ساتھ آ گئے تھے ڈنگن بغاوت کے دوران۔

مافوشو Ma Fushou: مافوشو، ماچیان لنگ کے بیٹے تھے اور مافوچائی، مافولو اور مافوشیانگ کے بھائی تھے۔

مافولو Ma Fulu: مافولو بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے ڈنگن بغاوت کے دوران پالا بدل کر چنگ حکومت سے اتحاد کر لیا اور ڈونگ فوشیانگ کی فوج میں شامل ہو گئے جس نے ڈنگن بغاوت کو کچلنے میں چنگ حکومت کی مدد کی۔ یاد رہے ڈنگن بغاوت وہ بغاوت ہے جس میں مسلمانوں نے چنگ حکومت کے مظالم کے خلاف بغاوت کی لیکن بعد میں انہی

میں سے کچھ مسلمانوں نے پالا بدل کر چنگ حکومت سے اتحاد کر لیا اور مسلمانوں کے خلاف جنگیں لڑ کر اس بغاوت کو کچل دیا۔

ما انلیانگ Ma Anliang: ما انلیانگ(1855 – November 24, 1918) کا اسلامی نام عبد المجید تھا۔ وہ مازاناؤ کے بیٹے تھے اور ما گولیانگ ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کا تعلق خفیہ نقش بندی صوفی سلسلے سے تھا۔ ما انلیانگ کو اس بات کے لئے جانا جاتا ہے کہ انہوں نے ان مسلمانوں کی قیادت کی جو ڈنگن بغاوت کے دوران پالا بدل کر چنگ حکومت سے جا ملے تھے اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا خون بہایا۔ ما انلیانگ نے یعقوب بیگ کے خلاف بھی جنگیں لڑیں اور اس کو ہرا کر مشرقی ترکستان کے علاقے پر چنگ حکومت کو دوبارہ قبضہ حاصل کرنے میں مدد کی۔ اس کے عوض چنگ حکومت نے انہیں سنکیانگ کا جنرل Xinjiang General اور ہیزوکا کرنل Hezhou Colonel کا لقب دیا۔ انہوں نے یہوانی صوفی سلسلے کے قائد ماوانفو کے قتل میں بھی چینی حکومت کی مدد کی۔ انہوں نے بائی لانگ باغیوں کے خلاف بھی مورچا لیا اسی دوران شی ڈاوٹانگ کے بانی ماچی شی اور ان کے پورے خاندان کو قتل کیا۔ ان خدمات کے عوض ان کو 1912 میں چینی جمہوری حکومت نے ساری شمال مغرب northwestern مسلم ریاستوں کا فرماں روا بنا دیا۔ وہ 1918 تک اس عہدے پر رہے۔ 1918 میں ان کے انتقال کے بعد مافوشیانگ Ma Fuxiang ان کے عہدے پر مقرر ہوئے[736]۔

مابوچنگ Ma Buqing: مابوچنگ، مابفانگ کے چھوٹے بھائی تھے اور چنگ ہائی کے فوج کے جنرل تھے۔

مابوکانگ Ma Bukang: مازونگ ینگ کے غائب ہونے کے بعد مابوکانگ مغربی گانسو کی فوج کے جنرل مقرر ہوئے۔ چین میں کمیونسٹ حکومت کے قائم ہونے کے بعد وہ بھی مابفانگ کے ساتھ مصر چلے گئے۔

ماجی یوان Ma Jiyuan: ماجی یوان جمہوریہ چین کے دور میں ماکلیق کے جنگی سردار تھے، وہ مابفانگ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ انہوں نے شمال مغربی صوبے چنگ ہائی پر حکومت کی۔ انہوں نے چینی خانہ جنگی کے دوران ہی شوئی مہم، میریڈیئن رج مہم، اور لانزو مہم Heshui Campaign, Meridian Ridge Campaign, and the Lanzhou Campaign میں کمیونسٹوں کے خلاف جمہوری فوج کی قیادت کی۔ ما نے 28 سال کی عمر میں 1948 میں ہیشوئی مہم میں پی ایل اے کے 30,000 سپاہیوں کو شکست دی۔ بعد میں وہ بھی اپنے والد کے ساتھ مصر چلے گئے اور 27 February 2012 کو مکہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال پر سعودی عرب میں چینی حکومت کے کون سلیٹ نے افسوس کا اظہار کیا[737]۔

ماچینگ شیانگ Ma Chengxiang : ماچینگ شیانگ ، ماچنگ کے بیٹے تھے اور مابوچنگ اور مابفانگ کے کزن تھے۔ مابوچنگ کی بیٹی سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ وہ کیومنٹانگ کے ۵ویں گھڑ سوار فوج(5th cavalry army) کے کمانڈر تھے۔

ماہائی یان Ma Haiyan: ماہائی یان بھی ان لوگوں میں تھے جو ڈنگن بغاوت کے دوران پالا بدل کر چنگ حکومت سے جا ملے تھے۔

نیشنل ریولیوشنری آرمی کے 36ویں ڈویژن کے جنرل

ماشینگ کوئی Ma Sheng-kuei: ماشینگ کوئی بھی 36ویں ڈویژن کے ایک جنرل تھے۔1933 CE میں انہوں نے مازونگ ینگ اور ماہوشان کی فوج میں شمولیت اختیار کی اور ٹنگن فوج کی دوسری بریگیڈ Tungan 2nd brigade کے کمانڈر بنے جو کھوتان میں تھی۔ بعد میں انہوں نے پالا بدل کر سنکیانگ کے گورنر شینگ شکائی سے اتحاد کر لیا اور ماہوشان کے خلاف ہوگئے۔مانا جاتا ہے کہ وہ بعد میں گانسو لوٹ آئے۔

ماچن شو Su Chin-shou: یہ بھی 36ویں ڈویژن کے افسر تھے، پہلے یہ مازونگ ینگ اور ماہوشان کے ماتحت کام کر رہے تھے۔ بعد میں وہ یامن Yamen شہر کو خالی کر کے باہر نکل گئے اور مازان چانگ سے جا ملے[738]۔ان کی برادری کا قتلِ عام ہوا جس کو کزل قتلِ عام Kizil massacre کہا جاتا ہے[739]۔

پائی زو لی Pai Tzu-li: یہ بھی 36ویں ڈویژن کے افسر تھے اور مازونگ ینگ اور ماہوشان کے ماتحت تھے۔ انہوں نے ہی ماہوشان کو 1937 میں کاشغر پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا تھا۔ بعد میں وہ ماہوشان کے ساتھ ہندوستان کی طرف فرار ہوگئے لیکن کہا جاتا ہے کہ راستے میں ان کو ماہوشان نے قتل کر دیا[740]۔

ڈووین شیو Du Wenxiu : ڈووین شیو، ماہوالونگ Ma Hua Long اور مازاناؤ وغیرہ، پنتھے بغاوت Panthay Rebellion کے مسلم قائدین تھے۔ڈووین شیو ایک نومسلم ہان تھے۔ان کے زیادہ تر ساتھیوں نے ہتھیار ڈال دیے لیکن ڈووین شیو نے ہتھیار نہیں ڈالے اور ینان Yunnan کے شہر ڈالی میں اپنی اسلامی حکومت قائم کی جس کو ڈالی سلطنت Dali sultanate کا نام دیا گیا۔ بعد میں چنگ فوج نے ان کو شکست دی، ڈو نے افیون کھا کر خود کو چنگ فوج کے حوالے کر دیا جس نے انہیں قتل کر دیا اور پورے ڈالی شہر میں قتلِ عام کیا جس میں 40,000 سے زیادہ مسلمان مارے گئے۔

ماشینگ لن Ma Shenglin: یہ ماشاؤوو Ma Shaowu کے چچا تھے اور پنتھے بغاوت کے ایک سردار تھے۔

مازانشان Ma Zhanshan: مازان شان نے دوسری چین وجاپان جنگ میں گوریلا جنگ کی۔

زو باؤ گوئی Zuo Baogui: ایک مسلم چنگ جنرل تھے۔ وہ شانڈونگ Shandong میں پیدا ہوئے اور کوریا کے پنگ یانگ Pingyang کا جاپانیوں سے دفاع کرتے میں مارے گئے۔

مذہبی شخصیات

چی جنگ یی Qi Jingyi: ایک صوفی تھے جنہوں نے چین میں قادریہ Qadiriyyah صوفی سلسلے کی بنیاد رکھی

-

مایوانزانگ Ma Yuanzhang : جہریہ صوفی Jahriyya Sufi لیڈر تھے۔
وانگ جنگ زائی Wang Jingzhai: جمہوری دور کے مشہور امام ہیں۔
ہو سونگ شان Hu Songshan: یہ بھی جمہوری دور کے ایک چینی محب وطن تھے اور یہوانی Yihewani مصلح تھے۔

مصنفین

بائی شویي Bai Shouyi: بائی شویي (February 1909 – March 21, 2000) ایک چینی مؤرخ تھے جنہوں نے حالیہ چینی تاریخ نویسی میں انقلاب برپا کیا اور سائنسی کھدائیوں اور رپورٹوں کی بنیاد پر تاریخ لکھنے کے لئے مشہور ہیں۔ ان کی کتاب An outline history of China بہت مشہور ہے جو 2003 CE میں بیجنگ کی Zhonghua Book Company سے چھپی۔
توہتی تنیاز Tohti Tunyaz: مؤرخ
زانگ چینگ زی Zhang Chengzhi: ایک اسلامی مصنف۔
پائی سین ینگ Pai Hsien-yung: ایک اسلامی مصنف اور بائی چونگ شی کے بیٹے۔
یوسف لیو باو جن Yusuf Liu Baojun: ایک اسلامی مصنف اور مؤرخ۔

اہلکار

ماشن يي Ma Xinyi: چنگ حکومت کے آخری دور کے ایک مسلم ملٹری جنرل۔
مالن يي Ma Linyi: گانسو کے وزیر تعلیم۔
ٹانگ کیسان Tang Kesan: شی کانگ Xikang میں کیو منٹانگ Kuomintang کے صدر۔

چینی اسلامی خطاطی
Chinese Islamic calligraphy

چین میں ایک خاص قسم کی عربی خطاطی پروان چڑھی جس کو چینی خط یا **الخط الصینی** کہا جاتا ہے۔ اسی خط میں یہاں مسجدوں مقبروں پر قرانی آیات، احادیث اور دیگر مذہبی ادب لکھا جاتا ہے۔ اس کے مشہور زمانہ خطاط حاجی نور دین می گوانگ جیانگ Noor Deen Mi Guangjiang Hajji ہیں جو 1964 CE میں پیدا ہوئے اور ابھی حیات ہیں۔ حاجی نور دین شانڈونگ Shandong صوبے میں پیدا ہوئے، اور وہ ہی نان کے زینگ زو Zhengzhou کے اسلامک کالج میں لیکچرار ہیں اور ہی نان اکیڈمی آف سائنس Henan Academy

of Sciences میں ایک محقق کے طور پر کام کرتے ہیں۔ CE 1997 میں حاجی نور دین کو مصر کی اسلامی خطاطی کا سرٹیفیکیٹ Egyptian Certificate of Arabic Calligraphy دیا گیا اور وہ مصری خطاطی کی ایسوسی ایشن Association of Egyptian Calligraphy کے ممبر بھی ہیں[741]۔

Bibliography

Books

1. A. Acharya (2010). R.Gunaratna, W. Pengxin. *Ethnic Identity and National Conflict in China*, Springer, ISBN 9780230107878.
2. Johan Elverskog (2010). Buddhism And Islam on the Silk Road. University of Pennsylvania Press. ISBN 978-0-8122-4237-9.
3. Ahmad Hasan Dani (2003). Vadim Mikhaĭlovich Masson. UNESCO (2003-01-01). *History of Civilizations of Central Asia: Development in contrast: from the sixteenth to the mid-nineteenth century*. UNESCO. ISBN 9789231038761.
4. Eric Schluessel (2020). "Chinese Men Purchasing Musulman Brides". Land of Strangers: The Civilizing Project in Qing Central Asia. Columbia University Press. ISBN 978-0231552226.
5. Alastair Lamb (1991). *Kashmir: A Disputed Legacy, 1846-1990*. Roxford Books. ISBN 978-0907129066.
6. Alexander Mildred Cable (1944). Francesca French. *The Gobi desert*. Hodder and Stoughton. ISBN: 978-1138583566.
7. Aliya Ma Lynn (2007). *Muslims in China*. University of Indianapolis Press. ISBN 978-0-88093-861-7.
8. Allen S. Whiting (1958). Sheng Shih-ts'ai. *Sinkiang: Pawn or Pivot*? Michigan State University Press.
9. American Academy of Political and Social Science (1951). *Annals of the American Academy of Political and Social Science*, Nabu Press, ISBN: 978-1271324354.
10. Amier Saidula (2011). "The Nizari Ismailis of China in Modern Times". In Daftary, Farhad (ed.). *A Modern History of the Ismailis: Continuity and Change in a Muslim Community (Ismaili Heritage)*. London: I.B. Tauris. ISBN 9781845117177.
11. Andreas Gruschke (2001). *The Cultural Monuments of Tibet's Outer Provinces: The Qinghai part of Amdo*. White Lotus Press. ISBN 974-7534-59-2.
12. Andrew Forbes (1997, 2011). David Henley. *Traders of the Golden Triangle (Hui Muslims of Yunnan)*. Bangkok: Teak House, 1997; republished Chiang Mai: Cognoscenti Books, 2011. ASIN: B006GMID5K

13. Andrew D. W. Forbes (1986). *Warlords and Muslims in Chinese Central Asia: A Political History of Republican Sinkiang 1911–1949*. Cambridge University Press. ISBN 0-521-25514-7.
14. Andrew G. Walder (2015). *China Under Mao*. Harvard University Press. ISBN 978-0-674-05815-6.
15. Angela Schottenhammer (2009). The East Asian 'Mediterranean': Maritime Crossroads of Culture, Commerce and Human Migration (East Asian Economic and Socio-Cultural Studies) Otto Harrassowitz Verlag. ISBN 978-3447058094.
16. Anthony Best (2009). Michael Partridge, Paul Preston. *British documents on foreign affairs: reports and papers from the Foreign Office confidential print*. From 1951 through 1956. Asia, 1955. Burma, China and Formosa, Japan, and Korea, LexisNexis. ISBN 978-0-88692-723-3.
17. Anthony J. Howell (2009). Population Migration and Labor Market Segmentation: Empirical Evidence from Xinjiang, Northwest China. Michigan State University. ProQuest. ISBN 1-109-24323-5.
18. Anwar Rahman (2005). *Sinicization Beyond the Great Wall: China's Xinjiang Uighur Autonomous Region*. Matador. ISBN 9781904744887.
19. Arienne M. Dwyer (2007). Salar: A Study in Inner Asian Language Contact Processes, Part 1 (illustrated ed.). Otto Harrassowitz Verlag. ISBN 978-3447040914.
20. Arnold Henry Savage Landor (1901). China and the Allies. Andesite Press. ISBN: 978-1297596582.
21. Arthur Waldron (2003). *From War to Nationalism: China's Turning Point, 1924–1925 (illustrated, reprint, revised ed.).* Cambridge University Press. ISBN 978-0-521-52332-5.
22. B. J. Ter Haar (2006). *Telling Stories: Witchcraft And Scapegoating in Chinese History*. Brill. ISBN 978-90-04-14844-4.
23. Bai Shouyi (2002). *An Outline History of China*. Beijing: Foreign Language Press. ISBN 7-119-02347-0.
24. Bai Shouyi (2003). *A History of Chinese Muslim*. Beijing: Zhonghua Book Company. ISBN 7-101-02890-X.
25. Badruddin Chini (1935). *Chini Musalman*. Maarif Press. Azamgarh, India.
26. Badruddin Chini (1949). Cheen-o-Arab Ke Taalluqat aur unke Nataij, Anjuman Taraqqi Urdu, Karachi, Pakistan, available on, https://www.rekhta.org/ebooks/detail/chin-o-arab-ke-taalluqat-aur-unke-nataij-badruddin-chini-ebooks retrieved on 14 March 2025.

27. Bo Yang (2000). *The Chinese Historical Outline*, People's Literature Publishing House. ISBN: 978-7020095186.
28. Brian Kennedy (2008). Elizabeth Guo, eds. *Chinese Martial Arts Training Manuals: A Historical Survey* (2, illustrated ed.). Blue Snake Books. ISBN 978-1583941942.
29. C.E. G. Bosworth (1995). van Donzel, E.; Heinrichs, W.P.; In Bosworth, C. E.; van Donzel, E.; Heinrichs, W. P. & Lecomte, G. (eds.). *The Encyclopaedia of Islam, New Edition, Volume VIII*: Chuang-Kuan Lin (1995). "P'u Shou-keng". Ned–Sam. Leiden: E. J. Brill. ISBN 978-90-04-09834-3.
30. C.T. Subairath (2011). "Calicut: A Centri-petal Force in the Chinese and Arab Trade (1200–1500)". *Proceedings of the Indian History Congress*. Vol. 72, Part-II (2011). pp. 1082–1089.
31. Cheng Gek Nai (1997). Osman Bakar (ed.). *Islam and Confucianism: A civilizational dialogue*. Centre for Civilizational Dialogue of University of Malaya by University of Malaya Press. ISBN 978-983-100-038-0.
32. Chih-yu Shih (2002). Zhiyu Shi. *Negotiating ethnicity in China: Citizenship as a response to the state*. Psychology Press. ISBN 978-0-415-28372-4.
33. Christian Tyler (2003). *Wild West China: The Taming of Xinjiang*. Rutgers University Press. ISBN 978-0-8135-3533-3.
34. David Brophy (2016). *Uyghur Nation: Reform and Revolution on the Russia-China Frontier*, Harvard University Press, ISBN: 978-0674660373.
35. David D. Wang (1999). *Under the Soviet shadow: The Yining Incident – Ethnic Conflicts and International Rivalry in Xinjiang, 1944-1949*. Hong Kong: The Chinese University Press. ISBN 962-201-831-9.
36. David G. Atwill (2005). The Chinese Sultanate, Islam, Ethnicity and Panthay Rebellion in Southwest China, 1856-1873. Stanford University Press California.
37. David J. Dallin (2013). "The Second Drive to the Pacific, Section Port Arthur" in *The Rise of Russia in Asia*. Read Books Ltd. ISBN 978-1473382572.
38. Dean King (2010). *Unbound: A True Story of War, Love, and Survival (illustrated ed.).* Hachette Digital, Inc. ISBN 978-0-316-16708-6.

39. Demetrius Charles Boulger (1878). *The Life of Yakoob Beg, Athalik Ghazi and Badaulet, Ameer of Kashgar*. London: W. H. Allen. ISBN 0-7661-8845-0.
40. Dieter Heinzig (2015). *The Soviet Union and Communist China 1945-1950: The Arduous Road to the Alliance*. Routledge. ISBN 9781317454496.
41. Dudoignon Stéphane (2006). Hisao Komatsu, Yasushi Kosugi. *Intellectuals in the modern Islamic world: transmission, transformation, communication*. Taylor & Francis. ISBN 978-0-415-36835-3.
42. Dun J. Li (1978). *The Ageless Chinese*. Charles Scribner's Sons.
43. E. Bretschneider (1871). On the Knowledge Possessed by the Ancient Chinese of the Arabs and Arabian Colonies, and Other Western Countries, Mentioned in Chinese Books. London, Trubner & co.
44. E. Bretschneider (1888). Medieval Researches from Eastern Asiatic Sources: Fragments Toward the Knowledge of the Geography and History of Central and Western Asia from the 13th to the 17th Century, Volume 2. Legare Street Press. ISBN: 978-1017672183.
45. E. Ralph Perkins (1947). "Unsuccessful attempts to resolve political problems in Sinkiang; extent of Soviet aid and encouragement to rebel groups in Sinkiang; border incident at Peitashan". The Far East: China . Foreign Relations of the United States, 1947. Vol. VII. Washington, DC: United States Government Printing Office. Documents 450–495.
46. Edward L. Dreyer (2007). *Zheng He: China and the Oceans in the Early Ming Dynasty, 1405–1433*. New York: Pearson Longman. ISBN 978-0-321-08443-9.
47. Eric Shipton (1997). *The 6 Mountain-Travel Books*. The Mountaineers Books. ISBN 978-0-89886-539-4.
48. Erik Mueggler (2011). *The Paper Road: Archive and Experience in the Botanical Exploration of West China and Tibet.* A Philip e Lilienthal Book in Asian Studies, ACLS Humanities E-Book (illustrated ed.). University of California Press. ISBN 978-0520269026.
49. Familiar The Moslem World (1941). Vol: 31. Hartford Seminary Foundation.
50. Frank Dikötter (June 06, 2017). *The Cultural Revolution: A People's History, 1962—1976*. Bloomsbury Publishing USA. ISBN 978-1-63286-423-9.

51. Fred Harris (2007). *The Arabic Scholar's Son: Growing Up in Turbulent North China (1927–1943)*. AuthorHouse. ISBN 978-1-4343-3692-7.
52. Frederic Wakeman (1986). *The Great Enterprise: The Manchu Reconstruction of Imperial Order in Seventeenth-Century China*. University of California Press. ISBN 978-0520048041.
53. Frederick Starr (2004). *Xinjiang: China's Muslim Borderland*. Routledge. ISBN 0-7656-1318-2.
54. Gardner Bovingdon (2010). *The Uyghurs: Strangers in Their Own Land*. Columbia University Press. ISBN 978-0-231-51941-0.
55. Gavan McCormack (1977). *Chang Tso-lin in Northeast China, 1911–1928: China, Japan, and the Manchurian Idea (illustrated ed.)*. Stanford University Press. ISBN 978-0804709453.
56. Georg Vasel (1937). *My Russian jailers in China*. Translated from the German by Gerald Griffin. London: Hurst & Blackett.
57. George J. Scott (1900). & J. P. Hardiman. Ethnology with vocabularies. In *Gazetteer of Upper Burma and the Shan States*, 475-727. Rangoon: Superintendent of Government Printing of Burma.
58. Great Britain. Parliament. House of Commons (1871). *Accounts and papers of the House of Commons*.
59. Guo Jian (July 23, 2015). Yongyi Song. *Historical Dictionary of the Chinese Cultural Revolution*. Rowman & Littlefield. ISBN 978-1-4422-5172-4.
60. Joint Committee on Chinese Studies (U.S.) (1987).
61. H. Karpat Kemal (2001). *The Politicization of Islam: Reconstructing Identity, State, Faith, and Community in the Late Ottoman State*. Oxford University Press US. ISBN 0-19-513618-7.
62. Henry George Wandesforde (1969). Woodhead, Henry Thurburn Montague Bell. *The China yearbook*. Kraus Reprint. 1921.
63. Hisao Kimura (1990). Scott Berry. *Japanese Agent in Tibet: My ten years of travel in disguise*. Serindia Publications. ISBN 978-0906026243.
64. Hodong Kim (February 25, 2004). *Holy War in China: The Muslim Rebellion and State in Chinese Central Asia, 1864-1877*. Stanford University Press. ISBN 9780804767231.
65. Hok-lam Chan (1998). "The Chien-wen, Yung-lo, Hung-hsi, and Hsuan-te reigns, 1399–1435". *The Cambridge History of China, Volume 7*: The Ming Dynasty, 1368–1644, Part 1. Cambridge: Cambridge University Press. ISBN 978-0-521-24332-2.

66. Hung-mao Tien (1972). Government and Politics in Kuomintang China, 1927–1937. Stanford University Press. ISBN 0-8047-0812-6.
67. Ildiko Beller-Hann (2016). *Situating the Uyghurs Between China and Central Asia*. Routledge. ISBN 978-1351899895.
68. *Inner Asia* (2002). Volume 4, Issues 1-2. The White Horse Press for the Mongolia and Inner Asia Studies Unit at the University of Cambridge.
69. Insight Guides (2017). Insight Guides China (Travel Guide with Free eBook). APA Publications Services. ISBN-139781786716361.
70. J. V. G. Mills (1970). Ying-yai Sheng-lan: 'The Overall Survey of the Ocean's Shores' [1433]. Cambridge University Press. ISBN 978-0-521-01032-0.
71. Jacques Gernet (1996). *A History of Chinese Civilization*. UK: Cambridge University Press, ISBN 978-0521497817.
72. James A. Millward (1998). *Beyond the Pass: Economy, Ethnicity, and Empire in Qing Central Asia, 1759–1864 (illustrated ed.)*. Stanford University Press. ISBN 978-0804729338.
73. James A. Millward (2007). *Eurasian Crossroads: A History of Xinjiang*. New York: Columbia University Press. ISBN 978-0-231-13924-3.
74. James A. Millward (2014). "*The Chinese Border Wool Trade of 1880–1937*" University of Arizona. https://www.academia.edu/27070547/THE_HUI_AND_THE_CHINESE_BORDER_WOOL_TRADE_OF_1880_1937_1?sm=b retrieved on 10 July 2014.
75. James Frankel (2021). *Islam in China (Islam in Series)*. I.B. Tauris. ISBN 978-1784539818.
76. James Hastings (1916). John Alexander Selbie, Louis Herbert Gray. *Encyclopedia of religion and ethics*. *Volume 8*. Edinburgh: T. & T. Clark. Original from Harvard University.
77. Jane E. Elliott (2002). *Some Did It for Civilisation, Some Did It for Their Country: A Revised View of the Boxer War*. Hong Kong: Chinese University Press. ISBN 9622019730.
78. Jay Levenson (1991). National Gallery of Art (U.S.). *Circa 1492: Art in the Age of Exploration*. Yale University Press. ISBN 978-0-300-05167-4.
79. Jay Taylor (2009). *The Generalissimo: Chiang Kai-shek and the Struggle for Modern China*. Belknap Press of Harvard University Press. ISBN 978-0-674-03338-2.

80. Joanne Smith Finley (2013). *The Art of Symbolic Resistance*. BRILL. ISBN 9789004256781.
81. John Biddulph (2004). *Tribes of the Hindoo Koosh*. Adamant Media Corporation. ISBN: 978-1402152726.
82. John E. Wills (1998). "Relations with Maritime Europeans, 1514–1662". *The Cambridge History of China, Volume 8, Part 2: The Ming Dynasty, 1368-1644*. Part 2. Cambridge: Cambridge University Press. ISBN 978-0-521-24333-9.
83. John E. Young (2016). *Learning of the Way (Daoxue): Self-Cultivation Through Neo-Confucian Learning, Kungfu, and Martial Arts*. Archway Publishing. ISBN 978-1-4808-3049-3.
84. John King Fairbank (1978). The Cambridge History of China: Late Ch'ing, 1800-1911, pt. 2. Cambridge University Press. ISBN 978-0-521-22029-3.
85. John S. Guy (1986). *Oriental Trade Ceramics in South-East Asia, Ninth to Sixteenth Centuries (illustrated, revised ed.)*. Oxford University Press. ISBN 978-0195825930.
86. John W. Dardess (2012). *Ming China, 1368-1644: A Concise History of a Resilient Empire*. Rowman & Littlefield Publishers. ISBN 978-1-4422-0491-1.
87. Jonathan Karam Skaff (2012). *Sui-Tang China and Its Turko-Mongol Neighbors*. Oxford University Press. ISBN 978-0199734139.
88. Jonathan N. Lipman (2011). *Familiar Strangers: A History of Muslims in Northwest China*. University of Washington Press. ISBN 978-0295800554.
89. Joseph Fletcher (1980). *China's Inner Asian Frontier: Photographs of the Wulsin Expedition to Northwest China in 1923*. Harvard University Press. ISBN 0674119681.
90. Joseph Mitsuo Kitagawa (2002). *The religious traditions of Asia: religion, history, and culture (2, illustrated ed.)*. Psychology Press, ISBN 978-0-7007-1762-0.
91. Joseph Needham (1971). *Science and Civilisation in China.* Cambridge University Press. ISBN 978-0521057998.
92. Joseph W. Esherick (1987). *The Origins of the Boxer Uprising*. University of California Press. ISBN 0-520-06459-3.
93. Joseph W. Esherick (2006). Paul G. Pickowicz, Andrew G. Walder. *The Chinese cultural revolution as History*. Stanford University Press. ISBN 978-0-8047-5350-0.

94. Joy R. Lee (2006). *"The Islamic republic of eastern Turkestan and the formation of modern Uyghur identity in Xinjiang".* M.A Dissertation. Kansas State university.
95. Julia Ching (1993). *Chinese religions*. Macmillan. ISBN 978-0-333-53174-7.
96. Jun Jing (1998). *The Temple of Memories: History, Power, and Morality in a Chinese Village*. Stanford University Press. ISBN 0-8047-2757-0.
97. Justin Matthew Jacobs (2011). Empire besieged: the preservation of Chinese rule in Xinjiang, 1884-1971. San Diego, CA: University of California, San Diego. ISBN 9781124814070.
98. Kathleen Kuiper (2010). *The Culture of China*. The Rosen Publishing Group. ISBN 978-1-61530-140-9.
99. Kenneth Bourne (1992). Ann Trotter, Christopher Seton-Watson. British documents on foreign affairs--reports and papers from the Foreign Office confidential print - Part 2 From the First to the Second World War Series F Europe 1919 - 1939 Volume 5. University Publications of America. ISBN 0-89093-613-7.
100. Kenneth De Courcy (1948). Imperial Policy Group Great Britain. *Intelligence digest, Volumes 11-12*. Intelligence Publishing Company.
101. Kenneth Scott Latourette (1964). The Chinese, Their History and Culture, Volumes 1–2 (4, reprint ed.). Macmillan. ISBN 978-1017475814.
102. Lanny B. Fields (1978). *Tso Tsung-t'ang and the Muslims: statecraft in northwest China, 1868-1880*. Limestone Press. ISBN 9780919642850.
103. Lanxin Xiang (2003). *The Origins of the Boxer War: A Multinational Study*. Psychology Press. ISBN 0-7007-1563-0.
104. Larry Clinton Thompson (2009). *William Scott Ament and the Boxer Rebellion: Heroism, Hubris, and the "Ideal Missionary"*. Jefferson, NC: McFarland. ISBN 978-0-78645-338-2.
105. Leong H. Liew (2004). Shaoguang Wang. *Nationalism, Democracy and National Integration in China*. Taylor & Francis. ISBN 0203404297.
106. Lillian Craig Harris (1993). *China considers the Middle East*. I.B. Tauris. ISBN 1-85043-598-7.
107. Lin Bin (2005). Zheng He's Voyages Down the Western Seas. Compiled by the Information Office of Fujian Provincial People's Government. ISBN 9787508507088.

108. Lin Hsiao-ting (2010). *Modern China's Ethnic Frontiers: A Journey to the West*. Abingdon-on-Thames: Routledge. ISBN 9781136923920.
109. Linda Benson (1988). *The Kazaks of China: Essays on an Ethnic Minority*. Ubsaliensis S. Academiae. ISBN 978-91-554-2255-4.
110. Liu Xiaoyuan (2004). *Frontier passages: Ethnopolitics and the Rise of Chinese Communism, 1921-1945*. Stanford University Press. ISBN 0-8047-4960-4.
111. Louise Levathes (1996). *When China Ruled the Seas: The Treasure Fleet of the Dragon Throne, 1405–1433*. New York: Oxford University Press. ISBN 978-0-19-511207-8.
112. M. Rafiq Khan (1963). *Islam in China*. Delhi: National Academy.
113. M. Th. Houtsma (1993). A. J. Wensinck, T. W. Arnold. *Brill's First Encyclopaedia of Islam: 1913-1936*. Brill Academic Pub. ISBN 978-9004097964.
114. Mahesh Ranjan Debata (2008). *China's Minorities: Ethnic-religious Separatism in Xinjiang*. Pentagon Press. ISBN 978-81-8274-325-0.
115. Mao Zedong (1987). Michael Y. M. Kau. Laifong Leung. *Writing of Mao Zedong, 1949-1976 Vol. 1.* Routledge. ISBN 0-87332-391-2.
116. Maria Jaschok (October 11, 2013). Shui Jingjun Shui. *The History of Women's Mosques in Chinese Islam*. Routledge. ISBN 9781136838804.
117. Maris Boyd Gillette (2000). Between Mecca and Beijing: modernization and consumption among urban Chinese Muslims. Stanford University Press. ISBN 0-8047-3694-4.
118. Marsha E. Ackermann (2008). Michael Schroeder, Janice J. Terry, Jiu-Hwa Lo Upshur, Mark F. Whitters. *Encyclopedia of World History* (Facts on File Library of World History). ISBN 978-0816063864.
119. Marshall Broomhall (1966). *Islam in China: A neglected problem*. New York: Paragon Books.
120. Martin Norins (1944). *Gateway to Asia: Sinkiang, Frontier of Chinese Far West*. New York, John Day. ASIN: B0007E87OK.
121. Mary Clabaugh Wright (1957). *Last Stand of Chinese Conservatism: The T'ng-Chih Restoration, 1862-1874*. Stanford University Press. ISBN 0-8047-0475-9.
122. Matthew Erie (2013). *The Prophet And The Party: Shari'a And Sectarianism In China's Little Mecca*. Cornell University (PHD Thesis). DOI:10.1017/9781107282063.

123. Melvyn C. Goldstein (1991). *A history of modern Tibet, 1913-1951: the demise of the Lamaist state*. University of California Press. ISBN 0-520-07590-0.
124. Meng Wei (2010). "The Advent of Islam in China: Guangzhou Fanfang during the Tang-Song Era" (2010). All Theses and Dissertations (ETDs). 814. https://openscholarship.wustl.edu/cgi/viewcontent.cgi?article=1813&context=etd
125. Mi Shoujiang (2004). Jia You. *Islam in China*. China Intercontinental Press. ISBN 978-7-5085-0533-6. ISBN 978-1118532720.
126. Michael Dillon (1999). *China's Muslim Hui Community: Migration, settlement and Sects*. Routledge. ISBN 0-7007-1026-4.
127. Michael E. Clarke (2011). *Xinjiang and China's Rise in Central Asia-A History*. Routledge. ISBN 9781136827068.
128. Min-chʻien Tuk Zung Tyau (1922). *China awakened*. Isha Books. Reprint 2013. ISBN 978-9332810150.
129. Morris Rossabi ed. (2014). *From Yuan to Modern China and Mongolia: The Writings of Morris Rossabi*. Brill. ISBN 978-90-04-28529-3.
130. Muhammad bin Jarir Tabari (2004). *Tareekh e Tabari* (Urdu Translation) Vol 3. Nafis Academy Urdu Bazar Karachi, (Translated by Syed Muhammad Ibraheem Nadwi).
131. Nancy Shatzman Steinhardt (1981). *Imperial Architecture under Mongolian Patronage: Khubilai's Imperial City of Daidu*. Harvard University.
132. Obaidullah Fahad (2010). *Deewar-e-Cheen ke Saye Main* (Urdu). Kolkata: Hilal Publications.
133. Ondřej Klimes (January 8, 2015). *Struggle by the Pen: The Uyghur Discourse of Nation and National Interest, c.1900-1949*. BRILL. ISBN 978-90-04-28809-6.
134. Otto. Franke (1930). *Geschichte des Chinesischen Reiches. Eine Darstellung Seiner Entstehung, Seines Wesens und Seiner Entwicklung bis zur Neuesten Zeit: I. Band: Das Altertum und das Werden des Konfuzianischen Staates*. Berlin: Walter de Gruyter & Co.
135. Owen Lattimore (1950). *Pivot of Asia: Sinkiang and the Inner Asian Frontiers of China and Russia*. Boston: Little, Brown and Company. ASIN: B000OKWM20.
136. Owen Lattimore (1972). *The Desert Road to Turkestan*. AMS Press. ISBN 0-404-03887-5.

137. Pamela Kyle Crossley (2002). *A Translucent Mirror: History and Identity in Qing Imperial Ideology*. University of California Press. ISBN 978-0-520-23424-6.
138. Parshotam Mehra (2004). *From conflict to conciliation: Tibetan polity revisited : A brief historical conspectus of the Dalai Lama-Panchen Lama Standoff, ca. 1904-1989*. Otto Harrassowitz Verlag. ISBN 3-447-04914-6.
139. Paul A. Cohen (1998). *History in three keys: Tthe boxers as event, experience, and myth*. Columbia University Press. ISBN 978-0231106511.
140. Paul Allatson (2008). Jo. McCormack. Exile Cultures, Misplaced Identities. Critical Studies. Vol. 30 (illustrated ed.). Brill Academic Pub. ISBN 978-9042024069.
141. Paul Preston (2000). Michael Partridge, Antony Best. *British documents on foreign affairs: reports and papers from the Foreign Office confidential print*. From 1946 through 1950. Asia, Volume 1. University Publications of America. ISBN 1-55655-768-X.
142. Peter Fleming (1999). *News from Tartary: A Journey from Peking to Kashmir.* Marlboro Press. ISBN 9780810160712.
143. Peter Worthing (2016). *General He Yingqin: The Rise and Fall of Nationalist China*. Cambridge University Press. ISBN 9781107144637.
144. Philip Bowring (2019). *Empire of the Winds*. London, New York: I B Tauris & Co. Ltd. ISBN 9781788314466.
145. Philip S. Jowett (2017). *The Bitter Peace. Conflict in China 1928–37*. Stroud: Amberley Publishing. ISBN 978-1445651927.
146. R. G. Tiedemann (2007). "The Church Militant: Armed Conflicts between Christians and Boxers in North China", in Robert Bickers and R.G. Tiedemann's (eds.). *The Boxers, China, and the World*. Plymouth: Rowman & Littlefield. ISBN 978-0-7425-5395-8.
147. Rajeswary Ampalavanar (2013). Brown and Justin Pierce *Charities in the Non-Western World: The Development and Regulation of Indigenous and Islamic Charities*. Routledge. ISBN 978-1317938521.
148. Ram Rahul (1990). *March of Central Asia*. New Delhi: Indus Publishing. ISBN 9788173871092.
149. Raphael Israeli (2002). *Islam in China: religion, ethnicity, culture, and politics*. Lexington Books. ISBN 9780739103753.
150. Raphael Israeli (2017). *The Muslim Midwest in Modern China*. Wipf and Stock Publishers. ISBN 978-1532637544.

151. Ray Huang (1966). *China: A Macro History*. Routledge. ISBN-13: 9781563247309.
152. Robert B. Edgerton (1997). *Warriors of the Rising Sun: A History of the Japanese Military*. WW Norton & Co. ISBN 0-393-04085-2.
153. Robert Bickers (2007). *The Boxers, China, and the World*. illustrated ed. Seattle: Rowman & Littlefield. ISBN 0742553957.
154. Robert L. Jarman (2001). *China Political Reports 1911-1960*. Cambridge Univ Press. ISBN 1-85207-930-4.
155. Robert R. Leonhard (2004). *"The China Relief Expedition Joint Coalition Warfare in China Summer 1900"*. The Johns Hopkins University Applied Physics Laboratory.
156. Roderick MacFarquhar (2006). Michael Schoenhals. *Mao's Last Revolution*. Harvard University Press. ISBN 978-0-674-02332-1.
157. Rodney Stich (2010). *Japanese and U.S. World War II Plunder and Intrigue*, Silverpeak Enterprises, ISBN: 0932438709, 9780932438706.
158. Rongxing Guo (July 15, 2015). *China's Spatial Disintegration: Political Economy of the Interethnic Unrest in Xinjiang*. Chandos Publishing. ISBN 9780081004036.
159. S. Frederick Starr (2011). *The Rise and Fall of the Kokand Khanate. Ferghana Valley: The Heart of Central Asia*. Routledge. ISBN 9781317470663.
160. Sarah C.M. Paine (1996). "Chinese Diplomacy in Disarray: The Treaty of Livadia". *Imperial Rivals: China, Russia, and Their Disputed Frontier*. Routledge. ISBN 9781563247248.
161. Shawn M. Patrick (01 May 2010). The Uyghur Movement: China's Insurgency in Xinjiang ARMY COMMAND AND GENERAL STAFF COLL FORT LEAVENWORTH KS SCHOOL OF ADVANCED MILITARY STUDIES.
162. Stephane A. Dudoignon (2002). Hisao Komatsu. I*slam in Politics in Russia and Central Asia*. Routledge. ISBN 9780710307675.
163. Stephane A. Dudoignon (2019). *Devout Societies vs. Impious States?: Transmitting Islamic Learning in Russia, Central Asia and China Through the Twentieth Century*: Walter de Gruyter. ISBN: 978-3879973149.
164. Stephen G. Haw (2008). *A Traveller's History of China (5, illustrated ed.).* Interlink Books. ISBN 978-1-56656-486-1.
165. Stephen G. Haw (2006). *Marco Polo's China: A Venetian in the realm of Khubilai Khan*. Routledge. ISBN 0-415-34850-1.

166. Suad Joseph (2003). *Encyclopedia of women & Islamic cultures*, Volume 1 (illustrated ed.). Brill. ISBN 9004132473.
167. Sun Xiaoli (1997). "Isa Tarjaman". In Helaine Selin (ed.). *Encyclopedia of the History of Science, Technology, and Medicine in Non-Westen Cultures*. Springer. ISBN 9780792340669.
168. Suping Lu (2004). *They Were in Nanjing: The Nanjing Massacre Witnessed by American and British Nationals*. Hong Kong University Press. ISBN: 9789622096851.
169. Susan Naquin (December 16, 2000). *Peking: Temples and City Life, 1400–1900*. University of California Press. ISBN 978-0-520-92345-4.
170. Sven Hedin (1940). The Wandering Lake. Routledge.
171. Sven Hedin (1936). *The Flight of Big Horse; The trail of war in Central Asia*. New York: E.P. Dutton and Co. ASIN: B00085T30U
172. Sven Hedin (1945). Folke Bergman; Gerhard Bexell; Birger Bohlin; Gösta Montell. *History of the expedition in Asia, 1927-1935*, *Part 3*. Elanders Boktryckeri Aktiebolag.
173. Sven Hedin (2002). *Riddles of the Gobi Desert*. George Routledge and Sons. ISBN 81-206-1614-6.
174. Sven Hedin (2009). *The Silk Road: Ten Thousand Miles Through Central Asia* (reprint, illustrated ed.). I. B. Tauris. ISBN 978-1-84511-898-3.
175. Tan Hecheng (2017). *The Killing Wind: A Chinese County's Descent into Madness During the Cultural Revolution*. Oxford University Press. ISBN 978-0-19-062252-7.
176. Tan Ta Sen (2009). *Cheng Ho and Islam in Southeast Asia*. Iseas-Yusof Ishak Institute, ISBN: 978-9812308375.
177. Thomas A. Green (2003). Joseph R. Svinth, eds. *Martial Arts in the Modern World* (illustrated ed.). Greenwood Publishing Group. ISBN 0275981533.
178. Thomas Walker Arnold (1913). *The Preaching of Islam: A History of the Propagation of the Muslim Faith* London. Constable & Company LTD.
179. Touraj Atabaki (1998). John O'Kane. *Post-Soviet Central Asia*. I. B. Tauris. International Institute for Asian Studies (1998). ISBN 9781860643279.
180. Trudy Ring (1996). Robert M.Salkin, Sharon, eds. La Boda. *Asia and Oceania: International Dictionary of Historic Places*. Vol. 5 Taylor & Francis. ISBN 978-1-884964-04-6.

181. Ulrich Marzolph (2004). Richard van Leeuwen, Hassan Wassouf. *The Arabian Nights: An Encyclopedia*. Holtzbrinck. ISBN 978-1-57607-204-2.
182. Upton Close (2022). *In the Land of the Laughing Buddha- The Adventures of an American Barbarian in China*. Legare Street Press. ISBN 978-1019273319.
183. Uradyn Erden Bulag (2002). *The Mongols at China's Edge: History and the Politics of National Unity* (illustrated ed.). Rowman & Littlefield. ISBN 0742511448.
184. Victor Purcell (2010). *The Boxer Uprising: A Background Study*. Cambridge U.P. ISBN 9780521148122.
185. Vladimir (1956). Evdokia Petrov. Empire of Fear. London: Andre Deutsch. ASIN: B0042VX032.
186. Wan Lei (2017). The First Chinese Travel Record on the Arab World: Commercial and Diplomatic Communications during the Islamic Golden Age (PDF). مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الإسلامية ISBN: 9786038206218. https://kfcris.com/pdf/c2508c385dd7671ac18676b7178a955a58e09505b194a.pdf
187. Warren W. Smith (1997). *The Tibetan nation: A history of Tibetan nationalism and Sino-Tibetan relations*. Westview Press. ISBN 0-8133-3155-2.
188. Werner Draguhn (12 October 2012). David S.G. Goodman. China's Communist Revolutions: Fifty Years of The People's Republic of China. Routledge. ISBN 978-1-136-13090-8.
189. Who's Who in China (2018). (Biographies of Chinese). Vol. 4. Unknown Author. Forgotten Books. ISBN 978-0366676767.
190. William J. Bernstein (2009). *A Splendid Exchange: How Trade Shaped the World (Illustrated ed.).* Grove Press. ISBN 978-08021-4416-4.
191. Wong John (2002). *China's Post-Jiang Leadership Succession*. World Scientific Publishing. ISBN 9-812-70650-X.
192. Yufeng Mao (2007). *Sino-Muslims in Chinese Nation-building. 1906-1956* (Ph.D. Thesis). George Washington University.
193. Zhang Guanglin (2005). *Islam in China*. Beijing: China Intercontinental Press.
194. Zhang Tingyu (2011). *History of the Ming Dynasty*. Volume 132, Biography of Lan Yu. Zhonghua Book Company. ISBN 978-7101003277.

195. Zhao Erxun (1927). *The Draft History of Qing, volume 529*, Revised Edition, 1977, Zhonghua Book Company.
196. Zhidong Hao (2011). *Macau History and Society (illustrated ed.)*. Hong Kong University Press. ISBN 978-9888528370.
197. Zizhi Tongjian Vol. 218.
198. Zizhi Tongjian Vol. 219.
199. Hans van de Ven (2003). War and Nationalism in China: 1925–1945. London: Routledge. ISBN 978-0-415-14571-8.
200. Wang Zhenping (2005). Ambassadors from the Island of Immortals: China-Japan Relations in the Han-Tang Period. University of Hawaii Press. ISBN 0824828712.

Journal articles, magazines and book chapters

1. Alexander Jost (2019). "He Did Not Kiss the Earth Between His Hands": Arabic Sources on the Arrivals of the Zheng He Fleet in Aden and Mecca (1419–1432)". Chapter in *Early Global Interconnectivity across the Indian Ocean World*. Volume I by Angela Schottenhammer. Palgrave Macmillan. ISBN 978-3-319-97666-2.
2. American Asiatic Association (1940). *Asia: Journal of the American Asiatic Association*. Volume 40. Asia Pub. Co.
3. Angela Schottenhammer (2015). "Yang Liangyao's Mission of 785 to the Caliph of Baghdād: Evidence of an Early Sino-Arabic Power Alliance?". *Bulletin de l'École française d'Extrême-Orient*. 101: 177–242.
4. Austin Ramzy (2008). "Jihad in China's Far West". Time. 6 August 2008. http://content.time.com/time/world/article/0,8599,1829791,00.html?xid=feed-cnn-topics retrieved on 19 November 2017.
5. Benjamin W. Fleisher (1922). *The Trans-Pacific*: A Financial and Economic Magazine of International Service. Japan: B. W. Fleisher, (n.d.).
6. Bruno De Cordier (2016). "International aid, frontier securitization and social engineering: Soviet-Xinjiang development cooperation during the Governorate of Sheng Shicai (1933–44)". *Central Asian Affairs*. 3.
7. China Heritage Newsletter (March 2006). Hui Legends of The Companions of The Prophet, *China Heritage Quarterly*, The Australian National University, No. 5, ISSN 1833-846. China Heritage Project, The Australian National University http://www.chinaheritagequarterly.org/articles.php?searchterm=005_legends.inc&issue=005
8. China Magazine (1940).
9. China Report (1984). China Report: Economic affairs (1984). Issues 92-97. Foreign Broadcast Information Service, Joint Publications Research Service. China.

10. David Bonovia (1981). "Easing the Grip on Minorities," *Far Eastern Economic Review*, May 15, 1981: 32-34.
11. Dilnoza Duturaeva (April 2017). Chengtan and Fulin: The Seljuqs in Chinese Sources. *Crossroads*. Vol. 15: 29-48. Available at: https://www.ostasien-verlag.de/zeitschriften/crossroads/cr/pdf/CR_15_2017_029-048_Duturaeva.pdf
12. Donald Daniel Leslie (1998). "The Integration of Religious Minorities in China: The Case of Chinese Muslims". Volume 59 of *George Ernest Morrison lecture in ethnology*, ISSN 0726-2523. Archived from the original: http://islamicpopulation.com/asia/China/China_integration%20of%20religious%20minority.pdf retrieved on 14 June 2024.
13. Dorothy J. Solinger (1982). "Politics in Yunnan Province in the Decade of Disorder: Elite Factional Strategies and Central-Local Relations, 1967-1980". *The China Quarterly*. 92 (92): 628–662.
14. Dru C. Gladney (1999). "The Salafiyya Movement in Northwest China: Islamic Fundamentalism among the Muslim Chinese?" Chapter in "*Muslim Diversity*: pp. 102–149. ISBN 9781315027593.
15. Dru C. Gladney (2003). "Islam in China: Accommodation or Separatism?". *The China Quarterly*. June 2003. pp. 451-467. DOI: https://doi.org/10.1017/S0009443903000275. Available at https://library.fes.de/libalt/journals/swetsfulltext/17041746.pdf
16. Dru C. Gladney (1987). "Muslim Tombs and Ethnic Folklore: Charters for Hui Identity. *Journal of Asian Studies*, August 1987, Vol. 46 (3): 495-532; pp. 48-49.
17. Dru C. Gladney (1996). Muslim Chinese: Ethnic Nationalism in the People's Republic. Volume 149 of Harvard East Asian monographs (2 ed.). Harvard University Press. ISBN 0-674-59497-5.
18. F. Gilbert Chan (1983). "Sheng Shih-ts'ai's reform programs in Sinkiang: idealism or opportunism?". *Journal of Modern History*. 12: 365-384. Available at https://www.mh.sinica.edu.tw/MHDocument/PublicationDetail/PublicationDetail_1025.pdf

19. Ghulamuddin Pahta (1986). "The Changing Status of Turkic Muslims in China's Uighur Autonomous Region (Traditionally Called 'Eastern Turkestan)'," *Doghu Turkistan'in Sesi* Voice of Eastern Turkistan, 3:10 1986. Available at: https://turkistanilibrary.com/sites/default/files/the-changing-status-of-muslim.pdf
20. Hamada Hagras (2019). "Xi'an Daxuexi Alley Mosque: Historical and Architectural Study". *Egyptian Journal of Archaeological and Restoration Studies* "EJARS". 1: 97–113.
21. Hamada Hagras (20 December 2019). The Ming Court as Patron of the Chinese Islamic Architecture: The Case Study of the Daxuexi Mosque in Xi'an. *Shedet.* Article 8, Volume 6, Issue 6, 2019: 134-158. doi:10.36816/shedet.006.08.
22. Hans Kuhner (2001). "The Barbarians' Writing is like Worms, and their Speech is like the Screeching of Owls - Exclusion and Acculturation in the Early Ming Period". *Zeitschrift der Deutschen Morgenlandischen Gesellschaft*. Harrassowitz Verlag. Vol. 151, No. 2 (2001). pp. 407-429. JSTOR 43380301.
23. Hilda Ecsedy (1964). Uigurs and Tibetans in Pei-T'ing (790.791 A.D.). *Acta Orientalia* Vol. 17, No. 1 (1964). pp. 83-104.
24. Howard J. Dooley (2012). "The Great Leap Outward: China's Maritime Renaissance". *The Journal of East Asian Affairs*. 26 (1): 53–76. JSTOR 23257908.
25. Inaba Minoru (2010). Arab Soldiers in China at the time of An-Shi Rebellion. *The Memoirs of the Toyo Bunko*. 68, 2010. pp. 35-61. Available on: https://toyo-bunko.repo.nii.ac.jp/record/3149/files/Memoirs68_Inaba.pdf
26. J. J. L. Duyvendak (1939). The True Dates of the Chinese Maritime Expeditions in the Early Fifteenth Century. *T'oung Pao.* Second Series, Vol. 34, Livr. 5 (1939). pp. 341-413. Brill.
27. Jangwon Lee (2010). "China's Looking Seaward: Zheng He's Voyage in the 21st Century". *International Area Studies Review*. 13 (3): 89–110. doi:10.1177/223386591001300305. S2CID 154903952.
28. Jiang Chun (2001). & Guo Yingde, *Zhong a guanxi shi*, pp. 30-33. Available at:

https://openscholarship.wustl.edu/cgi/viewcontent.cgi?article=1813&context=etd

29. Jill S. Cowen (July–August 1985). "*Muslims in China: The Mosque*". *Saudi Aramco World*. pp. 30–35.
30. Jingyuan Qian (2014). "Too Far from Mecca, Too Close to Peking: The Ethnic Violence and the Making of Chinese Muslim Identity, 1821-1871" (2014). *History Honors Projects*. 27. https://digitalcommons.macalester.edu/history_honors/27
31. Jingzhong Niu (June 2007). Lina Fu. "Ma Fu-Xiang, The Suiyuan Governor in the Reign of the Northern Warlords". *Journal of Inner Mongolia Normal University* (Philosophy and Social Science).
32. John S. Guy (August 2003). 'Early Asian Ceramic Trade and the Belitung ('Tang') Cargo'. *Oriental Ceramic Society*. Vol. 66: 13-27. ISSN: 0306-0926.
33. Jonathan N. Lipman (July 1984). "Ethnicity and Politics in Republican China: The Ma Family Warlords of Gansu". *Modern China*. Sage Publications, Inc. 10 (3): 308. doi:10.1177/009770048401000302. JSTOR 189017. S2CID 143843569.
34. *Journal of Chinese Martial Studies* (01.2009).
35. Kerry Brown (1 July 2007). "The Cultural Revolution in Inner Mongolia 1967–1969: The Purge of the "Heirs of Genghis Khan"". *Asian Affairs*. 38 (2): 173–187. doi:10.1080/03068370701349128. ISSN 0306-8374. S2CID 153348414.
36. Li Dianrong (2009). "Du Wenxiu's Appeal to Beijing in the Daoguang Reign". Studies in Qing History. 2008 (4). *Chinese Studies in History*. Volume 43, 2009 - Issue 2. pp. 20-32.
37. Lin Hsiao-ting (2006). "War or Stratagem? Reassessing China's Military Advance towards Tibet, 1942–1943". The China Quarterly. Vol. 186: 446-462 ISSN: 0305-7410. DOI: https://doi.org/10.1017/S0305741006000233.
38. Ma Haiyun (2006). "Patriotic and Pious Muslim Intellectuals in Modern China: The Case of Ma Jian". *The American Journal of Islamic Social Sciences*. 23 (3): 57.

39. Mark Cheng (April 2002). "Legends of Kung Fu: North Vs. South". *Black Belt. Active Interest Media*. 40 (4): 116. ISSN 0277-3066.
40. Matsumoto Masumi (2004). "The completion of the idea of dual loyalty towards China and Islam" *Etudes orientales* No.21/22 (2004).
41. Michael Flecker (2000). A 9th-century Arab or Indian shipwreck in Indonesian waters. *The International Journal of Nautical Archaeology*. Vol 29 (2): 199-217. ISSN: 1057-2414.
42. Oriental Society of Australia (2000). The Journal of the Oriental Society of Australia, Volumes 31-34. Oriental Society of Australia. pp. 35-37.
43. Patrick Fuliang Shan (2003). The Development of the North Manchuria Frontier, 1900–1931. (Ph.D Thesis) Hamilton, Ontario: McMaster University.
44. Patrick Fuliang Shan (2017). "Hero, Heroism, and Hero-worship: An Analysis of the Chinese Collective Memory of Yang Jingyu," *American Review of China Studies* (vol. 18, no. 2, Fall 2017). pp. 43-65.
45. Paul K. Nietupski (2015). "Chapter 6 Islam and Labrang Monastery A Muslim community in a Tibetan Buddhist Estate". In *Muslims in Amdo Tibetan Society: Multidisciplinary Approaches. Studies in Modern Tibetan Culture*. Lexington Books. ISBN 978-0739175309.
46. Paul Knaplund (1961). *Gladstone-gordon Correspondence, 1851-1896*. American Philosophical Society. Selections from the private correspondence of a British Prime Minister and a colonial Governor, Volume 51. American Philosophical Society. ISBN 9780871695147.
47. Rasma Silde-Karklins (1975). "The Uighurs Between China and the USSR," *Canadian Slavonic Papers*. Revue Canadienne des Slavistes. Volume 17. 1975 - Issue 2-3. pp. 341-364. https://doi.org/10.1080/00085006.1975.11091413.
48. Haraprasad Ray (1987b). "The Eighth Voyage of the Dragon that Never Was: An Enquiry into the Causes of Cessation of Voyages During Early Ming Dynasty". *China Report*. 23 (2): 157–178.

doi:10.1177/000944558702300202. S2CID 155029177.pp. 161–162

49. Robert Finlay (2008). "The Voyages of Zheng He: Ideology, State Power, and Maritime Trade in Ming China". *Journal of the Historical Society*. 8 (3): 327–347. doi:10.1111/j.1540-5923.2008.00250.x.
50. S. Enders Wimbush (1987). "The China Story: Where Now Xinjiang?" *Islamic World Review*, 6:70 1987: 5-9. For the perspective of Eastern Turkestani emigrees.
51. Sally K. Church (2004). "The Giraffe of Bengal: A Medieval Encounter in Ming China". The Medieval History Journal. 7 (1): 1–37. doi:10.1177/097194580400700101.
52. Shi Yunli (January 2003). "The Korean Adaptation of the Chinese-Islamic Astronomical Tables". *Archive for History of Exact Sciences*, Springer, 57 (1): 25–60 [26], doi:10.1007/s00407-002-0060-z, ISSN 1432-0657, S2CID 120199426
53. Tan Sen Tan (2005). "Did Zheng He Set out To Colonize Southeast Asia?". Chapter in Admiral Zheng He & Southeast Asia, Institute of Southeast Asian Studies. ISBN 978-981-230-329-5.
54. Tekin Tuncer (2019). "Hamidullah Muhammed Tarım'ın "Turkistan Tarihi-Turkistan 1931-1937 İnkılâp Tarihi" Adlı Eserinde Mehmet Emin Buğra". *SUTAD (45): 127–141*. ISSN: 2458-9071 doi:10.21563/sutad.636158. S2CID 214296176. Available at: https://dergipark.org.tr/tr/download/article-file/836482
55. The Tibet Journal (1995). Volume 20. Library of Tibetan Works & Archives. Library of Tibetan Works & Archives. 1995.
56. Toh Hoong Teik (October 2000). Shaykh Alam: The Emperor of Early Sixteenth Century China, *Sino-Platonic Paper*s. 110: 1-20. ISSN: 2157-9679. Available on: http://www.sino-platonic.org/complete/spp110_wuzong_emperor.pdf
57. W. Petro (01 April 1933). "Mongolia, Kansu, and Sinkiang as seen by a member of the Haardt-Citroën expedition". *Journal of the Royal Central Asian Society*. 20 (2): 218. doi:10.1080/03068379308725247. ISSN 0035-8789.

58. Wan Lei (February 2010). "The Chinese Islamic "Goodwill Mission to the Middle East" During the Anti-Japanese War". *Dîvân Disiplinlerarasi Çalişmalar Dergisi*. 15 (29): 139–141. ISSN 1309-6834.
59. Wlodzimierz Cieciura (April 28, 2015). "Bringing China and Islam Closer: The First Chinese Azharites". *Middle East Institute*. ISSN 1940-3461. https://www.mei.edu/publications/bringing-china-and-islam-closer-first-chinese-azharites
60. Xiaogao (July1998). Wu-Monnat Grace. "Growing up with Wang Ziping & Madam Wang Jurang". https://www.kungfumagazine.com/magazine/article.php?article=84
61. Y. P. Met (1941). "The Stronghold of Muslim China". *The Muslim World*. 31 (2): 178–184. doi:10.1111/j.1478-1913.1941.tb00924.x.
62. Yuan Julian Chen (11 October 2021). "Between the Islamic and Chinese Universal Empires: The Ottoman Empire, Ming Dynasty, and Global Age of Explorations". *Journal of Early Modern History*. Vol. 25 (5): 422–456, ISSN 1385-3783.
63. Yufeng Mao (2011a). "A Muslim Vision for the Chinese Nation: Chinese Pilgrimage Missions to Mecca during World War II". *The Journal of Asian Studies. 70 (2)*: 386–387. doi:10.1017/S0021911811000088.
64. Yufeng Mao (2011b). "Muslim Educational Reform in 20th-Century China: The Case of the Chengda Teachers Academy". *Extrême-Orient Extrême-Occident*. pp. 143-170. November 2011. DOI:10.4000/extremeorient.193. Available at: https://journals.openedition.org/extremeorient/193
65. Zvi Ben-Dor Benite (2008). "Nine Years in Egypt: Al-Azhar and the Arabization of Chinese Islam". *HAGAR Studies in Culture, Polity and Identities.* Vol. 8 (1): 1-21.

News

1. Ahmed Rashid (14 January 2002). "They're Only Sleeping: Why militant Islamicists in Central Asia aren't going to go away". The New Yorker. https://www.newyorker.com/magazine/2002/01/14/theyre-only-sleeping retrieved on 11 June 2024.
2. Amnesty International (January 2, 2007). China: Remember the Gulja massacre? China's crackdown on peaceful protesters". https://www.amnesty.org/en/documents/asa17/002/2007/en/ retrieved on 11 June 2024.
3. Ann Riley (October 21, 2009). "China officials 'disappeared' Uighurs after Xinjiang riots: HRW". https://www.jurist.org/news/2009/10/china-officials-disappeared-uighurs/ retrieved on 11 June 2024.
4. Associated Press Cable (March 17, 1934). "Tungans sack Kashgar City, Slaying 2,000". The Montreal Gazette.
5. Bloomberg News (July 5, 2009). China Says 140 Die in Riot, Uighur Separatists Blamed".
6. China Daily News. (October 25, 2001). Xinjiang to intensify crackdown on separatists".
7. David Barboza (October 11, 2009). "China Sets Sentences in Brawl Tied to Riot". The New York Times. https://www.nytimes.com/2009/10/12/world/asia/12china.html retrieved on 11 June 2024.
8. Evening Post (September 25, 1900). "The Powers and China". *Evening Post*. LX 74. 25 September 1900. p. 4.
9. Hannah Beech (August 21, 2014). "If China Is Anti-Islam, Why Are These Chinese Muslims Enjoying a Faith Revival?" Time, August 21, 2014, http://time.com/3099950/china-muslim-hui-xinjiang-uighur-islam/ retrieved on 11 June 2024.
10. He Qinglian (2011). "The thousands of forgotten innocent victims—the massacre of Shaoyang County, Hunan 1968". Articles by He Qinglian (何清涟).

https://hqlenglish.blogspot.com/2011/09/forgotten-victims-of-shaoyang-county.html retrieved on 11 June 2024.
11. Hu Yinan (October 12, 2009). "Death for factory fight inciter". China Daily. https://www.chinadaily.com.cn/cndy/2009-10/12/content_8777654.htm retrieved on 11 June 2024.
12. Jonathan Watts (July 10, 2009). "Old suspicions magnified mistrust into ethnic riots in Urumqi. https://www.theguardian.com/world/2009/jul/10/china-riots-uighurs-han-urumqi retrieved on 11 June 2024.
13. Khalid Zainab (4 January 2011). "Rise of the Veil: Islamic Modernity and the Hui Woman". SIT Graduate Institute - Study Abroad: 8, 11. Available at: https://digitalcollections.sit.edu/isp_collection/1074/ retrieved on 11 June 2024.
14. Kristian Petersen (2021). The Rich History of China’s Islam, https://newlinesmag.com/essays/the-rich-history-of-chinas-islam/ retrieved on 11 June 2024.
15. Malcolm Moore (March 7, 2013). "How China came to worship the mango during the Cultural Revolution". The Daily Telegraph. Beijing. https://www.telegraph.co.uk/news/worldnews/asia/china/9914895/How-China-came-to-worship-the-mango-during-the-Cultural-Revolution.html retrieved on 11 June 2024.
16. Maureen Fan (January 8, 2007). Raid by Chinese Kills 18 At Alleged Terror Camp. https://www.washingtonpost.com/archive/politics/2007/01/09/raid-by-chinese-kills-18-at-alleged-terror-camp/098e6f5d-b53a-463f-9b4c-5197b42a89c1/ retrieved on 11 June 2024.
17. Middlesboro Daily News (May 14, 1938). Japanese Stalled in Drive through Mongolian Area. page XIX. https://news.google.com/newspapers?id=64VCAAAAIBAJ&sjid=E6sMAAAAIBAJ&pg=2996,3679068&dq=chinese%20japanese%20moslem&hl=en retrieved on 11 June 2024.
18. Reuters (July 6, 2009). "Labor Violations Exacerbate Ethnic Tensions in South China". GovITExpo.com.
19. South China Morning Post (May 11, 2016). How political hatred during Cultural Revolution led to murder and cannibalism in a

small town in China. https://web.archive.org/web/20160516153157/https://www.scmp.com/news/china/policies-politics/article/1943581/how-political-hatred-during-cultural-revolution-led retrieved on 11 June 2024.

20. The Montreal Gazette (October 11, 1933). Fighting is Severe, Tungans and Turkish Clash in Chinese Turkestan".
21. The New York Times (March 17, 1934). "British Officials and 2,000 Natives Slain At Kashgar, on Western Border of China". The New York Times. https://www.nytimes.com/1934/03/17/archives/british-officials-and-2000-natives-slain-at-kashgar-on-western.html retrieved on 11 June 2024.
22. Time (Oct 3, 1949)."Foreign News: The Northwest Falls". *TIME*. Oct 3, 1949. retrieved on 11 June 2024.
23. Tokyo Nichi Nichi (December 13, 1937). Contest to kill 100 people using a sword. https://military-history.fandom.com/wiki/Contest_to_kill_100_people_using_a_sword retrieved on 11 June 2024.
24. Uighur Developments in the 1990s". https://www.globalsecurity.org/military/world/war/uighur-5.html retrieved on 11 June 2024.
25. Yan Hao (July 18, 2009). Geng Ruibin and Yuan Ye. "Xinjiang riot hits regional anti-terror nerve". Chinaview.cn. Xinhua. https://www.chinadaily.com.cn/china/2009-07/18/content_8445811.htm retrieved on 11 June 2024.
26. Yu Le (January 26, 2010). "China sentences four more to death for Urumqi riot". Reuters. https://www.reuters.com/article/idUSSGE60P0BZ/ retrieved on 11 June 2024.

Web pages

1. David D. Wang (1993). The USSR and the Establishment of the Eastern Turkistan Republic in Xinjiang, https://www.mh.sinica.edu.tw/MHDocument/PublicationDetail/PublicationDetail_750.pdf retrieved on 11 June 2024.
2. John W. Chaffee (2018). The Muslim Merchants of Premodern China: The History of a Maritime Asian Trade Diaspora, 750–1400" Cambridge University Press. ISBN: 978-1107684041.
3. https://www.cambridge.org/core/books/muslim-merchants-of-premodern-china/merchants-of-an-imperial-trade/2736CF75BA700D965FAA934381F261EC/core-reader#:~:text=One%20day%20in%20late%20September,storehouses%20before%20departing%20by%20sea.
4. https://en.wikipedia.org/wiki/Shunzhi_Emperor retrieved on 20 November 2024.
5. https://en.wikipedia.org/wiki/Kangxi_Emperor retrieved on 20 November 2024.
6. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Mingxin retrieved on 26 December 2024.
7. https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 26 December 2024
8. https://en.wikipedia.org/wiki/Jiaqing_Emperor retrieved on 20 November 2024.
9. https://en.wikipedia.org/wiki/Aqsaqal retrieved on 11 June 2024.
10. https://en.wikipedia.org/wiki/Panthay_Rebellion retrieved on 20 March 2025.
11. http://self.gutenberg.org/articles/eng/Dungan_revolt_1862%E2%80%9377 retrieved on 17 July 2017.
12. https://en.wikipedia.org/wiki/Dungan_Revolt_(1862–1877) retrieved on 09 January 2024.
13. https://en.wikipedia.org/wiki/New_36th_Division retrieved on 23 June 2024.

14. https://en.wikipedia.org/wiki/Muslim_conflict_in_Gansu_(1927–1930) retrieved on 19 Jan 2025.
15. https://en.wikipedia.org/wiki/Yan_Xishan retrieved on 18 Jan 2025.
16. https://en.wikipedia.org/wiki/Nanjing_Massacre retrieved on 26 July 2017.
17. http://www.chinaknowledge.de/History//Qing/qing-event-1765rebellioninushturpan.html retrieved on 20 November 2024.
18. https://en.wikipedia.org/wiki/Canton_Coup retrieved on 01 July 2024.
19. https://en.wikipedia.org/wiki/Second_United_Front retrieved on 01 July 2024.
20. https://en.wikipedia.org/wiki/Proclamation_of_the_People%27s_Republic_of_China retrieved on 02 July 2024.
21. https://en.wikipedia.org/wiki/Nasr_al-Din_(Yunnan) retrieved on 27 March 2025.
22. http://www.dreadnoughtproject.org/tfs/index.php/Boxer_Rebellion_Despatches_(Royal_Navy) retrieved on 22 March 2025.
23. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Rulong_(Qing_general) retrieved on 23 December 2024.
24. https://en.wikipedia.org/wiki/Yusuf_Ma_Dexin retrieved on 24 September 2024.
25. http://www.360doc.com/content/10/0526/12/1256060_29592130.shtml retrieved on 11 June 2024.
26. https://en.wikipedia.org/wiki/Xunhua_Incident retrieved on 12 Feb 2025.
27. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Laichi retrieved on 14 Jan 2025.
28. http://www.bbc.co.uk/religion/religions/islam/history/china_1.shtml retrieved on 11 June 2024.
29. http://www.executedtoday.com/2011/12/26/1872-du-wenxiu-panthay-rebellion-leader/ retrieved on 14 July 2017.
30. http://www.iranicaonline.org/articles/ahmad-kasani retrieved on 18 July 2017.
31. http://www.rfa.org/english/multimedia/timeline/UyghurUnrest.html. retrieved on 18 November 2017.

32. https://en.wikipedia.org/wiki/Afaq_Khoja retrieved on 19 July 2017.
33. https://en.wikipedia.org/wiki/Basmachi_movement retrieved on 11 June 2024.
34. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Aksu_ (717) retrieved on 11 June 2024.
35. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Langfang 07 February 2023.
36. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Talas retrieved on 11 June 2024.
37. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Toksun retrieved on 11 June 2024.
38. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Wuyuan retrieved on 25 November 2022.
39. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Yiwu retrieved on 06 June 2023.
40. https://en.wikipedia.org/wiki/Beiyang_government retrieved on 26 June 2024.
41. https://en.wikipedia.org/wiki/Bonan_people retrieved on 09 August 2022.
42. https://en.wikipedia.org/wiki/Central_Plains_War retrieved on 15 December 2022.
43. https://en.wikipedia.org/wiki/Chiang_Kai-shek retrieved on 13 Feb 2024
44. https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Sekes_Tash retrieved on 17 September 2017.
45. https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Islamic_cuisine retrieved on 10 August 2022
46. https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Muslims_in_the_Second_Sino-Japanese_War retrieved on 09 May 2023.
47. https://en.wikipedia.org/wiki/Uyghurs retrieved on 27 March 2025.
48. https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Tajiks retrieved on 29 May 2023.
49. https://en.wikipedia.org/wiki/Cultural_Revolution retrieved on 31 May 2023.

50. https://en.wikipedia.org/wiki/Dali_Kingdom retrieved on 11 June 2024.
51. https://en.wikipedia.org/wiki/Dongxiangs retrieved on 03 August 2022.
52. https://en.wikipedia.org/wiki/First_East_Turkestan_Republic retrieved on 05 April 2024.
53. https://en.wikipedia.org/wiki/First_Zhili–Fengtian_War retrieved on 21 Jan 2023.
54. https://en.wikipedia.org/wiki/Five_Black_Categories, retrieved on 04 June 2017.
55. https://en.wikipedia.org/wiki/Five_Punishments retrieved on 11 June 2024.
56. https://en.wikipedia.org/wiki/Four_Olds retrieved on 27 March 2025.
57. https://en.wikipedia.org/wiki/Five_Red_Categories, retrieved on 04 June 2017.
58. https://en.wikipedia.org/wiki/Guangdong_Cultural_Revolution _Massacre retrieved on 11 June 2024.
59. https://en.wikipedia.org/wiki/Guangxi_Massacre retrieved on 31 May 2023.
60. https://en.wikipedia.org/wiki/Hala_Bashi retrieved on 11 June 2024.
61. https://en.wikipedia.org/wiki/History_of_Islam_in_China retrieved on 11 June 2024.
62. https://en.wikipedia.org/wiki/Hui_people retrieved on 28 July 2022.
63. https://en.wikipedia.org/wiki/Inner_Mongolia_incident retrieved on 31 May 2023.
64. https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Ming_dynasty retrieved on 29 May 2022.
65. https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Song_dynasty retrieved on 12 June 2024.
66. http://www.chinaknowledge.de/History/Terms/jimi.html retrieved on 20 January 2021.
67. https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_in_China retrieved on 08 June 2023.

68. https://en.wikipedia.org/wiki/Ispah_rebellion retrieved on 10 April 2024.
69. https://en.wikipedia.org/wiki/Jingtang_Jiaoyu retrieved on 09 June 2023.
70. https://en.wikipedia.org/wiki/Kazakhs retrieved on 30 July 2022.
71. https://en.wikipedia.org/wiki/Kumul_Khanate retrieved on 22 April 2024.
72. https://en.wikipedia.org/wiki/Kumul_Rebellion retrieved on 27 November 2022.
73. https://en.wikipedia.org/wiki/Lan_Yu_(general) retrieved on 27 May 2022.
74. https://en.wikipedia.org/wiki/Li_Zhi_(philosopher) retrieved on 15 July 2023.
75. https://en.wikipedia.org/wiki/Lin_Nu retrieved on 14 July /2023.
76. https://en.wikipedia.org/wiki/Liu_Wenlong retrieved on 17 May 2023.
77. https://en.wikipedia.org/wiki/Long_March retrieved on 15 September 2022
78. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Anliang retrieved on 10 November 2022.
79. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Biao_general retrieved on 24 July 2017
80. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Bufang retrieved on 03 January 2023.
81. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Bufang_Mansion retrieved on 24 August 2017.
82. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Fuxiang retrieved on 09 April 2024.
83. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Haiyan retrieved on 18 December 2022.
84. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Jiyuan retrieved on 18 December 2022.
85. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Qi retrieved on 01 January 2023.

86. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Xianda retrieved on 25 October 2022
87. https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Zhongying retrieved on 15 December 2022.
88. https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_conquest_of_Yunnan retrieved on 13 July 2023.
89. https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 30 June 2022.
90. https://en.wikipedia.org/wiki/Muhammad_Khudayar_Khan retrieved on 7 January 2023.
91. https://en.wikipedia.org/wiki/Nasr_al-Din_(Yunnan) retrieved on 19 July 2024.
92. https://en.wikipedia.org/wiki/Nasruddin_Khan retrieved on 7 January 2023.
93. https://en.wikipedia.org/wiki/Nine_familial_exterminations retrieved on 27 May 2022
94. https://en.wikipedia.org/wiki/Ningxia retrieved on 30 May 2023.
95. https://en.wikipedia.org/wiki/Noor_Deen_Mi_Guangjiang retrieved on 15 September 2022
96. https://en.wikipedia.org/wiki/Pavel_Pappengut retrieved on 12 May 2023.
97. https://en.wikipedia.org/wiki/Pu_Shougeng retrieved on 26 May 2022
98. https://en.wikipedia.org/wiki/Qi_Jingyi retrieved on 02 October 2022.
99. https://en.wikipedia.org/wiki/Revolt_of_the_Altishahr_Khojas retrieved on 19 July 2017.
100. https://en.wikipedia.org/wiki/Ruijin_Massacre retrieved on 02 June 2023.
101. https://en.wikipedia.org/wiki/Second_East_Turkestan_Republic retrieved on 01 October 2017.
102. https://en.wikipedia.org/wiki/Second_Zhili–Fengtian_War retrieved on 6 February 2024.
103. https://en.wikipedia.org/wiki/Shadian_incident retrieved on 17 September 2022

104. https://en.wikipedia.org/wiki/Shaoyang_County_Massacre retrieved on 02 June 2023.
105. https://en.wikipedia.org/wiki/Sheng_Shicai retrieved on 18 May 2023
106. https://en.wikipedia.org/wiki/Struggle_session retrieved on 07 April 2024.
107. https://en.wikipedia.org/wiki/Su_Chin-shou retrieved on 11 June 2024.
108. https://en.wikipedia.org/wiki/Su_fei-erh retrieved on 07 April 2024.
109. https://en.wikipedia.org/wiki/War_in_Ningxia_(1934) retrieved on 18 September 2024.
110. https://en.wikipedia.org/wiki/The_Hundred-word_Eulogy retrieved on 6 June 2022.
111. https://en.wikipedia.org/wiki/Turghun_Almas retrieved on 11 June 2024.
112. https://en.wikipedia.org/wiki/Wang_Ju-Rong retrieved on 11 June 2024.
113. https://en.wikipedia.org/wiki/Wang_Ziping retrieved on 08 June 2023.
114. https://en.wikipedia.org/wiki/Xidaotang retrieved on 08 October 2022.
115. https://en.wikipedia.org/wiki/Yangjiang_Massacr retrieved on 02 June 2023.
116. https://en.wikipedia.org/wiki/Yaqub_Beg retrieved on 18 July 2017.
117. https://en.wikipedia.org/wiki/Yeheidie%27erding retrieved on 26 May 2022
118. https://en.wikipedia.org/wiki/Young_Kashgar_Party retrieved on 12 May 2023
119. https://en.wikipedia.org/wiki/Zamorin retrieved on 23 June 2022
120. https://en.wikipedia.org/wiki/Zhao_Jianmin_Spy_Case retrieved on 02 June 2023.
121. https://en.wikipedia.org/wiki/Zhengde_Emperor retrieved on 11 June 2024.

122. https://en.wikipedia.org/wiki/Zhili%E2%80%93Anhui_War retrieved on 13 November 2022.
123. https://factsanddetails.com/china/cat5/4sub6/entry-4342.html retrieved on 09 August 2022.
124. https://journals.openedition.org/chinaperspectives/230 retrieved on 27 September 2022.
125. https://military-history.fandom.com/wiki/Battle_of_Baitag_Bogd retrieved on 29 May 2023
126. https://www.globaleast.org/wp-content/uploads/2020/02/Document_no._19_1982.pdf
127. https://www.thoughtco.com/the-battle-of-talas-195186 retrieved on 23 March 2016
128. https://www.topchinatravel.com/china-muslim/muslin-in-gansu.htm retrieved on 06 April 2024.
129. https://www.wushuindia.com/duanwei.html retrieved on 12 October 2022.
130. Mark Dickens (1990). The Soviets in Xinjiang 1911-1949, pp.1-33. http://www.academia.edu/398262/The_Soviets_In_Xinjiang, 27/09/2017.
131. New Long March 2 (2007). Fourth Front Army Archived September 28, 2007, at the Wayback Machine (retrieved November 23, 2006) retrieved on 15 September 2022.
132. Sha Min (March 3, 2016). Arabic Literary Translations in China: A Brief History, https://arablit.org/2016/03/03/arabic-literary-translations-in-china-a-brief-history/ retrieved on 19 June 2024.
133. Steen Ammentorp (2000–2009). "The Generals of WWII Generals from China Ma Yuanxiang". https://generals.dk/general/Ma_Yuanxiang/_/China.html retrieved on 20 June 2010.

Endnotes

1 Marshall Broomhall (1966). p.15.
2 Angela Schottenhammer (2015). p.179. See also Bai Shouyi (2003). p.245.
3 John W. Chaffee (2018).
4 قدیم چین میں کیلنڈر نہیں تھا اس لئے تاریخوں کا تعین کرنے کے لئے ہر بادشاہ کے دورِ حکومت کو ایک نام دیا جاتا تھا اور جو بادشاہ لمبا عرصہ حکومت کرتے تھے ان کے دور کو ۲ یا ۳ ادوار میں بھی بانٹا جاتا تھا۔ ہر دور کسی یادگار واقعے سے شروع ہوتا تھا۔
5 لی زمین ناپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا جو قدیم چین میں استعمال ہوتا تھا۔ الی تقریباً ۵۰۰ میٹر کا ہوتا ہے۔
6 Angela Schottenhammer (2015). pp. 200-201.
7 حرا شہر حضرت ابو بکر صدیق کے دورِ خلافت میں فتح ہوا
8 E. Bretschneider (1871). pp. 15-16.
9 Muhammad bin Jarir Tabari (2004). pp. 191-192.
10 China Heritage Newsletter (March 2006).
11 M. Rafiq Khan (1963). p.2.
12 Thomas Walker Arnold (1913). p.224.
13 Obaidullah Fahad (2010). p.14.
14 http://www.bbc.co.uk/religion/religions/islam/history/ china_1.shtml retrieved on 11 June 2024.
15 Badruddin Chini (1935). pp. 15-16.
16 Ibid. p. 18.
17 تعلیق "حیات محمد" لیو تشی چینی مطبوعہ پیکنگ ۱۹۲۴ See also Badruddin Chini (1935). p. 21.
18 Badruddin Chini (1935). pp. 21-22.
19 Thomas Walker Arnold (1913). p.223.
20 Jonathan Karam Skaff (2012). pp. 146-147.
21 Dilnoza Duturaeva (April 2017). p.4.
22 Angela Schottenhammer (2015). p.192.
23 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Ming_dynasty retrieved on 29 May 2022.
24 http://www.chinaknowledge.de/History/Terms/jimi.html retrieved on 20 January 2021.
25 Meng Wei (2010). p.24.
26 Ibid.
27 Thomas Walker Arnold (1913). p.223.
28 Badruddin Chini (1949). p.42.
29 M. Rafiq Khan (1963). p.2-3.
30 Badruddin Chini (1935). pp.8-9.
31 https://www.thoughtco.com/the-battle-of-talas-195186 retrieved on 23 March 2016.

32 Bai Shouyi (2003). pp. 235-236.
33 Insight Guides (2017).
34 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Aksu_ (717) retrieved on 11 June 2024.
35 Bo Yang (2000). p. 547.
36 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Talas retrieved on 11 June 2024.
37 Inaba Minoru (2010). p.40.
38 A. Acharya (2010). p.23.
39 Joseph Mitsuo Kitagawa (2002). p. 283.
40 Wan Lei (2017). p. 42. See also Wang Zhenping (2005). p. 133.
41 Inaba Minoru (2010). p. 36.
42 M. Rafiq Khan (1963). p.4.
43 Badruddin Chini (1935). p.12. See also M. Rafiq Khan (1963). pp.4-5.
44 Badruddin Chini (1935). p. 11.
45 Thomas Walker Arnold (1913). p.223.
46 Ibid.
47 Zizhi Tongjian Vol.218. p. 6998. See also Inaba Minoru (2010). p. 39.
48 Zizhi Tongjian Vol. 219. p. 7014.
49 Hilda Ecsedy (1964). p.89.
50 John W. Chaffee (2018).
51 M. Rafiq Khan (1963). p.4.
52 Ray Huang (1966). p.117. See also Morris Rossabi ed. (2014). p. 227. Also, on William J. Bernstein (2009). p. 86.
53 Jacques Gernet (1996). p. 289.
54 John S. Guy (1986). p. 7.
55 Jacques Gernet (1996). p.289.
56 Marshall Broomhall (1966). p. 15.
57 Otto. Franke (1930). p. 411.
58 Bai Shouyi (2002). p. 39. See also Jiang Chun (2001). pp. 30-33.
59 Michael Flecker (2000). See also John S. Guy (August 2003). pp. 13-27.
60 Meng Wei (2010). p.7.
61 Ulrich Marzolph (2004). pp. 521–2.
62 Badruddin Chini (1935). pp. 22-23.
63 James Frankel (2021). pp. 43–44.
64 Badruddin Chini (1935). pp. 23-24.
65 Ibid. pp. 24-25.
66 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Song_dynasty retrieved on 12 June 2024.
67 Hamada Hagras (2019). pp. 97–113.
68 Raphael Israeli (2002). pp. 283-4.
69 Hamada Hagras (2019). pp. 97–113.
70 Raphael Israeli (2002). p. 284
71 Maria Jaschok (October 11, 2013). p. 74.

72 Aliya Ma Lynn (2007). pp. 41–42.
73 Badruddin Chini (1935). p. 16.
74 https://en.wikipedia.org/wiki/Ispah_rebellion retrieved on 10 April 2024.
75 https://en.wikipedia.org/wiki/Pu_Shougeng retrieved on 26 May 2022.
76 https://en.wikipedia.org/wiki/History_of_Islam_in_China retrieved on 11 June 2024.
77 C.E. G. Bosworth (1995). p. 341.
78 Thomas Walker Arnold (1913). p.226.
79 Ibid. p.228.
80 Aliya Ma Lynn (2007). p. 41.
81 Sun Xiaoli (1997). p. 454.
82 https://en.wikipedia.org/wiki/Yeheidie%27erding retrieved on 26 May 2022.
83 Stephen G. Haw (2006). p. 69.
84 Nancy Shatzman Steinhardt (1981). p. 222.
85 Michael Dillon (1999). p. 24.
86 Tan Ta Sen (2009). p. 170.
87 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_conquest_of_Yunnan retrieved on 13 July 2023.
88 https://en.wikipedia.org/wiki/Dali_Kingdom retrieved on 11 June 2024.
89 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_conquest_of_Yunnan retrieved on 13 July 2023.
90 Zhang Tingyu (2011). Biography of Lan Yu. 244.
91 Dun J. Li (1978). p. 276.
92 https://en.wikipedia.org/wiki/Nine_familial_exterminations retrieved on 27 May 2022.
93 https://en.wikipedia.org/wiki/Lan_Yu_(general) retrieved on 27 May 2022.
94 https://en.wikipedia.org/wiki/Ispah_rebellion retrieved on 10 April 2024.
95 John W. Chaffee (2018). Chaffee. p. 157.
96 Angela Schottenhammer (2009). Vol. 6.p. 123.
97 Hans Kuhner (2001). 412.
98 https://en.wikipedia.org/wiki/Lin_Nu retrieved on 14 July 2023.
99 https://en.wikipedia.org/wiki/Li_Zhi_(philosopher) retrieved on 15 July 2023.
100 https://en.wikipedia.org/wiki/Five_Punishments retrieved on 11 June 2024.
101 Angela Schottenhammer (2009). p.121.
102 Badruddin Chini (1935). pp. 28-29.
103 Ibid. pp. 95-97.
104 Donald Daniel Leslie (1998). p. 15.
105 Thomas Walker Arnold (1913). p. 248.
106 https://en.wikipedia.org/wiki/Nasr_al-Din_(Yunnan)retrieved on 19 July 2024.
107 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Ming_dynasty retrieved on 29 May 2022.
108 Jill S. Cowen (July–August 1985). pp. 30–35.

109 Paul Knaplund (1961). p. 27.
110 Ibid.
111 Arienne M. Dwyer (2007). p. 6.
112 Maria Jaschok (October 11, 2013). p. 77. See also Cheng Gek Nai (1997). p. 46.
113 Paul K. Nietupski (2015). pp. 90, 91, 264, 267, 146.
114 The Tibet Journal (1995). p. 101.
115 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Ming_dynasty retrieved on 29 May 2022.
116 Arienne M. Dwyer (2007). p. 17.
117 Ibid. p. 18.
118 Michael Dillon (1999). p. 40.
119 Chih-yu Shih (2002). p.133. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Hala_Bashi retrieved on 17 July 2023.
120 Shi Yunli (January 2003). p.26.
121 Maria Jaschok (October 11, 2013). p. 77. See also Cheng Gek Nai (1997). p. 77.
122 Tan Ta Sen (2009). p. 170.
123 Mi Shoujiang (2004). p. 35.
124 https://en.wikipedia.org/wiki/The_Hundred-word_Eulogy retrieved on 6 June 2022.
125 Donald Daniel Leslie (1998). p. 14.
126 Hamada Hagras (20 December 2019). p.129.
127 E. Bretschneider (1888). p. 258.
128 Hamada Hagras (2019). p.134.
129 Dru C. Gladney (1996). p. 269.
130 Julia Ching (1993). p.14.
131 Kathleen Kuiper (2010). p. 176.
132 Yuan Julian Chen (11 October 2021). pp. 422–456. see also, https://en.wikipedia.org/wiki/Zhengde_Emperor retrieved on 02 January 2023.
133 Jay Levenson (1991). p. 360.
134 Ibid. p. 477.
135 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Ming_dynasty retrieved on 29 May 2022.
136 Toh Hoong Teik (October 2000). p. 02.
137 Susan Naquin (December 16, 2000). p. 213.
138 B. J. Ter Haar (2006). p. 4.
139 John W. Dardess (2012). p. 47.
140 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_during_the_Ming_dynasty retrieved on 29 May 2022.
141 Toh Hoong Teik (October 2000). pp. 8-9.
142 Louise Levathes (1996). p. 62. See also Edward L. Dreyer (2007). pp. 18–19.
143 Louise Levathes (1996).pp.73.74.
144 Edward L. Dreyer (2007). p. 9 &167.

145 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 30 June 2022.
146 Philip Bowring (2019). p.24.
147 Robert Finlay (2008). p. 331.
148 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 23 July 2023. See also J. V. G. Mills (1970). p.02.
https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 23 July 2023.
149 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 30 June 2022.
150 J. V. G. Mills (1970). p.18.
151 Ibid. p 31.
152 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 30 June 2022.
153 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 30 June 2022. See also J. V. G. Mills (1970). p. 32. & Edward L. Dreyer (2007). p. 128.
154 Edward L. Dreyer (2007). pp. 30-32.
155 Ibid. p.51.
156 Hok-lam Chan (1998). p. 233.
157 Edward L. Dreyer (2007). p. 53-54 & 67.
158 Ibid. p.54.
159 Haraprasad Ray (1987a). p. 69 & 74–75.
160 Edward L. Dreyer (2 Ibid. p.54.007). p.59.
161 Ibid.p.63.
162 https://en.wikipedia.org/wiki/Zamorin retrieved on 23 June 2022. See also, C.T. Subairath (2011). p. 1083.
163 C.T. Subairath (2011). p. 1087.
164 Tan Sen Tan (2005). p. 45.
165 Hok-lam Chan (1998). p. 233.
166 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyagesretrieved on 30 June 2022.
167 J. V. G. Mills (1970). p.11-12.
168 Edward L. Dreyer (2007). p. 66.
169 J. J. L. Duyvendak (1939). p. 373.
170 J. V. G. Mills (1970). pp. 11–12.
171 J. J. L. Duyvendak (1939). pp. 375–376.
172 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 30 June 2022.
173 J. V. G. Mills (1970). pp. 12–13.
174 J. J. L. Duyvendak (1939). p. 378.
175 Edward L. Dreyer (2007). p.82.
176 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages. retrieved on 30 June 2022. Edward L. Dreyer (2007). 82–83 & 87–89.

177 Alexander Jost (2019). p.85.
178 Hok-lam Chan (1998). p. 235.
179 Sally K. Church (2004). p.21–25.
180 Edward L. Dreyer (2007). p. 91.
181 Sally K. Church (2004). p. 29.
182 Edward L. Dreyer (2007). p. 94.
183 Ibid. p. 144.
184 Haraprasad Ray (1987 b). pp. 161–162.
185 Edward L. Dreyer (2007). p. 99.
186 J. J. L. Duyvendak (1939). p. 387.
187 Edward L. Dreyer (2007). pp. 135 & 144.
188 J. V. G. Mills (1970). p. 57.
189 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 27 June 2022.
190 Edward L. Dreyer (2007). p.151.
191 Ibid. p. 155.
192 J. V. G. Mills (1970). pp. 18–19.
193 Ibid. pp. 35–36 & 41–42
194 Edward L. Dreyer (2007). p.158–159
195 Ibid.
196 Ibid. pp.156 &159.
197 Ibid. p. 160. See also J. V. G. Mills (1970). p. 17
198 Edward L. Dreyer (2007). pp. 162–163.
199 Ibid. p. 160. See also J. V. G. Mills (1970). p. 17.
200 Edward L. Dreyer (2007). pp.162–163. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 14 June 2024.
201 J. J. L. Duyvendak (1939). pp. 342–343.
202 Joseph Needham (1971). p. 522.
203 Ibid. p. 523.
204 Ibid.
205 J. V. G. Mills (1970). p. 6.
206 Lin Bin (2005). p. 45.
207 Badruddin Chini (1935). p. 16.
208 John E. Wills (1998). p. 335.
209 Jangwon Lee (2010). p.104.
210 Howard J. Dooley (2012). p.54.
211 Zhidong Hao (2011). p. 11.
212 Kenneth Scott Latourette (1964). p. 235.
213 Ibid. p. 313.
214 Stephen G. Haw (2008). p. 134.
215 James A. Millward (1998). p. 298.
216 Jonathan N. Lipman (2011). p. 53.

217 Arienne M. Dwyer (2007). p. 8.
218 Frederic Wakeman (1986). p. 802.
219 Rajeswary Ampalavanar (2013). p.32.
220 Michael Dillon (1999). p. 45.
221 Trudy Ring (1996). p. 306.
222 Dun J. Li (1978). p. 276
223 Chih-yu Shih (2002). p. 133.
224 Tan Ta Sen (2009). p. 170.
225 https://en.wikipedia.org/wiki/Shunzhi_Emperor retrieved on 20 November 2024.
226 Jonathan N. Lipman (2011). p. 55.
227 https://en.wikipedia.org/wiki/Kangxi_Emperor retrieved on 20 November 2024.
228 http://www.iranicaonline.org/articles/ahmad-kasani retrieved on 18 July 2017.
229 https://en.wikipedia.org/wiki/Afaq_Khoja retrieved on 19 July 2017.
230 Dru C. Gladney (1999). p.115.
231 Johan Elverskog (2010). pp. 244–245.
232 Badruddin Chini (1935). pp. 31-33.
233 Ibid. pp. 33-35.
234 Ibid. pp. 35-36.
235 Jonathan N. Lipman (2011). Familiar strangers: a history of Muslims in Northwest China, Hong Kong University Press, pp. 86–88, ISBN 962-209-468-6.
236 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Mingxin retrieved on 26 December 2024.
237 https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 26 December 2024.
238 Jonathan N. Lipman (2011). Familiar strangers: a history of Muslims in Northwest China, Hong Kong University Press, pp. 86–88, ISBN 962-209-468-6.
239 Badruddin Chini (1935). p. 79.
240 Dru C. Gladney (1996). pp. 48–50.
241 Badruddin Chini (1935). p. 85.
242 Ibid. p. 86.
243 https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 26 December 2024.
244 Jonathan N. Lipman (2011). p. 109.
245 Badruddin Chini (1935). p. 80.
246 Dru C. Gladney (1996). pp. 48–50.
247 Badruddin Chini (1935). pp. 81-82.
248 https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 26 December 2024.
249 Thomas Walker Arnold (1913). p.230.
250 J. B. du Halde (1735). p.64. See also Thomas Walker Arnold (1913). p. 230-31.
251 Thomas Walker Arnold (1913). p.231.

252 Ibid. p.233.
253 https://en.wikipedia.org/wiki/Revolt_of_the_Altishahr_Khojas retrieved on 19 July 2017.
254 James A. Millward (1998). p. 124.
255 http://www.chinaknowledge.de/History//Qing/qing-event-1765 rebellioninushturpan.html retrieved on 20 November 2024.
256 https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 20 November 2024.
257 https://en.wikipedia.org/wiki/Jiaqing_Emperor retrieved on 20 November 2024.
258 James A. Millward (1998). pp. 206–207. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 20 November 2024.
259 Ibid. pp. 206–207. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Qianlong_Emperor retrieved on 20 November 2024.
260 https://en.wikipedia.org/wiki/Aqsaqalretrieved on 11 June 2024.
261 Christian Tyler (2003).p.68.
262 John Biddulph (2004). p. 28.
263 Christian Tyler (2003). p.72.
264 Badruddin Chini (1935). pp.18-19.
265 Ibid. pp. 18-19.
266 Jingyuan Qian (2014). p. 5.
267 Ibid. pp. 28-29.
268 Ibid. p. 24.
269 Marshall Broomhall (1966). p. 231.
270 Jingyuan Qian (2014). p. 25
271 Li Dianrong (2009). p. 23.
272 http://www.executedtoday.com/2011/12/26/1872-du-wenxiu-panthay-rebellion-leader/ retrieved on 14 July 2017.
273 Ibid.
274 David G. Atwill (2005). p.187.
275 Ibid. p.183.
276 George J. Scott (1900). p. 540.
277 https://en.wikipedia.org/wiki/Panthay_Rebellion retrieved on 20 March 2025.
278 http://self.gutenberg.org/articles/eng/Dungan_revolt_1862%E2%80%9377 retrieved on 17 July 2017.
279 Ibid.
280 Ibid.
281 یاد رہے سی سی ناو کی شکل کا دھات کا سکہ ہوتا ہے جو چینی شاہی دور میں استعمال ہوتا تھا۔
282 Hodong Kim (February 25, 2004). p. 78.
283 Ibid. p. 80.
284 Demetrius Charles Boulger (1878). p.79.
285 Ahmad Hasan Dani (2003). p.138.

286 S. Frederick Starr (2011). p. 31.
287 https://en.wikipedia.org/wiki/Muhammad_Khudayar_Khan retrieved on 7 January 2023.
288 https://en.wikipedia.org/wiki/Nasruddin_Khanretrieved on 7 January 2023.
289 Great Britain. Parliament. House of Commons (1871). p. 34.
290 Demetrius Charles Boulger (1878). pp. 118 & 220.
291 https://en.wikipedia.org/wiki/Yaqub_Beg retrieved on 18 July 2017.
292 Eric Schluessel (2020). "Chinese Men Purchasing Musulman Brides". Land of Strangers: The Civilizing Project in Qing Central Asia. Columbia University Press. ISBN 978-0231552226.
293 https://en.wikipedia.org/wiki/Dungan_Revolt_(1862–1877) retrieved on 09 January 2024.
294 Jonathan N. Lipman (2011). pp.156-57. See also. https://en.wikipedia.org/wiki/Kansu_Braves retrieved on 20 July 2017.
295 http://www.360doc.com/content/10/0526/12/1256060_29592130.shtml retrieved on 11 June 2024. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Kansu_Braves retrieved on 20 July 2017.
296 Joseph W. Esherick (1987). p. 182.
297 Robert Bickers (2007). p. 150. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Kansu_Braves retrieved on 20 July 2017.
298 Michael Dillon (1999). p. 72. https://en.wikipedia.org/wiki/Kansu_Braves 21 July 2017.
299Evening Post (September 25, 1900). p. 4. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Kansu_Braves retrieved on 20 July 2017.
300 Arnold Henry Savage Landor (1901). p. 196. See also. https://en.wikipedia.org/wiki/Kansu_Braves retrieved on 20 July 2017.
301 James Hastings (1916). p. 893.
302 M. Th. Houtsma (1993). p. 850.
303 Dru C. Gladney (2003). See also, https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_in_China retrieved on 08 June 2023.
304 Andrew Forbes (1997, 2011). See also. https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_in_China retrieved on 08 June 2023.
305 Badruddin Chini (1935). pp. 63-64.
306 Matsumoto Masumi (2004).
307 https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Muslims_in_the_Second_Sino-Japanese_War retrieved on 09 May 2023. See also, Dudoignon Stéphane (2006). pp. 135 & 336.
308 Jonathan N. Lipman (2011). p. 200.
309 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Biao_general retrieved on 24 July 2017.
310 Ibid.
311 Lin Hsiao-ting (2006). p. 453.

312 https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Muslims_in_the_Second_Sino-Japanese_War 09 retrieved on 09 May 2023.
313 Ibid.
314 Patrick Fuliang Shan (2017). p. 46.
315 https://en.wikipedia.org/wiki/New_36th_Division retrieved on 23 June 2024.
316 Tokyo Nichi Nichi (December 13, 1937).
https://en.wikipedia.org/wiki/Nanjing_Massacre retrieved on 26 July 2017.
317 Wan Lei (February 2010). p.140.
318 https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Muslims_in_the_Second_Sino-Japanese_War retrieved on 09 May 2023.
319 Wan Lei (February 2010). p.140.
320 Rodney Stich (2010). pp.10-11.
321 Ibid. pp.10-11. Also on Suping Lu (2004). pp.118-19.
322 https://en.wikipedia.org/wiki/Beiyang_government retrieved on 26 June 2024.
323 https://en.wikipedia.org/wiki/Muslim_conflict_in_Gansu_(1927–1930) retrieved on 19 Jan 2025.
324 https://en.wikipedia.org/wiki/Yan_Xishan retrieved on 18 Jan 2025.
325 Jonathan N. Lipman (July 1984). p. 308.
326 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Anliangretrieved on 14 Jan 2024.
327 Lanny B. Fields (1978). p. 81.
328 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Qiretrieved on 10 November 2022. See also, Jonathan N. Lipman (2011). p. 207.
329 Jonathan N. Lipman (2011). p. 170.
330 Raphael Israeli (2017). pp. 71-72.
331 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Anliang retrieved on 10 November 2022.
332 Jonathan N. Lipman (2011). p. 168.
333 Joint Committee on Chinese Studies (U.S.) (1987). p. 20.
334 Jonathan N. Lipman (2011). p. 169.
335 Henry George Wandesforde (1969). p. 841.
336 Jonathan N. Lipman (2011). p. 171.
337 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Fuxiang retrieved on 11 November 2022.
338 Gavan McCormack (1977). p. 54.
339 Benjamin W. Fleisher (1922). p. 59.
340 https://en.wikipedia.org/wiki/Zhili%E2%80%93Anhui_War retrieved on 13 September 2024.
341 https://en.wikipedia.org/wiki/Zhili%E2%80%93Anhui_War retrieved on 12 November 2022.
342 Min-ch‘ien Tuk Zung Tyau (1922). p. 168.
343 https://en.wikipedia.org/wiki/Zhili%E2%80%93Anhui_War retrieved on 13 November 2022.
344 https://en.wikipedia.org/wiki/First_Zhili–Fengtian_War retrieved on 21 Jan 2023.

345 Ibid.
346 https://en.wikipedia.org/wiki/Second_Zhili–Fengtian_War retrieved on 6 February 2024.
347 Ibid.
348 Hans van de Ven (2003). p.102.
349 https://en.wikipedia.org/wiki/Canton_Coup retrieved on 01 July 2024.
350 https://en.wikipedia.org/wiki/Chiang_Kai-shek retrieved on 01 July 2024.
351 https://en.wikipedia.org/wiki/Shanghai_massacre retrieved on 30 June 2024.
352 Ibid.
353 https://en.wikipedia.org/wiki/Long_March retrieved on 01 July 2024.
354 Lee Feigon (2002). pp. 64–65.
355 https://en.wikipedia.org/wiki/Second_United_Front retrieved on 01 July 2024.
356 https://en.wikipedia.org/wiki/Proclamation_of_the_People%27s_Republic_of_China retrieved on 02 July 2024.
357 Arthur Waldron (2003). p. 282.
358 Upton Close (2022). p. 269.
359 Fred Harris (2007). p. 53.
360 Familiar The Moslem World (1941). Volume 31. Hartford Seminary Foundation. 1941. p. 184.
361 Jonathan N. Lipman (2011). p. 175.
362 Hung-mao Tien (1972). p. 185.
363 Uradyn Erden Bulag (2002). p. 47.
364 Jay Taylor (2009). p. 93.
365 Sven Hedin (2002). p. 138.
366 https://en.wikipedia.org/wiki/Central_Plains_War retrieved on 15 September 2024.
367 Ibid.
368 https://en.wikipedia.org/wiki/Chiang_Kai-shek retrieved on 13 Feb 2024.
369 Jay Taylor (2009). p.86.
370 Jonathan N. Lipman (2011). pp. 174-175.
371https://en.wikipedia.org/wiki/Central_Plains_War retrieved on 15 December 2022.
372 Jonathan N. Lipman (2011). pp. 174-175.
373 Peter Worthing (2016). p.133.
374 Ibid. p.116.
375 Ibid. p.132-135
376 Ibid. p.136.
377 Owen Lattimore (1972). p. 79.
378 Jingzhong Niu (June 2007). p.14.
379 Yufeng Mao (2011b). p.147.
380 Stephane A. Dudoignon (2019). p. 67.
381 Suad Joseph (2003). p. 127.

382 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Fuxiang retrieved on 09 April 2024.
383 Mary Clabaugh Wright (1957). p. 406.
384 Dudoignon Stéphane (2006). p. 251.
385 American Asiatic Association (1940). p. 660.
386 Philip S. Jowett (2017). pp. 216-217.
387 https://en.wikipedia.org/wiki/War_in_Ningxia_(1934) retrieved on 18 September 2022.
388 Philip S. Jowett (2017). p. 217.
389 Lin Hsiao-ting (2010). p.40.
390 Philip S. Jowett (2017). pp. 217-218.
391 Lin Hsiao-ting (2010). p. 40.
392 Liu Xiaoyuan (2004). p. 131.
393 China Magazine (1940). p. 18.
394 Middlesboro Daily News (May 14, 1938).
395 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Wuyuan retrieved on 25 November 2022.
396 Anthony Best (2009). p. 181.
397 Erik Mueggler (2011). p. 230.
398 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Zhongying retrieved on 05 July 2024.
399 Matthew Erie (2013). p. 67.
400 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 334.
401 Jonathan N. Lipman (2011). pp. 196–197.
402 Michael Dillon (1999). p. 119.
403 James A. Millward (2007). p. 193.
404 W. Petro (01 April 1933). p. 218.
405 Sven Hedin (1936). p. 38.
406 Peter Fleming (1999). p. 262.
407 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Zhongying retrieved on 15 December 2022.
408 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 108.
409 Sven Hedin (1936). pp. 223–224.
410 Sven Hedin (1945). p. 78.
411 Georg Vasel (1937). p. 143.
412 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Zhongying retrieved on 16 December 2022.
413 Sven Hedin (1936). p. 84.
414 Sven Hedin (1940). p. 24.
415 Frederick Starr (2004). p. 79.
416 Vladimir (1956). pp. 62 & 63.
417 Who's Who in China (2018). 1973. p. 184.
418 Sven Hedin (2009). p. 308.
419 Jun Jing (1998). p. 25.
420 *Inner Asia* (2002). p. 204.
421 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Haiyan retrieved on18 December 2022.

422 Jonathan N. Lipman (2011). pp. 182-183.
423 Uradyn Erden Bulag (2002). p. 43.
424 James A. Millward (2014). p. 30.
425 Joseph Fletcher (1980). p. 43.
426 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Qi retrieved on 01 January 2023.
427 Paul Preston (2000). p. 37.
428 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Bufang retrieved on 06 July 2024.
429 Werner Draguhn (12 October 2012). p. 37.
430 Y. P. Met (1941). p.181.
431 Dudoignon Stéphane (2006). p. 255.
432 Robert L. Jarman (2001). p. 311.
433 Melvyn C. Goldstein (1991). p. 321. Also on. Parshotam Mehra (2004). p. 84.
434 Dean King (2010). p.32.
435 Oriental Society of Australia (2000). p. 35.
436 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Bufang retrieved on 04 April 2024.
437 Andreas Gruschke (2001). p. 78.
438 Hisao Kimura (1990). p. 232.
439 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Bufang retrieved on 03 January 2023.
440 Paul Preston (2000). p. 37.
441 Time (Oct 3, 1949).
442 Kenneth De Courcy (1948).
443 Lillian Craig Harris (1993). p. 66.
444 Mao Zedong (1987). p. 34.
445 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Bufang_Mansionretrieved on 24 August 2017.
446 Larry Clinton Thompson (2009). p. 7
447 Paul A. Cohen (1998). pp. 19-20.
448 Ibid.
449 Lanxin Xiang (2003). p. 115.
450 Victor Purcell (2010). p. 125.
451 Joseph W. Esherick (1987). p.77.
452 Ibid. p.123.
453 Ibid. p.131.
454 R. G. Tiedemann (2007). pp. 27–28.
455 Sarah C.M. Paine (1996). pp. 162.
456 David J. Dallin (2013). p.14.
457 Marsha E. Ackermann (2008). pp. 87–88.
458 Patrick Fuliang Shan (2003). p. 13.
459 Larry Clinton Thompson (2009). p. 12.
460 Ibid. p.42.
461 Ibid.
462 Jane E. Elliott (2002). p.126.

463 H. Karpat Kemal (2001). p. 23.
464 Robert R. Leonhard (2004). p.12.
465 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Langfang retrieved on05/02/2023.
466 Robert B. Edgerton (1997). p. 72.
467 http://www.dreadnoughtproject.org/tfs/index.php/Boxer_Rebellion_Despatches_(Royal_Navy) retrieved on 22 March 2025.
468 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Langfang retrieved on 07 February 2023.
469 Jonathan N. Lipman (2011). p. 207.
470 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 44.
471 Ibid. p.44.
472 Alexander Mildred Cable (1944). p. 134.
473 https://en.wikipedia.org/wiki/Kumul_Khanate retrieved on 22 April 2024.
474 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 42.
475 Joanne Smith Finley (2013). p. 17.
476 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 48.
477 Ibid. p. 241.
478Ibid. pp. 98 & 106.
479 Ibid. p. 335.
480 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 100.
481 Michael E. Clarke (2011). pp. 30-31.
482 https://en.wikipedia.org/wiki/Pavel_Pappengut retrieved on 12 May 2023.
483 Allen S. Whiting (1958). pp. 13–14.
484 Bruno De Cordier (2016). p. 59.
485 F. Gilbert Chan (1983). p. 368.
486 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 27.
487 Ram Rahul (1990). p.110.
488 Lin Hsiao-ting (2010). p.40.
489 https://en.wikipedia.org/wiki/Liu_Wenlong retrieved on 17 May 2023.
490 https://en.wikipedia.org/wiki/Kumul_Rebellion retrieved on 27 November 2022.
491 David D. Wang (1999). p. 52.
492 Frederick Starr (2004). p. 79.
493 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 302.
494 Georg Vasel (1937). p. 52.
495 Lin Hsiao-ting (2010). pp.45-46.
496 https://en.wikipedia.org/wiki/Sheng_Shicai retrieved on 17 May 2023.
497 Mark Dickens (1990). p. 16.
498 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 138.
499 David Brophy (2016). p. 240.
500 Ondřej Klimes (January 8, 2015). p.121.
501 Stephane A. Dudoignon (2002). p. 138.
502 David Brophy (2016). p. 244.

503 Ibid. p. 262.
504 Alastair Lamb (1991). p. 66.
505 Ibid. p. 67.
506 Tekin Tuncer (2019). p. 130
507 Ibid.
508 https://en.wikipedia.org/wiki/Sheng_Shicai retrieved on 17 May 2023
509 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Yiwu retrieved on 06 June 2023.
510 https://en.wikipedia.org/wiki/Sheng_Shicai retrieved on 23 April 2024.
511 Bruno De Cordier (2016). p.61.
512 Michael E. Clarke (2011). p. 33.
513 https://en.wikipedia.org/wiki/Sheng_Shicai retrieved on 18 May 2023.
514 Anwar Rahman (2005). p. 39.
515 Allen S. Whiting (1958). pp. 282-283.
516 Justin Matthew Jacobs (2011). p. 336.
517 Ibid. p. 349.
518 Martin Norins (1944). p.113.
519 Justin Matthew Jacobs (2011). pp. 352–353.
520 Dieter Heinzig (2015). p. 37.
521 Owen Lattimore (1950). p.81
522 Justin Matthew Jacobs (2011). p. 380
523 Allen S. Whiting (1958). p.128.
524 https://en.wikipedia.org/wiki/First_East_Turkestan_Republic retrieved on 05 April 2024.
525 Touraj Atabaki (1998). p. 270.
526 https://en.wikipedia.org/wiki/Young_Kashgar_Party retrieved on 12 May 2023.
527 Kenneth Bourne (1992). p. 97.
528 https://en.wikipedia.org/wiki/First_East_Turkestan_Republic retrieved on 25 April 2024.
529 Ibid.
530 Ibid.
531 Joy R. Lee (2006). p.39.
532 https://en.wikipedia.org/wiki/Kumul_Rebellion retrieved on 27 November 2022.
533 https://en.wikipedia.org/wiki/First_East_Turkestan_Republic retrieved on 24 May 2023
534 David D. Wang (1999). p. 52.
535 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 89. See also.
https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Aksu retrieved on 17 September 2017.
536 https://en.wikipedia.org/wiki/First_East_Turkestan_Republic retrieved on 19 May 2023.
537 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 87.
538 https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Toksun retrieved on 12 May 2023.

539 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 111.
540 Ibid. p. 95. See also https://en.wikipedia.org/wiki/Battle_of_Sekes_Tash retrieved on 17 September 2017.
541 The Montreal Gazette (October 11, 1933).
542 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 140.
543 The New York Times (March 17, 1934).
544 Associated Press Cable (March 17, 1934).
545 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 303.
546 Ibid. p. 123.
547 Peter Fleming (1999). p. 281.
548 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 125 & 304.
549 Ibid. p. 304.
550 https://en.wikipedia.org/wiki/Second_East_Turkestan_Republic retrieved on 05 April 2024.
551 David D. Wang (1993).
552 American Academy of Political and Social Science (1951). p. 152.
553 Mark Dickens (1990). p.24.
554 https://en.wikipedia.org/wiki/Second_East_Turkestan_Republic retrieved on 27 May 2023.
555 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 180
556 Ibid. p.181. See also. https://en.wikipedia.org/wiki/Second_East_Turkestan_Republic retrieved on 01 October 2017.
557 Eric Shipton (1997). p. 488.
558 E. Ralph Perkins (1947). p. 576.
559 Lin Hsiao-ting (2010). p.107.
560 Ibid. p. 108.
561 https://military-history.fandom.com/wiki/Battle_of_Baitag_Bogd retrieved on 29 May 2023.
562 Ibid.
563 Rasma Silde-Karklins (1975). p. 343. See also David Bonovia (1981). p. 32-34 & S. Enders Wimbush (1987). p. 6. Also, on Ghulamuddin Pahta (1986). p. 51.
564 Anthony J. Howell (2009). p.37.
565 یاد رہے کہ کیڈر کسی بھی پارٹی کے اس اہلکار کو کہا جاتا ہے، جو اپنی پارٹی کا تاحیات ممبر ہوتا ہے اور اپنا جان ومال پارٹی کے لئے وقف کر دیتا ہے۔
566 Gardner Bovingdon (2010). p. 26.
567 Ibid. pp.141-42.
568 Frederick Starr (2004). p.13. See also Gardner Bovingdon (2010). p.138.
569 Gardner Bovingdon (2010). p.142.
570 Ildiko Beller-Hann (2016). p.37.
571 Wong John (2002). p.172. See also Leong H. Liew (2004). p.175.

572 https://en.wikipedia.org/wiki/Turghun_Almas retrieved on 16 November 2017.
573 Frederick Starr (2004). p.149.
574 Rongxing Guo (July 15, 2015). p. 27.
575 Shawn M. Patrick (01 May 2010). p. 32. See also Uighur Developments in the 1990s. www.globalsecurity.org. retrieved on 31 January 2013.
576 China Daily News. (October 25, 2001).
577 Amnesty International (January 2, 2007).
578 James A. Millward (2007). pp. 334.
579 Mahesh Ranjan Debata (2008). p.177.
580 Ahmed Rashid (14 January 2002).
581 Maureen Fan (January 8, 2007).
582 Austin Ramzy (2008).
583 Jonathan Watts (July 10, 2009).
584 Reuters (July 6, 2009).
585 Hu Yinan (October 12, 2009). China Daily.
586 David Barboza (October 11, 2009). The New York Times.
587 Bloomberg News (July 5, 2009).
588 Yan Hao (July 18, 2009).
589 Ann Riley (October 21, 2009).
590 Yu Le (January 26, 2010).
591 http://www.rfa.org/english/multimedia/timeline/UyghurUnrest.html retrieved on 18 November 2017.
592 New Long March 2 (2007).
593 https://en.wikipedia.org/wiki/Long_March retrieved on 15 September 2022.
594 https://en.wikipedia.org/wiki/Xunhua_Incident retrieved on 12 Feb 2025.
595 Ibid.
596 Ibid.
597 Roderick MacFarquhar (2006).
598 https://en.wikipedia.org/wiki/Cultural_Revolution retrieved on 31 May 2023.
599 Roderick MacFarquhar (2006).
600 https://en.wikipedia.org/wiki/Four_Olds retrieved on 27 March 2025.
601 https://en.wikipedia.org/wiki/Five_Red_Categories, retrieved on 04 June 2017.
602 https://en.wikipedia.org/wiki/Five_Black_Categories, retrieved on 04 June 2017.
603 https://en.wikipedia.org/wiki/Struggle_sessionretrieved on 07 April 2024.
604 https://en.wikipedia.org/wiki/Guangxi_Massacre retrieved on 31 May 2023.
605 South China Morning Post (May 11, 2016).
606 Tan Hecheng (2017).
607 https://en.wikipedia.org/wiki/Cultural_Revolution retrieved on 31 May 2023.
608 https://en.wikipedia.org/wiki/Inner_Mongolia_incident retrieved on 31 May 2023.
609 Kerry Brown (1 July 2007). p.176.

610 Guo Jian (July 23, 2015).
611 https://en.wikipedia.org/wiki/Ruijin_Massacre retrieved on 02 June 2023.
612 Joseph W. Esherick (2006). p. 42.
613 https://en.wikipedia.org/wiki/Yangjiang_Massacr retrieved on 02 June 2023.
614 https://en.wikipedia.org/wiki/Guangdong_Cultural_Revolution_Massacre retrieved on 02 June 2023.
615 Frank Dikötter (June 06, 2017).
616 https://en.wikipedia.org/wiki/Zhao_Jianmin_Spy_Case retrieved on 02 June 2023.
617 Dorothy J. Solinger (1982). p 647.
618 https://en.wikipedia.org/wiki/Shaoyang_County_Massacre retrieved on 02 June 2023.
619 He Qinglian (2011).
620 https://en.wikipedia.org/wiki/Shaoyang_County_Massacre retrieved on 02 June 2023.
621 Andrew G. Walder (2015). pp. 280–81.
622 Malcolm Moore (March 7, 2013).
623 https://en.wikipedia.org/wiki/Shadian_incident retrieved on 17 September 2022.
624 Dru C. Gladney (1996). p.61.
625 Roderick MacFarquhar (2006). pp. 387–388.
626 Ibid.
627 Ibid.
628 Dru C. Gladney (1996). p. 46.
629 Raphael Israeli (2002). p.38.
630 Khalid Zainab (4 January 2011).
631 China Report (1984). p. 34.
632 Paul Allatson (2008). p. 67.
633 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 279.
634 Lin Hsiao-ting (2010). p. xxii.
635 Steen Ammentorp (2000–2009).
636 Warren W. Smith (1997). p. 443.
637 https://www.globaleast.org/wp content/uploads/2020/02/Document_no._19_1982.pdf retrieved on 16 June 2024.
638 Ibid.
639 https://en.wikipedia.org/wiki/Hui_people retrieved on 28 July 2022.
640 https://en.wikipedia.org/wiki/Uyghurs retrieved on 27 March 2025.
641 https://en.wikipedia.org/wiki/Basmachi_movement retrieved on 28 July 2022.
642 https://en.wikipedia.org/wiki/Kazakhs retrieved on 30 July 2022.
643 Linda Benson (1988). p. 195.
644 Michael Dillon (1999). p. 13.
645 Pamela Kyle Crossley (2002). p. 142.

646 https://en.wikipedia.org/wiki/Dongxiangs retrieved on 03 August 2022.
647 https://factsanddetails.com/china/cat5/4sub6/entry-4342.html retrieved on 09 August 2022.
648 Amier Saidula (2011). p. 31.
649 Zhao Erxun (1927).
650 Ildiko Beller-Hann (2016). p. 20.
651 https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Tajiks retrieved on 29 May 2023.
652 Ildiko Beller-Hann (2016). p. 20.
653 Michael Dillon (1999). p. 12.
654 https://en.wikipedia.org/wiki/Bonan_people retrieved on 09 August 2022.
655 Ondřej Klimes (January 8, 2015). pp. 80.
656 Hannah Beech (August 21, 2014).
657 https://en.wikipedia.org/wiki/Chinese_Islamic_cuisine retrieved on 10 August 2022.
658 Badruddin Chini (1935). p. 131.
659 Ibid. p. 134.
660 Ibid. p. 147.
661 Ibid. p. 155.
662 Ibid. p. 146.
663 https://journals.openedition.org/chinaperspectives/230 retrieved on 27 September 2022.
664 Kristian Petersen (2021).
665 Ibid.
666 Badruddin Chini (1935). pp. 103-104.
667 David G. Atwill (2005). pp. 117–118.
668 John King Fairbank (1978). p. 213.
669 David G. Atwill (2005). pp. 125–126.
670 Ibid. pp. 127–128.
671 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Rulong_(Qing_general) retrieved on 23 December 2024.
672 David G. Atwill (2005). pp. 129–130.
673 Ibid. p. 132.
674 Ibid. p. 173.
675 https://en.wikipedia.org/wiki/Yusuf_Ma_Dexin retrieved on 24 September 2024.
676 https://www.topchinatravel.com/china-muslim/muslin-in-gansu.htm retrieved on 30 May 2023.
677 Ibid.
678 https://en.wikipedia.org/wiki/Ningxia retrieved on 30 May 2023.
679 Badruddin Chini (1935). pp. 110-111.
680 Ibid. pp. 110-111.
681 Ibid. p. 112.

682 Maria Jaschok (October 11, 2013). p. 130.
683 Sha Min (March 3, 2016).
684 https://en.wikipedia.org/wiki/Noor_Deen_Mi_Guangjiang, retrieved on 15 September 2022
685 https://en.wikipedia.org/wiki/Jingtang_Jiaoyu retrieved on 09 June 2023.
686 Maris Boyd Gillette (2000). p. 106.
687 Yufeng Mao (2007). p. 126-127.
688 Wlodzimierz Cieciura (April 28, 2015).
689 Ibid.
690 Zvi Ben-Dor Benite (2008). p. 3.
691 Yufeng Mao (2011a). pp. 386–387.
692 Ma Haiyun (2006). p. 57.
693 Zhang Guanglin (2005). p.77.
694 https://en.wikipedia.org/wiki/Qi_Jingyi retrieved on 02 October 2022.
695 Dru C. Gladney (1996). p. 44.
696 Dru C. Gladney (1987). pp. 48-49.
697 Badruddin Chini (1935). pp. 78-79.
698 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Laichi retrieved on 14 Jan 2025.
699 Dru C. Gladney (1996). pp. 47-48.
700 Ibid. p.15.
701 Jonathan N. Lipman (2011). pp.65-67.
702 Michael Dillon (1999). p. 102.
703 Aliya Ma Lynn (2007). p. 27.
704 Michael Dillon (1999). p. 142.
705 Jonathan N. Lipman (2011). p. 188.
706 https://en.wikipedia.org/wiki/Xidaotang retrieved on 08/10/2022.
707 Jonathan N. Lipman (2011). p.199.
708 Ibid.
709 Hamada Hagras (2019). p.102.
710 https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_in_China retrieved on 08 June 2023.
711 https://en.wikipedia.org/wiki/Su_fei-erh retrieved on 07 April 2024.
712 Marshall Broomhall (1966). pp. 127.
713 Thomas Walker Arnold (1913). p. 224.
714 M. Th. Houtsma (1993). p. 847.
715 Michael Dillon (1999). p. 23.
716 https://en.wikipedia.org/wiki/Nasr_al-Din_(Yunnan) retrieved on 27 March 2025.
717 Thomas Walker Arnold (1913). p.225.
718 Edward L. Dreyer (2007). p. 47.
719 https://en.wikipedia.org/wiki/Ming_treasure_voyages retrieved on 23 September 2022.
720 John E. Young (2016). p. 37.

721Guangxi Wang (2012). p. 89.
722 Xiaogao (July1998). p. 52.
723 Thomas A. Green (2003). p. 24.
724 https://en.wikipedia.org/wiki/Wang_Ziping retrieved on 08 June 2023.
725 Brian Kennedy (2008). p. 298.
726 Journal of Chinese Martial Studies (01.2009). p. 27.
727 Dru C. Gladney (1996). p. 199.
728 https://en.wikipedia.org/wiki/Wang_Ju-Rong retrieved on 16 June 2024.
729 Mark Cheng (April 2002). p.116.
730 https://www.wushuindia.com/duanwei.html retrieved on 12 October 2022.
731 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Xianda retrieved on 25 October 2022
732 Frederick Starr (2004). p. 77.
733 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 123.
734 Frederick Starr (2004). p. 79.
735 Andrew D. W. Forbes (1986).
736 Henry George Wandesforde (1969). p. 1076.
737 https://en.wikipedia.org/wiki/Ma_Jiyuan retrieved on 16 June 2024.
738 https://en.wikipedia.org/wiki/Su_Chin-shou retrieved on 16 June 2024.
739 Andrew D. W. Forbes (1986). p. 89.
740 Ibid. p. 310.
741 https://en.wikipedia.org/wiki/Noor_Deen_Mi_Guangjiang retrieved on 15 September 2022